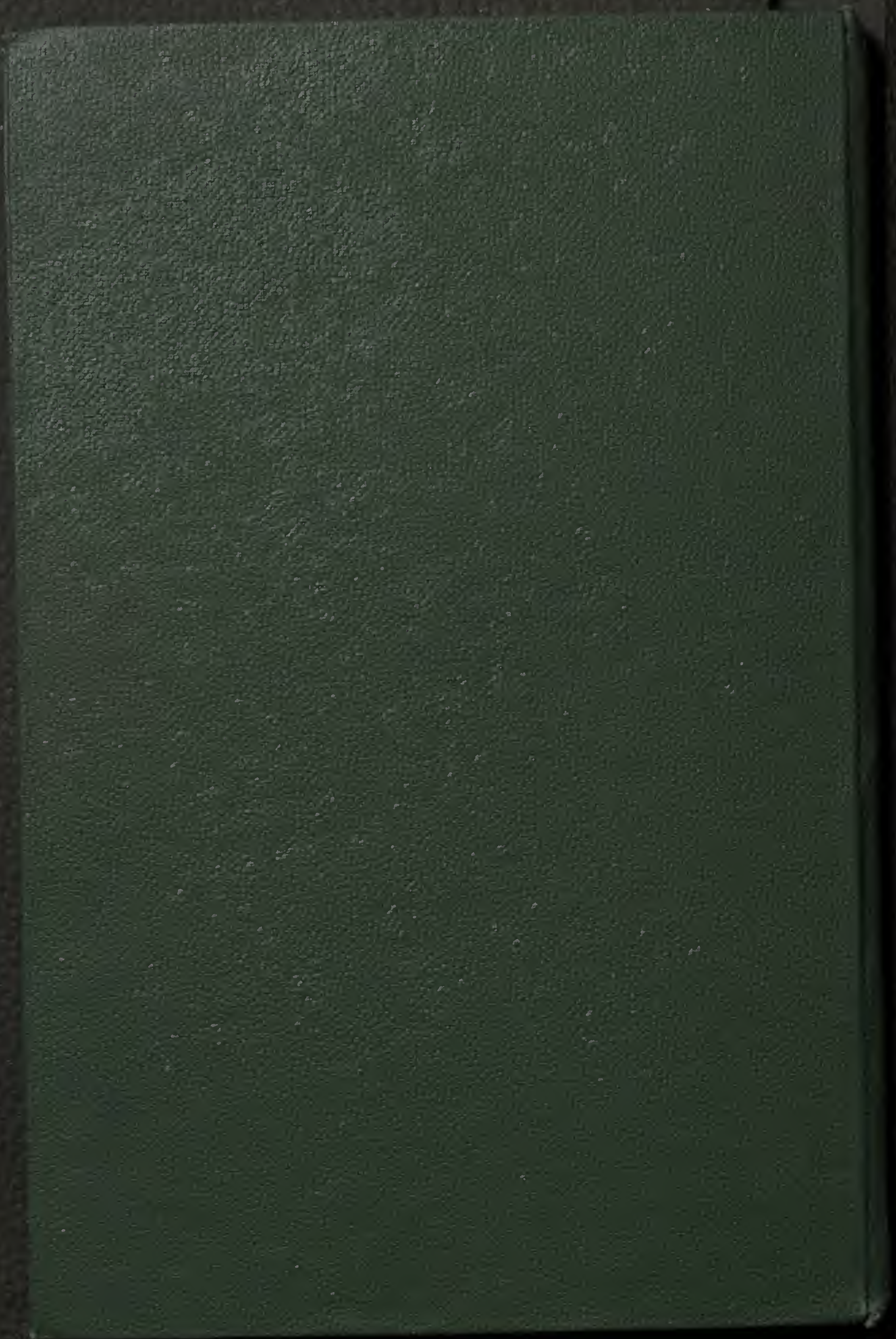


یادگار منشی فخرالدین آئینہ

ترجمہ تحفۃ حسینی ... جو حکمای مصر کے حکایات و نصائح کا مجموعہ ...



جسکو ... مترجمہ جناب منشی محمد حسین خان صاحب ... نے اردو فرمایا

مطبع منشی نولکشور پریس







دیباچہ

نتیجہ فکر روشن شاعر ساحری فن یگانہ روزگار منتخب لیل ونہار رشک خاقا[ni]
لبید وفرزدق خاقان قلمرو سخن ساسان ششم ملک الشعرا ابوالقاسم مو[...]
عرشی تاجپوری مدظلہ علی رؤس الانام شاعر خاص حضور نظام

اگرچہ اعیان روزگار کے حالات سے عربی اور فارسی تاریخین لبریز ہین
زبانین ان نامورون کے واقعات سے مالامال - مگر وہ چیز جسکو ا[...]
آج ڈھونڈرہی ہین اور موجودہ زمانہ کے جوہری جن موتیون کی تلاش
گوہر شبچراغ سے یہہ دونون صدف خالی ہین - یا ان موتیون ک[...]

[illegible] عمی یا دانستہ اُن گران بہا جواہرات کو اپنے مبارک جانشینون
[illegible] رگئے یہہ کہنا کہ اسلامی مورخین اس کوچہ سے نابلد اور فن تاریخ مین کامل
[illegible] ل انسانی کا خون کرنا ہے متعصب مورخین کے غلط فہمیون نے اگلے تاریخ
[illegible] ن کو مورد الزام بنایا ہے چونکہ دامن سلطنت ہمیشہ عیب پوش اور پردہ دار ہوتا ہے
[illegible] ن کی عہد حکومت مین اون کے عیوب پر نظر نہین پڑتی آئیندہ نسلین ہمارے
[illegible] ہون سے دور ہین معلوم نہین کس لباس اور کس ہیئت مین آنے والی ہین - اور موجودہ
[illegible] رطرز تمدن کا کن ہتیارون سے مقابلہ کرنیوالی ہین -
[illegible] آنکھون کے سامنے حدوث و قدم اور وجوب و امکان کے سر پردے کھلے ہین
[illegible] ہون سے بتلا رہی ہے کہ ہر زمانہ کے مورخ اگلون کے علمی و عملی کارنامے
[illegible] نگاہ سے دیکھتے آئے ہین اور اعتراضون کے سیلاب سے گذشتہ تہذیب کی عمارتون
[illegible] تے رہے ہین -
[illegible] ف والقلم کی امت کے وہ بزرگ جو اپنے اپنے عہد کے الوالعزم نامورونکا
[illegible] سگئے ہین اسی سیف وقلم کو پیش نظر رکھہ لیا ہے زیادہ حصہ فتوحات اور خانہ
[illegible] سے لبریز پائیگا اور باقی حصہ مین ایسے علمی جلسے نظر آئینگے کہ آپ ہر عہد کے
[illegible] کے علما کی خیالی تصویر ایک خیالی لباس مین دیکھ لینگے مگر اون کی معاشرت
[illegible] دت اور اونکی پرایوٹ زندگی کا کہین پتہ نہ لگے گا جو موجودہ تہذیب کی نظر مین
[illegible] قابل فخر واقعات ہین اون کے مبارک جانشینون (اہل یورپ) نے
[illegible] ہ کو اپنے دوش ہمت پر اوٹھا لیا اور ہر نامور کی دو ورقی تصویر کھینچکر سلک کے
[illegible] ہے اوس تصویر کا عیب و ہنر حسن و قبح رفتار و گفتار صورت و سیرت

بلکہ خط و خال تک نظر آنے لگا مگر یہہ اوس حالتمین ہے جب ایک ہی شخص کی لائف لکھی جاتی ہے اور اوسکی علمی اور عملی کارنامے اور اوسکے تکلف یا سادہ پن کا خاکہ کھینچنا مقصود ہوتا ہے مگر وہ مورخین جو سلاطین عالم یا مشاہیر حکما کا مرقعہ تنبیہاً للناظرین پبلک مین پیش کرتے ہین بجز اسکے کہ اُنکی تاریخ ولادت اور سن وفات لکھکر خاموش ہو رہین کیا کر سکتے ہین - اسی گروہ کے ایک نامور موٗرخ ہین ہمارے معزز دوست منشی محمد حسین خانصاحب جنہون نے سلاطین ایشیا اور یورپ کے متعلق ایک بسیط تاریخ لکھی ہے اور اوسکو پانچ حصون پر تقسیم کیا ہے -

پہلے حصہ مین بادشاہون کی اُسی دلچسپ حکایتین درج کی ہین جس سے اونکی سیرت اور سوشیل حالات کا مجملاً اندازہ ہوسکتا ہے اور ہر حکایت کی آخر مین اوسی حکایت سے ایسا معنی خیز اور سود بخش نتیجہ نکالا ہے جو برقی حرارت کیطرح رگ و پی مین دوڑ جاتا ہے -

دوسرے حصہ مین حکمرانی کی تعریف اوسکے صرف کا موقع حاکم کے فرائض اور اوسکے مثالین عمدہ پیرایہ مین بیان کے ہین اور اخلاقی حالات کا فوٹو کھینچکر سامنے رکھدیا ہے جس سے مولف کی قوت نظر اور قدرت استنباط ظاہر ہوتی ہے -

تیسرا حصہ علما اور سلاطین کے قابل قدر نصیحتون سے لبریز ہے جو حقیقتاً لائق قدر اور قابل عمل ہے -

چوتھا حصہ ظلم کے صفات نکوہیدہ اور اوسکے بُرے نتایج سے متعلق ہے جسکو مولف نے نمعلوم کہان کہان سے قطرہ قطرہ فراہم کیا ہے تب یہہ موجزن دریا زمین سخن پر بہایا ہے -

پانچوین حصہ مین سلاطین روی زمین کو ایک نقشہ مین اسطر[illegible]

پیدا ہوے اور کس کس مین سلطنت پائی اور کب اس سیمیا طلسم کو چھوڑنا پڑا -
بے چین طبیعتین جو ہمیشہ اشتغال کے متلاشی اور علمی مطلوب کی جویان رہتی ہین
کچھہ نہ کچھہ مشغلہ دل بہلانے کا ڈہونڈلیتی ہین ہمارے معزز دوست جنہون نے
مدت سے اس سنگستانی اور ریتلی زمین مین قدم رکھا ہے اور تصنیفات کا عظیم بار مردانہ
دوش ہمت پر اوٹھا لیا ہے جب اس تالیف سے فارغ ہوے تو اونکا حسن ظن متع تالیف
اونکو میرے پاس کھینچ لایا تاکہ اس بحر مواج کو خار و خاشاک سے پاک کرکے زہر آگین
موجون کو شفاف اور شیرین لہرون سے جدا کردون اون کے جوش اور مکرمی مولوی
محمد عبد الخالق صاحب کے اصرار نے مجبور کیا کہ حریفانہ اس ناظورہ دلفریب پر
نظر ڈالون اور اسکے خال و خط کو نقشہای زنگارنگ سے رشک نگارخانہ ارژنگ
بناؤن - مگر مجھکو شرمسارانہ کہنا پڑتا ہے کہ مین اوس بھاری سِل کو جیسا اور جسطرح
چاہیے اُٹھا نہ سکا نہ اس خیال سے کہ میرا دوش نازک زخمی اور فگار ہو جائیگا بلکہ وہ چشمہ
جو وجدانی سرزمین سے اوبلا تھا ازدحام آلام اور فراوانی افگار کی حدت و تمازت سے
خشک ہو کر رہگیا - اسمین شک نہین کہ مولف نے مفید اور ضروری مضامین سے اس شراب
تند اور رحیق عتیق کو دوآتشہ کرکے عالیجناب ہلال رکاب کیوان خدم برجیس شیم
بیکسون کے والی غریبون کے مولا نواب سکندر جنگ اقبال الدولہ
اقتدار الملک وقار الامرا بہادر وزیر اعظم سرکار دولت آصفیہ ادام اللہ
اقبالہ واجلالہ کے قدسی ملاحظہ مین نیاز گسترانہ بامید قبولیت پیش کیا ہے جو ہر طرح
قابل قدر اور درخور آفرین ہے اگر کریم دریا دلکی ہمت آبیاری کریگی اور چشمہ کرم کے
کنارون سے مثل ابر نیسان گہربار ہوگی تو نہ صرف مولف کی چہرہ محنت کا غازہ بنیگی

بلکہ قوم کی جیب و دامن کو گہرہائے شہوار سے بھر دے گی ۔

الراقم

ابوالقاسم فضل رب عرشی تاجپوری ۔

شاعر خاص اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی دام دولتہٗ

مثنوی

بنام خداوند گردان سپہر ‌ ‌ فروزندۂ مشعل ماہ و مہر
بیا ای خردمند پاکیزہ رای ‌ ‌ چو پاکان ز صورت بمعنی گرای
غم ہرچہ داری فراموش کن ‌ ‌ ازین میکدہ ساغری نوش کن
برآور سر دانش از گوشہ ہا ‌ ‌ دو صد دانہ برگیر زین خوشہ ہا
برین شمع گرد آی و پروانہ باش ‌ ‌ درین میکدہ باش و دیوانہ باش
چو پروانہ بیباش باساز و سوز ‌ ‌ ازین شمع قندیل خود بر فروز
چہ نازی بکالای پارینہ ہا ‌ ‌ ازین خانہ بردار گنجینہ ہا
چگویم کہ چون ساحر نقشبند ‌ ‌ پری را درین شیشہ کردست بند
ببینی درین بحر گوہر نثار ‌ ‌ صدفہا پر از گوہر شاہوار
چو گوہرکشان زین گہر ریزہ ہا ‌ ‌ پی گوش خود درکش آویزہ ہا
الہی شود گوش آفاق پر ‌ ‌ ز آویزۂ این گرانمایہ دُر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر قسم کی تعریف اُس مالک الملک شہنشاہ بے نیاز کو شایان ہے جس نے انبیاء عظام کو بیّن معجزات و آیات عطا فرمائے اور اولیاء کرام کو بدیہی کرامات و خرق عادات مرحمت کیئے جن کے فیض عام سے انسان ضعیف البنیان شکوک کے ظلمات سے نکلکر نور یقین کو پہنچا اور مشعل ایمان اُس کے خانۂ دل مین روشن ہوئی .

اور اللہ پاک کا شکر ہے جس نے اپنے عاجز اور فرمان بردار بندون کے واسطے وہ جنت بنائی کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نافرمان بندون کیواسطے وہ دوزخ بنائی جس کے ایک دم گرم سے چھ مہینے تک روئے زمین پر تپش رہتی ہے اور ایک نفس سرد سے چھ مہینے ساری زمین آب افسردہ کا کام دیتی ہے اللہ پناہ دے اُس سے ہم سب مسلمان بھائیون کو اور درود و سلام کا

تحفہ اُس سردار عالم محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر جس نے
ہم کو اس دوزخ کی آگ سے بچانیکی ایسی صورة فرمائی جیسے شمع پر پروانہ گرتا ہو
اور کوئی بچاے - اس سے یہہ مراد ہوسکتی ہے کہ ہم سب صرف دنیا کے ناز و نعم دیکھکر
اپنے آپ کو قعر ہلاکت مین گراتے ہین اور وہ ہم کو اُس سے اس طرح پر بچاتے ہین
جیسے کوئی شمع سے پروانہ کو اور ہزاران ہزار مدح وثنا چارون اصحاب کبار قامع بنیان
کفار کو لایق ہے جن حضرات بابرکات نے کمر سعی واخلاص باندھکر جان و دل سے
آپکے مدد کی اور آپکے بعد بھی ایسی جانفشانی و عرق ریزی اشاعت اسلام مین
کی کہ ستارۂ اسلام کو چرخ ہدایت و ارشاد پر مثل آفتاب روشن و منور کردیا اور دشمنان
خدا و حاسدان ملت بیضا کو ایسا تہ تیغ کیا کہ نام کو بھی کہین نام کفر نہ چھوڑا ان چارون
حضرات کو اگر خانہ دین کا چار ستون تسلیم کرین تو حق ہے بلکہ اگر شخص اسلام کا چار عنصر کہین تو بجا ہے

- دین اور بادشاہ یہہ دونون توام ہین دین بنیاد اور بادشاہ
اوسکا نگہبان ہے جس چیز کا کوئی نگہبان نہو تو وہ برباد ہوگی اور جو چیز کہ بے بنیاد ہوگی
وہ خراب ہوگی **بادشاہ** زمین پر خداوند عالم کا سایہ اور اُس کی مخلوق پر اُس کا
قایم مقام ہوتا ہے اور اسکی طرف سے اسکی حق کی رعایت کیواسطے ایک معتمد ہے کہ جس سے
انتظام کامل ہوتا ہے مثلاً امن رکھنا راہ مین پناہ دینا ضعیف کا قوی سے حائل
ہونا درمیان خلق اور مظالم کے جاری کرنا سنن کا دور کرنا بدعتہ و فتن کا آباد کرنا
مساجد کا قایم کرنا مدارس کا بنوانا سڑکون کا سزا دینا مجرمون اور راہزنون کا انصاف
کرنا مظلومون کا فیصل کرنا خصومات کا حق رسی کرنا حقدارون کی فریاد رسی کرنا فریادیون
کی پناہ دینا یتیمون ولاوارثون کا کفن دفن کرنا غرباؤن کا بچانا رعایا کا دست متغلبین سے

حفاظت کرنا املاک و اوقاف کا قائم کرنا حدود و قصاص کا جاری رکھنا تعزیرات کا اشاعت
کرنا شعائر اسلام کا نصب کرنا قاضیون اور مفتیون اور اہل احتساب کا قیام کرنا سا تجمہ
واجبات و فرایض و حقوق عباد کے اہتمام کرنا امر معروف و نہی منکر مین جمع کرنا سپاہ
و لشکر کا واسطے حراست کے دشمن سے مہیا رکھنا سلاح کا حرب ضرب کیلئے قہر کرنا
اعدائے دین پر بند و بست رکھنا بیت المال کا روکنا مفسدین کا فساد و فتن سے رعب
اور ہیبت رکھنا رعایا پر پس اگر بادشاہ نہوتا تو انتظام نرہتا اور سب خاص و عام برابر ہوجاتے
بلکہ فتنہ و فساد خوب پھیل جاتا اور اضطراب و شور بہت ہوتا اور لوگ من مانے سرکشی اور
مخالفت کرتے یہان تک کہ اصلاح معاش و اصلاح عاقبت سے بالکل بے بہرہ ہوجاتے
کیا خوب فرمایا خلیفہ **عمر بن عبد العزیز** رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ پاک بہ سبب سلطان کے
ایسی باتون سے روکتا ہے جس سے کلام نہین روک سکتا ہے اور قرآن شریف سے
تو وہی لوگ ڈر کر گناہون سے بچتے ہین جو عالم باللہ و عارف بالحق ہین اور سلطان سے
سب خوف کرتے ہین اسلئے یہ خوف سلطنت کا اون کو بہت افعال محرم اور اعمال منکر سے
باز رکھتا ہے۔ اور ایسا بادشاہ کون ہے کہ کلام اللہ کی آیتون مین فکر کرے
اور غور و تامل سے اُن کو دیکھے خداوند عالم نے رسولون کو علامتین دیکر بھیجا ہے
اور اُن کے ساتھ کتاب اور ترازو اوتاری کہ لوگ عدل و انصاف پر قائم رہین اور لوہا[۹۱]
اوتارا کہ اس مین سختی و منفعت بہت ہے اس سے بہت کام نکلتے ہین اور یہ معنی اس لئے
خیال مین گذری کہ کتاب اور ترازو اور تلوار مین کچھ مناسبت ہی نہین نہ ہم شکل ہین
نہ ہم جنس پھر انکو اس کلام مین کیون جمع کیا آخر یہی ظاہر ہوا کہ قرآن قانون شریعت اور احکام
دین کا دستور العمل ہے جس مین راہ راست کا بیان اور فرایض مجمل کی تفصیل اور تن و

[۹۱] وانزلنا الحدید فیه باس شدید ومنافع للناس ۱۲ منه

جہان کی مصلحت ہے کہ زیادتی اور ستمگاری و سرکشی وخصومت سے باز رکھتا ہے اور جس
قانون ملک کو عقلائے سلطنت و ارکان دولت اپنی ذہن کی تیزی اور طبیعت کی
چالاکی سے بناتے ہین اوس کو سیاست عقلیہ کہتے ہین اور جو قانون قواعد شرعیہ سے
لئے جاتے ہین اسکا نام سیاست دینیہ ہوتا ہے۔ پہلے قانون کا نفع دنیا ہی مین حاصل
ہے وہ بھی جبتک ٹھیک ٹھیک چلے ورنہ ہمیشہ اس قسم کے آئین وقانون کی ترمیم
ہی ہوتی رہتی ہے یہی ترمیم دلیل ہے نقص قانون کی اور دوسرے قانون کا نفع
دنیا وآخرت دونون مین حاصل ہے اس لئے کہ مقصود خلق سے نری دنیا ہی نہین ہے
چونکہ دنیا فانی اور باطل ہے جسکا انجام موت اور فنا ہے اصل مقصود تو اُن سے قائم
رہنا اُن کا دین پر ہے یہ قیام صاحب قیام کو سعادت اخروی تک پہنچاتا ہے۔
اصل حکم خلق پر اہل شرع کا ہے جیسے انبیا، خلفا، علما، اولیا ان کی حکمرانی مین مصالح دنیا
اور آخرت دونو ہوتے ہین پہر جو امیر اور رئیس بادشاہ و والی سلطنت اُن کی چال پر چلے تو
وہ حقیقت مین اُن کا نائب ہے یعنی حراست دین اور سیاست دُنیا مین ایسے نائب کو عرف شرع
اور اصطلاح اسلام مین خلیفہ اور امام کہتے ہین عہد نبوت کا انتظام تو ظاہر ہی ہے کہ چار دانگ
عالم مین فتح و نصرت کا ڈنکا بجایا اپنی حسن تدبیر اور عدل وانصاف سے شیر اور بکری کو
ایک گھاٹ پانی پلایا اور عہد صحابہ و تابعین و تبع تابعین کا بندوبست دیکھو کسطرح سے
ہفت اقلیم مین اسلام کو پھیلا دیا اور کسطرح کا امن اہل زمین کو بخشا حاصل یہ ہے کہ
کہ پورا پورا تامل کرنے سے ظاہر ہوسکتا ہے کہ یہی سیاست شرعیہ و تدبیرات نبویہ
عافیت دارین اور خیریت کونین کے چشمے ہین جو کچھ ان کے سوا ہے وہی فساد کی جڑ
اور فتنہ کا گھر ہے جو عمدہ قوانین سیاست عادلہ آج ملوک روے زمین کے ہین اونکا

ماخذ یہی شریعت اسلام ہے گو اون کی زبان و بیان مین اُسکا اسم اور رسم جدا ہو سکتا
ہو اگر یہ جامعیت نہ ہوتی تو دین اسلام کامل نہ ٹھیرتا حالانکہ خداوند عالم نے اپنے کلام
کلام پاک مین خبر دے ہے کہ ہم نے اس دین کو کامل کر دیا ہے کمال کے یہی معنی
ہوتے ہین کہ اس دین کا پیرو کسی امر جزئی و کلی مین خواہ تعلق اس امر کا دنیا سے ہو
یا دین سے کسی غیر اسلام کی عقل اور قانون کا محتاج نہین ہو سکتا ہے فرمان روائی
ملک داری حکمرانی سب کا انتظام اسی شرع اسلام سے اور سارے حوادث کا حکم
قرآن پاک اور حدیث شریف سے بادلہ خاصہ یا عامہ ہر وقت ہر زمانے مین قیامت
تک برآمد ہو سکتے ہین ۔ اور آسمان سے بارش اس لئے ہوتی ہے کہ زمین سے
رزق پیدا ہو جسکو بقدر استحقاق ہر ایک تقسیم کرے نہ کوئی تغلب کرے نہ کوئی
محروم رہے اس انصاف و برابری کے لئے ایک آلہ کی ضرورت پڑی سو اللہ پاک نے
مخلوق کو اس طرف متوجہ کیا کہ ترازو بنا دین اور اپنے لین دین مین استعمال کرین کہ
آپس مین ظلم نہو نہین تو خسر الدنیا والاخرہ کے مصداق ہونگے اور اسکی دلیل یہ کلام
ہے کہ خداوند عالم نے آسمان بلند کیا اور میزان مقرر فرمائی کہ تم تولنے مین زیادتی
نکرو بلکہ وزن انصاف سے کرو تا کم نہو اور یہ برابری بے ترازو کے ممکن ہی نہین اسلئے
اللہ پاک نے اوس کو مقرر فرمایا اور یہہ معلوم ہوا کہ کلام اللہ مین احکام خداوندی
درج ہین اور یہ ترازو انصاف اور برابری کیلئے بنائی گئی ہے اور ان دونون کا
اتباع اور اُن کے احکام کا التزام صرف تلوار سے ہے اور ظاہر ہوا کہ سلطان اللہ کا
خلیفہ اور اس کا امانت دار ہے اور خلق خدا پر فرمان روائی کے قابل وہی شخص ہوتا ہے
جو خاندانی عزت اور وجاہت اور حسب و نسب کے علاوہ عدل و انصاف رحم و کرم کا مصدر

ومخزن ہو اور اخلاق آلٰہیہ وعلوم شرعیہ کا معدن اسلامی سلطنت تو ہندوستان
سے نکل گئی اوراب اوس قوم کے ہاتہہ ہے جسکو مسلمانون سے نفرت ہے اور
مسلمانون کو اُن سے وحشت رہین چہوٹی چہوٹی ریاستین وہ خود نزع کی حالتین
ہین صرف براے نام بہوپال رام پور ٹونک جاورہ جوناگڈھہ وغیرہ یہہ دوچار
ریاستین ابہی سرزمین ہندمین باقی ہین جہان دوچار دس بیس ہندوستانیون
کی صورتین نظر آجاتے ہین مگر کوئی ایسی ریاست جو وقت پر سلطنت کی ٹکر اوٹہاسکے
اورمسلمانون کی ساتہہ ایک خاص ہمدردی رکہتی ہو اوراہل فضل وکمال اوسکے دامن تربیت
مین پرورش پاتے ہون رومی بومی زنگی فرنگی آفاقی قبچاقی غرض ہر قوم اور
ہر فرقہ کے لوگ وہ بہی دوچار دس بیس نہین سیکڑون ہزارون اوسکے خوان کرم
اورمائیدہ احسان پر ہروقت نظر آتے ہون میری نظر مین تمام قلمرو ہندمین اگر کوئی
ایسی ریاست آباد ہے تو وہ دارالسلطنت حیدرآباد صانہ اللہ عن الشر والفساد ہے
وہان کا داراے روشن گہر فرمان رواے برجیس قدر جمال کمال وکمال جمال سرکشونکا سرکوب
جابرونکا خانہ روب امیرونکا امیر وموالی غریبونکا مربی واقا عدل وکرم مین ثالث حاتم
وکسریٰ دولت وشوکت مین ثانی سکندر ودارا حضرت بندگان رفیع المکان ہمایون
منزلت گردون قباب جوزا رکاب سریرآرائے انجمن دولت وکامرانی صدرنشین
بزم جہانداری وجہانبانی ناظم ممالک تمدن وسیاست سالک مسالک نصفت ومعدلت
داراے کشور فہم وکیاست دانائے کامل غوامض عقل وفراست صدر داورگاہ امارت
وریاست پیشواے عسکر ظفر پیکر شجاعت وبسالت مورد محاسن سینہ مرجع معارف زکیہ
حضور پرنور رستم دوران مظفر الممالک فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ

اعلیحضرت نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ ودولتہ وافاض علی رؤس الانام برّہٗ واحسانہ ہین اللہ پاک اس امیدگاہ عالم و عالمیان کو اپنی حفظ وامان مین سلامت باکرامت رکھے احباب شاد اور مسرور رہین اور اعدائے دولت مبتلاے حوادث دُہور ہو۔

رایت دولت بجاہت جاودان منصور باد	تا ابد چشم بد از جاہ وجلالت دور باد
این دعاے بندگان تست ہر صبح ومسا	در پناہ جاہ تو ملک دکن معمور باد

یہہ وہ سلطنت ہے کہ اگلے مصنف بھی اس سلطنت کو دیکھتے تو اپنا سارا علمی کمال اس دار الفضل کے تعریف مین صرف کرتے اور اپنے کلام کو اس ذکر سے زینت اور اپنے قلم کو عزت دیتے ہو۔

اور تدبیر مملکت کے لئے اللہ پاک نے شعبۂ مخزن معدلت شاخ شجرۂ فاروق الاعظم والعدالت جگر گوشۂ حضرت فرید الحق والدین گنج شکر رح امیر ابن امیر اور کریم ابن کریم مخدوم عالم و عالمیان چشم وچراغ شبستان والاپایگی نوبہار بہارستان گرانمایگی دریادل سحاب آستین سپہر آستان فرشتہ پاسبان برجیس شیم مہر علم کیوان خدم مریخ حشم عالیجناب سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک وقار الامرا نواب محمد فضل الدین خان بہادر مدار المہام سرکار عالی دام اقبالہ کو منتخب کر رکھا تھا جو مسند امارت ووزارت پر جلوہ افروز ہین اور اپنے زمانے کے آفتاب اور اندہیرے گھر کے مہتاب ہین اور لڑیون کے موتی بلکہ انمول جواہر ہین اور نگہبانی خلایق اور حسن تدبیر مین یگانہ روزگار اور سخاوت ودریادلی مین منتخب لیل ونہار ہین جنکی دہلیز فضل وکمال کی امیدگاہ ہے اور جنکا آستان فیض نشان اہل دولت واعیان روزگا

کا بوسہ گاہ ہے۔

	واجب بر اہل مشرق و مغرب دُعای او		باقی بہا دہر کہ نخواہد بقاے او	

سبب تالیف کتاب و تذکرہ مؤلف

اما بعد ہیچمدان اوزژولیدہ بیان محمد حسین بن محمد امیر خان ابن محمد جعفر صدیقی غفر اللہ ہما و ذنوبہما و ستر عیوبہما فی الدنیا و الآخرۃ نمک خوار دولت سرکار ریاست نظام عرض پرداز خدمت ناظرین ہے کہ اگرچہ اصحاب سیر اور مورخین زمانہ اگلے پرانے تذکرے جو آثار دولت و سلطنت سے چلے آتے ہین اُن کو اپنے کتابون مین بیان کر چکے ہین جن مین سے یہہ ناچیز محض عمدہ بادشاہون کی حکایات عادلانہ اور خصایل پسندیدہ کو بروجہ استفادہ عام اونہین رسالون سے انتخاب کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہے۔

اگلے تاریخین چونکہ اکثر فارسی و عربی زبانون مین تہین اسلئے اُس کا فائدہ ایک خاص گروہ سے مخصوص تہا اردو قلمرو کے سیاح اُن جواہرات کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتے اور فائدہ نہ اُٹھا سکتے اسلئے مین اردو زبان مین اُنکو اُٹھا لایا کہ عوام بھی اپنی جیب و دامن بھر لین۔

اس تالیف سے بجز اسکے میری اور کوئی غرض نتھی کہ اگلے حالات دریافت کرنیکے لئے ایک اگہی کا ذریعہ یا الہ بنادون اور اُن مین تہذیب اخلاق ملکرانی سیاست تمدن کی تصویر کھینچکر قوم کے پیش نظر رکھدون تاکہ انسان اُن حالون کو دریافت کرکے عبرت حاصل کرے اور زمانے کے تغیرات و انقلابات پر غور و تامل کرکے اُسکو ایسا تجربہ

حاصل ہو سکے جس سے اُن اوصاف رذیلہ سے بچتا رہے جن مین امم سابقہ مبتلا تھی یا جن سے اُنکا استیصال ہوا اور آپ کو ایسے اوصاف حسنہ سے متصف کرسکی جنکی بدولت اگلے لوگون کو صلاح اور رشد حاصل ہوا۔

مجھکو ناظرین کے کرم اور اخلاق سے اُمید قوی ہے کہ اس رسالہ کو بنظر اصلاح ملاحظہ فرمائینگے کیونکہ کوئی فرد بشر سہو و نسیان سے خالی نہین پس اگر کہین کچھ غلطی و خطا اس سراپا غلط و خطا کی ملاحظہ فرمائین بقلم اصلاح اور بدامن عفو خطا پوش چھپائین وما توفیقی الا باللہ چونکہ اس مین عمدہ نکات اور فوائد اور بادشاہون کے عمدہ اور پسندیدہ خصائل کا تذکرہ ہے اس لئے رسالہ ہذا کا نام تاریخی احکم التاریخ المعروف بہ محبوب السلاطین رکھکر پانچ حصون پر منقسم کرکے ختم کیا پہلا حصہ بعض بادشاہون کی حکایات و نکات و فوائد اور خصائل پسندیدہ کے بیان مین دوسرا حصہ حکمرانی و رعیت کی نگہبانی اور طاقت خود اختیاری کی حفاظت اور خدا ترسی و نیکی و بدی و دولت مندی و جہانداری وغیرہ کے بیان مین تیسرا حصہ قدیم زمانہ کے علما کے وعظ و پند و نصایح جو خلفا بنی اُمیہ اور عباسیہ وغیرہ سلاطین کو کئے اُسکی تشریح مین چوتھا حصہ ظلم اور اقسام ظلم کے ذکر مین پانچوان حصہ تاریخ جد ولیہ شاہان عرب و عجم اور ہند و دکن صیانہ اللہ عن الشرور والفتن سے متعلق ہے

حصۂ اول

بعض بادشاہون کی حکایات اور خصائل پسندیدہ کے بیان مین

علی بن شہو کانی نے لکھا ہے کہ مراد ملک یعنی بادشاہ سے وہ شخص ہے جو کسی قطر یا شہر

یا جملہ اقطار اور بلاد کا مالک ہو دوسرے بادشاہ سے مدد نہ لے اپنے اختیار سے
اپنے ملک مین عامل مقرر کرے ۔ پ۔

اللہ پاک نے مصالح عالم کے لحاظ سے چند لوگون کو افراد بشر سے بصفت فرمان روائی و جہانداری منتخب کیا کہ افراد منتشرہ بنی نوع انسان کو جو آزادانہ و حاکمانہ زندگی بسر کرتے تھے ایک آئین خاص کے سلسلہ مین مقید کر کے رکھے جائین کہ اپنے خیالات نفسانی اور قوت غضبی کو ہر جگہ اور ہر وقت بیقاعدہ کام مین نہ لاسکین اور خلق خدا پر قانون الہی یا آئین ملکی کے موافق عدل اور انصاف کرین۔ ہشام بن عروہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم نے کہ بعد میرے تم پر والی ہونگے نیک نیکی کے ساتھ اور بد بدی کے ساتھ تم اُن کی بات سنو اور اُن کا کہنا مانو اگر موافق حق ہے ۔ ح۔

مورخین نے اپنی کتابون مین سارے دنیا کے ملوک اور رؤسا کا حال لکھا ہے ہر خاندان کی مدت حکومت کا ذکر کیا ہے جسکے دیکھنے سے یہہ امر بخوبی ثابت ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی قوم نہین گذری ہے جن مین سلطنت یا ریاست نہ آئی ہو مگر کسی خاندان مین صدیون رہی اور کہین برسون اور مہینون جب تک سلطنت آئین و قانون کی پابند رہی عزت دولت اُسکے ساتھ رہی مگر نفسانی خواہشون اور شہوانی ارادون کا تنعم اور شخصی سلطنت کی حالت مین مغلوب رہنا ایسا ہے مشکل تھا جیسا ایک ایسے قیدی کا جو زندان خانہ مین بغیر طوق و سلاسل نظر بند ہوا اور اوسکا کوئی محافظ نہو غرض سلطنت نے نفس پرستی اور لذات دنیوی کے طرف مائل کیا تعیش اور سامان راحت نے دولت لٹانے پر آمادہ کیا جب قابلیت سلطنت رانیکی باقی نرہے قانون الہی کے انتظامی

قدرت نے عثمان سلطنت دوسری خاندان کیطرف منتقل کردی سلطنت کے ساتھ عزت دولت جان وآبرو سب کھو بیٹھے ۔

اسکندر رومی ابن فیلقوس

یہہ شخص روم کی ولایت کا بادشاہ تھا اور ارسطاطالیس سا حکیم نامور اوسکا وزیر سکندر نے بہت سے بادشاہون کو اپنا باج گذار بنایا ایران وترکستان کو روندتا ہوا ہند پر چڑھ آیا اور اوسکو مسخر کرکے چین کی سرزمین پر جاکود اغرض مشرق سے مغرب تک کل روے زمین کی بیاسی سلطنتون پر اس نے حکمرانی کی چھ لاکھ بیس ہزار سوار ہمیشہ اسکے ہمراہ رکاب رہتے تھے اسکے علاوہ جابجا فوجین نامور تھین ۔

حکایت

سکندر نے اپنا راز ایک امیر سے کہکر حکم دیا کہ اسکا اظہار کسی کے روبرو نکرنا مدت تک وہ امیر خاموش رہا مگر رہا نگیا ایک اپنے عزیز سے کہڈالا رفتہ رفتہ وہ راز فاش ہوگیا سکندر نے جب اطلاع پائی اُسکو ماخوذ کیا اور بلیناس سے مشورہ لیا کہ ایسے شخص کو جو بادشاہی امانت مین خیانت کرے کیا سزا دینی چاہیے اُس نے جواب دیا کہ بادشاہ خود اس مقدمہ مین مجرم ہے جب بادشاہ اپنے راز کو اپنے خزانہ دل مین نرکھ سکا اور بے ضرورت دوسرے شخص کے حوالہ کردیا تو دوسرا اوس شاہی راز کو جسکا متحمل بادشاہ نہو سکا کیونکر ہو سکتا ہے ۔ سکندر یہ بات سنکر وزیر کی انصاف سے بہت خوش ہوا اور امیر مجرم کا قصور معاف کردیا ۔

نکتہ کم حوصلہ انسان کے روبرو اپنے دل کا راز افشا کرنا عیب ہے کیونکہ وہ فی الفور

اسکے افشا پر مستعد ہو جائیگا -

	راز دل سفلہ سے مت کہہ بیٹھنا		اور سمجھنا مت اسے مرد امین	
	کیونکہ تیرے راز کو وہ بے حجاب		دل کے پردہ مین چھپا سکتا نہین	

سکندر موسوی ملت کا پابند تہا اور اسی شرع کے موافق ہر ایک کام مین کاربند ہوتا تھا نفس پر حاکم اور شریعت کا محکوم تہا شجاعت اوسکی خانہ زاد تہی اور سخاوت خداداد اسکے عمدہ قولون سے کتابین بھری پڑی ہین اُنہین سے چند قول ہدیہ ناظرین ہین

قول سلطنت کی لذت چار چیزون پر منحصر ہے **ایک** بادشاہ کا دشمن پر غلبہ پانا **دوم** دوستان امانت ودیانت دارون کو اعلیٰ مرتبہ پر پہنچانا **سوم** مظلومون کی دستگیری **چہارم** محتاجون کی خبر گیری -

جس بادشاہ نے یہ چارون باتین نپائین سلطنت کا کوئی مزہ نپایا -

پند اُستاد کا ادب اور اسکے مراتب کا لحاظ والد سے زیادہ چاہیے کیونکہ باپ اسکو آسمان سے زمین پر لاتا ہے اور اُستاد اسکو زمین سے آسمان پر پہونچاتا ہے

نکتہ بہت کہنا اور تھوڑا کرنا مردی مین داخل نہین بلکہ تھوڑا کہنا اور بہت کرنا مردون کا کام ہے -

قول بادشاہ کے زیر فرمان چار قسم کے لوگ ہین **اولاً** اہل شمشیر جن سے فوج اور لشکر اور سپہ سالار وغیرہ مراد ہین **ثانیاً** اہل قلم جن پر آئین و قانون اور درستی دفتر ریاست کا مدار ہے جیسے وزرا و معتمدین سلطنت وغیرہ **ثالثاً** تاجر و بیوپاری **رابعاً** زمیندار و اہل زراعت جن کی مشقت سے خزانہ شاہی ترقی پاتا ہے اور اسی سے عام و خاص خلقت پرورش پاتی ہے پس ان چارون کو چار عنصر کائنات کے

ساتھہ نہایت مشابہت ہوسکتی ہے یعنی اہل سیف آگ ہین دشمنان سلطنت کو آتش تیغ سے جلاتے ہین اور بادشاہ کو اُن کے حملہ سے بچاتے ہین۔ اور اہل قلم ہوا کی مانند ہین کل سلطنت کا دار ومدار انکی تحریر وتدبیر پر ہے جیسے کہ جاندار کی جان ہوا کے بغیر تلف ہو جاتی ہے اسی طرح سلطنت ان کے بغیر بے جان تصور کی جاتی ہے۔ پانی کے ساتھہ تجارت پیشہ کو تشبیہہ دیجاتی ہے کہ ان کے ذریعہ سے ملک رونق پاتا ہے آب و تاب مین آجاتا ہے جس طرف وہ آنکلتے ہین تجارت سے قالب بے روح مین جان تازہ آجاتی ہے۔ زمینداروں کو خاک کے ساتھہ تشبیہ دینا مناسب ہے کہ ہمیشہ زمین کے ساتھہ اُن کا معاملہ پڑتا ہے اور جو چیز زمین سے پیدا ہوتی ہے اسکے ظاہر ہونیکا ذریعہ وہی زمیندار ہوتے ہین گویا مدار تمام زمانہ کی زندگی کا اس قسم رابعہ پر ہے

نہین کچھہ خوف دارالسلطنت کو	رہین مضبوط گر یہہ چار ارکان
نخست اہل قلم پھر اہل شمشیر	کہ جن پر ہے مدار کار دوران
ہین پھر اہل تجارت اور زمیندار	بہ جسم حکم و دولت صورت جان

حکمت صاحب کرم ہمیشہ مکرم رہتا ہے اگرچہ مفلس ہی کیون نہو اور ممسک بخیل ہمیشہ ذلیل و خوار رہتا ہے اگرچہ وہ مالدار ہو۔

ہے سخی مقبول ذات کبریا	گرچہ وہ مفلس ہے اور نادار ہے
گنج قارون گرچہ رکھتا ہے بخیل	ساری دنیا مین ذلیل اور خوار ہے

نکتہ بادشاہی خزانہ خداے پاک کی ایک امانت ہے جو بادشاہ کی تحویل مین ہے بادشاہ کو چاہئے کہ وہ مال زندون کے سپرد کرے یعنی اہل استحقاق وارباب احتیاج اور فوج ولشکر کو دے نہ کہ مردون کے پاس رکھے یعنی زمین مین دفن کرے ؛

در ملت ارباب سخا جرم صریح ہست
محبوس نمودن بہ نہان خانہ درم را

فائدہ بادشاہ ایک بڑا دریا ہے اور امرا چھوٹی نہرین جو اوسی دریا سے نکلی ہون بہر حال اگر دریا کا پانی صاف ہے تو نہرین بھی صاف ہونگی یعنی بادشاہ وقت کے خیالات کی اطاعت امرائے دولت پر فرض ہے اگر بادشاہ عدالت وانصاف کے رہگزر کیطرف چلیگا تو امرا اسکے بل اوس راہ کو طے کرینگے اگر بادشاہ ظلم وجور اور فسق وفجور کی گھاٹیون مین قدم رکھیگا تو اعیان سلطنت فرش راہ بن جائینگے غرض بادشاہ وقت کے خیالات کی درستی عالم کی درستی ہے اور بادشاہ کی صحت سے عالم کی تندرستی ہے

شاہ عادل کی سبھی عامل بھی ہان انصاف مین
صاف دریا ہے اگر نہرین بھی اسکی صاف ہین

سکندر نے جب اس جہان فانیہ کو چھوڑکر عالم بقا کا رستہ لیا تو غسال نے اوسکے بازو بند سے ایک تعویذ کھولا اس مین تین نصیحتین لکھی ہوئین تھین۔

نصائح اولا یہہ کہ دنیا کا ترک کرنا اور اسکی محبت مین گرفتار نہونا باعث سلامتی ہے اور تقدیر پر بھروسا اور قضا وقدر پر تکیہ موجب راحت ہے۔ ثانیاً حسن ظن باعث زیادتی اعتبار وحسن خدمت باعث عزت ووقار ہے بدظنی باعث تکلیف ورنج ہے اور حسن ظنی سبب حصول گنج۔ ثالثاً دنیا مین اگر کوئی گناہ نکرتا عفو کا وصف جو ایک عمدہ جوہر انسانی ہے کبھی ظاہر نہوتا جس طرح کہ عنصر آتش کے مقابل قدرت نے پانی کو پیدا کیا ہے اور پانی اسکی حرارت کو بجھاتا ہے اسی طرح خطا کے مقابل عفو اور عطا ہے پس انسان کو چاہیے کہ عفو کے صفت سے متصف رہے۔

بخشے کب جاتی گنہگارون کے جرم
گر نہوتا یہ ذریعہ عفو کا
حق نے پانی کو بنایا اس لئے
تاکہ فوراً آگ کو دیوے بجھا

منوچہر بن ایرج بن فریدون

یہہ بادشاہ اولوالعزم تاجدارون کی فہرست مین منتخب شمار کیا گیا ہے اسکی
سلطنت کے وسط زمانہ مین حضرت شعیب اور حضرت موسی علیہ السلام مبعوث ہوسے
خندق کہودنا اور نقارہ بجانا اسی بادشاہ نے ایجاد کیا اور بڑی بڑی قانونی
کتابین لکھوائین ایک سوبیس سال سلطنت کی۔ اسکا قول ہے **قول** کئی طرح
کے حقوق بادشاہ کے رعایا و فوج اور امرا پر ہین۔ **اوّل** بادشاہ کا حق لشکر پر یہہ ہے
کہ وہ مطیع ہو اوسکے دشمنون کے ساتھہ لڑے بادشاہی کام کو ناتمام نہ چھوڑ دے
دُوم فوج کا حق بادشاہ پر یہ ہے کہ اُن کا مقررہ وظیفہ ماہ بماہ پورا اُنکو پہنچائے
جان بازون و نمک حلالون کی قدردانی کرے جب نوکر ضعیف ہوکر لایق خدمت
نرہے تو اوسکو ضایع نکرے جو ملازم سرکاری نوکری مین مارا جاسے اُسکے متعلقین
کی خبر لیتا رہے **سوم** امراء اور تابعین پر بادشاہ کا حق یہہ ہے کہ اسکے ملک کو
جو اون کے تفویض مین ہو آباد رکھین زراعت و عمارت اور آبادی کو ترقی دین
درخت بوئین رعایا کو خرم و شاد رکھین وحصول زر مین رعایا کو تکلیف ندین
زیادہ طلبی و زیادہ ستانی نکرین **چہارم** تابعین کا حق بادشاہ پر یہہ ہے کہ
کہ وہ انکی خدمات پر لحاظ کرے بحسب مراتب ترقی بخشی **پنجم** بادشاہ کا حق رعایا پر
یہہ ہے کہ وہ بدل وجان بادشاہ کے حکم مین رہین اسکو اپنا مالک سمجھین راست بازی
اور سچائی سے پیش آئین زر تحصیل فصل بفصل خزانہ شاہی مین پہنچائین حکم کی تعمیل
مین دیر نہ لگائین **ششم** رعیت کا حق بادشاہ پر یہ ہے کہ عدل کرے مظلوم کی

داد ظلم سے لے انکی فریاد کیلئے اپنے دروازے بند نکرے خراج کے لینے مین زیادتی نکرے ظالم اور جابر عمال کو رعیت پر مسلط نفرمائے ملک کی آبادی اور عمارات کے بنوانے کیلئے رعایا کو خزانہ شاہی سے مدد دے ارضی وسماوی آفتون کی نقصان کا لحاظ کرے تاجرون کے ساتھ بمہربانی پیش آئے ہر ایک پیشہ ور اہل ہنر صاحب فن اور علما و فضلا کو عزیز رکھے نئے نئے رسوم ایجاد کر کے رعایا کو نہ لوٹے اُنکی قوت سے زیادہ بوجھہ اونکی سرون پر نہ ڈالے ہر ایک کام بسہولیت بے طرح طرح اور انواع واقسام فریب کے دام حصول زر کیلئے نہ پھیلائے ۔

فوج و لشکر بلکہ عام اور خاص پر	چاہئے ہو شاہ ہردم مہربان
تاکہ ہو آباد ملک اور خلق شاد	اور رہے آرام مین سارا جہان
سارے نوکر اور رعیت شاہ کی	اسکی تعریفون سے ہون رطب اللسان

نکتہ تین خصلتین بادشاہ کی بادشاہی کو ترقی دیتے ہین **اولاً** راستی اور وفا وخوش کلامی **ثانیاً** شجاعت اور سخاوت اور مروت اور فتوت **ثالثاً** کم خشمی اور تحمل و بردباری اور حلم ۔

زیب دیتے ہین بادشاہی کو	راستی و وفا و خوش خوئی
بردباری و حلم و کم خشمی	اور عطا و سخا و خوش گوئی

بادشاہ کی مزاج مین عقوبت سے زیادہ عفو چاہئے اور غصہ سے زیادہ تحمل ۔

چاہئے شاہنشہ ملک جہان	نیک گوئی و نیک روئی و نیک خو
غلبہ ہو اسکے غضب پر حلم کو	اور عقوبت سے زیادہ عفو ہو

اردشیر بابکان ساسانی

اس بادشاہ کا عہد دوسو برس بعد اسکندر کے ہوا سب سے پہلے اس نے اپنے آپکو شہنشاہی کے خطاب سے مخاطب کیا خاندان ساسانیون مین یہہ پہلا بادشاہ گذرا ہے آئین جہانداری خوب جانتا تھا کتاب **کارنامہ اور آداب الجیوش** اسی کے تصنیفات سے ہے حضرت عیسی علیہ السلام اسی کے عہد مین مبعوث ہوے تو اس نے آبائی مذہب چھوڑکر عیسوی مذہب اختیار کر لیا - اسکا قول ہے ؛

قول عادل بادشاہ جب عدل کی طرف توجہ کرتا ہے تو رعایا بھی تقلیداً اوسی طرف جُھک پڑتی ہے ؛ -

ہوا گر دنیا مین عادل بادشاہ	بندہ پرور سایہ گستر مہربان
رہتا ہے ہر وقت ہر دم ہر گھڑی	سرنگون اُسکی اطاعت مین جہان

نکتہ بادشاہ کی بادشاہی کا قیام اجتماع امم پر ہے اور لوگون کی کثرت فراوانی خزانہ پر اور خزانہ کی معموری ملک کی آبادی پر اور آبادی ملک عدل و انصاف پر منحصر ہے

ہوا گر منصف شہ دور زمان	ملک آباد اور رعیت شاد ہے
ہر بشر ہے مست صہبائے نشاط	دام غم سے ہر نفس آزاد ہے

حکایت

ایک روز اسی بادشاہ نے اپنے فرزند کو قیمتی پوشاک پہنے ہوے دیکھا فرمایا کہ جیسے پوشاک تم نے آج پہنی ہے ایسا لباس عوام بھی پہنتے ہین **بادشاہون** کو چاہئے کہ وہ ایسی عمدہ پوشاک پہنین کہ عام لوگون کو نصیب نہو لڑکے نے عرض کیا

کہ وہ کونسا لباس ہے فرمایا کہ بادشاہ روی زمین اپنے پہنے کا لباس ایسا بنائے جسکا تار عدل اور پود سخاوت ہو ظاہر آرائی سے غرض نہو ٭

شاہ عادل نیک خوئے و نیک نام	ظاہر آرائی سے کم رکھتا ہے کام
تن پہ ہے اسکے لباس عدل و داد	تاج دولت زینت سر صبح و شام

فائدہ یہہ بادشاہ ہر شماہی دربار عام کیا کرتا تھا جہاں کل رعایا حاضر رہتی تھی دربار کیوقت اگر کوئی استغاثہ کرتا تو بادشاہ اُسی وقت تاج شاہی سر سے اوتار کر تخت شاہی سے اُتر کر عام لوگونمیں کہڑا ہوجاتا اور وزیر کو حکم دیتا کہ ابھی مستغیث کے حال کی تحقیقات ہو اگر دعوی مدعی دروغ و بے فروغ نکلتا تو اسکو سخت سزا دیتا کہ دوسرونکو ایسی جرٔت نہ پیدا ہو غرض جب تک مستغیث کا انصاف نہولیتا بادشاہ تخت پر نہ بیٹھتا

ہرمز بن شاہ پور بن اردشیر

یہہ بادشاہ نیک نامی اور رعیت پروری مین ضرب المثل تھا۔ اوسکا قول ہے ٭

قول نیک بادشاہ مین پانچ صفتین ہوتی ہین۔ اولاً ذکا ثانیاً سخا ثالثاً شجاعت رابعًا اہلیت خامسًا بُرمزاجی پس جس شخص نے یہہ رتبہ پایا اُس نے حکومت کا مزا اُٹھایا +

بود با رعب گر شاہ نکو خو	ذکی و با سخا و با شجاعت
نباشد دخل در ملکش عدو را	بود آباد گنج و مال و دولت

پند بادشاہ کے ندیمون کو چاہیے کہ اپنے اور اقا کے مراتب کا لحاظ رکھین اور حد اعتدال سے قدم باہر نرکھین عنایات شاہی پر مغرور نہون اور بے ضرورت

زبان کو متحرک نکرین مشورہ کیوقت بادشاہ کی رائے کو اپنی رائے پر ترجیح دین اور اگر برخلاف اسکے کہنا منظور ہو تو اس طرز اور انداز سے کہین کہ بادشاہ کے مزاج پر گران نہ گذرے بادشاہ کے راز کے محافظ رہین خیر خواہی اپنا فرض منصبی سمجھین شاہزادونکا ادب رکھین کبھی خلاف انکے کام نکرین شاہی خدام و حاضر باشون سے نبرمی پیش آئین ؛

بہرام گور بن یزدجرد بادشاہ

یہہ بادشاہ بڑا نیک نام تھا عدل و سخاوت اسکا کام تھا گور کے شکار سے اسکو کمال رغبت تھی اسی سبب سے بہرام گور خر مشہور ہو گیا۔ بہادر دولا ور بادشاہون مین یہہ شخص نامور گذرا ہے ؛

حکایت

شہزادگی کے وقت ایک روز عرب کے ملک مین بہرام شکار کھیل رہا تھا ہرن اسکے آگے سے بھاگ کر ایک گانو مین چلا گیا اور قبیصہ نام ایک اعرابی کے گھر مین جو بنی طی مین ایک معزز آدمی تھا جا گھسا بہرام بھی اوسکے پیچھے گیا اور اعرابی سے ہرن مانگا اس نے ندیا بہرام نے چاہا کہ ایسی حالتمین شاہی حیثیت سے کام لون اعرابی نے کہا کہ اس ہرن نے میرے گھر مین آکر پناہ لی ہے یہہ مقتضائے مروت نہین کہ مین اسکو اپنے ہاتھون اُسکے دشمن کے حوالہ کرون جب تک کہ تو پہلے مجھکو نہ مار لیگا ہرن نہ پائیگا اور اگر مجھے قتل کریگا تو اسی وقت کل لوگ بنی طی کے جمع ہو کر میرے عیوض تجھکو مار ڈالین گے پس اس سے بہتر ہے کہ ہرن کے عیوض میرا قیمتی گھوڑا

جو میرے دروازے پر بندھا ہے لے اور چلا جا بہرام کو یہہ جوانمردی اعرابی کی نہایت پسند آئی اور واپس چلا آیا - جب بادشاہ ہوا اعرابی کو بُلاکر سرفراز کیا -

فائدہ بہرام کے خیرخواہ ارکان دولت اسکی دوامی سخاوت سے تنگ آگئے تھے ایک دن موقع پاکر باتفاق عرض کیا کہ بقاے سلطنت خزانہ پر موقوف ہے اور شاہی خزانہ ہر وقت خالی رہتا ہے فرمایا کہ اگر مین خزانہ جمع کرتا ہون تو سپاہ اور دانایان روزگار جو میرے پاس جمع ہین پریشان اور متفرق ہو جاتے ہین اور اگر انکے جمع رکھنے کی فکر کرتا ہون تو خزانہ خالی رہتا ہے ان دونون امور سے جو بہتر نظر آئے کیا جائے اُمرا دولت نے عرض کیا کہ خزانہ کا جمع رکھنا سب سے مقدم ہے اگر خزانہ معمور رہیگا تو ضرورت کے وقت نئی فوج اور اہلکار ملازم رکھہ سکتے ہین اور ہر طبقے کے منتخب لوگ بھی فراہم ہو سکتے ہین بادشاہ نے یہہ سنکر کہا کہ اس دعوی پر کوئی دلیل قوی لا سکتے ہو اُمرا ایک پیالہ شہد سے بھرا ہوا لے آئے اور بادشاہ کے سامنے رکھدیا اُسی وقت مکھیون کا ہجوم ہوگیا - فرمایا کہ اسکا جواب رات کو دیا جائیگا غرض رات کو سب ارکان دولت بلاے گئے اور وہی شہد کا پیالہ اُنکے روبرو رکھدیا ایک مکھی بھی نہ آئی فرمایا اگر اسوقت مکھیون کے جمع کرنیکی ضرورت ہو تو پھر کیا تجویز ہو بادشاہ کا یہہ جواب سنکر سب اُمرا لاجواب اور خاموش رہگئے ؎

فکر کار خویش پیش از وقت کن	فہم کن در ابتدا انجام کار
خرچ کن بر وقت گنج سیم و زر	باش بہر اختتام امیدوار

نوشیران عادل بن قباد

داد گرتا جداروں کی انجمن شاہی مین ہمیشہ یہہ بادشاہ صدر نشین رہا ہے ÷
کسریٰ اسکا خطاب تہا اس نے اپنی مفتوحہ اور مقبوضہ ممالک کو چار حصہ پر تقسیم کیا تھا **اول** خراسان وسجستان **دوم** عراق وعجم واذربایجان **سوم** فارس واہواز **چہارم** عراق عرب وسرحد روم۔ شہر رومہ اُسی نے آباد کیا۔ اور مداین کو تختگاہ بنایا بباطلہ کے شہروں کو فتح کیا ماوراء النہر مین جاکر خاقان پر نصرت پائی وبعد صلح واپس آیا دشت قبچاق کے حاکم کو باجگزار بنایا اور قیصر روم کو زیر کر کے دوستی قائم کی ہند مین ایلچی بھیجکر قنوج کے راجاؤں کو باج گزار کیا یمن اول ہی لے چکا تھا غرضکہ ماوراء النہر خراسان جرجان اذربایجان فارس کرمان اور چند علاقہ جات ہندوستان وجزیرہ عمان وعراقین وبحرین [illegible] وشام وسرحد روم یہہ سب ممالک اسکے قبضہ اقتدار مین تھے ÷

اس بادشاہ کی نصیحتین اور طرز عمل کتب تواریخ مین بہت کچھ لکھا ہوا ہے جن مین سے چند اس مختصر مین ہدیہ ناظرین ہین ÷

اس بادشاہ کے ہاتھہ مین تین انگشتریان تھین ہر ایک کے نگینے پر ایک ایک نصیحت کندہ تھی۔

اول یہہ کہ صالح آدمی دوست ودشمن کے ساتھہ صلح کرتا ہے کسی سے مخالفت پیش نہین آتا
دوم یہہ کہ بے مشورت کام خراب ہوتا ہے اور بے تدبیر مہمین ابتر ہو جاتی ہین۔
سوم یہہ کہ رعایت رعیت کی سب پر مقدم ہے ÷

بدنیا مرد صالح می کند صلح	بہر نیک وبد وبا یار واغیار
کند ہر دم رعایت با رعیت	نسازد در جہان بے مشورت کار

نصائح جوانی پر غرور نکرو خدا کو ایک جانو اوسکو نچھوڑو خود پرستی سے احتراز کرو کہے ہوے کام کو کیا ہوا نسمجھو کی ہوئی عباد تون کو ناکردہ جانو آج کا کام کل پر نچھوڑو مان باپ سے تمسخر نکرو زندگانی دراز کو صرف ایک ہی دم تصور کر کھو کینہ ور اور کینہ توز آدمی سے ڈرو مست اور دیوانے کے پاس نجاؤ عورتون کی صحبت سے باز آؤ منشی اور شاعر سے دشمنی نرکھو اپنی روٹی غیر کے دسترخوان پر رکھکر نہ کھاؤ تحصیل علم مین کسی وقت شرم نکرو ناخوانده مہمان کسی کے نبنو آزمائے ہوئے کو نہ آزماؤ دولت مندون کے ساتھہ عداوت نرکھو سلطان وقت کی اطاعت مقدم جانو دشمن کے مرنے پر خوشی نکرو تندرستی وصحت کو بڑی نعمت جانو دوست کی قدر پہچانو دیر کرکے سوؤ جلد اٹھہ بیٹھو تھوڑا کھاؤ کم بولو بہت رؤو کم ہنسو مرگ کو سچ زندگی کو جھوٹھہ جانو عالم الغیب خدا کو پہچانو ✣

پند ہر ناصح شنوائے مہربان	تا شوی روشن باوج عز و جاہ
کن عمل بر گفتۂ اہل عمل	نہ قدم اندر سلوک اہل راہ

قول بھاری بوجھہ کا اٹھانا اور دور لیجانا آسان امر ہے مگر غیر جنس کی صحبت مین جانا مشکل کیونکہ بوجہ اسکا جسم پر ہے اور بار اسکا روح پر ہے ✣

بری ہوتی ہے صحبت غیر جنس	حقیقت مین ہے وہ عذاب الیم

نکتہ شاہی قلمرو مین اگر کوئی پرانا پل شکستہ ہو جائے اور اسکی سوراخ مین بکری کا پاؤن ٹوٹ جائے تو خداوند عالم کے روبرو اسکا بازپرس بادشاہ سے ہوگا ؛

انچہ اندر ملک می یابد ظہور	از نکوئی و بدی و خیر و شر
بازپرس دست پیش ذوالجلال	بیشک از فرمان روائے دادگر

قول عقلمند بادشاہ امیرون کی تجویز ومشیرونکی مشورت سے مستغنی ہی جسطرح دانا عورت کو خاوند کی احتیاج خانگی امور مین نہین ہے ۔نیک گھوڑا تازیانہ نہین کہاسکتا ۔

نباشد با وزیران احتیاجش	بود لایق اگر شاہ زمانہ
زشوہر ہست مستغنی زن خوب	خورد کے اسپ تازی تازیانہ

نکتہ مرد مفلس بے آبرو ہے اور بے اولاد نابینا بے برادر بیکس ہے اور بیزن بے عیش ۔جوان چارونمین سے کچھ نہین رکھتا وہ قید تعلقات سے بالکل آزاد ہے

مرد مفلس سر بسر بے آبروست	شخص بے اولاد نابینا بود
بے برادر بیکس است اندر جہان	زن ندارد ہر کہ او تنہا بود
آنکہ او دارد نہ زینان ہیچ چیز	بے غم و بے خوف بی پروا بود

فائدہ دن مخلوق الہی کے حاجت روائی کیلئے مخصوص ہے اور شب خداوند عالم کی عبادت اور شکر نعمت اداکرنیکے لیئے +

صبح سے تا شام جتنا وقت ہے	اُس مین کر لو اپنی ساری کاروآر
شب کو غیر از بندگی کچھ مت کر	تاکہ ہو راضی جناب کردگار

نکتہ جس فعل نے کسی کی عزت پر حملہ کیا ہو اُس سے احتراز بہتر ہے ۔:

ہو چکا ہو جس سے بے عزت کوئی	کام وہ کرتا ہے تو کس واسطے
خوار کیون کرتا ہی اپنے آپ کو	ہوتا ہے بے آبرو کس واسطے

نکتہ مصاحب محافظ بادشاہ ہے اور محافظ پر احتیاط واجب ہے ؛

ڈرتے رہتے ہین ندیم بادشاہ	خوف سے کرتے ہین وہ ہر ایک کام

بیقراری ہے فقط اُنکے نصیب		عیش وآرام اُن پہ رہتا ہی حرام

فائدہ چار چیزون سے چار شخص ذلت اُٹھاتے ہین بخل سے بادشاہ رشوت سے حاکم بے شرمی سے عورت ظلم وستم سے عمّال +

مُملکت گردد خراب وخستہ حال		بادشہ باشد اگر مرد بخیل
اہل حکم از ظلم گردد شرمسار		قاضی از رشوت شود خوار وذلیل
در صفِ مردان زنان بدخصال		می شود آخر خجل بے قال وقیل

حکمت بادشاہ لشکر کے ساتھہ ہے اور لشکر مال کے ساتھہ مال خراج کے ساتھہ خراج ملک کے ساتھہ اور ملک آبادی کے ساتھہ اور ملک کی آبادی عدل کے ساتھہ ہے

مملکت آباد ہے انصاف سے		عدل ہے بیشک مدار انتظام
لشکر آسودہ خزانہ جمع ہے		ہو اگر درپیش کار انتظام

نکتہ قیصر روم نے سُنا کہ نوشیروان کے خزانہ مین روپیہ جمع نہین رہتا بوقت ضرورت قرض لینی کی نوبت آتی ہے اس لئے اس نے نوشیروان کو لکھا کہ جمع رہنا خزانہ کا سلطنت کا جزو اعظم ہے اور یہہ کمال افسوس کی بات ہے کہ تجھ جیسا بادشاہ عالی وقار رعایا کا قرضدار ہو مناسب یہہ ہے کہ بادشاہ فراہمی خزانہ کیطرف اپنی ہمت مصروف کرے کہ سلطنت کا محافظ خزانہ ہے ۔ نوشیروان نے اسکے جواب مین لکھا کہ بادشاہ کیلئے جمع رکھنا لشکر کا ضروری امر ہے نہ کہ خزانہ کا اور عند الضرورت رعایا سے قرض لینا عیب نہین اسلئے کہ رعیت بادشاہ کی مددگار رہے اور بادشاہ رعایا کا محافظ +

ہست اموال رعیت مال شاہ		گر بود با ہم وفاق واتفاق
مال یاران است باہم مشترک		گر نباشد درمیان بغض ونفاق

فائدہ ایک شخص نے نوشیروان سے پوچھا کہ عدل کیطرف کس چیز نے تجھے رہبری کی فرمایا کہ ایک روز مین نے دیکھا کہ ایک شخص نے ایک کتے کے ایسی لکڑی ماری کہ اُسکی ٹانگ ٹوٹ گئی چند ہی قدم چلا تھا کہ ایک سوار کے گھوڑے نے اسکو لات ماری جس سے اُسکی بھی ٹانگ توٹ گئی تھوڑی دور وہ گھوڑا گیا ہی تھا کہ گھوڑیکا پانون زمین مین دہنس گیا گھوڑے نے چاہا کہ زور سے نکالے نکالتے وقت گھوڑے کی ٹانگ کو ایسی ضرب آئی کہ چلنے سے رہ گیا - اُسی دنسے مین نے عدالت اختیار کی اور خوب جان لیا کہ ہر ایک عمل کے عوض مین جزا اور سزا ملنے والی ہے اگر مین ظلم کرونگا تو اسکا عوض ضرور پاؤنگا اور عدل کرونگا تو صفت عدالت سے بلند آوازہ ہونگا +

برائی کے بدلے برائی ملیگی رہیگا نہ تو اور نہ تیرا زمانہ	بھلائی سے ہوتی ہے حاصل بھلائی رہیگی مگر یہہ بھلائی برائی

حکایت

اذربایجان کے حاکم نے ایک ضعیفہ کی زمین اُسکے بے رضامندی لیکر اپنی حویلی مین شامل کرلی ناچار بڑہیا قیمت لینے پر راضی ہوئی تو قیمت بھی اوسکو دو برس تک نہ ملی اسلئے وہ مدائن نوشیروان بادشاہ کے پاس آئی چھہ مہینے تک اسکو بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہونیکا موقع نملا ایک دن شکارگاہ پہونچی اور بادشاہ کو شکار کھیلتے ہوئے پاکر گھوڑے کی باگ تھام لی اور اپنا حال زار بدیدۂ اشکبار کہہ سنائی بادشاہ نے ایک خدمتگار خاص خفیہ آذربایجان کو بھیجا اور حکم دیا کہ وہان جاکر اصل حال اس مدعی نکے دعوے کا دریافت کرکے

حضور مین سب کم و کاست عرض کرے خادم وہان پہونچا اور بعد تحقیقات واپس آکر عرض کیا کہ دعوی مدعیہ راست و درست ہے بادشاہ نے مدعاعلیہ کو طلب کیا اور اس ظلم کی پاداش مین اوسکی گردن ماری اور حویلی اوسکی بڑھیا کو دی اور خود متنبہ ہو کر اس روز سے اپنا عام دربار کیا اور حکم دیا کہ دربار کے وقت جو دادخواہ آئے فی الفور روبرو پہونچایا جاے بلکہ اپنے خاص محل کی دیوار کے پاس بادشاہ نے ایک بڑی زنجیر لٹکائی اور گھنٹہ اوسین باندھ کر منادی کروائی کہ رات کیوقت جو مستغیث آئے اُس زنجیر کو ہلائے گھنٹہ کی آواز سُنکر بادشاہ اوسی وقت مستغیث کا فریادرس ہوگا +

نکتہ حاکم کو خدمت دیتے وقت پانچ امر کا لحاظ چاہئے **اولاً** نئے آدمی کو بے امتحان خدمت ندے **ثانیاً** نوکر رکھنیکے وقت اُسکا قیافہ دیکھہ لے کہ کس حیثیت کا آدمی ہے **ثالثاً** نوجوان ناآزمودہ کار کو بڑے کامون مین دخیل نکرے **رابعاً** شریف اور نیک نفس آدمی کو خدمت دے کیونکہ رذیل سے ضرور خطا ہوتی ہے کبھی وہ خطا سے خطا نہین کرتا اور شریف سے اگر کبھی سہواً خطا بھی ہوجاتی ہے تو وہ آیندہ کیلئے متنبہ ہوجاتا ہے **خامساً** قدیم اہلکار کی حقوق خدمت پر ہر وقت لحاظ رہے +

بار در دربار خود ہرگز مدہ	تانگردد امتحان دوستدار
نوجوان ناآزمودہ کار را	کُن نہ در کارکلان با اختیار

حکایت

نوشیروان جب اپنا محل بنوا چکا دربار عام کیا اور امیرون سے پوچھا کہ

محل شاہی تم نے دیکھا اس مین اگر کوئی عیب ہے تو بیان کرین سبھون نے بالاتفاق عرض کیا کہ یہہ عالیشان مکان ہر طرح کے عیب سے پاک ہے صرف یہی عیب ہے کہ حرم سرا کی دیوار کے نیچے ایک بوڑھیا کا پرانا گھر ہے وہ بے زیب معلوم ہوتا ہے اور اوس کا دہوان خاص محل مین جاتا ہے اور شاہی دیوارون کو سیاہ کرتا ہے اہل حرم بھی تکلیف پاتے ہین قلعہ کے اندر اسکا باقی رہنا کیا ضرور ہے اسکے عوض مین بڑہیا کو شہر مین مکان دیدیا جائے تو بہتر ہے فرمایا کہ کیا کرون بڑھیا میرا کہا نہین مانتی پہلے مین نے اس سے کہا تھا کہ تو اپنے گھر کی قیمت جسقدر تیرا جی چاہے لے اور کہین اپنے رہنے کیلئے مکان خرید لے اُس نے نہین مانا اور کہا کہ مجھکو اسی مکان سے محبت ہے مین یہان سے نجاؤنگی پھر بھی اسکو سمجھایا کہ تو کھانا نہ پکایا کر شاہی باورچیخانہ سے تجھکو کھانا پہنچا کریگا یہہ بات بھی اوس نے منظور نکی اور کہا کہ مین اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کھانا پسند کرتی ہون بڑھیا کے پاس ایک گائے بھی ہے اوسکو محلسرا کے عین دروازہ کے آگے باندھدیتی ہے اُسکے بول و براز کی بدبو محل مین پھیل جاتی ہے اگر منع کرین تو کہتی ہے کہ یہہ زمین میری ہی گائے کے باندھنے مین میرا اختیار ہے چونکہ زمین بڑھیا کی ملکیت تھی زبردستی کرنا قرین انصاف نہین اسکے سواے ہمسائیگی مانع ہے ظلم کر نہین سکتا کہ ظالم کا گھر دوزخ ہے اپنے اوپر تکلیف گوارا کرلیتا ہون مگر غیر کی تکلیف نہین دیکھہ سکتا۔

ظلم ہے آخر عوض ہے ظلم کا	رنج کا بدلہ ہے آخر کار رنج
ہو اگر فرحت کے تم اُمیدوار	لوگون کو پہونچاؤ مت زنہار رنج

حکایت

نوشیروان کے عہد مین ایک تاجر مہمان نواز مدائن مین تھا لنگر اُس کا ہمیشہ جاری رہتا تھا جسوقت کوئی مہمان مسافر آتا محروم نجاتا اس امتحان کیواسطے نوشیروان بہ تبدیل لباس اسکے گھر گیا اُس نے نہ پہچانا اور حسب عادت بڑی خاطر کی جو کچھ مانگا بلا تامل دیا بوقت رخصت نوشیروان نے اُس سے کہا مین بھی اپنے گھر کا امیر ہون اگر کوئی چیز مرغوب خاطر ہو فرمائیے بلا توقف ارسال خدمت ہوگی سوداگر نے کہا بہتر اگر تھوڑے انگور بھجوا دیجئے تو نہایت مہربانی ہے بادشاہ نے کہا کہ خود ہی تمھارے خانہ باغ مین طرح طرح کے انگور موجود ہین کیون نہین توڑ لیتے کہا میرے باغ کے انگور سب پک کر تیار ہو چکے ہین مگر نوشیران سخت غافل ہے کہ سلطانی عشر لینے والا عامل اس نے اب تک نہین بھیجا اگر سلطانی حصہ لیجاتا تو انگور مہمانون کے کام آتے اب مین اپنے باغ مین کچھ تصرف نہین کر سکتا ڈرتا ہون کہ بادشاہ کی غفلت سے مین بھی خائین نہ بنجاؤن اور رفتہ رفتہ خیانت کی مجھکو بھی عادت پڑجاے۔ بادشاہ یہہ بات سنکر رویا اور کہا کہ وہ غافل بادشاہ اور بے خبر حاکم مین ہی ہون۔ اُس روز سے ہر ایک امر مین غفلت چھوڑ دی +

نکتہ عادل بادشاہ کے لئے سترہ اوصاف موجب قیام سلطنت ہین + اوّل ہمیشہ عدل اختیار کرے اور مظلوم کی داد ظالم سے لے دوم عقل کے مشورے سے کام کرے سوم رعایا نواز ہو اور رعیت کی آبادی ملحوظ رکھے چہارم مآل اندیش ہو ہر کام کے آغاز مین انجام سوچ لے پنجم رحیم ہو بندگان

خدا پر رحم کرے **ششم** حلیم ہو حلم اور نرمی سے کام لے **ہفتم** قدردان ہو اہل شمشیر و قلم کو عزیز رکھے **ہشتم** سخی ہو غربا و فقرا کی خبر لے **نہم** بہادر ہو ئے جب جنگ کا موقع آ پڑے بروز شمشیر دشمن پر فتح یاب ہو - **دہم** دلیر ہو سلطنت کے کام مین سستی اور کاہلی نکرے **یازدہم** بے تعصب ہو ایک کی دوستی کے سبب سے دوسرے پر ظلم روا نرکھے **دوازدہم** عابد ہو خدا کی عبادت ہر کام پر مقدم سمجھے **سیزدہم** خودرائے و خود پرست نہو کوئی کام مشیرون کی مشورت بغیر نکرے **چہاردہم** علم دوست ہو علما و فضلا کی توقیر کرے اہل علم و ہنر کو عزیز سمجھے **پانزدہم** مردم شناس ہو دوست دشمن کو پہچانے **شانزدہم** باذل ہو اپنا خزانہ فوج کا حق جانے **ہفدہم** منصف ہو رعایا کے فیصلہ کیطرف بذات خود متوجہ ہو امور سلطنت کارپردازان کے اختیار اور بھروسہ پر نچھوڑے +

شاہ با انصاف ایسا چاہئے	خوش ہو جسکے خلق سے سارا جہان
ہو بہادر عقلمند اور برد بار	حق شناس و مہربان و قدردان

حکایت

ساسانی بادشاہون کے ہان رسم تھی کہ اگر کوئی اُن کے روبرو کوئی اچھی بات یا لطیفہ کہتا اور اُس سے بادشاہ خوش ہو کر آفرین کا کلمہ زبان پر لاتا تو ایک ہزار درم انعام مین اسی وقت ملجاتے - کہین ایک روز **نوشیروان** جنگل مین سیر کر رہا تھا اتفاقاً ایک زمیندار سو برس کی عمر رسیدہ خرمی کا تخم بو رہا تھا بادشاہ دیکھ سکے ہنسا اور کہا کہ اس درخت کے ثمر لانے تک تو زندہ رہ سکیگا

پس تو کس امید پر اپنا وقت رائیگان کرتا ہے زمیندار نے عرض کیا (کشتند خوردیم کاریم خورند) بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور کہا آفرین خازن نے اسی وقت ہزار درم کی تھیلی زمیندار کے حوالہ کی زمیندار نے کہا کہ دیکھئے میرا بویا ہوا تخم پیدا ہونے سے پہلے ہی پھل لایا اور مین نے اسی وقت کھا لیا یہ برکت بادشاہ قدردان کی تشریف آوری سے ظہور مین آئی بادشاہ یہ تقریر سنکر پھر ہنسا اور کہا آفرین خزانہ دار نے دوسری تھیلی بھی اسی دم زمیندار کے حوالہ کی زمیندار نے عرض کیا کہ اور زمینداروں کے درخت ایک سال کے بعد ایک ہی دفعہ پھولتے پھلتے ہین اور میرا تخم کہ ابھی زمین سے باہر بھی نہین نکلا دمبدم پھل دیتا ہے یہہ لطیفہ سنکر بادشاہ نے پھر تبسم کیا اور کہا آفرین خزانچی نے تیسری تھیلی بھی زمیندار کے آگے رکھدی زمیندار بادشاہ کی مہربانی کا پھل کھاکر نہال ہوگیا۔

	تجھ سے پہلے بو گئے تھے جتنے لوگ		انکی محنت کا ثمر تجھکو ملا +
	سعی کر تو بھی کہ تیری سعی سے		لوگ پائین تا قیامت فائدہ

حکایت

نوشیروان کے عہد مین ایک روز ایک آدمی جنگل مین کہین شکار کو جا نکلا دیکھا تو ایک آدمی کو کسی نے قتل کر کے آلہ قتل اُس کے سینہ پر رکھدیا ہے اس واقعہ کو دیکھکر حیرت زدہ آلہ قتل اُٹھاکے دیکھ ہی رہا تھا کہ اہلکار پولیس آ ہی پہونچے اور اُس ناکردہ گناہ کو مقتول کا قاتل جانکر گرفتار کر لیا چند روز بعد ماخوذ کو پھانسی

دینیکے لئے چوک مین لائے پھانسی پر چڑھایا چاہتے تھے کہ مجمع سے ایک شخص نکل آیا اور آواز دی کہ اس مقتول کو مین نے قتل کیا ہے قصاص اُسکا مجھپر جاری کرنا چاہیے ملازمان شاہی نے اس ناکردہ گناہ کو چھوڑ دیا اور مجرم اقبالی کو نوشیروان کے روبرو حاضر کیا بادشاہ نے اسکی رہائی فرمائی اور کہا کہ اگرچہ اس نے ایک شخص کو قتل کیا ہے ولیکن دوسرے کی جان بچائی ہی اور اُسکے بچانیکے لئے موت کی بلا اپنے سرپر لی ہے ایسے شخص کو پھانسی دینا نچاہیے پہلے یہہ قاتل تھا اب فدائی ہو چکا ہے

نکتہ کسی کی ناراضی اور اپنی بچاؤ کے سبب سے سچ بات کا چھپانا اور جھوٹھ کہنا سراپا منع ہی +

از راہ راست سر مپیچ اید وست		گر دران راہ خوف جان باشد	
ایمن ست از جہان واہل جہان		ہر کہ از کذب در امان باشد	

حکایت

ایک مخبر نے نوشیروان سے مخبری کی کہ خزانچی نے خزانہ شاہی سے بے اجازت بہت سا روپیہ غربا و فقرا کو دیدیا اور زر خطیر خیرات مین صرف کیا ہے فرمایا کہ جسقدر روپیہ خزانچی نے مسکینون اور محتاجون کو دیا ہے وہ ہمارے ہی خزانہ مین جمع ہے کہین نہین گیا +

دولت و مال کی حفاظت مین		کیون اٹھاتا ہی تو مصیبت و رنج	
خرچ کر راہ حق مین دولت و مال		جمع کر عاقبت کے گھر مین گنج	

حکایت

نوشیروان اکثر اوقات رات کے وقت دو چار خدام خاص کو ساتھہ لیکر رعایا کی خبر گیری کیلئے پھرا کرتا تھا ایک روز ایک خیر خواہ امیر نے بعد اداب و کورنش عرض کیا کہ بادشاہ کا اس حالت سے شہر مین گشت کرنا اچھا نہین ہے اندیشہ ہے کہ موقع پاکر کوئی دشمن کسی طرحکا صدمہ پہونچاسے فرمایا کہ کچھہ اندیشہ نہین ہے کیونکہ عادل بادشاہ اور منصف حاکم کا حافظ حقیقی پاسبان ہے

شاہ عادل را ز تنہائی چہ غم	زانکہ عدل او ست ہر دم پاسبان
ناصرش باشد خداوند کریم	در جہان ہر روز و ہر شب ہر زمان

حکایت

نوشیروان کے وقت مین ایک شخص بازار مین کہتا پھرتا تھا کہ میری تین باتون کا مول تین ہزار دینار ہے اگر کوئی خریدے تو مین اسکو بتلاؤن نوشیروان کو خبر ہوئی اسکو طلب کیا اور فرمایا کہ ہم نے تیری باتون کو خرید لیا کہو وہ کون باتین ہین وہ بولا کہ اوّل یہہ بات ہے کہ دنیا مین دوست نہین ملتا دوم ناچار دشمن سے بھی ملجانا چاہیئے سوم اُنسے ملو جنسے ضرورت ملنا پڑجائے نوشیروان نے یہہ باتین سنکر حکم دیا کہ تین ہزار دینار اسکو دیدو حکیم نے دینار نہ لئے اور کہا کہ مین اسبات کا امتحان کرتا تھا کہ آیا حکمت کے باتون کا بھی کوئی خریدار دنیا مین باقی رہا ہے یا نہین +

دوست کوئی بھی گر نہو پیدا	کسی دشمن سے دوستی کر لے
کام اپنا چلا لے دنیا مین	حاصل آرام زندگی کر لے

حکایت

ایک روز ایک کوتاہ قد داد خواہ نوشیروان کے روبرو آیا اسکو دیکھکر فرمایا کہ کوتاہ قد آدمی شر انگیز و مفتری ہوتا ہے کیا عجب اسکا دعوی بھی سچ نہو جب تحقیقات ہوئی بادشاہ کا قیاس درست نکلا چند روز بعد اور ایک شخص کوتاہ قد خبیث آیا بادشاہ پھر وہی حرف سخن زبان پر لایا داد خواہ نے عرض کیا کہ میرے چھوٹے قد کو دیکھکر مجھکو چھوٹا نہ سمجھئے میرا مدعا علیہ مجھسے بھی زیادہ پست قامت ہے بادشاہ ہنسا اور اسکی حق رسی فرمائی +

بندۂ کوتاہ قد کوتاہ عقل — آفتین کرتا ہے برپا سیکڑون
شر اٹھاتا ہے ہزارون وہ شریر — مخمصے کرتا ہے پیدا سیکڑون

نکتہ بھوک کے عذاب سے مرنا بہتر ہے کہ سفلونکا کھانا کھانا انکے احسانکا بار اٹھانا +

اہل ہمت گرسنہ میرد اگر + — دست پیش سفلہ سے کے سازد دراز
زیر بار ہمت دون ہمتان — سر نگون گردد نہ مرد راستباز

نکتہ دنیا مین جسکی زیست بامراد نہین دل اسکا شاد نہین اسکو زندہ نجانو مردہ پہچانو

زیست کی راحت نہو جسکو نصیب — محض لاحاصل ہے اسکی زندگی
بہتر ایسی زندگی سے مرگ ہے — خوش نہو جب زیست مین انسانکا جی

حکایت

ایک روز ایک مصاحب نوشیروان کی خدمت مین حاضر ہوا اور مبارکباد دیکر کہا کہ آج فلان دشمن اس خاندان کا مرگیا ہے فرمایا کہ آخر مجھکو بھی وہان لیجائینگے

جہان وہ گیا ہے پس کیا موقع خوشی اور مبارک باد کہنے کا ہے بلکہ مقام حسرت وافسوس کا

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست		کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست	

تذکرہ جب نوشیروان مرگیا تو اسکی وصیت کے موافق تابوت اسکا تمام شہر مین پھرایا گیا اور تابوت کے آگے منادی ندا کرتا جاتا تھا کہ جس مظلوم و قرض خواہ کا حق اس بادشاہ کے ذمہ ہو اسوقت حاضر ہو کہ حق رسی کی جائے لکھتے ہین کہ کہ کوئی دادخواہ نہ آیا۔ اس بادشاہ عادل کے تابوت کی ساتھ ہزارہا مخلوق تھی اور ہر ایک یہہ سمجہتا تھا کہ آج میرا وارث دنیا سے اُٹھ گیا +

خسرو پرویز بادشاہ

یہہ شخص نامآور بادشاہون مین شمار کیا گیا ہے پرویز اسکا خطاب تھا عجب نہین کہ اسکی شیرین کلامی نے اس خطاب کا مستحق کیا ہو۔ اسکے پاس آٹھ خزانے تھے اُنمین سے ایک کا نام بادآورد تھا لکھتے ہین کہ قیصر روم نے وہ خزانہ جہاز پر لادکر کسی بحیرہ کو روانہ کیا تھا اتفاقاً دریا مین ہوا کا طوفان آیا ہوا تھا اور طوفان کے زور سے جہاز اس بادشاہ کے علاقہ مین آگیا اسکے عملدارون نے وہ خزانہ لیلیا اور بادشاہ کے پاس بھیجدیا اُس خدا داد خزانہ کو دیکھکر بادشاہ بہت خوش ہوا اور اسکا نام گنج بادآورد رکھا +

فائدہ اس بادشاہ کے خزانہ مین بیس ہزار زین مرصع پچاس ہزار قیمتی گھوڑا بارہ ہزار اونٹ خاص شاہی اسباب لادنیکا نوسو ہاتھی خاص سواری کی تھے

دوسو غلام خوشبو کے ڈبے سواری کے ساتھ لئے رہتے تھے تاکہ سواری کیوقت بھی معطر ہوا بادشاہ کے دماغ مین پہونچتی رہے ایک ہزار سقا بادشاہ کی سواری کے آگے آگے پانی چھڑکا کرتا تھا بادشاہ کے گھوڑون کے نعلین بہت سونیکے تہین میخین اُسمین لکڑی کی لگائی جاتی تھین اس غرض سے کہ وہ نعل جلد گر پڑین اور لوگ اُٹھا کر لیجائین فیض پائین اور اسکے عوض مین نئے لگائے جائین

فائدہ اس بادشاہ کے پاس ایک کاسہ تھا ایک مرتبہ اس مین پانی بھر کر اگر تمام اہل دربار پیتے تو وہ خالی نہوتا ۔ بارہ ہزار خوبصورت کنیزین اسکے محلسرائے مین رہتی تھین اور شیرین جیسی عورت جمیلہ جو حسن وخوبی مین دنیا کا روشن ستارہ تھی اسکی منکوحہ تھی ۔ بادشاہ کے خاصہ کے لئے جو بزغالہ ہر روز ذبح کیا جاتا تھا اُسکے پکانے مین دو ہزار دینار روزانہ صرف ہوتا تھا ۔ پہلے بزغالہ زرد رنگ ازرق چشم بھیڑ کے دودھ سے پرورش کیا ہوا ہر روز بہم پہونچایا جاتا ایک تنور چاندی کا بنا کر عود کی لکڑیون سے تپایا جاتا مشک اور زعفران بھی جلایا جاتا پھر بزغالہ ذبح کرکے اور چاندی کے طشت مین رکھکر تنور کے اندر رکھا جاتا جب پک چکتا تو سونے کے طشت مین رکھکر سونے کی چھری سے اُسکے گوشت کے ٹکڑے کئے جاتے اور بہت سا جواہرات قیمتی پسا ہوا اوسپر ڈالا جاتا خوشبو دار مصالحہ پُر ذائقہ انواع واقسام کے اُسپر ایزاد کئے جاتے جب بادشاہ کھانے سے فراغت پاتا وہ چاندی کا تنور وطشت طلائی ونقرئی وغیرہ روزانہ مساکین پر تقسیم کردئے جاتے اور آئندہ کیلئے ہر روز نئے تیار ہوتے غرض کہ یہہ بادشاہ بڑا باتکلف اور کریم تھا ۔

حکایت

ایک روز کسی مخبر نے ایک امیر کی نسبت خبر دی کی کہ وہ بادشاہی مال مین سے بہت روپیہ کھا گیا ہی بادشاہ نی اسکی تحقیقات کیلئے حکم دیا جب جرم ثابت ہو چکا تو امراے دربار سے اسکی سزادہی کے لئے مشورہ لیا گیا سب نے اسکے قید کرنیکی راے دی مگر بادشاہ نی برخلاف انکی راے کے اسکا رتبہ پہلے سے دو چند بڑھا دیا جاگیر و منصب اور زاید کر دیا یہہ حال دیکھکر تمام امراء دربار حیرت مین آئے اور بادشاہ سے اس عنایت و مہربانی کا باعث پوچھا فرمایا کہ تمھاری تجویز اسکے باب مین یہ تھی کہ مین اسکو قید کرون پس احسان و مروت سے زیادہ اور کون قید ہے اسلئے مین نے اُسپر احسان کیا اور ایسی زنجیر مروت کے اُسکے ہاتھ پاؤن مین ڈالی کہ تادم زیست وہ کبھی گردن نہ ہلا سکے کیونکہ ظاہری قید اسکے صرف جسم ہی پر ہوتی اور احسان و مروت کے بند اُسکی رُوح اور جان پر ہے +

بند احسان است بند آہنین	کاندران تا زیست انسان ابند	بند بند تن ببین کہ در بند و بست	روح محبوس است اہم جا بند

امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رح

یہہ آٹھوین خلیفہ آل مروانیہ سے تھے انکی عدالت اور خدا پرستی ضرب المثل ہی - سلیمان بن عبد الملک کے بعد مسند خلافت پر بیٹھے - اونکی خلافت نے دفعۃً حکومت مروانی کا رنگ بدل دیا اور تمام ملک مین عدل و انصاف - علم و عمل - خیر و برکت کی جان تازہ ڈالدی حضرت علیؑ علیہ السلام پر خطبوں مین جو لعن پڑھا جاتا تھا ایک لخت موقوف کر دیا شہزادگان بنو امیہ کے ہاتھوں سے جاگیرین چھین لین - جہان جہان ظالم عمال تھے یکقلم معزول کر دے سب سے بڑھکر یہہ کہ علوم الہیہ کو وہ رونق دی کہ گھر گھر یہی چرچے پھیل گئے - امام زہری کو حکم دیا کہ حدیثوں کو یکجا کرین یہہ مجموعہ تیار ہوا تو ممالک اسلامیہ مین اوسکی نقلین بھجوائین مناقب انکی بیشمار ہین اس مختصر مین اونکی تحریر کی گنجایش نہین مگر تبرکاً و تیمناً مشتے نمونہ از خروارے ہدیہ ناظرین ہین

فائدہ رات کو امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رح کو رقت پیدا ہوئی اور بے اختیار رونا

شروع کیا فاطمہ انکی منکوحہ نے دیکھا تو آپکا تمام چہرہ اور ریش مبارک آنسوؤن سے تر تھے جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو آپ کی منکوحہ نے پوچھا مزاج کا کیا حال ہے اور یہ رونا کس لئے ہے فرمایا مین امور امت مرحومہ کا ایک معتمد اور امانت دار ہون مجھے نہایت فکر و اندیشہ ہی کہ میرے قلمرو مین صدہا بندگان خدا ننگے بھوکے خستہ حال و رتباہی کے عالم مین مبتلا ہون گے فردائے قیامت حاکم علی الاطلاق جب مجھسے پوچھیگا کہ ان لوگونکے ساتھ تونے کیا سلوک کیا تو مین جانتا ہون کہ مجھے جواب نہ بن پڑیگا اور عذر میرا قبول نہوگا اسلئے مجھکو اپنی نفس پر رحم ہوا اور رقت پیدا ہوئی

پند سونیکے لئے رات کو بستر پر نجاؤ جب تک کہ تمام دن کا حساب نکرلو کہ آج مین نے کون کون عمل نیک اور کون کون بد کیا ہے پس جو عمل بد یاد آئے اسکے کرنے پر پچتاؤ و توبہ کرکے بخشواؤ نیک عمل پر خدا تعالی کا شکر ادا کرو اور دعا مانگو کہ آیندہ بھی وہ تم کو نیکی کی توفیق دے

جس قدر تم رو سکو چھپ چھپ کے رو لو راتکو	چہرہ سے دنکی سیاہی ساری دھو لو راتکو

فائدہ امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رح خلافت سے پہلے ہزار درہم کی قیمتی پوشاک پہنتے اور فرماتے تھے کہ کیا عمدہ لباس ہے اگر اس مین خشونت نہوتی اور جب آپ تخت نشین ہوے تو پانچ درہم سے زیادہ قیمت کی پوشاک کبھی نہ پہنی جسکے نسبت فرماتے کہ کیا عمدہ پوشاک ہے اگر اس مین تنعم نہوتا اس پر لوگون نے عرض کیا کہ سبب اختلاف کا ان دونون حالتون مین کیا ہے فرمایا میر النفس لوامہ آفت کا پرکالہ ہے جو نعمت خدا پاک نے اوسکو دی اوس پر ہل من مزید کا خواہشمند رہتا ہے اور خدا پاک نے ہمیشہ اوسکی خواہش ہل من مزید پوری کی اب تخت نشین ہونیکے بعد بھی وہی خواہش ہل من مزید باقی ہے مگر دنیا مین تو اس خلافت پر ہل من مزید ممکن ہی نہین باقی رہی نعماے عقبی وہ بغیر دنیا چھوڑے ملتی نہین اس لئے آخرت کی خواہش نے دنیا چھوڑا دی +

زہد کا رتبہ اگر مطلوب ہے زیب و زینت زآسیا ورآسی ہوا	تین چیزین چھوڑ دے ای نیکنام دل سے دنیا و دولت و اسلام

فائدہ باوجود اس قدر امارت اور دولت و حکومت کے امیر المومنین عمر بن عبد العزیز ہمیشہ دیوان تحقیقات و فصل خصومات مین فرش زمین پر اجلاس فرماتے تھے اسپر لوگون نے عرض کیا کہ اگر آپ سطح رونق افروز رہین گے تو ہیبت و سطوت و فر و شوکت سلطنت و خلافت کا باقی نہین رہیگا آپ نے فرمایا کہ مجھے تکلف سلطانی سی کچھ غرض نہین ہے توکل درکار ہے

نکتہ خدا کے متوکل ہوکر خاکستر کے فرش پر بیٹھنا اور فقیر کہلانا اس سے بہتر ہی فرعون کی طرح تکبر و تجمل کے ساتھہ تخت پر بیٹھنا اور احکم الحاکمین پر بہروسہ نرکھنا ؛

کرو حق پر توکل بندگان حق اگر سمجھو	گہر قطرے کو سمجھو اور خاکستر کو زر سمجھو

حکایت

ایک روز مسلمہ بن عبد الملک عمر بن عبد العزیز رح کی عیادت کو آیا دیکھا تو اون کے کپڑے میلے کچیلے تھے اونہون نے اپنی بہن فاطمہ سے جو امیر المومنین کی منکوحہ تھین کہا کہ آپکے کپڑے بدل دو اور جو کپڑے پہنے ہین اونکو دُھلوا دو فاطمہ نے کہا اے بھائی مین کیا کرون اون کے پاس اس لباس کے سوا دوسرا کپڑا ہی نہین ہے

نکتہ میلے جسم اور ناپاک بدن پر پاکیزہ لباس پہننا پاک لوگون کے نزدیک منع ہی

اسطرح اپنی پاک روح کو بدی اور بدافعالی کے میل سے ناپاک رکھنا اور جسم کو دھونا عیب ہے ÷

نجاست سے نہو جب تک کہ دل پاک	عبث ہی اس تن خاکی کا دھونا
بہلا جب تک پلید اپنا ہو باطن	ضرورت کیا بظاہر پاک ہونا

فائدہ امیرالمومنین عمر بن عبدالعزیز رح نے ایک حکم نافذ کیا کہ بنی اُمیہ نے لوگون سے براہ ظلم وجبر جو کچھ کیا ہے وہ سب اُن کے مالکون کو ستر د کردیا جائے اس پر ارکان دولت واعیان سلطنت نے عرض کیا کہ حضور آپ ایسا حکم صادر فرماتے ہین اور اپنی قوم کے رنج وملال سے نہین خطر کرتے فرمایا مجھکو احکم الحاکمین کا خوف ہے اور کسی سے ڈرتا نہین ÷

پند حاکم علی الاطلاق سے جو ڈرتا ہے اُن سے سب خلقت ڈرتی ہے اور جو شہنشاہ جل وعلا سے نہین ڈرتا اس سے کوئی بھی خوف نہین کرتا ÷

لوگ ڈرتے ہین اُن کے سایہ سے	جو کہ اپنے خدا سے ڈرتے ہین
جو نہین ڈرتا اپنے خالق سے	لوگ کب اُس سے خوف کرتے ہین

حکایت

رجا بن حیات روایت کرتے ہین کہ مین ایک رات عمر بن عبدالعزیز کے خدمت شریف مین حاضر تھا اتفاقاً چراغ گل ہونے لگا مین نے چاہا کہ اوٹھکر بتی درست کردون لیکن مجھسے پیشتر خود ہی امیرالمومنین نے چراغ درست کردیا مین نے عرض کیا یا امیرالمومنین خادم کے ہوتے مخدوم کو تکلیف اوٹھانیکی کیا ضرورت تھی

آپ نے فرمایا کہ میرا کیا گھٹ گیا جب مین اوٹھکر گیا تب بھی عمر ہی تھا اور درست کرکے آیا تب بھی عمر ہی ہون +

نکتہ فخر انسان کا اس مین ہوتا ہے کہ وہ فخر کے لایق ہو اور افتخار زندگی باوجود مہتری کے اپنے آپ کو کمتر جانے دولت اور حکومت کی حالت مین تواضع اور انکساری اپنا پیشہ کرے +

	دوستو فخر اپنا مت ظاہر کرو		گرچہ ہو تم صاحب عزو وقار	
	بندگی پر باندھلو اپنی کمر		پاؤ اپنے حق سے تاج افتخار	

حکمت اپنے متعلقین اور خدمت گارون کو اپنا اعضا تصور کرنا چاہیے کیونکہ اگر وہ نہون تو ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنا پڑے نوکر کو سخت تکلیف نہ دینی چاہیے کوئی وقت اُن کے آرام کیلئے بھی مقرر کرنا چاہیے +

	بندۂ از بندگان حق بود		گر ترا در بندگی خدمت گذار	
	دان غنیمت خاطرش خورسند دار		تا تُرا خوشنود دارد کردگار	

نکتہ نوکر کو چاہیے کہ وہ اپنے آقا کی خدمت گذاری و جان نثاری مین ہمیشہ حاضر و سرگرم رہے ہر کام مین دیانت داری و خیر خواہی کو مقدم سمجھے حق نمک پہچانے مالک کو مالک جانے اور اسکے راز کا محافظ رہے +

	ہین گے مستحکم دیانت پر مدام		بندگان اہل دین اہل یقین	
	ہے عزیز خلق مرد خیر خواہ		فخر پاتا ہے امانت سے امین	

حکمت شجاعت کے متعلق دس چیزین ہین اوّل کبر نفس یعنی مفلسی یا تونگری یا مدح یا مذمت کو یکسان جاننا دوم تقویت یعنی سخت مصیبت کیوقت نہ گھبرانا

تو سی دشمن سے نہ ڈرنا **سوم** سکون یعنی ہر حالت مین مستقل رہنا آجکا کام کل پر نچھوڑنا **چہارم** ضبط مزاجی یعنی جوش مین نہ آجانا غصہ کو ضبط کرنا دشمن پر غلبہ پاکر درگذر کرنا **پنجم** ثبات یعنی دشمن کی جمعیت دیکھکر پریشان نہونا اور نیک کام کرنے مین حریص رہنا **ششم** تحمل نیک کام کرنے مین **ہفتم** غیرت اورحمیت قوم اور اقربا کی پرورش پر مستعد رہنا انکو غیر کا محتاج نہونے دینا اور انکی آبرو کا محافظ رہنا **ہشتم** تواضع سب کو اپنے ذات سے اچھا جاننا اور سب سے بمدارات پیش آنا **نہم** علو ہمتی اچھے اعمال واخلاق کی طرف راغب رہنا بدعادتون سے باز رہنا خداوند عالم کی راہ مین زر نثار کرنا کسی کی بھلائی کے لئے اپنے آپکو تکلیف مین ڈالنا **دہم** رقت لوگون کی پریشانی وغمگینی کی حالت دیکھکر خود پشیمان ہونا کسی کی بدحالت دیکھہ نسکنا اپنے گناہین یاد کرکے رونا اور غم کرنا +

کبر نفس و تقویت صبر و سکون	ہین یہہ سب مرد ہہادر کی نشان
اور تواضع غیرت و حلم وثبات	ہین اسی کی واسطے اندر جہان
اپنی ہمت اور تحمل سی ہمیش	کام کرتا ہے وہ یکتاے زمان

حکایت

تقریب عید الفطر مین امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رح کی بی بی نے آپ سے شکایت کی کہ یا امیر المومنین آپکے تخت نشینی مین ہمنے کچھ بھی فائدہ نہین اٹھایا اور مزہ نپایا دیکھو محلہ کے لوگون نے اپنے لڑکون کے لئے نئی نئی پوشاکین اور اور عمدہ عمدہ لباس تیار کرایا ہے مگر ہمارے لڑکے وہی پھٹے پرانے پیوند لگے ہوے

کپڑے پہنتے مین مجکو نہایت شرم آتی ہے اس پر آپنے خزانہ دار بیت المال کو شقہ لکھا کہ ہمارا حق خلافت مقررہ ایک مہینہ پیشگی بھیجدو مہتمم بیت المال نے عرض کیا کہ تعمیل حکم مین تو کچھ عذر نہین مگر یا امیر المومنین یہہ کیونکر یقین ہو سکتا ہے کہ آپ ایک مہینہ تک زندہ رہین گے جسکا حق آپ آج چاہتے مین آپنے فرمایا یہہ سچ ہے اور آپنے اپنی بی بی سے فرمایا کہ ہمارے لڑکون کیواسطے جنت مین پوشاک لطیف تیار ہے یہان نئی پوشاک اور عمدہ لباس کی کچھ احتیاج نہین ہے

فائدہ حضرت سیدنا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے عہد خلافت مین حق خلافت ایک لاکھ تیس ہزار درہم سالانہ سے زاید تھا اور عمر بن عبد العزیز کے زمانہ تک مسلسل فتوحات جدیدہ نے اوس حق خلافت کو المضاعف کر دیا تھا لیکن عمر بن عبد العزیز نے اپنا کل حق بیت المال سے بجز دو درہم روزانہ کے نہین لیتے تھے بلکہ جس وقت وہ صدر نشین خلافت ہوے اپنا کل ذاتی مال بھی داخل بیت المال کر دیا آپ کے فضایل اور کمالات جو مورخین زمانہ نے لکھا ہے اوس سے یہہ امر ثابت ہو سکتا ہے کہ آپ انسان فرشتہ خصلت تھے

نکتہ بادشاہ وہ ہے جو کسی کے آگے دست سوال نہ پھیلائے خدا پرست وہ ہے جو خودی کے دام مین اسیر نہو نیک وہ ہے جو کسی کے ساتھ برائی نکرے

نیک وہ ہی جو نہین کرتا بدی	دوست دشمن نیک و بد ہو کسی کا ساتھ
شاہ کہتے ہین اُسے شاہ و گدا	جس نے لینے کو نہین پھیلاے ہاتھ

نکتہ سخی وہ ہے جو اپنا مال کسیکو معاوضہ کی امید پر نہ دے اپنے ملک کو وقف جانے اورون کے مال کی حفاظت رکھے کسیکے نقصان کا روادار نہو +

بہ بخشد چون بسکینان سخی مال ہمیشہ مال خود را وقف داند	ندارد در عوض امید احسان بمال دیگران باشد نگہبان

حکایت

امیر المومنین عمر بن عبد العزیز کو معلوم ہوا کہ مسلمہ بن عبد الملک کے باورچیخانہ مین روزانہ ایکہزار درہم صرف ہوتا ہے آپنے ایک وزا اُنکو پیغام بھیجا کہ آج کھانا ہمارے ساتھہ کھائین اور آپنے اُس روز ہر قسم کا کھانا بتکلف پکوایا منجملہ اور کھانون کے آش مسور کی پیاز ور وغن زیتون سے چرب کی ہوئی آپکے خاصہ کی تھی آپنے مسلمہ کو اتنا باتونمین لگایا کہ اُنپر بھوک کا غلبہ زاید ہو گیا اور آپ نے پیشتر ہی سے خدام کو کہہ رکھا تھا کہ جب مین کھانا مانگون تو قبل اسکے کہ اور کھانے لاؤ پہلے وہی مسور کی آش لے آنا پس خدام نے پہلے وہی آش پیش کی مسلمہ کو بھوک تو خوب ہی لگی تھی وہ آش پیٹ بھر کر کھائی کہ اور کھانیکی گنجایش نرہی جب تکلف اور پرذایقہ کھانے چنے گئے تب عمر بن عبد العزیز نے مسلمہ سے کہا کہ ہاتھہ کیون کھینچا عمدہ کھانا تو دستر خوان پر اب آیا ہے مسلمہ نے عرض کیا یا امیر المومنین نین خوب کھا چکا ہون اب اور کھانیکی گنجایش نہین رہی ہے عمر بن عبد العزیز نے فرمایا سبحان اللہ تم صرف اس مسور ہی کی آش سے شکم سیر ہو گئے جس مین ایک ہی درہم کی خرچ سے دس آدمی شکم سیر ہوستے ہین پھر ایک ہزار درہم جو تم ہر روز اپنے باورچیخانہ مین بیجا صرف کرتے ہو کتنا بڑا اسراف ہے خداے پاک سے ڈرو کہ قیامت کے دن تمھارا نام مسرفون مین لکھا جائے اگر وہی مال جو اس طرح بیہودہ اور بے موقع

خرچ کرتے ہو وہی ارباب احتیاج پر صرف کرتے اور ننگے بھوکون اور مسکینون
کو کھلاتے تو آخرت مین تمھارے کام آتا اور خدا اور رسول تم سے خوش ہوتے
مسلمہ نے عرض کیا کہ انشاء اللہ اب ایسا ہی کرونگا +

نکتہ کھانا اسقدر کہ اشتہار رفع ہو جائے اور پانی اتنا پینا کہ تشنگی نرہے
پوشاک ایسی پہننا کہ بدن برہنہ نرہے گھر ایسا بنانا کہ جس مین گزارہ ہو سکے
انسان کی حاجت روائی اور ضروری آسایش کے لئے کافی ہے لذیذ کھانے
کھانا اور معطر اور سرد شربتون کا پینا قیمتی لباس کا پہننا اور دیپچہ وبلند محلون
کا بنانا سراپا اسراف ہے +

گذارہ کرلو اس دنیا مین بیشک تکلف جتنے تم کرتے ہو چھوڑدو	گذر دن جائین جس سے زندگی کے نہین یہہ کام اچھے آدمی کے

حکمت صرف کرنا تین قسم پر منقسم ہے **اول** خیرات اسمین تین طرح کی
رعایت چاہیے اول یہ کہ دل کی رضامندی سے دیوے دیگر افسوس نکرے دوسری
ایسے کو دے جو بسبب شرم کے کسی سے سوال نکرسکتا ہو تیسرے پوشیدہ دے ریا سے
بچے دیگر احسان نرکھے دوم خرچ ضروری اسمین بھی تین قسم ہین اول اپنے زن
فرزند وغیرہ متعلقین کو دینا اور اپنے کھانے پینے پہننے وذاتی خرچ مین صرف
کرنا دوسرے فائدہ کی امید پر کسی امیر دولت مند کی خدمت مین نذر گذرانا تیسرے
دفع ضرر کیلئے صرف کرنا یعنی جب اپنی جان پر آفت آسے یا حرمت مین خلل پڑیگا
اندیشہ ہو جاسے تو خرچ کرنا پس دو قسم اول ودوم مین اپنی توفیق وحقیت پر
لحاظ رکھنا ضرور ہے مگر تیسری قسم مین حقیت سے زیادہ بھی خرچ کردینا

مضائقہ نہین ہے کہ اُسکے خرچ نکرنے مین آبرو کا خوف ہے تیسری قسم تواضع وانعام ومہانداری ودوست نوازی وغیرہ اس قسم کے اخراجات بھی اچھے ہین گر حیثیت کا لحاظ اسمین بھی ضروری امر ہے +

مناسب خرچ جو کرتا ہے کرے
نکر اسراف یا امساک اس مین
اُڑا بیجا نہ ہرگز دولت و مال
مگر رکھ اعتدال اسمین بہر حال

حکایت

فاطمہ بنت عبد الملک بن مروان منکوحہ عمر بن عبد العزیز کی ملکیت مین ایک لونڈی تھی جسکے ساتھ آپ کو عشق پیدا ہوگیا تھا آپنے اُسکو اپنی بی بی سے مانگا کہ اسکو ہبہ کردین فاطمہ نے بسبب غیوری اور حسد کے ندی اور جب آپ تخت نشین ہوے تو فاطمہ اوسکو لباس مکلف سے آراستہ پیراستہ کرکے آپکے پاس لائین اور کہا کہ اسکو مین نے بخوشی آپ کو ہبہ کیا آپنے اوس سے جب خلوت کرنا چاہا تو پہلے اُس سے فرمایا کہ کپڑے اوتار ڈال جب اُس نے سارے کپڑے اوتارے خلیفہ نے کہا اچھے بتا کہ تو پہلے کسکی ملکیت مین تھی اور فاطمہ کے پاس کیونکر آئی اوس نے عرض کیا کہ حجاج بن یوسف نے عامل کوفہ کا تمام مال ومتاع ضبط کرلیا تھا مین بھی اوسی عامل کی ملکیت مین تھی مجھکو حجاج نے عبد الملک بن مروان کے پاس بھیجدیا اور مین کم عمر تھی عبد الملک نے مجھے اپنی بیٹی فاطمہ کو ہبہ کیا آپنے پوچھا اب وہ عامل کہان ہے اُس نے کہا وہ مرگیا پھر آپنے پوچھا کہ آیا اب اور کوئی اُسکی اولاد مین سے ہے اوس نے کہا ہان فی الحال ایک دسکا

فرزند وہ بھی مفلس اور برُے حال مین ہے آپنے اوس لونڈی سے مواصلت
نکی اور فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن لے اور اوسی وقت عبد الحمید عامل کوفہ کی
نام حکم صادر فرمایا کہ نامبردہ کو بذریعہ برید جلد دار الخلافت مین بھیجدو جب وہ حضور
اعلی مین باریاب ہو چکا تو آپنے اُس سے پوچھا کہ حجاج نے تمھارے باپ کا کیا کیا
مال ضبط کیا تھا جو جو اُس نے تبلایا وہ سب بیت المال سے اوسکو واپس کردیا اور وہ لونڈی
بھی اوسکے سپرد کی اور فرمایا کہ تم کم سن ہو احتیاط کرو اسکے ساتھ صحبت سے شاید تمھارے
باپ کے تصرف مین نہ آئی ہو اُس نے عرض کیا یا امیر المومنین مین نے یہہ لونڈی بخوشی
آپ کو ہبہ کی مگر آپ نے نامنظور کیا پھر اُس نے عرض کیا کہ اگر امیر المومنین میری
نذر قبول نہین فرماتے ہین تو اسکو مجھ سے مول لے لین آپنے فرمایا اگر مین خرید
لونگا تو اس آیت کریمہ کے مضمون مین داخل نہونگا۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ھِیَ الْمَاوٰی

نکتہ اپنے نفس کو محکوم رکھنے والا کسی کا محکوم نہین ہوتا ہی بلکہ تمام زمانہ اسکا محکوم ہوتا ہے اور وہ سب پر حاکم

اگر حاکم شوی بر کشور دل		بملک جسم و جان باشی شہنشاہ	
کنی بر نفس نافرمان اگر حکم		باقلیم جہان باشی شہنشاہ	

پند تنگی و تنگدستی کی حالت مین کسی مفلس محتاج کا حال نہ پوچھو ورنہ اُسکی خبر گیری کرو

نہ پوچھو حال زار تنگدستان		زبان تقریر مین انکی نہ کھلواؤ	
دگر پوچھو تو اُس حالت مین پوچھو		کہ کچھ اپنی گرہ سے فیض پہونچاؤ	

حکایت

بنی امیہ نے مصالح ملکی کے لحاظ سے سب اہل بیت نبوت جایز کر رکھا تھا یہانتک

آپ عمر بن عبد العزیز ہیں جو خلیفہ اموی تھے تاریخ الخلفا

کہ خطبون مین الفاظ سب و شتم خلیفہ چہارم و آل فاطمہ رض کے نسبت درج ہوگئے تھے اور خطیب ممبرون پر اون الفاظ کو بقرأت ادا کرتا تھا جب عمر بن عبد العزیز سریر آرائے خلافت ہوے تو آپنے اُس بدعت شنیعہ اور طریقہ مذمومہ کو اس خوبی سے خارج کیا کہ لوگون کی ہمتین پست ہوگئین اور وہ رسم مذموم ہمیشہ کیلئے نیست و نابود ہوگئی تدبیر یہہ تھی کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک یہودی طبیب کو جو بظاہر دربار رس اور مصاحب خلیفہ تھا مخفی طور پر کچھ تعلیم کر رکھا تھا ایک دن وہ یہودی دربار عام دار الخلافت مین جہان تمام خاندان بنو امیہ اور آل مروانی حاضر تھے خلیفہ سے درخواست کی کہ آپ اپنی صاحبزادی کے ساتھہ میرا نکاح فرما دیجئے کل امرا سلطنت اور خاندان بنی امیہ یہہ جملہ سنتے ہی دست بقبضہ ہو کر افروختہ ہوگئے عمر بن عبد العزیز نے بنرمی اُس سے فرمایا کہ یہہ امر کیونکر ہوگا کہ مین مسلمان ہون اور تو یہودی ہماری شریعت اس امر کو جایز نہین رکھتی ہے یہودی نے عرض کیا کہ آپ کے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنی صاحبزادی کا نکاح امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے ساتھہ فرمایا ہے عمر بن عبد العزیز نے کہا وہ بہت بڑے عظماے ملت محمدی سے تھے یہودی نے عرض کیا پھر ایسے شخص کے نسبت خطبون مین ایسے الفاظ ناملایم کیون پڑھے جاتے ہین عمر بن عبد العزیز نے رؤساے شام و اہل خاندان بنو امیہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم لوگ اس یہودی کا جواب دو اُن لوگون سے کوئی جواب بجز سکوت بن نہ پڑا پس اُسی وقت عمر بن عبد العزیز نے حکم قطعی نافذ فرمایا کہ خطبون سے وہ الفاظ ناسزا بالکل نکال ڈالے جائین اور بجاے

اون الفاظ کے اس آیت شریف کی تلاوت کرین ان اللہ یامر بالعدل والا
حسان وایتاء ذی القربیٰ وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی الخ
چنانچہ ابتک تلاوت اس آیت شریفہ کی خطبون مین جاری ہے -

نصیحت بدکلامی سے زبان کو نجس نکرو غیبت سنکر کانون کو پلید نہ بناؤ غیر کی محبت دلمین رکھکر کافر نہ کہلاؤ +

خوار ہوگا مرد بد گفتار اگر		نیک بندون سے برائیش آئیگا	
نیک کو نیکی ملیگی عاقبت		اور برا آخر برائی پائیگا	

تذکرہ مہر مین عمر بن عبد العزیز کے عمر یؤمن باللہ مخلصاً کندہ تھا - اور حاجب آپکے تین شخص تھے ایک آپ کا غلام جسکا نام حی تھا اور دوم قیس سوم مزاحم اور دو شخص منشی تھے ایک لیث بن ابی رقیہ دوسرے رجا بن حیات کندی اور کوتوال آپکے عہد مین یزید بن قیس سکسکی تھا اور عبد اللہ بن سعد الارملی قاضی تھے عمر بن عبد العزیز رح نے دیر سمعان جو حمص کی زمین ہے وہان پر ۱۰۱ھ ہجری مین وفات پائی کل اُنتالیس برس ایک مہینے کی عمر مین دو برس پانچ مہینے مسند آرائے خلافت رہے سیا یک الذہب مین آپکو خلیفہ صالح خامس خلفاء راشدین لکھا ہے اور حضرت سفیان ثوری رح نے لکھا ہے کہ خلفاء راشدہ مین پانچ ہین یعنی امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان غنی اور حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ اخراج کیا ہے اس روایت کو ابو داؤد نے اپنے سنن مین کنیت آپکی ابو حفص تھی حلوان ایک قریہ ہے مصر مین وہان آپ تولد ہوے جب عبد العزیز بن مروان

آپ کے باپ مصر کے حاکم تھے باختلاف روایت سنہ ۶۱ھ یا سنہ ۶۲ھ مین اور ماں آپکی ام عاصم حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھین اور نانا اون کے عاصم بن سیدنا عمر بن خطاب رح تھے اور نانی آپ کی وہ لڑکی تھی جسکو دودھ دوھتے کیوقت انکی ماں نے کہا تھا کہ اس مین پانی ملاوے تو اُس نے جواب دیا تھا کہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ مین پانی ملانیکو عموماً ممانعت فرمائی ہے ماں نے کہا کیا اسوقت امیر المومنین یہان کھڑے دیکھتے ہین لڑکی نے جوابدیا کہ قسم ہے خدائے پاک کی یہہ مجھسے ہرگز نہو گا کہ ظاہر مین اونکی تابعداری کرون اور مخفی اونکی نافرمانی چنانچہ اتفاقاً جناب فاروق اعظم رض بھی کہین عنقریب انکے رونق افروز تھے اُن دونون کی تقریر آپ کے گوش حق نیوش مین پڑی اور اُس لڑکی کی فطانت سے متعجب اور خوش ہوکر اپنے فرزند عاصم رح کے ساتھ منگنی قرار دیکر نکاح فرما دیا تو اون کے پیٹ سے ام عاصم یعنی عمر بن عبد العزیز کی ماں پیدا ہوئین

نکتہ چار وصفون سے انسان نیک بختون مین شمار ہوتا ہے **اولاً** منصف مزاجی اور انصاف پرستی **ثانیاً** واقفیت اور باخبری **ثالثاً** کم گوئی اور کم خوری اور کم خوابی **رابعاً** حلم اور تحمل +

درگذر کرتے نہین انصاف سے باخبر رہتے ہین سب کے حال سے	بندگان منصف و سینہ صفا مہربان سب پر ہین مردان خدا

ابو جعفر عبد اللہ منصور بن محمد بن علی بن عبد اللہ عباس رضی اللہ عنہ

آل عباس کا دوسرا خلیفہ ہے اس نے سنہ ۱۳۷ ہجری مین خاتم خلافت پائی یہہ شخص

بڑا دور اندیش اور شجاع تھا عزم و استقلال آبائی ترکہ تھا علوم شرعیہ خاندانی میراث تھی لہو ولعب سے متنفر رہتا عدل وکرم دو نو صفتین خالق نے عطا فرمائی تھین اسی نے پیشتر کتاب کلیلہ دمنہ کا ترجمہ سریانی زبان سے عربی مین کرایا اور قانونی کتابین بھی روم وفارس سے منگواکر ترجمہ کروائین اسکو مورخین نے منصور دوانقی بھی لکھا ہے ؛

فائدہ دوانیق پچھلے زمانہ کا بہت ہی چھوٹا سکہ تانبے کا اور عرب کے ملکون مین مثل ہندوستانی کوڑیون کے چلتا تھا عوام مین خصوص ہندیون مین بلفظ دوانی مشہور تھا چونکہ منصور عمال سے کوڑی کوڑی کا حساب لیا کرتا تھا اسی سبب سے دوانقی لقب پڑگیا - اور خلیفہ منصور کے یادگار کا ایک بہت بڑا نشان شہر بغداد ہے جسکا وہ بانی ہے پہلے اس مقام پر نوشیروان کا ایک باغ تھا جسکو باغ داد کہتے تھے کثرت استعمال سے بغداد ہوگیا اور دوسری وجہ تسمیہ مورخین نے یون لکھی ہے کہ بغ ایک بت کا نام تھا جسکو وہان کے مشرکین پرستش کرتے تھے اور داد فارسی مین عطا کو کہتے ہین تو بغداد کے معنی ہوے عطاء بغ - الحاصل وہ مقام پر فضا دجلہ کے کنارے تھا اسلئے منصور کو پسند آیا اسی مقام پر سنہ ۱۴۵ ہجری مین شہر کی بنا شروع ہوئی پہلے اینٹ بنا کی منصور نے اپنے دست خاص سے رکھی حصار کی بنا نہایت مستحکم اور عریض ڈالی گئی بنیاد کا عرض پچاس گز اور سر دیوار کا عرض بیس گز تھا سنہ ۱۴۹ ہجری مین حصار کی بنا تمام ہوئی ایک کروڑ دینار اسکی بنا مین صرف ہوا ؛

منصور کے نسبت مورخین نے بہت سی حکایتین لکھی ہین اور وہ ایک منتظم شخص تھا

چنانچہ اسکا قول ہے +

قول بادشاہون کو اپنے رُفقا اور مصاحبین کے جمیع امور خلاف ورزی کا تحمل ہوسکتا ہے مگر تین چیزین ہرگز قابل برداشت نہین اولاً شرکت ملک ثانیاً افشاء راز ثالثاً خیانت حرم مین - اور جس شخص کے مزاج مین مروت زیادہ ہوگی اوسکو صعوبت اور دشواریان بھی بہت پیش آئینگی +

فائدہ ایک روز منصور نے اپنے رفقا اور مصاحبین سے کہا بادشاہ کو چار شخصونکی نہایت ضرورت پڑتی ہے جن کے بغیر انتظام مملکت کسیطرح نہین ہوسکتا جسطرح سے تخت بدون چار پایون کے قائم نہین رہ سکتا **اول** قاضی یعنی حاکم عدالت کہ انفصال مخاصمات و فصل خصومات بغیر مداہنت وارتشاء کے عدل وانصاف سے کرے **دوم** کوتوال کہ ضعیف کو قوی کے ظلم سے بچائے اچھونکا دوست رہے اور بدون کا دشمن **سوم** محصل خراج جو رعایا سے بغیر ظلم وسختی خراج وصول کرے **چہارم** وقایع نگار جوان تینون کے اعمال کی سچی خبر دین +

فائدہ بصرے کے قاضی نے سید حمیری کی سعایت مین ایک عرضی خلیفہ منصور کی خدمت مین لکھی اوس عرضی کو منصور نے بدین شرح واپس کر دی جعلناک قاضیا لا ساعیا ہمنے تمکو قاضی مقرر کیا ہے کچھ چغلخوری کیواسطے نہین مقرر کیا ہے +

نکتہ لوگون کی شکایت وغماضی کرنا سخت عیب ہے اور برائی کرنے مین جلدی نکرنا چاہیئے بلکہ اپنے نفس کو جسقدر رُک سکے اسکے کرنے سے روکنا چاہیئے اور ایسی کوشش کرنا چاہیئے کہ کسی نہ کسی طرح سے وہ عمل تم سے سرزد نہونے پائے

بند کن لبہای خویش از گفتگو در سخن گویا مشو چون ابلہان	گر نداری بر زبان تقریر نیک تا نباشد در دلت تدبیر نیک

حکایت

ایک دن خلیفہ منصور اپنے مصاحبین کے ساتھہ قریب دجلہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا ایک تیر اوسکے سامنے گرا دیکھا تو اوس تیر کے ایک طرف لکھا تھا کہ ایک شخص مظلوم ہمدان کا رہنے والا مجلس مین قید ہے منصور نے فوراً لوگون کو محبس مین بھیجا کہ شخص ہمدانی کو جلد حاضر کرین لوگ گئے دیکھا کہ محبس کے ایک حجرہ مین ایک شخص روبقبلہ بیٹھا ہوا اس آیت کی تکرار کر رہا ہے وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ؕ ترجمہ اور قریب ہے کہ جانین گے وہ لوگ جنہون نے ظلم کیا ہے کہ کس کروٹ وہ پلٹین گے اونہون نے اوس شخص سے پوچھا کہ تم کہان کے رہنے والے ہو قیدی نے کہا ہمدان میرا وطن ہے پس اسکو خلیفہ منصور کے سامنے لائے منصور نے سرگذشت پوچھی ہمدانی نے عرض کیا کہ مین ایک بزرگ خاندان واشراف ہمدان سے ہون آپکے عامل نے جو ہمدان مین مقرر ہوا ہے اُس نے میری ریاست اور کل جائداد جسکا ہزار درہم محاصل تھا غصب کرلی ہے اور اس خوف سے کہ مین دارالخلافت مین فریاد کرونگا مجھکو محبس مین بھیجدیا اور مجھپر ناحق جرم بغاوت اور خروج کا مقدمہ قائم کیا منصور نے پوچھا تم کتنے عرصہ سے قید ہو اوس نے عرض کیا چار سال سے اس پر خلیفہ نے خارجی طور پر دریافت کرلیا تو ظلم وستم وہان کے حاکم کا پایا گیا فوراً

اسکی ہیٹریان کٹوا دین اور فرمایا کہ اے شیخ تمھاری ریاست مع زر چار سالہ خراج تمکو واپس دینے کا حکم دیدیا ہے اسکے سوا ہمنے تمکو ہمدان کا عامل بھی مقرر کیا تم جاکر اُس عامل معزول سے جس سنے تمپر ظلم کیا ہے جسطرح چاہو بدلا لیلو اُس مرد مظلوم نے عرض کیا یا امیر المومنین ریاست میری جو مسترد ہوی وہ تو مین نے قبول کی لیکن ہمدان کی حکومت قبول کرنیکی لیاقت ہنین رکھتا اور عامل سنے جو مجھپر ظلم کیا ہے وہ مین سنے معاف کیا تب منصور نے اوسکو خلعت عنایت فرمایا اور اُس حاکم ظالم کو مورد عتاب وخطاب کیا ٭

حکایت

ایک شخص سنے منصور پر خروج کیا تھا جب وہ گرفتار ہو کر آیا غصہ کی حالت مین منصور نے گالی دے بیٹھا اوس سنے کہا کہ کل تک ہم اور تم تلوار سے اپنی قسمت آزمائی کررہے تھے تم کو خدا نے مجھپر نصرت دی اور آج مین اس بیکسی اور مظلومی کے حالت مین جب آپ کے سامنے کھڑا ہون تو آپ نے تیغ زبان کے جوہر دکھائے اگر مین بھی اپنی شمشیر زبان کو غلاف سے نکالون تو آپ نادم اور پشیمان ہون گے خلیفہ منصور یہہ بات سنکر بہت پشیمان ہوا اور اُس کا قصور معاف فرمایا مگر ایک برس تک اُس سے ترک ملاقات کی ٭

نکتہ بد آدمی اگر اپنے اختیار کے وقت بدی کر چکا ہو تو نیک کو چاہئے کہ جسوقت وہ اختیار پائے مکافات سے درگذر فرمائے ورنہ فریقین مین کچھہ بھی فرق نرہیگا اور نیک و بد مساوی ہو جائین گے

مرد باطن گر اپنے وقت پر	کر چکا ہو نیک بندون سے بدی

نیکون کو لازم ہے وقت اختیار	کچھہ نہ لین بدلہ بغیر از نیکوئی

فائدہ بعض ندمانے خلیفہ منصور سے براہ خیرخواہی عرض کیا کہ یا امیرالمومنین ایک دولتمند امیر مرگیا اور اوسکی اولاد نابالغ ہے اگر اوسکی جائداد ضبط اور داخل سرکار کرلی جائیگی تو سلطانی خزانہ کا بہت نفع ہوسکتا ہے منصور نے فرمایا کہ جو شخص خلافت روئے زمین سے جو اللہ پاک کی عطا ہے سیراب نہو تو وہ بھلا یتیمون کے مال سے کب سیر چشم ہوگا۔

پند اپنے خداسے دائمی تونگری ہمیشہ کی زندگی مانگو اور وہ دولت طلب کرو جسپر زوال نہ آئے ؀

دائمی دولت کا کر حق سے سوال	بے بہا نعمت خدا سے مانگ لے
جسکے آخر مین نہو ذلت نصیب	اسقدر عزت خدا سے مانگ لے

حکایت

ایک روز خلیفہ منصور کوٹھے پر برآمد تھا ایک بوڑھے فراش کو اپنے کام مین مشغول دیکھا تو منصور نے اسکو بلاکر پوچھا کیا سبب ہے کہ ارباب حکومت اور دولتمندون کی بڑی عمر نہین ہوتی ہے اُس نے عرض کیا یا امیرالمومنین حکمران اور اہل فرمان رزق مقسوم اپنا ایک ہی بار حاصل کرلیتے ہین اسلئے اُنکی عمر دراز نہین ہوتی اور مفلس لوگون کو تھوڑا تھوڑا بتدریج ملتا ہے اسلئے انکا رزق مقسوم پورا ہونے کو اونکی عمر بھی بڑھ جاتی ہے خلیفہ منصور یہہ بات سنکر ہنسا او تین سو درہم اُسکو انعام دیا ایک ہفتہ کے بعد اُس بوڑھے فراش کی جگھہ

ایک لڑکے کو کام کرتے دیکھا خلیفہ نے اوس لڑکے سے پوچھا وہ بوڑھا کہان ہے اوس نے عرض کیا یا امیر المومنین اوس نے قضا کی اور مین اوسکا بیٹا ہون منصور نے کہا تیرے باپ نے سچ کہا تھا جب وہ اپنا رزق پاچکا تو مرگیا :

نکتہ دو باتین عقل کے برخلاف ہین **ایک** مقسوم سے زیادہ رزق پاتا + **دوم** اجل کے آنے سے پہلے مرجانا +

رزق بے مقسوم ملنیکا نہین		مرگ آنیکی نہین قبل از اجل
وقت پر انجام پاجاتے ہین کام		باتین ہوجاتی ہین پوری برمحل

تذکرہ منصور کی طبیعت تفاول اور تطہیر وسعد ونحس کے طرف مایل تھی اور چند روز قبل از انتقال یہہ دو شعر منصور کی نظر سے گذرے

اباجعفر جاءت وفاتك وانقضت		سنوك وامر الله لا بد واقع
اباجعفر هل كاهن لك ومنجم		لك اليوم من غرب المنية مانع

خلاصہ مطلب ان شعرون کا یہہ ہے کہ یا اباجعفر تمہاری وفات آپہونچی اور تمہارے عمر کے سال تمام ہوے اور حکم خداے پاک کا خواہ مخواہ واقع ہوگا پس ایا کوئی کاہن یا منجم تمہارے پاس ہے جو آج تمکو موت کے پنجہ سے چھڑا سکے منصور اسکو دیکھکر مغموم اور متاثر ہوا اور انہین دنون بارادہ حج بیت اللہ شریف بغداد سے کوچ کر کے قصر عبدویہ مین اترا - اور صبح کے وقت ایک ستارا ٹوٹا جسکی روشنی مثل آفتاب کے تھی الغرض منصور اپنے فرزند کو بلاکر امور مالی اور ملکی مین وصیت اور نصیحت کر کے کوفہ سے ایک منزل روانہ ہوا ہی تھا کہ بیمار ہوگیا اور پھر بیمون خارج از حدود مکہ معظمہ چھٹی ذیحجہ ۱۵۸ھ ہجری مین

بحالت احرام پیٹ کے درد سے انتقال کیا سر برہنہ منہہ کھلا ہوا حجون کے باب شعب مین مدفون ہوا چونسٹھہ برس کی عمر اور بائیس سال سات دن کم سلطنت کی منصور کے مہر کا کندہ (اتق اللہ فانك ترد فتعلم) تھا حاجب اونکا عیسیٰ بن نجیح اور سلیمان بن مخلد اہوازی وزیر تھا۔

ابو عبد اللہ محمد المہدی بن ابو جعفر المنصور محمد بن علی بن عبد اللہ عباس رض

یہہ تیسرا خلیفہ آل عباس رح کا ہے اس شخص نے رد مظالم مین بہت کوشش کی اور ظالمون کے ظلم وستم سے لوگون کو بچایا اسکے ابر کرم نے احتیاج کے دامن کو بھر دیا اور اسکی قدردانی اور جوہر شناسی سے ہر گروہ و ہر طبقہ کی اہل کمال بغداد مین جمع ہوگئے اور شہر بغداد علم و ہنر کا معدن بن گیا رعایا اسکے عہد خلافت کو عیش اور امن کا گہوارا سمجھتی تھی ملاحدہ اور زنادقہ کا دشمن تھا یہہ اوّل خلیفہ گذرا ہی جس نے ملاحدہ اور زنادقہ کے رد مذہب مین کتابین علمار اسلام سے لکھوائین +

روضۃ الصفا ناطق ہے کہ مہدی تخت خلافت پر اجلاس کرتی ہی پہلے حکم قیدیون کے رہائی کیلئے باستثنار خونیون کے نافذ کیا +

اور مروج الذہب مین مذکور ہے کہ چھہ لاکھہ درہم اور ایک کروڑ چالیس لاکھ دینار جو خزانہ دار الخلافت مین جمع تھا عموماً مستحق وغیر مستحق کو تقسیم کردیا خزانہ دار نے کل کنجیان خلیفہ مہدی کے سامنے رکھدین اور عرض کیا کہ تمام صندوق خالی پڑے ہین یہہ کنجیان اب کس مصرف کی رہین تھوڑے ہی روز گذری تھے

کہ اسقدر کثرت کے ساتھ ملکون سے تحصیل کا روپیہ دار الخلافت مین آیا کہ خزانہ دار کو اوسکے رکھنے اور اوٹھانے کے سبب سے کئی دن تک فرصت نملی کہ خلیفہ مہدی کے دربار مین باریاب ہوسکے جب وہ فارغ ہوچکا تو حاضر ہوا ۔ خلیفہ نے پوچھا کئی دن سے تم کیون نہین آئے اوس نے غیر حاضری کا سبب عرض کیا مہدی نے کہا احمق کنجیون کے ہمارے روبرو رکھنے سے ایما تھی کہ خزانہ خالی ہے عطا کہان سے ہوگی دیکھا دینے والے نے کس حکمت سے کیونکر اور کتنا دیا +

نکتہ چار چیزون سے چار چیزین حاصل ہوتی ہین **اولاً** خاموشی سے بے خوفی وایمنی **ثانیاً** سخاوت سے عزت وسرداری **ثالثاً** عبادت سے قبول وقرب **رابعاً** شجاعت سے مال ودولت +

چپ سے ہو جاتی ہی حاصل ایمنی	اور سخا سے عزت وفخر وکمال
پاوگے تم بندگی سے قرب حق	اور شجاعت سے مضاعف ملک ومال

فائدہ خلیفہ مہدی نے اطمنان امور مملکت کے بعد ارادہ حج کا کیا اور ایک بہت بڑا لشکر ہمرکاب لیگیا کئی ہزار آدمیون کو آمد ورفت کے مصارف مرحمت فرمایا پانسو مہار شتر صرف برف ویخ کے لئے ہمراہ تھے ۔ اگلے خلفا جب حج کرنیکو جاتے تھے بیت اللہ شریف پر ایک غلاف نیا بنوا کر چڑھاتے تھے وہ سب جمع ہوتے ہوتے دیوار اور چھت پر بڑا بوجھ ہو گیا تھا مہدی نے وہ کل غلاف اوتروا کر فقرا اور مسکینون کو تقسیم کرادیا اور دیوار وسقف کو مشک وعنبر وزعفران سے معطر کراکے دو غلاف زربفت کے ڈال دئے ۔ پھر مدینہ منورہ کی آبا

کو گیا اور ہر ایک سائل کو اپنے جود و کرم سے مالا مال کر کے دار الخلافت بغداد
واپس آیا دو لاکھ دینار اور تین لاکھ درہم اس سفر مین خرچ ہوا ؛
نکتہ سائل کو خوش کرنا چاہیے اور احسان ماننا چاہیے کہ اُس نے تمکو سخاوت
کرنے مین مدد دی اگر سائل نہوتا تو تم سخی نکہلاتے۔

	ہر یہہ سائل کی مروت سربسر لے گیا وہ راہ حق پر تیرا مال		تیر سے سر پر اے سخی حق کو دلی جس سے تو دنیا مین کہلایا سخی	

فائدہ رعایت وسیاست بغیر دو امر کے ناقص ہے اوّل سخاوت ہے
دوم شجاعت بلکہ دین اور دنیا دونون کی اصلاح بغیر ان کے نہین ہوسکتی
اسلئے قانون قدرت جسکو ان صفتون سے متصف پاتا ہے اپنا خلیفہ روی
زمین پر گردانتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ
انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ط اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ
فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا
وَّیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ و قال اللہ تعالیٰ لَا یَسْتَوِیْ
مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ
اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا۔ ان آیتون سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ جب ایک
قوم موافق حکم خدا کے کام نہین کرتی تو خداوند عالم اوسپر دوسری قوم کو
مسلط کرتا ہے۔ جب تک اعتدال کے ساتھہ سخاوت اور سیاست اپنے اپنے
محل مین صرف ہوتی ہے بادشاہ اور رعیت دونون اپنے حالت پر قائم رہتے مین
ملک آباد اور رعیت شاد رہتی ہے رحم و کرم خاصہ بادشاہ عادل کا ہے جس مین

یہہ صفت بدرجۂ کمال ہوتی ہے اوسکی سلطنت بھی قوی اور مستحکم ہوتی ہے جو بادشاہ ظالم یا بخیل ہوتا ہے لشکر نالان رہتا ہے اور ملک تباہ اور ویران ہو جاتا ہے ملک کی تباہی رعیت کا افلاس سلطنت کی بنیاد متزلزل کرنیوالا ہے

حکایت

مہدی کے وقت مقنع نام ایک مشعبد نے ماوراالنہر مین خدائی کا دعوی کیا بہت سے جاہلون کو اپنا معتقد بنا لیا وہ بڑا شعبدہ باز تھا چنانچہ اوس نے ایک طلسم چاہ نخشب مین بنایا تھا کہ کنوے سے ایک مدور اور روشن چیز نکلتی تھی جسسے دو فرسخ مربع تک روشن ہو جاتا تھا جو شعرا کی زبان پر بہ ماہ نخشب مشہور ہے خلیفہ مہدی نے یک جرار لشکر اوسکی سرکوبی کو بھیجا تو وہ بھاگ کر قلعہ کش مین محصور ہوا مدت تک محاصرہ مین رہا محاصرہ کیوقت بھی وہ ہر شام اندھیری راتون مین یک مصنوعی چاند چاہ نخشب سے نکالکر آسمان کے نیچے نمودار کر دیتا تھا جسکی روشنی دو دو فرسنگ تک جاتی ایسے ایسے اور بھی شعبدے دکھلا کر اپنی خدائی کا ثبوت دیتا مگر لشکر اسلام اوسکے دم مین نہ آیا اور محاصرہ مین اوسکو سخت تنگ کیا جب اوس نے اپنی رہائی کا کوئی رستہ نہ دیکھا تو پہلے اپنے ہمراہیون کو شراب مین زہر دیکر مار دیا اور اون کی لاشین تیزاب کے خمون مین ڈالکر گلا دین اخیر کو خود بھی ایک خم مین بیٹھ کر تیزاب مین گل گیا اس عمل سے اوسکی غرض یہہ تھی کہ مرگ کے بعد بھی اسکے معتقد اعتقاد رکھین کہ ہمارا خدا ہمہ ہمراہیون کے قلعہ کے اندر سے غائب ہو گیا ہے مگر یہہ فریب اوسکا کھل گیا کیونکہ اوسکی

ایک لونڈی نے جو قلعہ کے اندر تھی مقنع کو شراب مین زہر ملاتے ہوئے دیکھ لیا تھا وہ شراب وس نے نہ پیکر چھپ کے ایک گوشہ قلعہ مین جا بیٹھی تھی جب وہ مرگیا تو اوس نے قلعہ کا دروازہ کھولدیا اور لشکر اسلام کو اندر بلالیا سب حال کہہ سنایا مسلمانون نے وہ تیزاب کے خم دیکھے تو کوئی لاشہ موجود نہ پایا صرف اون لوگون کے بال پانی پر تیرتے ہوے نظر پڑے اور فتنہ اوسکا فرو ہوگیا مگر مدت تک چند سفید پوشون کا بیج معدوم نہوا اونکا اعتقاد یہہ تھا کہ ابن مقنع آسمان پر عروج کرگیا ہے ایک وقت معہود مین پھر ظاہر ہوگا -

نکتہ دعویدار ہونا ایسے دعوے کا جسکا ثبوت بہم نہ پہونچ سکے مدعی کی دروغ گوئی کی نشانی ہے :

گر نباشد پیش تو مدعی ثبوت	دعوے تو دعوے بے آگہی ست
گفتن نا راست پیش اہل عدل	عین نادانی و جہل مدعی ست

حکایت

ایکدن خلیفہ مہدی تفریح طبع کیلئے جانب انبار رونق بخش تھا ناگاہ اُس کے پاس ربیع بن یونس ایک کپڑے کا ٹکڑا لئے ہوے آیا جس پر کوئلے سے کچھ لکھا ہوا تھا اور اُس پر مُہر خلافت بھی تھی جو مٹی سے کوئلے مین ملا کر کیگئی تھی ربیع نے عرض کیا یا امیر المومنین یہہ عجیب واقع ہے ایک اعرابی نے مجھسے کہا کہ مجھے بتاؤ ربیع بن یونس کہان ہین جو یہہ کپڑے کا ٹکڑا مین اون کے پاس لیجاؤن خلیفہ مہدی اوسکو ہاتھہ مین لیکر ہنسا اور کہا کہ یہہ حقیقت مین میرا ہی لکھا ہوا ہے

اور پھر بھی میری کی ہوی ہے مین تم سے اسکا ماجرا بیان کرتا ہون کل مین
کچھ رات باقی رہے شکارگاہ چلا گیا تھا جب صبح ہوئی تو شدت سے پانی برسنے لگا
اور سب خدم وحشم مجھ سے اتفاقا چھوٹ گیا اور مجھکو بھوکھ پیاس کی شدت ہوئی
چونکہ تمام کپڑے آب باران سے تر ہو گئے تھے اس لئے سردی نے بھی سخت ستایا اوسوقت
مجھے ایک دعا یاد آگئی جو مین نے اپنے باپ دادا سے سنی تھی کہ وہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے جو شخص شام وپگاہ یہہ دعا پڑھا کریگا جب کسی مصیبت
مین مبتلا ہو تو حرق و غرق و دب کر مرنے سے یا اور کسی بری طرح کی موت سے اوسکو
اللہ تعالی محفوظ رکھتا ہے اور جس مصیبت مین مبتلا ہو نجات پاتا ہے وہ دعا یہہ ہے

بسم اللہ وباللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ جب مین نے یہہ دعا شروع
کی تو مجھکو دور سے ایک روشنی نظر پڑی مین اوسطرف جھپٹا اور دیکھا تو ایک اعرابی
اپنے خیمہ مین آگ جلا رہا ہے مین نے اوس سے کہا کیا ہماری ضیافت کرسکتے ہو
اوس نے کہا ہان کرسکتا ہون مین گھوڑے سے اوتر پڑا اعرابی نے اپنی جورو سے
کہا جو جو رکھے ہین اوسکو پیسکر جلد روٹی پکا اور مین نے پانی مانگا تو اوس نے
مجھے دودھ دیا جسمین پانی ملا ہوا تھا مین نے پیا تو ایسا مزا ملا کہ مجھکو عمر بھر کسی
شربت مین وہ ذائقہ نملا تھا۔ اوس نے ایک مہین کپڑے کی چادر دی جسکو مین
اوڑھ کے سویا تو ایسا آرام ملا کہ پھر کبھی سونے مین ایسا آرام نہ پایا اور جب
میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ اعرابی بکری ذبح کر رہا ہے اور اوسکی جورو چیخ رہی ہے
کہ بڑی افسوس کی بات ہے تو نے ہمکو ہلاک کیا اسی ایک بکری پر تو ہماری زندگی
تھی جسکو تو نے ذبح کر ڈالا بھلا اب اپنی معاش کی کیا فکر کروگے مین نے کہا کچھ تم

تردد نکرو پھر مین نے بکریکا کلیجہ اپنی چھری سے نکالا اور آگ پر رکھدیا جب وہ بہن گیا تو مین نے کھایا اور اعرابی سے کہا تمھارے پاس کاغذ وغیرہ ہے جو مین اوس پر کچھ لکھون اوس نے مجھے یہہ کپڑیکا ٹکرا دیا تو مین نے کوئلے سے اوسپر یہہ لکھا اور اپنی مہر بھی اوسی کوئلہ سے کردی پھر کہا کہ ربیع کا نام پوچھکر یہہ تحریر اوسکو پہونچاؤ اوسمین لکھا تھا کہ پانچ لاکھ درہم اس اعرابی کو دیدینا خلیفہ مہدی نے کہا مجھکو منظور پچاس ہزار درہم دلوانا تھا مگر غیب سے پانچ لاکھ ہاتھہ سے لکھہ گئے اب مین اوس سے کم نہین کرسکتا یہہ رقم اوس کو دیدو اوسی وقت اعرابی کو دیدے گئے اور وہ اعرابی امیر کبیر ہوگیا اوس نے ایک بہت بڑا عمدہ مکان بنایا اور وہ مکان اس نام سے مشہور ہوگیا کہ مکان میزبان امیر المومنین مہدی حجاج اور مسافرین وہان آرام لیا کرتے تھے ؛

تذکرہ سامرہ مین شیخ اکبر محی الدین ابن العربی سے صاحب تاریخ الخلفا نقل کرتے ہین کہ مہدی باللہ ۱۵۸ھ ہجری مین سریرآراے خلافت ہوا اور ۱۶۹ھ ہجری مین قضا کی ستائیس برس کی عمر پائی دس برس ڈیڑہ مہینہ اوس نے نیک نامی سے سلطنت کی اوسکے مہر مین حسبی اللہ کندہ تھا اور حاجب اوسکے ربیع بن یونس اور عبد اللہ بن علاثہ و عاقبہ بن زید قاضی تھے اور ابو النجم وفضل بن ربیع و سلامۃ الابرش منشی تھے - مہدی کے انتقال کے متعلق مختلف روایتین ہین بعض مورخ نے لکھا ہے کہ اوسنے ایک شکار کے تعقب مین گھوڑا ڈالا جو ایک کنڈیر مین چلا گیا تھا اور اوسی کنڈیر مین مہدی بھی گھوڑا لیگیا راستہ اچھا نتھا وہان پر کوئی ایسا صدمہ پہونچا کہ فوراً روح پرواز کرگئی اور بعض مورخ نے لکھا ہے کہ ایک

لونڈی نے زہر دیکر اوسکا کام تمام کیا ؛

نکتہ اولاً شکار بیکاروں کا کام ہے ثانیاً شکار جانے سے پہلے جنگل کی مصیبتون اور تکلیفون کو سوچ لینا چاہیئے نہ کہ صحرا مین جانے کے بعد غور کرنا چاہیئے ؛

ہے یہہ بہتر ابتدا سے کام مین
پہلے صحرا کے مصائب جانچ لو

سوچ لو ہو جسطرح انجام کار
شوق سے پھر جاؤ تم بہر شکار

ابی جعفر ہارون الرشید بن محمد المہدی بن ابی جعفر منصور دوانیقی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس رض

یہہ پانچوان خلیفہ بنی عباس کا ہے بڑا فصیح و بلیغ اور عالم و عابد تھا ایام خلافت مین بھی سو رکعت نماز پڑھا کرتا تھا اور اپنے مملوکات خاص سے روزانہ ہزار درہم خیرات کرتا ہمیشہ علما اور مشایخ کے ساتھہ صحبت رکھتا اور ریاکارون کا دشمن تھا اور اپنے گناہون پر اکثر رویا کرتا اور شاعرون کو انعام کثرت سے دیتا تھا۔

آل عباس مین یہہ خلیفہ نامور گزرا ہے۔ حق تو یہہ ہے کہ اپنے خاندان کا چشم و چراغ تھا۔ تمام اہل ہنر اسکے کمال پروری سے دار الخلافت بغداد مین کھنچ آئے اور ہر طبقہ کے اہل کمال اسکے دامن دولت مین پرورش پانے لگے ؛

مورخ تاریخ الخلفا نے لکھا ہے کہ ہارون الرشید کی خلافت مین وہ محاسن جمع تھے جو دوسرے خلیفہ کو میسر نہ تھے وزرا اسکے آل برمک سے یحییٰ اور جعفر تھے کل خلافت کا کام اور سلطنت کا انتظام انہین کے رائے صائب پر چلتا تھا قاضی القضاۃ ابو یوسف تھے اور مروان بن ابی حفصہ سا شاعر ندیم تھا اور مصاحب

عباس بن محمد تھے اور حاجب فیضل بن ربیع اور مغنی ابراہیم موصلی تھا اور زوجہ اونکی زبیدہ خاتون تھین یہہ سب اپنے فنون مین یگانہ روزگار تھے جن کی ذات سے خود فن نے شہرت اور ناموری حاصل کی +

سنہ ۱۸۶ ہجری مین ہارون الرشید نے ارادہ بیت اللہ شریف کا کیا امین اور مامون اپنے فرزندون کو بھی ہمراہ لیگیا اس سفر مین دس لاکھہ درہم پچاس ہزار دینار صرف ہوا مکہ معظمہ مین پہونچکر اپنے کل ممالک مقبوضہ کے دو حصہ کیا بغداد اور واسط اور بصرہ اور کوفہ اور شامات اور سواد عراق و موصل اور جزیرہ و حجاز و مصر تا باقصاے مغرب امین کے متعلق کیا اور اوس کا دار الخلافت شہر بغداد ٹھہرایا اور کرمانشاہ و نہاوند اور قم و کاشان و اصفہان و فارس و کرمان اور ری و توس و طبرستان اور خراسان و زابل و کابل اور ملک ہندوستان و ماوراء النہر اور ترکستان مامون کو سپرد کرکے اوسکا تخت گاہ شہر مرو مقرر کیا اور وصیت کیا کہ جو دونون مین سے پہلے انتقال کرے اوسکے ممالک مقبوضہ دوسرے کے قبضہ مین آوین اور باہمی جنگ و جدل اور خونریزی سے پرہیز کرین بلکہ دستاویز اسی مضمون کی لکھی گئی اور آل عباس اور بنی ہاشم و عمائدین مکہ معظمہ کی مہرین ہونیکے بعد سقف کعبۃ اللہ مین آویزان کیگئی تاکہ اسکے خلاف کسی زمانہ مین کوئی جرات نکرسکے ؛

ہارون الرشید کے ایک اور فرزند تھے جسکا نام قاسم تھا جسکی تعلیم اور اتالیق عبد الملک بن صالح ہاشمی کے سپرد تھے جو ایک نامور شخص تھے اونھون نے جب تقسیم ممالک کی خبر سنی تو ہارون الرشید کو لکھا کہ قاسم بھی تمھارے فرزند ہین

اونکو محروم نرکھیگا غرض ہارون الرشید نے اکثر جزیرہ کے ممالک سے جو سرحد روم سے متصل تھے اون کے نام زد کر کے قاسم کا لقب مؤتمن قرار دیا اور حرمین شریفین مین عام لوگون کو انعامات وصلات سے خوش وخرم کیا ✛

حکایت

فضل بن ربیع روایت کرتے ہین کہ مین ہارون رشید کے ساتھ حج کو گیا تھا جب کوفہ مین سواری پہونچی تو راستے مین حضرت بہلول رح کھڑے ہوے مجذوبانہ بڑبک رہے تھے مین نے بہلول سے کہا چپ رہو امیر المومنین کی سواری آرہی ہے وہ چپ کے ہو رہے جب ہودہ سواری امیر المومنین کا اون کے سامنے ہو کر نکلا تو حضرت بہلول رح نے کہا یا امیر المومنین ایمن بن نابل نے مجھسے کہا کہ قدامہ بن عبد اللہ عامر نے اون سے روایت کی ہے کہ مین نے جناب سرور عالم سلطان دو جہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو منی مین اونٹ پر سوار دیکھا جسپر پرانا پالان نہ وہ منقش تہا و نہ مذہب رنگین فضل بن ربیع نے عرض کیا یا امیر المومنین یہہ بہلول ہین ہارون الرشید نے کہا ہان پھر بہلول رح نے کہا یا امیر المومنین مین کوئی شعر پڑھون ہارون رشید نے کہا فرمائے آپ نے صرف یہ قطعہ پڑھا ✛

ھب انک قد ملکت الارض طرا	ودان لک العباد فکان ماذا
الیس غدا مصیرک جوف قبر	ولیس التراب ھذا ثم ھذا

خلاصہ مطلب اسکا یہہ ہے۔ ہم نے مانا تم روئے زمین کے مالک ہو گئے

اور سارے خدا کے بندے تمہارے تابعدار ہو گئے پھر کل کے روز قبر کے پیٹ مین کیا نہین جانا ہوگا اور مٹی کا ڈھیر منہ پر نہ آئیگا اسکو خوب یاد رکھو پھر یاد رکھو ہارون الرشید نے کہا بہت ہی اچھا شعر سنایا کچھ اور بھی فرمائے بہلول نے کہا یا امیر المومنین جسکو پروردگار عالم مال اور جمال دو نو عطا فرمائے پھر وہ اپنے جمال کے ساتھہ پارسائی کرے اور مال سے لوگون کے ساتھہ مواسات واحسان کرے تو اوسکا نام دیوان ابرار مین لکھا جائیگا۔ ہارون الرشید نے جانا کہ اس کلام مین حسن طلب ہے فرمایا مین نے حکم دیا ہے کہ تمہارا سب قرض ادا کر دیا جائے بہلول نے کہا ایسا حکم نہ دیجئے۔ قرض بیکے ادا نہین ہو سکتا ہے بلکہ اہل استحقاق کے حقوق دیجیئے گا اور پہلے آپ اپنے نفس کا قرض ادا کیجئے۔ ہارون الرشید نے کہا مین نے حکم دیا ہے کہ آپ کے واسطے دوا ما کچھ مقرر کر دیا جائے بہلول رہ نے کہا یا امیر المومنین ایسا حکم بھی نفرمائیگا اور آپ کو میرے ساتھہ برائی کرنے سے کیا حاصل ہوگا میرے لئے مقرر کرنا اوسی مقرر کرنے والے پر ہے جس نے آپ کیواسطے مقرر فرمایا ہے آپ کے مقرر کرنیکی مجھے کچھ احتیاج نہین ہے +

پند خدا کا احسان مانو اسکو اپنا خالق اور رازق جانو اسکی مخلوق پر احسان کرو جسطرح اس نے تم پر احسان کیا ہے +

	خدا نے تجھپہ جو احسان کئے ہین		تو اس احسان کا شکرانہ ادا کر
	سخاوت سے نروک اپنا کبھی ہاتھ		خدا کی خلق پر احسان کیا کر

نکتہ دنیا مین ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے مگر اعمال کہ فنا نہین ہوتے ہین اور انسان انکی جزا و سزا ایکدن پانے والا ہے +

جہان فانی ہی اور اہل جہان لیک	رہینگے یہ تیری اعمال باقی
بدی بدکار کی نیکون کی نیکی	رہیگی ہر مہ و ہر سال باقی

حکایت

ایک روز ہارون الرشید اطراف رقہ کے شکار کھیلتا تھا ایک زاہد نے سختی سی خلاف داب خلافت کے کلام کیا اور کہا کہ اے ہارون تو خدا سے نہین ڈرتا اسپر ہارون الرشید نے ابراہیم بن عثمان سے فرمایا کہ اسکو دار الخلافت مین ساتھ لے آؤ اور جب مین شہر مین پہونچون تو میرے سامنے لانا جب ہارون الرشید قصر خلافت مین داخل ہوا تو کھانا مانگا اور زاہد کو بھی اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور بعد فراغت طعام زاہد سے کہا مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے اسکا جواب انصافانہ دیجیگا زاہد نے کہا فرمائے ہارون الرشید نے پوچھا تمھارے نزدیک مین شریر تر اور خبیث تر زیادہ ہون یا فرعون زاہد نے کہا فرعون اسواسطے کہ اوس نے دعوی الوہیت کا کیا اور انا ربکم الاعلی کہا پھر ہارون الرشید نے پوچھا کہ آیا موسی و ہارون علیہم السلام آپ سے بہتر تھے یا آپ اون سے بہتر ہین زاہد نے جوابدیا مجھکو ان برگزیدہ لوگون سے کیا نسبت ہے وہ پیغمبر خدا ہین اور مین ایک ادنی عباد اللہ سے ہون پھر ہارون الرشید نے کہا جسوقت خداوند عالم نے حضرت موسی و ہارون علیہم السلام کو فرعون کے پاس بھیجا تھا تو ارشاد فرمایا فقولا لہ قولا لینا یعنی اوسکے ساتھ ملائمت اور نرمی سے گفتگو کرنا حالانکہ وہ کافر اور گم راہ تھا اور مین تو بقدر طاقت بشری ماموارت پر عمل کرتا ہون

اور منہیات سے بیخبر رہتا ہون پس فرمائی کہ آپ نے جو سختی میرے ساتھہ برتے اور خلافت کا بھی کچھ ادب نکیا اسکا کیا باعث ہے زاہد نے کہا بیشک مین نے خطا کی اور اب مین اس حرکت بیجا سے استغفار اور توبہ کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ اللہ پاک میری توبہ قبول فرمائے آپ بھی میرا قصور معاف فرمائین ہارون رشید نے کہا پروردگار عالم تمہاری امرزش فرمائے اور آٹھہ ہزار درہم اون کے واسطے منگائے زاہد نے کہا مین ایک مرد سیاح ہون مجھے اس مال کی احتیاج نہین ہے اتنے مین ہرثمہ بن عین نے کہا اے مرد جاہل خلیفہ کے عطیہ سے انکار کرتا ہے ہارون رشید نے ہرثمہ سے فرمایا کہ تم چپ رہو اور اس معاملہ مین دخل ندو انکا معاملہ میرے ساتھہ ہے نہ تمہارے ساتھہ بعد اسکے ہارون الرشید نے زاہد سے کہا کہ مین نے تمکو محتاج جانکر نہین دیا بلکہ خلفاء کا یہہ دستور ہوتا ہے کہ جس کے ساتھہ انکو صحبت ہوتی ہے صلہ اور انعامات سے اوس کو محروم نہین چھوڑتے پس جسقدر آپکا جی چاہے اسمین سے لیلو زاہد نے ہارون رشید کو دعا خیر دی اور دو ہزار درہم اوس مین سے اوٹھالیے مگر وہ سب روپیہ دار الخلافت کے دربانون پر تقسیم کرکے خالی ہاتھہ چلدئے +

پند ما بین گفتگو کے چپ رہنا اور کسی کے بلانے سے کہنا بہتر ہے اس سے کہ بلا اجازت بولو اور بے موقع تقریر کرو اور اہل مجلس تمکو چپ رہنے کیلئے اشارہ کرین

	کرو مت بات اور ہرگز نہ بولو اگر بولوگے بیشک بے بلائے	نہ بے موقع زبان پر لاؤ تقریر کہان باقی رہیگی عزو توقیر	

تذکرہ ہارون الرشید نے مقام رقہ مین ایک خواب دیکھا کہ مین تخت پر بیٹھا ہون نیچے سے ایک ہاتھہ نمودار ہوا جسکی ہتھیلی مین سرخ مٹی ہے اور ایک آواز بھی آئی کہ مٹی

اوس جگہہ کی ہے جہان تمہارا دفن ہوگا مین نے پوچھا میرا دفن کہان ہوگا اور یہہ مٹی کس ملک کی ہے جواب ملا کہ طوس تمھارا دفن ہے اور یہہ وہین کی مٹی ہے پھر وہ ہاتھہ غائب ہوگیا اور آواز بھی منقطع ہوگئی چندروز بعد ہارون الرشید دارالخلافت بغداد مین آیا +

یحیٰی بن اشعث کسی خاص ضرورت کیلئے اپنی جورو کو سمرقند چھوڑکر دارالخلافت بغداد آیا تھا اوسکی غیبت مین رافع بن لیث بن نصر جو ایک مکار اور عیش دوست تھا موقع پاکر یحیٰی بن اشعث کی جورو جو ایک خوبصورت وحسین اور مالدار عورت تھی اوسسے آشنائی پیدا کرلی اور اوسکو ایسا بہکایا کہ وہ اوسکے فریب مین آگئی اور خواہشمند ہوگئی کہ کسی طرح سے یحیٰی کے قید نکاح سے چھوٹ جاے اُسکو رافع نے سمجھا دیا کہ اور کوئی صورت اس عمدہ تجویز وتدبیر سے ممکن نہین کہ مذہب اسلام سے مرتد ہوجا تو نکاح باطل ہوجائیگا اور بعد اسکے توبہ کرکے پھر مسلمان ہوجانا اس مکار کی عیاری کارہ گر ہوگئی اور عورت نے مذہب ترسائی اختیار کرلیا اور چندروز بعد پھر دائرہ اسلام مین داخل ہوگئی اور بعد ختم ایام عدت رافع سے نکاح کرلیا +

یحیٰی بن اشعث نے اس امر کا استغاثہ دارالخلافت مین ہارون الرشید کے حضور مین کیا خلیفہ نے علی بن عیسیٰ حاکم خراسان کے نام فرمان بھیجا کہ رافع بدبخت ناعاقبت اندیش کو گرفتار کرکے اوسکا منہہ کالا کرو اور گدہے پر چڑھاکے شہر مین پھراؤ اور کوڑے مارو علی بن عیسیٰ نے وہ حکم سُلیمان بن جنید مدی کو امیر سمرقند تھا تعمیلاً بھیجدیا امیر نے رافع کو فوراً قید کرکے اوس عورت کو اوس سے جدا کردیا مگر باقی احکام کی تعمیل بلحاظ اوسکے ناموری کے نکی اور حفاظت بھی معمولی تھی وہ

قابو پاکر بھاگ نکلا اور بلخ مین آرہا چند روز مین علی بن عیسیٰ جو وہین تھا اوس سے کے پاس پیغام بدرخواست معافی تقصیر پیش کیا علی بن عیسیٰ نے ناعاقبت اندیشی سے اسکا قصور معاف کردیا اور اوسکو حکم معاودت کا دیا تو پھر وہ سمرقند پہونچا چونکہ اُس عورت کو علانیہ اپنے پاس نہین رکھہ سکتا تھا چند مفسد اور عیارون کو جمع کرکے لڑبھڑ کر سمرقند پر قبضہ کرلیا اور پھر اوس عورت کے ساتھہ علانیہ نکاح کرلیا ؛

علی بن عیسیٰ کو یہہ خبر پہونچی تو ایک جمعیت فوج کی اپنے فرزند کی سپہ سرداری مین روانہ کی رافع اوس جمعیت سے برسر مقابلہ ہوا اور ایک بڑا جنگ طرفین مین واقع ہوا علی بن عیسیٰ کے بیٹے کو شکست ہوئی اخر خود علی بن عیسیٰ آیا رافع سمرقندیون کے مددسے اوس سے بھی لڑا اور شکست دی جب وہ سمرقند سے ہزیمت پاکر بلخ واپس آرہا تھا وہان کے لوگ بھی اسکی ظلم کیوجہ سے بگڑ گئے اور اوس کے نائب کو مارڈالا اور گھر بار لوٹ لیا تین کڑور درہم جو ایک باغ مین چھپا رکھے تھے وہ سب لوٹ لیگئے وہ ہنوز شہر مرو مین تھا کہ وقایع نگار نے کل کیفیت جو سمرقند اور بلخ مین گذری اور علی بن عیسیٰ سے عام رعایا کی نفرت کیوجہہ دار الخلافت مین لکھہ بھیجی اور یہہ بھی لکھا کہ علی بن عیسیٰ فوج اور روپیہ بھی جمع کررہا ہے نرمی کے ساتھہ اوسکو دار الخلافت مین طلب کرلینا چاہئے عجب نہین کہ وہ بھی بغاوت کا جھنڈا کھڑا کرے

ہارون الرشید کے پاس دار الخلافت مین اسکے پہلے اور سیکڑون عرضیان مظلومون کی بھی آپہونچین تھین جن لوگون پر علی بن عیسیٰ نے بڑے بڑے ظلم کیا تھا ۔ خلیفہ ہارون الرشید نے ہرثمہ بن اعین کو ایک جرار لشکر کے ساتھہ خراسان کی طرف روانہ کرکے حکم دیا کہ راہ سے تم علی بن عیسیٰ کو اطلاع کرو کہ مجھکو امیر المومنین نے تمھارے اعانت اور مدد کیواسطے

بھیجا ہے اور جب قابو مین آجاے اوسکو قید کرلو اور اُسکی کُل مملوکات ضبط کرکے پابزنجیر اور تشہیر کرو کہ جسکو جو دعوی ہو وہ بالمشافہ دعوے کرے اسی طرح سے اوسکے مظالم رفع دفع کرکے مظلومون کی دادرسی کردی جائے +

ہرثمہ نے امیرالمومنین کے حکم موافق اثناء راہ سے علی بن عیسی کو اطلاع دی اور وہ جب استقبال کیلئے آیا تو ہرثمہ نے اوسکو قید کرلیا اور حکمنامہ معزولی کا سنادیا اور جامع مسجد شہر مرو مین علی بن عیسی کو پابجولان بلُواکر اشتہار عام دیا گیا کہ جس کسی کو علی بن عیسی پر دعوی ہو وہ بالمشافہ دعوی کرے غرض اسی طرح سے جو کوئی دعویدار ہوتا تھا وہ اپنے حق کو پہنچتا تھا جب اس سے فراغت پایا تو کُل مملوکات علی بن عیسی کے ہرثمہ نے ضبط کرلیا کُل خراسانی ہرثمہ کے حکم کے مُطیع ہوگئے ولیکن ممالک ماوراالنہر کے لوگ رافع بن لیث کے مطیع ہوگئے تھے اور اُن ممالک پر اوسکا قبض ودخل ہوگیا تھا اسلیئے اون لوگون پر ہرثمہ کے احکام کا اثر پورا پورا نہ پڑا ہرثمہ نے اس امر کی اطلاع ہارون الرشید کو دارالخلافت مین بھیجی +

خلیفہ ہارون الرشید نے یہہ خبر سنتے ہی بذات خود دفع فتنہ وفساد ورفع مظالم کیلئے خُراسان کا ارادہ کیا امین کو دارالخلافت بغداد اور قاسم کو موصل مین قائم مقام مقرر کرکے روانہ ہوا۔ اُون دنون ہارون الرشید صحیح المزاج نہ تھا جب کرمانشاہ پہنچا وہان سے مامون کو روانہ کیا اور فضل بن سہیل کو اوسکا وزیر کرکے حکم دیا کہ تم شہر مرو مین قیام پذیر ہو اور ہرثمہ بن اعین کو حکم دو کہ وہ رافع کے مفسدی کو دفع کرے جب ہارون الرشید گرگانو داخل ہوا تو علی بن عیسی معہ نقد وجنس اسی کروڑ درہم اور پندرہ سو مہار شتر کے ہارون الرشید کے سامنے پیش کیا گیا خلیفے

وہ کل مال داخل خزانہ شاہی کرلیا اور علی بن عیسی کو پابزنجیر بغداد بھیجدیا اور محمد امین کو حفاظت کیلئے تاکید کی +

ہرثمہ بن اعین دریا جیحون سے رافع بن لیث کے دفع فتنہ کیلئے اوترکر سرحد بخارا تک پہنچا تو رافع نے بشیر بن لیث اپنے بھائی کو ہمراہ فوج دیگر برسر مقابلہ بھیجا ہرثمہ نے اوسکی فوج کو شکست دی اور بشیر بن لیث کو گرفتار کرکے مامون کے پاس پابجولان روانہ کیا مامون نے اوسکو خلیفہ کے پاس روانہ کردیا۔

چونکہ ہارون الرشید کا مزاج گرگانون مین زیادہ بگڑ گیا اور مرض کا نکس کار وز ہوگیا تھا اسلئے اطبا کی رائے وتجویز کے موافق تبدل آب وہوا کی غرض سے طوس روانہ ہوچکا تھا وہان بشیر بن لیث حاضر کیا گیا ہارون الرشید نے اوس سے کہا او دشمن خدا تو اور تیرے بھائی نے ظلم اختیار کیا اور بغاوت پر کمر باندھی اخر مجھکو حالت ضعف مین حرکت کرنا پڑی تجھکو اس عذاب سے مارونگا جو صفحہ تاریخ پر ہمیشہ یادگار رہیگا ایک قصاب مامور کیا گیا اور اسکے اعضا کے ٹکڑے کئے گئے جب چودہ ٹکڑے ہوئے تو اوسکی روح قفص عنصری سے پرواز کرگئی +

ہارون الرشید کا مزاج پھر بگڑ گیا اور ایک طبیب جو بادشاہ ہندوستان کے پاس سے آیا تھا جسکے علاج سے پہلے کچھ ہارون الرشید کا مزاج اصلاح پذیر ہوگیا تھا اوسکی رائے اور جبرئیل بختشوع طبیب ہمراہی کی رائے مین اختلاف ہوا جبرئیل طبیب کی رائے بظاہر غلطی پر ثابت ہوئی ہارون الرشید نے اسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تو اوس نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنین اگر کل تک صحت نہو تو مجھکو جو سزا چاہین دیجئے باتفاق تقدیر دوسرے ہی روز شب شنبہ سوم جمادی الثانی ۱۹۳ھ ہجری امیرالمومنین کا

قضا نے فیصلہ کر دیا ؛

سینتالیس۴۷ برس کی عمر پائی تین۳ برس خلافت کی ۔ العظمۃ والقدرۃ اللہ عزوجل نقش خاتم تھا اور فضل بن ربیع کو توال اور اسمعیل بن صبیح منشی اور مسرور و رشاد و حسن حاکم اور قیس بن میمون اور محمد بن خالد برمکی حاجب تھا ؛

نکتہ عورت کی دوستی شیطان کا نردبان ہے جس راستہ سے وہ انسان کے جسم مین آتا ہے اسیطرح حرص و ہوا ہر ایک گناہ کا مادہ ہے جب حرص غالب ہو جاتی ہے تو تمام گناہ اُس سے سرزد ہوتے ہین ؛

آتا ہے دل مین تیری جس راہ سے	حب زن ہے نردبان شیطان کا
کر نہ مائل عورتون پر اپنا جی	مت بنا دل کو مکان شیطان کا

حکمت دشمن جب اپنے فریب و عداوت سے عاجز آجاتا ہے دوست بن جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ عاجزی کے پیرایہ مین دشمنی کرے ؛

نہین پاتا جو مطلب دشمنی سے	بظاہر دوست بنجاتا ہے دشمن
بدلتا ہے نئی طرز اور نیا ڈھنگ	نئی صورت سے پیش آتا ہے دشمن

پند چھوٹے دشمن اور تھوڑی آگ کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ دشمن چھوٹا بڑا فساد برپا کر سکتا ہے اور تھوڑی آگ گھر بار جلا سکتی ہے ؛

چھوٹے سے دشمن کو مت جا تو حقیر	بلکہ رکھو اُس سے ڈر شام و سحر
آگ جب تھوڑی سی ہو گی مشتعل	ایک دم مین اس سے جل سکتا ہے گھر

ابو جعفر المنتصر باللہ بن متوکل بن معتصم بن ہارون الرشید

یہہ گیارواں خلیفہ خاندان آل عباس کا ہے ۲۴۷ھ ہجری مین بعد قتل اپنے باپ کے سریر آراے خلافت ہوا مرد عاقل اور انصاف پیشہ تھا سادات علویہ اوسکے احسانات کے ممنون تھے یہہ برگزیدہ گروہ بلاروک ٹوک آستان خلافت کا باریاب تھا۔ اس خلیفہ کا قول ہے **قول** عفو کی لذت سے زیادہ شیرین کوئی چیز عالم مین نہین اور سب سے برا کام قدرت کے بعد انتقام ہے ❖

نکتہ انتقام لینے سے عفو کرنا بہتر ہے اور غصہ سے رحم عزیز تر ❖ ❖

گنہگار کا عفو کردو گناہ	کرو رحم ہرگز نہ لو انتقام
بہ خلق خدا مہربانی کرو	کہ حق مہربان تم پہ ہو صبح و شام

حکایت

ابو علی یحیی المنجم کے ہمسایہ مین ایک شخص کی جائداد عمدہ تھی جو محل بیع مین تھی اور منجم کو اوسکے خریدنے کی رغبت مگر اوسکی کل قیمت ادا کرنیکی قدرت نرکھتا تھا اسی وجہہ سے رنج و الم مین رہتا تھا ہر شخص اوسکے چہرہ حال سے قلبی کیفیت پہچان لیتا ایک روز اوسی حالت تردد مین ابوجعفر المنتصر باللہ کی خدمت مین باریاب ہوا خلیفہ نے سبب تغیر پوچھا تو منجم نے سارا واقعہ عرض کردیا خلیفہ نے پوچھا کہ اوسکی کل قیمت کیا قرار داد ہوئی ہے اور تم کسقدر دے سکتے ہو منجم نے عرض کیا کہ حضور تیس ہزار درہم اوسکی قیمت ہے اور میرے پاس دس ہزار درہم موجود ہین جو دے سکتا ہون خلیفہ یہہ سنکر چپ ہو رہا اور بعد تھوڑی دیر کے دربار سے اوٹھہ گیا ولیکن خلیفہ نے برخواست کے آگے مخفی طور پر کچھہ خادم کو لکھکر دیدیا تھا اور منجم اوسی طرح مغموم استان

خلافت سے دلمین یہہ کہتا ہوا رخصت ہوا کہ افسوس کیا خلیفہ چاہتا تھا تو میری حاجت روائی ہوتی مگر میری تقدیر نے یاوری نکی اور منجم جب گھر پہنچا تو اوسکے وکیل نے کہا کہ خلیفہ کا ایک خادم بیس ہزار درہم تمہارے نام دیکر مجھسے رسید لے گیا ہے منجم یہہ روح افزا خبر سنکر خوش ہوگیا اور فرط خوشی سے چہرہ دہکنے لگا ❊

نکتہ سخی وہ ہے جو چھپکر سخاوت کرے جسکو کچھ دیوے پھر اُسپر احسان نرکھے دیکر خوش ہو ❊

سخی یون ہین بیشک سخی ہے وہی کرے صرف جب مال خورسند ہو	جو لوگون سے چھپکر سخاوت کرے جسے دیوے اُسپر نہ احسان دھرے

حکایت

ابوعثمان سعید بن محمد بن الصغیر کو خلیفہ ابو جعفر المنتصر باللہ نے بعض مہات ملکی کے لحاظ سے مصر بھیجا تھا وہان اُسکو ایک پری پیکر لونڈی کے ساتھ محبت ہوگی اور وہ محل بیع مین تھی لیکن اوسکا مالک گران فروش تھا ابوعثمان اوسکا متحمل نہوسکا اور کسی تدبیر سے کام نہ نکلا اور آتش شوق اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا تھا اسی عرصہ مین اوس کام سے بھی فراغت حاصل کرلیا جس مُہم پر خلیفہ نے اوسکو بھیجا تھا ناچار دار الخلافت بغداد واپس آیا اور اوس مہم کے سرانجام مین جو تدبیر اسکو کرنی پڑی تھین مفصل گوش گذار کیا خلیفہ نے پسند فرمایا اور پوچھا کہ تمہاری کیا حاجت ہے ابوعثمان نے وہی اپنا قصۂ عشق عرض کیا خلیفہ نے یہہ سنکر منہہ پھیر لیا اور کچھ جواب ندیا اور اوس قصہ کو حکایتاً خلیفہ نے اپنے مصاحبین سے کہہ دیا جب ابوعثمان آستان

دارالخلافت مین باریاب ہوتا مصاحبین اوسکو چھیڑتے اور تنگ کرتے اور اوسکا عشق دونا بڑھتا جاتا تھا ایک دن ابو عثمان خلیان شوق مین حاضر دربار ہوا تو پردے سے ایک عورت کے گانیکی آواز آئی جسکو ابو عثمان نے پہچان لیا کہ یہہ آواز اوسی معشوقہ دلارام کی ہے آواز سنکر بے اختیار ہو گیا اگر خلافت کا ادب مانع نہوتا تو حالت بے خودی مین بے تابانہ اوس عورت سے لپٹ جاتا مجبوری اوس حالت اضطراری کو روکنا پڑا خلیفہ نے یہہ حالت دیکھکر پوچھا اے سعید تمھارا مزاج کیسا ہے عرض کیا حضور کی بدولت آثار اچھے نظر آتے ہین پھر خلیفہ نے کہا اس گانے والی سے آیا تم بھی کچھ فرمایش کرسکتے ہو جو وہ گائے ابو عثمان نے اوسی راگ کی فرمایش کی جو پسند خاطر تھے جب اوس نے گانا شروع کیا اسکی حالت متغیر ہونے لگی خلیفہ نے پوچھا یہہ آواز تم پہچانتے ہو ابو عثمان نے عرض کیا یا امیرالمومنین جب تک وہ آواز مین نے سنی تھی امید وصال منقطع نہوئی تھی اب چونکہ حرم خلافت مین داخل ہوچکی ہے اسلیے اپنی امیدون کو شہید پاتا ہون خلیفہ نے کہا اے سعید اسکو مین نے صرف تمھاری ہی لئے خرید کرکے منگایا ہے اور جسوقت سے وہ آئی ہے ایک بار کے سوا اوسکی صورت مین نے نہین دیکھی بعد اس گفتگو کے خلیفہ نے پھر وہ لونڈی کو زیور ولباس سے آراستہ کرکے ابو عثمان کے گھر بھجوا دیا۔

پند عورت کی صحبت کیطرف مائل ہونا مردون کا کام نہین کیونکہ عورتون کی محبت خیالات کو تباہ کرتی ہے اگر قانون ضرورت مجبور کرے تو اُس عورت سے ہم صحبت ہونا چاہیے جسمین گیارہ صفتین پائی جاتی ہین اول حسین ہو دوم باوفا سوم غمخوار چہارم شریفہ پنجم عفیفہ ششم فرمان بردار ہفتم خیر خواہ ہشتم بردبار نہم خندہ پیشانی

دہم کارگذار یازدہم جوان اور اگر اسکے برخلاف ہو تو مجرد ہی رہنا بہتر ہے ۔

خانہ دو ذات ہست آن خانہ	چون بود خانہ دار نیکو کار
مرد راہست باعث فرحت	زن خوش خوش لقا و خوش دیدار
ور بود بد از وپناہ خدا	وقنا ربنا عذاب النار

تذکرہ یہہ خلیفہ صرف چھہ مہینے دو دن باختلاف روایت مسند نشین خلافت رہا آخر ۲۴۸ھ ہجری مین انتقال کر گیا اسکی وفات کے نسبت مختلف روایتین ہین سبائک الذہب مین مرض الموت سے قضا کرنا لکھا ہے اور سامرہ مین ذات الجنب سے اور یافعی نے مرآۃ الجنان مین لکھا ہے کہ منتصر کو سرسام ہو گیا تھا چونکہ امرائے ترک کو خلیفہ کیطرف سے خوف پیدا ہو گیا تھا اونھون نے طیبہ بن طیفور کو ساتھہ ہزار درہم دئے اور حجام نے زہر آلود نشتر سے فصد لی اوسی زہر سے وفات ہوئی چھبیس برس کی عمر پائی ۔

یوتی الحذر من مامنہ یا آنا من ال محمد اللہ والی محمد نقش خاتم تھا ۔
وصیف اور مرزبان وغیرہ حاجب اور جعفر ہاشمی قاضی القضاۃ تھے ۔

ابی اسحاق محمد المہتدی باللہ بن واثق باللہ خلیفہ نہم بن معتصم باللہ خلیفہ ہشتم بن ہارون رشید

یہہ چودھوان خلیفہ آل عباس کا ہے جسکی کنیت ابو عبداللہ تھی اور سامرہ مین ابو جعفر لکھا ہے ۲۵۵ھ ہجری مین سریر آرائے خلافت ہوا ۔ یہہ خلیفہ نہایت حلیم اور بردبار اور نیک مزاج تھا زہد و اتقا کا بدرجہ کمال پابند اور صائم الدہر تھا عدالت و انصاف گویا اسکی سرشت تھی ہر جمعہ کو جامع مسجد مین نماز پڑھا کرتا تھا ۔

فائدہ یہہ خلیفہ شریعت بیضا کا پابند تھا تصویرین دار الخلافت سے نکلوا کر پھنکوا دین اور طلائی و نقرئی ظروف مسکوک کروا ڈالے شاہی باورچیخانہ مین جو روزانہ دس ہزار درہم کا صرفہ ہوتا تھا موقوف کرکے صرف سو درہم روزانہ مقرر کیا اور جتنے درندوگزندہ جانور کٹہیرون مین بند تھے اُن سب کو مروا ڈالا اور جن جانورون سے ضرر کا خوف نہ تھا صرف خلافت کے آرایش اور سلطنت کے زیبایش سمجھے جاتے تھے اُن سب کو چھوڑوا دیا اور مطربون اور رامشگرون کا بازار اسکے عہد خلافت مین سرد ہوگیا غرضکہ شریعت حقہ نے جن چیزون کو حرام کیا ہے وہ سب موقوف کردیا شراب خواری کی سخت ممانعت فرمائی ؛

حکمت شراب مفسد قوائی دماغیہ ہے اور مولد تشنج و رعشہ باعتبار منفعت کے مضرت زیادہ ہے اسلیئے اُس اُم الخبایث سے احتراز بہتر ہے +

چاہیے ہو دوستو گر اپنی خیر — دیکھنا ہرگز نہین پینا شراب
اہل دین جتنے ہین اونکے واسطے — دشمن ایمان ہے خانہ خراب
آب شر ہے فی الحقیقت اسکا نام — اس سے کیا حاصل ہے آخر بجز عذاب

فائدہ اس خلیفہ نے ایک محل گنبد دار بنوایا تھا جسکے چارون طرف چار دروازہ تھے اُسکا نام قبۃ المظالم رکھا تھا اور اس محل مین خلیفہ بذات خود رد مظالم اور فصل خصومات کیلیئے اجلاس کیا کرتا تھا +

نکتہ منصف بادشاہ عدالت دوست وہ ہے جو جاہل اور کاہل نہو کسی سے تعصب نرکھے مستغیث اسکے روبرو جائے اپنا حال بے روک ٹوک کہہ سنائے اور نیک رعیت وہ ہے جو اپنے بادشاہ کی خیرخواہ ہو خراج بلا جبر و کراہت ادا کرے ضرورت کیوقت

جان ومال سے حاضر ہو بادشاہ کو اپنا مالک جانے جسطرح کہ وفادار عورت شوہر کو اپنا خاوند تصور کرتی ہے +

شاہ بیشک بندہ پرور چاہئے اور رعیت چاہئے خدمت گذار		سایہ گستر رحم دل بندہ نواز صاحب صدق وصفا عجز ونیاز

نکتہ آفتاب عدل پہلے سینہ مین طلوع ہوتا ہے پھر اوسکا نور گھر والون اور خاص لوگون پر پڑتا ہے پھر اوسکی روشنی رعیت کو پہونچتی ہے +

فائدہ بعد وفات خلیفہ محمد مہدی باللہ کے حجرہ سے ایک صندوق نکلا تو لوگون کو گمان ہوا کہ اسمین گران بہا جواہرات ہون گے جب کھولا گیا تو ایک موٹا جھوٹا کمل کا کپڑا اور ایک طوق آہنی برآمد ہوا دریافت سے معلوم ہوا کہ خلیفہ رات کو کچھ تھوڑی دیر سوتا تھا پھر اوٹھکر وہ طوق گلے مین ڈالکر اور کمل کا لباس پہنکر صبح تک عبادت حق مین مشغول رہا کرتا اور بارگاہ احدیت مین بہ تضرع تمام آہ ونالہ کرتا تھا +

پند خدا کے روبرو اچھے کام کام آئین گے خوش روئی وخوش گوئی وخوش لباسی پر لحاظ نہو گا +

کام آئین گے ترے اعمال نیک کچھ نہ دیگی کام تیرے جسم کی		روز حشر ونشر اے نیکو شعار خوبی وخوش خلقتی روز شمار

تذکرہ چونکہ اس زمانے مین ترکون کا غلو اونکا فتنہ وآشوب حد سے زیادہ بڑھ گیا تھا جو خلیفہ اونکا مخالف ہوا اوسکا قیام متعذر تھا اور امراء دولت کو بھی جرٔت مخالفت کی نہو سکتی تھی عام وخاص اس خلیفہ کی دینداری اور محرمات مین روک ٹوک کرنے سے تنگ آگئی تھی آزاد طبیعت لوگ قیود احکام شرعیہ کے طلسم مین پھنسا

کب گوارا کرسکتے تھے تاہم خلیفہ مہدی باللہ اپنے تھوڑے زمانہ ایام خلافت مین
جہان تک ممکن ہوسکا امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتا رہا آخر یہہ ہوا کہ ترک خلیفہ کے
دشمن جان ہوگئے سیف وسنان کے استعمال کی نوبت آئی جو سردار خلیفہ کے معین
اور انصار تھے قتل ہوگئے اور خیر بیگ ایک ترکی نے خلیفہ مہدی باللہ کو بھی ۲ رجب ۲۵۶ھ
ہجری مین آب شمشیر سے غسل میت دیا تیرہ دن کم ایک برس خلیفہ رہا + -
المہتدی باللہ یتق نقش خاتم تھا اور صالح بن داود حاجب تھا -

ابوالقاسم عبداللہ المقتدی بامراللہ بن محمد عباسی

یہہ ستائیسوان خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے ۴۶۷ھ ہجری مین تخت خلافت پر بیٹھا
اسکے عہد خلافت مین بہت سے نیک امور اور آثار خیر ممالک مین ظاہر ہوے صنعت
وحرفت ترقی کے آسمان کا ستارہ بنکر چمکی +

فائدہ اس خلیفہ نے عموماً بزم سماع وسرود موقوف کردیا اور فاحشہ عورتون
کو ایک لخت دارالخلافت سے نکلوادیا اور حکم عام دیدیا کہ مرد ہون یا عورت کوئی
بے حیائی سے برہنہ نہانے نہ پائین - اور کبوتر خانے سب برباد کردئے گئے
اور ملاحون کے نام حکم جاری کیا کہ ایک کشتی مین مرد اور عورت مشترک نہ سوار ہوا
کرین +

نکتہ سعادتمند وہ انسان ہے جسکی آنکھون مین شرم وحیا ہو طبیعت مین حلم
اور کلام مین شیرینی ہو +

	سعادتمند وہ انسان ہی بیشک		کہ جسکی آنکھ مین شرم وحیا ہو	

	طبیعت مین ہو جسکے حاصل		بزرگون کی طرح صدق وصفا ہو	

نکتہ حیا اسکو کہتے ہین کہ گناہ یا بے گناہی کی حالت مین انسان اپنے بزرگ یا حاکم سے خوف رکھے +

	باحیا باشد ہمیشہ عذر خواہ		گرچہ باشد بے گناہ یا باگناہ	

حکایت

اس خلیفہ کی نسبت ملکشاہ سلجوقی سلطان خراسان کی لڑکی سے قرارداد ہوئی اور سنہ ۴۸۰ ہجری مین ملکشاہ نے بہمرائی نظام الملک وزیر اور امرا سلجوقی وسامان خدم وحشم عروس کو خراسان سے دارالخلافت روانہ کیا مورخین نے لکھا ہے کہ ایک سو تیس مہار شتر تھے جن پر دیبائے رومی کی جھولین پڑی تھین اون اونٹون پر چاندی سونے اور سامان قیمتی لدے ہوے تھے اور عماریان دولہن اور سہیلیان اتنی تھین جنکو چوہتر مہار شتر کھینچے تھے اور اون کے گلون مین سونے کے گھنٹے اور قلابے ونفیس مرصع نگار اور کارچوبی جھولین پڑی ہوئی تھین اور چھ اونٹون پر بارہ صندوق چاندی کے تھے اور ہر صندوق جواہر گران بہا سے لبریز تھا اور تین سو تیس گھوڑے عربی ترکی گران بہا مرصع زیورات سے جن پر تمام قیمتی جواہر مثل الماس ونیلم وغیرہ نصب تھے اور زین ہاے مرصع زرین سے آراستہ تھے نقد وجنس اسی پر قیاس کرلینا چاہیے جب امرا سلجوقی معہ خدم وحشم بغداد کے قریب آپہونچے دارالخلافت کے سارے چھوٹے بڑے سوار وپیادہ معہ سامان جلوسی استقبال کیواسطے نکلے اور خلیفہ نے اپنے وزیر کو شاہی شان وشکوہ

عروس کی مان کے پاس بھیجا اور یہہ پیغام کہلا بھیجا کہ ان اللہ یامرکم ان تؤدو الامانت الی اھلہا یعنی بہ تحقیق اللہ تعالی حکم فرماتا ہے تمہیں امانتون کو پہنچادو اسکے مالک کے پاس - عروس کی مان نے کہلا بھیجا بالسمع والطاعۃ یعنے بسروچشم امانت ادا کی جائیگی - الغرض رانکو دولہن ایک جواہر خیز محافہ پر سوار ہوئی اور اوسکے ہمراہ تین سو جواہر پوش کنیزان ماہ پارہ تھین اور دو ہزار سوار جلو مین خواجہ سرا گرداگرد بہجوم گئے ہوئے داخل شہر ہوئے اوس رات نے کثرت چراغون سے روز روشن بلکہ مہر نیمروز سے مقابلہ کا دعوی کیا تھا اور اوسکا دعوی حق بجانب تھا - دوسرے دن خلیفہ کے طرف سے طعام ولیمہ کی تیاری ہوئی جس مین چالیس ہزار من شکر صرف ہوئی اسی پر اور سامان دعوت قیاس کرلینا چاہئے بعد اسکے عام دربار ہوا جس مین کل ارکان دولت وامرائے سلجوقی کو ہر ایک کے موافق رتبہ خلعتین اور انعامات نسے سرفراز ہوئے +

چند روز بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ عروس و خلیفہ مین شکر رنجی ہوگئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ عروس اپنے باپ کی خدمت مین روانہ ہوگئی اور اصفہان پہونچکر آغوش قبر مین پاؤن پہلا کر سو رہی +

پند - عورت کی دوستی جاہل کی محبت پر بھروسا نکرنا چاہئے کیونکہ صندل کا درخت اگرچہ سرد مزاج ہے مگر تیز ہوا چلنے اور شاخون کے باہم ٹکرانے سے فوراً جل اٹھتا ہے اور تمام جنگل جلادیتا ہے اور اوسکی سعلون کی لپیٹ سے درخت جلکر خاکستر ہوجاتے ہین

محض بے اصل سب حلم جاہلان	الفت جاہل ندارد اعتبار
مہرزن قہر خدائے اکبر است	ہوش دار ای مرد دانا ہوشدار

نکتہ غیور اور دولتمند عورت سے ساتھہ نکاح کرنا ذلت کا سامنا ہے کیونکہ وہ متابعت کا بار نہین اُٹھا سکیگی اطاعت مین نہین آئیگی بلکہ وہ چاہیگی کہ شوہر سے جدا ہوکر ہمرتبہ کے ساتھہ بسر کرے ❊

	ماردیگی تجھکو اپنے زہر سے	گر ہوئی زلف دوتا سے دوستی	
	سانپ بہتر ہے کہ تیرا دوست ہو	پر نہووے بے وفا سے دوستی	

تذکرہ خلیفہ مقتدی بامر اللہ کے وفات کے متعلق مورخین کے مختلف روایتین ہین۔ سبایک الذہب مین انتالیس برس کی عمر مین مرگ مفاجات سے ۴۸۷ھ ہجری مین قضا کرنا لکھا ہے۔ اور مراۃ الجنان مین بھی یہی سنہ اور مرگ مفاجات سے انتقال کرنا درج ہے اور بعض مورخ نے ایک لونڈی کے زہر دینے سے مرجانا لکھا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ ایک رات خلیفہ نے کھانا کھایا اوسوقت بجز قہرمانہ اور شمس النہار کے اور کوئی نتھا ہاتھہ منہہ دھوکے بیٹھا اور شمس النہار سے پوچھا یہہ سب لوگ کون ہین جو بے اجازت چلے آتے ہین شمس النہار نے ادھر اُدھر دیکھا کوئی نہ تھا اور خلیفہ صرف اسقدر کہکر چپ ہو رہا ہاتھہ پاؤن سرد اور بے قابو ہوگئے اور روح نے مفارقت کی انیس برس پانچ مہینے تخت نشین خلافت رہا اور چھبیس برس آٹھہ مہینے سات دنکی عمر پائی وہ جوان صالح تھا ❊

ابو العباس احمد المستظہر باللہ بن مقتدی بامر اللہ ❊

یہہ خلیفہ بعد انتقال خلیفہ مقتدی بامر اللہ پدر خود سولہ برس کی عمر مین تخت خلافت پر متمکن ہوا اور سنہ ۵۱۲ھ ہجری مین انتقال کیا پچیس برس سلطنت کی بیالیس سال کی عمر

پائی بڑا خوش نویس و شاعر اور صاحب فضیلت وکریم الاخلاق تھا اسکے عہد خلافت مین رعایا رفاہ اور فلاح مین رہی چغل خور اور شریر و بدگویونکا بازار سرد ہوگیا - یہہ خلیفہ نیک کامون مین بہت جلدی کرتا تھا - اسکا قول ہے -

قول آجکا کام کل پر نہ ڈالو اور کوشش کرو کہ جو اچھا کام تم سے آج ہی سرزد ہو جائے بہتر ہے پس ایسی جلدی و پیروی نیک کام کے کرنے مین چاہئیے اور بد کام مین جسقدر توقف ہومناسب ہے +

آجکے بس آج ہی کر لو جو ہو وین کاروبار	کام گر چھوڑو گے کل پر آجکا پچتاؤ گے

نکتہ بدنفس آدمی لوگون کی بدیون کا افشا اور نیکیون کا اخفا کرتا ہے جیسے کہ مکھی ہمیشہ زخمی عضو پر بیٹھتی ہے اچھے عضو سے اسکو سروکار نہین ہوتا +

نہ بیند دیدۂ بدبین بجز عیب	سخن چین جز سخن ہرگز نہ چیند
ہمیشہ چون مگس جائیکہ مردار	لئیم الطبع بیند می نشیند

نکتہ عقلمند کی پہچان کم گوئی اور خاموشی ہے اور نادان کی شناخت یادہ گوئی اور چرب زبانی و زبان درازی ہے -

حکایت

خلیفہ مستظہر باللہ کے عہد مین بحکم ربانی و گردش آسمانی ساتون ستارے سرطان مین جمع ہوگئے تھے جسطرح حضرت نوح علیہ السلام کے وقت ہوئے تھے اور طوفان نمودار ہوا تھا مستظہر باللہ یہہ سنکر ابن عیسی منجم سے اسکی کیفیت پوچھی منجم نے عرض کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے مین سبعہ سیارہ کا اجتماع

اور قران برج حوت مین ہوا تھا اس سال اُسی برج مین چھہ سیارے جمع ہوی ہین
مگر زحل اوس سے خارج ہے اگر زحل بھی اسمین ہوتا تو طوفان عالمگیر واقع ہوتا ہی
مگر میری رائے یہہ ہے کہ کسی جگہہ اس عالم مین جہان ہر طرف کے لوگ بکثرت جمع
ہون سگے شاید ایک سیل عظیم آوے اور مجمع کثیر کے ہلاکت کا باعث ہو اور لوگ کم بچین
اتفاقات سے اس سال کے حجاج جو قریب دو لاکھہ آدمی حج سے فراغت حاصل کرکے
ایک خشک ندی پر اُترے تھے جسمین برسون سے پانی نہین آیا تھا دفعتاً ایک سیل عظیم
نے چارونطرف سے گھیر لیا لوگون کو بھاگنے کا موقع نملا اس مجمع سے بہت تھوڑے
لوگ جو اونچے درختون اور بلند مقامون پر چڑھگئے تھے بچے اور سب ہلاک ہوگئے خلیفہ
مستظہر باللہ نے ابن عیسی منجم کا وہ حکم سنکر اس خیال سے کہ مبادا دجلے کا سیل
بغداد کو تباہ کرے جن مقامون سے شہر مین سیل آنیکا احتمال تھا اوس جگہہ بہت
مستحکم بند بندہوا دیا اور جب یہہ حادثہ حجاج پر واقع ہوا خلیفہ نے ابن عیسی منجم کو
بنظر اسکے استخراج صحیح حکم کے خلعت فاخرہ اور انعام کثیرہ سے سرفراز کیا ۔

جو ہین بندگان ستارہ شناس	بفضل و ہنر مردم دورہ بین
ہمیشہ بفرش زمین بیٹھکر	وہ کہدیتے ہین حال عرش برین

یوسف بن یاسفین سلطان مغرب ابو یعقوب بربری

یہہ شخص سنہ ہجری مین اپنے زمانہ کا اکبر الملوک گزرا ہے بڑا شجاع و مدبر تھا
عدالت اور سخاوت سے موصوف کچھہ اوپر تیس برس اس نے ممالک مغربیہ مین سلطنت
کی اور اپنی آخر عمر مین وکلا عراق مین بھیجے اور خلیفہ مستظہر باللہ عباسی سے عہد اپنی حکومت کا

طلب کیا خلیفہ نے خلعت فاخرہ اور نشان جو امور عطائے سلطنت پر دلالت کرتے ہین روانہ کرکے اوسکی سلطنت تحت دار الخلافت عباسیہ کے داخل کر لیا اس بادشاہ کے خصائل مین مورخین لکھتے ہین کہ اہل علم اور دیندار لوگون کی اسکو بہت صحبت رہتی تھی بڑے بڑے کبائر بھی اسکے عفو کے سامنے حسنات سے بدل جاتے تھے +

حکایت

ایک روز یوسف بن یاسفین بہ تبدیل لباس پھر رہا تھا ایک مقام پر گذر ہوا وہان تین شخص بیٹھے ہوئے اپنے خیالی آرزوئین باہم بیان کر رہے تھے **ایک** شخص نے کہا کاش ہزار دینار مجکو ملتے کہ تجارت کی تمنا قبر مین نہ لیجاتا **دوسرے** شخص نے کہا مجھکو مدت سے امارت کی آرزو ہے **تیسرے** نے کہا مجھکو سلطان عہد کی ملکہ ملجاتی تو کیا مزہ سے دن راتین بسر ہوتین - یہہ سنکر یوسف بن یاسفین چلا گیا اور اُن تینون شخصون کو اپنے روبرو طلب کیا **اوّل** کو ہزار دینار اوسکے آرزو کے موافق عطا کرکے کہا جا تجارت کر **دوسرے** کو اُسکی خواہش کے موافق کسی شہر کی حکومت دی تیسرے سے کہا اے مرد جاہل تونے ایسی خواہش کی جو تجھے نصیب ہی نہین ہوسکتی یہہ کہکر اوسکو اپنی ملکہ کے پاس بھیجدیا ملکہ نے اوسکو ایک خیمہ مین نظر بند رکھا اور تین دن تک اوسکو خیمہ مین نظر بند رکھکر ایک ہی قسم کا کھانا کھلایا پھر اوسکو ملکہ نے بلوا کر پوچھا تونے کھانا کھایا کہو کیسا تھا اوس نے عرض کیا ایک ہی قسم کا ذایقہ تھا ملکہ نے کہا او جاہل بیوقوف سب عورتوں سے

ایک ہی لذت حاصل ہوتی ہے تو تنے کیون ایسی آرزو اور بے ہودہ خیال کیا جو تجھکو نصیب ہی نہو سکے پھر اوسکو کچھہ نقد و جنس دیکر رخصت کردیا +

نکتہ انسان کو چاہیے کہ جاہل بے عقل کو ایسی نرمی و خوبی کے ساتھ سمجھائے جس سے وہ مطلب سمجھہ جائے اور تسلی پاوے جیسے طبیب معالجہ سے پہلے اپنی خوش گوئی سے بیمار کو شفا کا امیدوار کردیتا ہے +

یا د دار ز وقت کلام و وعظ و پند		موم شو با جاہلان بے عقل	
نرم کن اول زمین ہنگام کشت		تا بر آید گل ازان ناکارہ گل	

نکتہ نادان کو زبردستی سے سمجھانا اُسپر تشدد پہونچانا منع ہے جب تک کہ اسکا نفس سرکش بداخلاقی و جہل کے پنجہ سے رہائی نپاوے سیدھی راہ پر نہ آئے ۔

کفر کب جاتا ہے اس کافر کتنی ہی ہو تو		نفس یہ کافر نہ مرکر جب تلک مردا ہو	

ابو المظفر یوسف المستنجد باللہ عباسی

یہہ بتیسوان خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے ۵۵۵ھ ہجری مین تخت خلافت پر بیٹھا اور ۵۶۶ھ مین بیمار ہوکر مرگیا گیارہ سال اس نے بالاستقلال سلطنت کی مرد حلیم و سلیم تھا رفاہ خلق و فلاح رعایا کا خواہشمند اور سرکش و فتنہ انگیز کا دشمن تھا - اسکا قول ہے ۔

قول سعایت اور نمامی سے بڑھکر عالم مین کوئی بدتر گناہ نہین کہ اسکا اثر خلایق کیطرف متعدی ہوتا ہے +

نکتہ چغلوری اور جھوٹھہ سے ہزار طرح کی بدی پیدا ہوتی ہے اسی طرح شراب سے

صدہا طرح کی شرارت +

سارے ہی فساد جھوٹھہ سے ہوتے ہین آشکار	شہر ہوتی ہین زمانہ کی پیدا شراب سے
بچا رہیگا جھوٹھہ سے جو پائیگا نجات	بچ جائیگا وہی جو بچیگا شراب سے

فائدہ اس خلیفہ نے غمازون اور چغلخورون کا عمدہ انتظام کیا جس سے خلق اللہ کو امن حاصل ہوا۔ ایک شخص کو اسی جرم مین گرفتار کرکے قید کردیا اوسکے کسی دوست نے خلیفہ سے درخواست کی کہ عوض اسکے دس ہزار روپیہ جرمانہ داخل کرتا ہون اگر رہائی فرمائی جاے خلیفہ نے فرمایا پہلے تم ایک ایسا شخص جو اوس سے زیادہ بدنفس ہو کہین سے پیدا کرو کہ اوسکو قید کرکے اوسکے شر سے خلق اللہ کو نجات دلاؤن اور اسکے صلہ مین دس ہزار روپیہ تم کو عطا کرون +

نکتہ بدون کے ساتھہ نیکی کرنا بدکام مین انکو یاری دینا نیکون کے ساتھہ بدی کرنا ہے

کار بد مین گر مدد کرتے ہو تم	خوب سمجھو کہ بد کرتے ہو تم

حکایت

ایک روز رات کیوقت مستنجد باللہ نے ایک خواص کو بلواکر فرمایا کہ اسوقت ایک سنار کے کام کرنیکی آواز آرہی ہے جو چھت کے نیچے کام کر رہا ہے خلیفہ نے فراست سے دریافت کرلیا تھا کہ اسوقت وہ قلب روپیہ بنا رہا ہے جس جگہ یہہ آواز آتی ہو وہان کچھہ لوگ تعین کردئے جائین جب دروازہ کھلے سنار کو مع سامان صناعت حاضر کرین چونکہ خلیفہ کا تفرس ٹھیک تھا اُس آدمی کو مع اُن روپیون کے جو اُس نے بنایا تھا خلیفہ کے روبرو لائے خلیفہ نے جب اوسکا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ وہ روپے

جواوس نے بنائے تھے قلب نہ تھے بلکہ بعینہ ویسے ہی روپیہ تھے جیسے دارالضرب
مین بنتے تھے سنار نے عرض کیا کہ حضور مین مفلسی کے سبب سے یہہ جرات کی مگر
نفع اوسی قدر ہوتا ہے جسقدر دارالضرب مین مزدوری کرنے سے حاصل ہوتا ہے
خلیفہ کو اُس پر رحم آیا اور حکم صادر کیا کہ جو کام وہ مخفی اپنے مکان مین کرتا تھا وہی
کام دارالضرب سرکاری مین علانیہ کیا کرے اور کچھہ اُس سے محصول وغیرہ نہ لیا جائے
حکمت انسان وہ ہے کہ دولتمندی مین تواضع قدرت کیوقت عفو جوانی
مین عبادت غصہ مین متحمل ہو

	سر جھکاتا ہے تواضع مین مدام وقت قوت اسکو ہے ناتوتی		ہے جو دولتمند مرد سرفراز حلم غصہ مین جوانی مین نماز	

ابو محمد الحسن المستضی بامر اللہ بن مستنجد بامر اللہ

مرۃ الجنان اور سبایک الذہب مین اس خلیفہ کا نام مستیضی بامر اللہ لکھا ہے اور
مسامرہ مین المستضی باللہ اور روضۃ الصفا مین المستضی بنور اللہ ہے ۔
یہہ تنتیسوان خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے ۵۳۶ھ ہجری مین پیدا ہوا اور بعد انتقال
اپنے باپ کے تخت خلافت پر متمکن ہوا اور ۵۷۵ھ ہجری مین انتقال کیا نو برس آٹھہ مہینے
خلافت کی مرد دیندار تھا ۔

فائدہ اس خلیفہ نے تخت پر بیٹھتے ہی تحصیل مکوس یعنی محاصل خلاف شرع
ایک لخت موقوف کر دیا اسکے عہد مین بدعات رفض ایکدم موقوف ہو گئے اور سنی جو
مین موصوف تھا کثرت سے روپیہ بنی ہاشم کو دیا اور مدرسون پر صرف کیا ۔ اس خلیفہ

نظر مین روپیہ کی کچھہ وقعت نتھی اور ابن جوزی کو حکم دیا کہ مجلس وعظ قائم کرین جب مجلس وعظ قائم ہوئی تو خلیفہ خود مجلس وعظ مین جاکر بیٹھا کرتا تھا اور صحبت مین نیکون سے رہا کرتا مرد دین دار عادل وشجیع تھا +

حکمت دل کی سلامتی نیک صحبت پر منحصر ہے جسم کی راحت تجرید مین روح کی تسلی عبادت مین +

نرکھہ صحبت بغیر از صحبت نیک		کہ ہو نیکون کی صحبت نیک انجام	
عبادت کرکہ ہو حاصل تسلی		اکیلا ہو اگر چاہے ہو آرام	

حکایت

اس خلیفہ کے عہد مین قطب الدین قیماز امیر الامرا بڑا ظالم وستمگر تھا جسکو چاہتا پکڑکے قتل کرڈالتا تھا اُس نے خلیفہ کو مسلوب الاختیار کردیا تھا ایک وزامیر الامرا نے ظہیر الدین خازن کی گرفتاریکا حکم دیا وہ جان بچاکر دار الخلافت مین خلیفہ کے پاس چلا گیا قیماز نے اوسکا گھر لوٹ لیا اور اسمین آگ لگا دی اور غصہ مین آکر دار الخلافت کے محاصرہ کا حکم دیا خلیفہ یہہ حال سنکر لب بام برآمد ہوا دیکھا تو امیر الامرا کی فوج کا ہجوم قلعہ کے چارون طرف ہے اور شہر کے تماشائی او باش بھی کھڑی ہین خلیفہ نے ان لوگون سے فرمایا کہ تم سب اسی دم جاکر امیر الامرا کو قید کرلاؤ اور اسکے مال مین سے جو پاؤ لوٹ لو یہہ حکم پاتے ہی عام وخاص دوڑ پڑے جاتے ہی امیر الامرا کا گھر مسمار کرڈالا اور سب اوسکی ظلم کی کمائی دست برد کرلئے ہجوم عام کے رد برد اوسکی کوئی تدبیر پیش رس نہوئی آخر جان بچاکر بھاگ نکلا اور چاہا کہ

موصل اپنے وطن کو پہنچ جاے چونکہ پاپیادہ اور تنہا تھا ناواقفیت سے جنگل بے آب مین جا پڑا انجام کار اُوسی دشت بے آب مین اوسکی لاش بے گور و کفن طعمہ زاغ و زغن ہوئی ۔

حکمت ظالم کو دشمن کے ہاتھہ سے ہلاک کرانا عین مصلحت ہے یعنی اگر دشمن نے ظالم کو مارا تو ظالم مرا اسکے اندیشہ سے رہائی ملی اور اگر دشمن مارا گیا تو بھی آیندہ اسکے شر سے خلاصی پائی ۔

موذی کو مار و عدو کے ہاتھہ سے	آئین جب یہہ دونون موذی برو
مخلصی پاؤگے بیشک ایک سے	موذی مر جائیگا آخر یا عدو

نکتہ چار چیزون کو بقا کم ہوتی ہے **اولاً** ظالم کے ظلم کو **ثانیاً** مومن کے غضب اور غصہ کو **ثالثاً** عورت کے پیار اور محبت کو **رابعاً** ناجنس اور نادان کے التفات و صحبت کو ۔

دار دنیا مین کبھی رہتا نہین	ظالمونکا ظلم بیشک برقرار
غیر کی صحبت نہین ہے دیر پا	اور نہ عورت کی محبت اور پیار
ایک دم پھر مین ہوا ہو جاتا ہے	دل پہ مومن کے اگر آئے غبار

فائدہ یافعی نے مرأۃ الجنان مین ۵۶۶ھ کی تاریخ مین لکھا ہے کہ اسی سال مصر مین سلطان صلاح الدین عبید

کا خطبہ موقوف کرکے مستضی بامراللہ عباسی کے نام کا خطبہ پڑھا جو دوسو نوبرس سے موقوف تھا خلیفہ مستضی بامراللہ نے دو بڑے بھاری خلعتین صلاح الدین سلطان مصر اور نور الدین سلطان شام کو جو خلیفہ کے طرف سے نائب تھے بھیجین مگر سلطان نور الدین کیواسطے منجملہ اور اشیاء کے دو تلوارین آبدار بھی تھین جس سے اشارہ تھا کہ ممالک شام اور مصر تمہارے تحت حکومت ہے۔ سلطان نور الدین اور سلطان صلاح الدین کے درمیان امارت مصر پر نوبت یہان تک پہونچی کہ طرفین سے بہادرون کی تلوارین میانون سے باہر نکل آئین۔ صلاح الدین کے باپ نجم الدین ایوب نے بیٹے کو روکا اور مصالحت پر مجبور کیا بالاخر طرفین مین صلح ہوگئی۔

نکتہ صلح کے ذریعہ سے انسان ایسے مقام پر پہونچ سکتا ہے کہ ظلم اور سختی سے نہین پہونچتا۔

	صلح ہے اصلاح کار دوجہان		صلح ہے جس پر ہے دنیا کا مدار	
	ظلم اور سختی بہت بدکام ہین		جن سے ہے بدنام ظالم ناپکار	

نکتہ ہرکام کی ابتدا مین اسکے انجام کو سوچنا چاہیے ہرامر کی ابتدا مین انتہا کا خیال رکھنا چاہیے۔

	ہرکسی کو ابتدا سے کار مین		کچھ نہین معلوم حال انجام کا	
	پر سنور جاتا ہے کام اس کا اگر		ابتدا مین ہو خیال انجام کا	

حکمت اپنے ہم جنس بھائیون سے دوستی رکھنا خدا کے دوستون کا حق دوست خداپرست انکا نام ہے۔

	صلح کل دارد بہر یک صلح کل		خلق ورزد با ہمہ خلق جہان	

	بابدان نیکی کند ہنگام کار		دوستی ظاہر کند با دشمنان	

پند لوگون سے دوستی یا دشمنی خدا کے واسطے رکھنا چاہیئے نہ کہ ذاتی تعلق اور باہمی معاملات مین ٭

	دوستان حق کی بدروئی دریا ہر ایک تھے		دشمنی بہر خدا بہر خدا ہے دوستی	

ابو العباس احمد ناصر الدین اللہ بن المستضی باللہ عباسی

چونتیسوان خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے تیس سال کی عمر مین ۵۷۵ھ ہجری مین تخت نشین ہوا یہہ شخص بڑا دیندار متشرع اور باخبر تھا۔ شراب کا کھچوانا اور پینیا اور بیچنا اور ناچ رنگ گانا بجانا یکقلم بند کردیا۔ شریعت محمدی کی ترویج اور احکام الہیہ کی پابندی اور علوم شریعت کی ترقی مین صرف ہمت کی ظالمون کا دشمن اور عادلون کا دوست تھا۔ دار الخلافت بغداد مین کئی جگہہ دار الضیا فتین بنوائین اور ایک عمارت رباط خلاطیہ جانب غربی بغداد مین تیار کروائی جسکے اتمام پر دعوت عام کی اوس جشن مین پندرہ ہزار بکرے اور تیس ہزار مرغ ذبح کئے گئے اور نظامیہ مدرسہ مین ایک بہت بڑا کتب خانہ رکھوایا گیا۔ ہند و مصر۔ وغیرہ کے سلاطین اور حکام پر اُسکا رعب چھا گیا تھا۔ چھیالیس برس نہایت نیک نامی و خوش انتظامی کے ساتھہ سلطنت کی اونہتر سال کی عمر پائی آخر ۶۲۲ھ ہجری مین انتقال کیا ٭

فائدہ یہہ خلیفہ اپنے رعایا اور امیرون وارکان دولت کے جزئیات کی خبر رکھتا تھا اسی کام کیلئے مخفی نگارون کو مامور فرمایا اور جاسوس معتبر اور اخبار رسان ہر ہر مقام اور ہر جگہہ پر تمامی قلمرو ممالک مین مخفی مقرر کئے تھے کہ وہ رعایا اور حاکمونکے

حالات نیک و بد سے سچ سچ خبر دیا کرتے تھے اور خود بھی راتون کو دار الخلافت بغداد کے ہر محلہ اور کوچون مین گشت لگاتا تھا ❖

دہی پاتا ہی لذت سلطنت کی	جو عادل ہو وہی اہل دل شہنشاہ
ہون جسکے قہر سے مقہور دشمن	رہین مغلوب سب دولت کے بدخواہ
عزیزون کو ملے ہر وقت عزت	رہین خوشدل ہوا خواہان درگاہ
خبر گیری ہو مظلومون کی ہر دم	جو ہو محتاج پائے دولت و جاہ

حکایت

سنہ ۶۱۴ ہجری مین سلطان محمد قطب الدین بن سلطان تکش خوارزمی نے دار الخلافت بغداد پر فوج کشی کی اوسکا ارادہ ہوا کہ عباسیون کو خلافت سے بیدخل کرکے حکومت کا تاج سید علاو الملک ترمذی علوی اپنے مرشد کے سر پر دھرے یہہ خبر خلیفہ ناصر الدین کو معلوم ہوی خلیفہ نے اس عزیمت بد کے باز آنیکے لئے شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی کو برسم رسالت روانہ کیا شیخ نے پہونچکر طریقہ سنت الاسلام کے موافق سلطان کو سلام کیا اوس نے براہ تکبر جواب سلام دیا او نبیٹھنے کے لئے اجازت دی شیخ نے کھڑے ہی کھڑے ایک خطبہ عربی زبان مین پڑھا جسمین فضائل آل عباس اور بالتخصیص صفات حمیدہ خلیفہ ناصر الدین اللہ کے اور ایک حدیث ممانعت ایذا رسانی آل عباس کی نقل کی سلطان نے نہ سنی اور تین لاکہہ پیادہ اور تین لاکہہ سوار ہمراہ لیکر دار الخلافت بغداد کو روانہ ہوا جب اسکی فوج عقبہ حلوان تک پہونچی بتائید اقبال ناصر الدین اللہ فصل خریف کے ابتدا موسم مین اسقدر بے موسم

برف کی بارش ہوئی کہ لشکر کے ہزارون آدمی بیکار ہو گئے راستے بند ہوے سلطان نے راستہ بدلنا چاہا مگر وہان بھی خبر پہونچی کہ چنگیز خان تاتاری ایک بھاری لشکر کے ساتھ سلطانی علاقہ مین داخل ہو گیا ہے اسلئے یہہ بڑا نیشاپور بخارا پہونچا اور جوجی خان چنگیز خان کے بیٹے کے ساتھ لڑ کر شکست کھائی جنگ سے اول اسکے ہمراہ چار لاکھہ فوج تھی مگر اس نے اپنے کم بختی سے وہ فوج بخارا وعراق وخوارزم کی حفاظت کو بھیجدی پہر شکست کھا کر یہہ نخشب کو چلا گیا اور اپنی والدہ ترکان خاتون وعیال واطفال کو معہ خزانہ وجواہر مازندران مین بھیجکر قلعہ قارون مین رہنے کا حکم دیا نخشب کے قریب چنگیزی فوج گئی تو یہہ عراق بہاگ گیا وہان سے گیلان پہونچا اور خبر پائی کہ قلعہ مارون مغلون نے لیا ہے اور اہل وعیال واطفال خوردسال معہ نقد وجنس مغلون کے قبضہ مین آگئے یہہ سنکر سلطان کو غشی آگئی اور بیہوشی مین مرگیا خیمہ واسباب شاہی اوس کے فوج نے لوٹ لیا سلطان کو کفن تک نملا +۔

پند بے نفس اور صلح کل انسان سے مناظرہ منع ہے اور جواب دینا بے پوچھے جہل ونادانی ہے ۔

سرنگون ہو جو کہ اپنے سامنے ناروا ہے دوستون سے دشمنی		دوستواس سے اکڑنا منع ہے صلح کے خواہان سی لڑنا منع ہے	

حکمت تین کام کرنیکے وقت انسان کو تامل وتوقف درکار ہے **اولاً** جب کسی کے ساتھہ بدی یا گناہ کرنے پر مستعد ہو **ثانیاً** جب معترض کے سوال کا جواب دینے لگے **ثالثاً** اسوقت جب کسی غیر نامحرم آدمی کے روبرو اپنے دل کے راز

کہنے کا ارادہ ہو جاے ❖

نفس بد آرد ترا گر بر بدی	در توقف کن دمے چند انتظار
فکر کن ہنگام آغاز عمل	تا نگردی منفعل انجام کار
راز خود بر غیر خود افشا مکن	تانگردی منفعل انجام کار

ابو نصر محمد ظاہر باللہ بن ناصر الدین اللہ

۳۵ یہہ پینتیسوان خلیفہ خاندان عباسیہ کا ۶۲۲ ہجری مین تخت نشین ہوا اس نے محاصل خلاف شرع معاف کر دیا اور جو لوگ بنظر مطالبہ دیوان خلافت مین قید تھے اونکو آزاد کیا اور دس ہزار اشرفیان دار القضار مین بھیجکر قاضی کو حکم دیا کہ جو لوگ بعلت مطالبہ قرض ماخوذ ہین اون کے مدعیون کو دیکر ماخوذین کو چھوڑ دین - اس نے کل نو مہینے پندرہ دن سلطنت کی آخر ۶۲۳ ہجری مین دنیا و اہل دنیا کو چھوڑا مرد دانشمند اور رعایا پرور تہا اس کا قول ہے ❖

قول بندگان خدا کی عیب جوئی کرنا بدترین عیب ہے ❖

حکمت کمینہ آدمی کی چار علامتین ہین اولاً اپنے عیب سے چشم پوشی کر کے غیر کے عیبون کو دیکھتا ہے **ثانیاً** بخل سے بھرا ہوا ہوتا ہے **ثالثاً** بدخلقی کرتا ہے **رابعاً** خدا کی عبادت مین کاہل و سست رہتا ہے ❖

فی الحقیقت ہے کمینہ آدمی	بے ادب بد سیرت و بے آبرو
کاہل و بدخوی و بدخلق و بخیل	دوستون کا عیب جوئی و عیب گو

پند انسان کو چاہئے کہ اخلاق الٰہی سے مہذب ہو اگر کسی کے عیب پر نگاہ پڑجاے تو

اوسکا پردہ پوش بنے نہ پردہ در تاکہ مقبول خالق و عزیز خلایق ہو ۔

خدا کرتا ہے سب کی پردہ پوشی	اُسی کا نام ہے ستار و غفار
اگر تو بھی کسی کا عیب دیکھے	چھپا مت لا زبان پر اسکو زنہار

نصیحت اپنے اور غیر کے عیب ظاہر کرنیوالے سے ڈرو کیونکہ جب وہ پیٹھ پیچھے پردہ دری کرتا ہے تو اپنی و غیر کی ذلت سے وہ کب ڈرتا ہے

اپنی ذلت کا نہو جسکو خیال	ایسے بے غیرت سے بیشک خوف کر
بندہ چالاک اور بے باک سے	خوف کر ای بندہ پرور خوف کر

پند جو شخص تیرے روبرو کسی کا عیب زبان پر لائیگا یا چغلی کہائیگا تیرا عیب بھی اور کسی کے پاس پہونچائیگا *

بدزبان جو آکے تیرے روبرو	عیب لوگون کے زبان پر لائیگا
رکھہ یقین بیشک کہ وہ تیری بھی عیب	کان مین ہر ایک کے پہونچائیگا

ابو جعفر منصور المستنصر باللہ عباسی

یہہ چہبیسوان[۲۶] خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہے ۶۲۳ھ مین بعد انتقال اپنے باپ کے خلافت کے تخت پر متمکن ہوا سولہ برس دو مہینے سات دن مسند آرا ے حکومت رہا آخر ۶۴۰ھ ہجری مین اس خلیفہ نے دینا اور اہل دنیا کو رخصت کیا ۔ عدالت پیشہ ورعایا پرور تھا ۔ اہل علم و دیانت دار و ن کی صحبت غنیمت جانتا ۔ اسلام کی تقویت اور تائید کیطرف زیادہ مائل تھا ۔ جمعہ کے دن خلیفہ کے نام جب خطبہ پڑھا گیا روپیہ اور اشرفیون کے تھیلیان حاجتمندون پر ایثار کی گئین ۔ شعراء نے قصاید پڑھے اور خلعت و جائزہ سے سرفراز ہوے ۔ عیدین کے دن علما اور مشایخ اور مسجد کے اماموں کو انعامات و صدقات سے مالا مال کردیا دار الخلافت بغداد کے محلون مین

دارالضیافت مقرر کیا وہان ہر قسم کے کھانے مہیا رہتے تھے جو حاجتمندون اور واردین وصادرین کے لئے وقف تھے۔ اسکے وقت علم نے کمال ترقی پائی نظامیہ مدرسہ کے علاوہ ایک اور مدرسہ سلطانی تعمیر کرایا جسمین ایک بڑا کتب خانہ رکھا۔ حنفی وشافعی ومالکی وحنبلی معلمین اور علماے معقول ومنقول درس کیلئے مواجب کثیرہ پر مقرر کئے گئے اور ایک دارالقرات بنایا گیا اچھے اچھے قاری تعلیم قرارت کیلئے مامور کئے گئے طلبار وعلما کے لئے کھانا شاہی مطبخ سے جاتا تھا اور ایک دارالشفا جاری کیا گیا جہان بیمارون کو دوا اور غذا ملتی تھی۔ اس خلیفہ کے عہد خلافت مین عراق عرب رشک بہشت آسمانی تھا +

حکایت

ایک بار عید کے دن یہہ خلیفہ صبح کے وقت لب بام برآمد تھا دیکھا کہ لوگون کے گھرون کی دیوارون پر دھوئے ہوئے کپڑے سوکھ رہے ہین وزیر سے اسکا سبب پوچھا وزیر نے عرض کیا کہ آج عید کا دن ہے لوگون نے عیدگاہ جانیکے لئے کپڑے دھوکر سوکھنے کے لئے ڈالے ہین جب سوکھ جائینگے پہنکر عیدگاہ جائینگے یہہ سنکر خلیفہ نے جانا کہ میری رعایا ایسی مفلس ونادار ہوگئی ہے کہ دھوبی سے کپڑے دھلانیکی بھی وسعت نہین رکھتی انکی خبرگیری ضرور ہے پس یہہ تجویز کی کہ بیشمار سونیکی گولیان بنوائین اور حکم دیا کہ جب ہم رات کے وقت لب بام آیا کرین غلام یہہ گولیان غلیلون مین رکھکر پھینکا کرین کہ وہ گولیان لوگون کے گھرون مین جا پڑین اور وہ اون سے آسودہ حال ہون +

حکمت جیسے کہ سائل سخی کی سخاوت کا محتاج ہی اس سے زیادہ سخی کی سخاوت سائل کے حاضر ہونیکی محتاج ہے پس اگر سائل صابر و شاکر ہے تو سخی کی سخاوت خود اسکی تلاش مین مصروف ہوگی اور جس جگہہ و مقام مین وہ ہوگا ڈھونڈھکر حصہ پہونچائیگی کیونکہ کریم کا صبر و توقف اسکا نقص ہے اور مفلس محتاج و نادار کا صبر و استقلال اُسکا کمال

رزق مت ڈھونڈھو کہ وہ رزاق کریم		جس جگہ ہوگے وہان پہونچائیگا	
تم سی زیادہ تپہ خود عاشق ہی رزق		تم کو خود وہ ڈھونڈھنے کو آئیگا	

ابو احمد عبد اللہ المستعصم باللہ عباسی

یہہ آخری خلیفہ خاندان عباسیہ کا ہی ٦٠٩ھ ہجری مین پیدا ہوا اور ٦٤٠ھ ہجری مین تخت خلافت پر متمکن ہوا سولہ سال اس نے سلطنت کی ٦٥٦ھ ہجری مین ہلاکو خان نے اسکو شہید کیا - یہہ خلیفہ بڑا دولتمند اور صاحب سطوت و حکومت تھا اسکے وقت خلافت نے یہہ زینت پائی تھی کہ کبھی ظہور مین نہ آئی تھی سلاطین شرق و غرب و شاہان عجم و عرب اسکے باج گذار اور فرمان بردار ہو گئے تھے - مورخین نے لکھا ہے کہ جب سواری اس خلیفہ کی عیدگاہ یا جامع مسجد اور بعض مقامات متبرک کو جاتی تھی تو لوگ سر راہ نشست گاہین کرایہ لیکر بامید زیارت بیٹھتے تھے ایک مرتبہ حساب کیا گیا تھا تیس ہزار دینار جو اس زمانہ کی اشرفی تھی مالک مکانون کو کرایہ ملا تھا ایک لاکھ چوبیس ہزار سوار خلیفہ کے رکاب مین رہا کرتے تھے -

٦٤٢ھ ہجری مین مویدالدین علقمی منصب وزارت سے سرفراز ہوا چونکہ یہ شیعہ تھا

اسلئے خلیفہ کے فرزند محمد ابوبکر کو اسکے ساتھہ مذہباً عداوت ہوگئی اور باہمی نزاع سے یہان تک طول کھینچا کہ وزیر نمک حرامی پر آمادہ ہوگیا اور اپنے تعصب ہی سے اتنی بڑی سلطنت کو ہلاکو کے ہاتھہ سے تباہ کرادیا اس نے چاہا تھا کہ بجاے آل عباس کوئی علوی نسب خلیفہ مقرر ہو کہ مذہب باطل یعنی رفض کو عروج ہو مگر اوس تاتاری حبشی نے نہ آل علی کو خاتم خلافت دی اور نہ اوس کافر نعمت علقمی کو اوسکے اعانت کا صلہ دیا بلکہ اس کفران نعمت ومنافقانہ چال کی پاداش مین آب شمشیر سے اوسکی پیاس بجھائی اسی کا ایک دوست نصیر الدین طوسی شیعی مذہب تھا کہتے ہین کہ یہہ طوسی خلقی تھا اور سید مجد الدین محمد بن حسن طاؤسی شیعی اور بدر الدین یوسف شیعی تھا نے جو بڑے امیر تھے اونھون نے وزیر سے ملکر دار الخلافت بغداد کو برباد کرایا *

چنانچہ شیخ سعدی رح نے زوال ملک خلیفہ مستعصم باللہ مین جو مرثیہ نظم فرمایا ہے ہدیتاً ذیل مین حوالہ قلم ہے *

فی مرثیہ المستعصم

آسمان را حق بود گر خون ببارد بر زمین
بر زوال ملک مستعصم امیر المومنین

ای محمد گر قیامت می برآری سر ز خاک
سر برآور وین قیامت در میان خلق بین

نازنینان حرم را خون خلق نازنین
ز آستان بگذشت و ما را خون دل از آستین

زینہار از دور گیتی و انقلاب روزگار
در خیال کس نگشتی کانچنان گردد چنین

دیده بردار ای که دیدی شوکت بیت الحرام
قیصران روم سر بر خاک و خاقان بر زمین

خون فرزندان عم مصطفی شد ریخته ‌‌ ‌ هم بران خاکی که سلطانان نهادندی جبین

وه که گر بر خون آن پاکان فرود آید مگس ‌ ‌ تا قیامت تلخ گردد در دهانش انگبین

بعد ازین آسایش از دنیا نباید چشم داشت ‌ ‌ مرد را انگشتری ماند چو برخیزد نگین

دجله خون آبست زین پس گر نهد سر در نشیب ‌ ‌ خاک نخلستان را کند با خون عجین

روی دریا در هم آمد زین حدیث هولناک ‌ ‌ می توان دانست بر رویش ز موج افتاده چین

گرنه بیهودست و بیحاصل بود شستن بآب ‌ ‌ آدمی را حیرت از دل هست از داغ چنین

نوحه لایق نیست بر خاک شهیدان زانکه هست ‌ ‌ کمترین دولت مر ایشان را بهشت برترین

لیکن از روی مسلمانی و راه مرحمت ‌ ‌ مهربان را دل بسوزد در فراق نازنین

باش تا فردا که بینی روز داد و رستخیز ‌ ‌ کز لحد با روی خون آلوده برخیزد دفین

در زمین خاک قدمشان توتیای چشم بود ‌ ‌ روز محشر خون شان گلگونهٔ رخسار عین

قالب مجروح گر در خاک و خون غلطد چه باک ‌ ‌ روح پاک اندر جوار لطف رب العالمین

تکیه بر دنیا نشاید کرد و دل بر وی نهاد ‌ ‌ کآسمان گاهی بمهرست ای برادر گه بکین

چرخ گردون با زمین گوئی دو سنگ آسیاست ‌ ‌ در میان هر دو روز و شب دل مردم ببین

زور بازوی شجاعت بر نیاید با اجل ‌ ‌ چون قضا آید نماند قوت رای رزین

تیغ هندی بر نیاید روز هیجا از نیام ‌ ‌ شمشیر مردی ما که باشد مرگ پنهان در کمین

تجربت بی فائده ست آنجا که برگردید بخت ‌ ‌ حمله آوردن چه سود آنرا که برگردید زین

گرگ سانند از پی مردار دنیا جنگجوی ‌ ‌ ای برادر گر خردمندی چو سیمرغان نشین

ملک دنیا را چه قسمت حاجت اینست از خدای ‌ ‌ کو نگهدارد بما بر ملک ایمان و یقین

یا رب این رکن مسلمانی بما آباد دار ‌ ‌ در پناه شاه عادل پیشوای ملک و دین

خسروِ صاحبقران غوث زمان بوبکر سعد — آنکہ اخلاقش پسندیدست و اوصافش گزین

مصلحت بود اختیار رای روشن بین او — زیر دستان را سخن گفتن نشاید جز چنین

لاجرم در بحر و برش و اعیان دولت اند — لاجرم ہزاران آفرین بر جمالش از جہان آفرین

روزگارت باسعادت باد و سعدی مدح گوی — رائیت منصور و بخت یار و اقبالت قرین

فائدہ ہر فتنہ جس سے ملک مین تباہی اور قوم مین افلاس آجاتا ہے وہ فتنہ مذہب کا ہوتا ہے جب کوئی قوم تعصب اختیار کر لیتی ہے آفت اور بلا اوس قوم کی عاشق ہو جاتی ہے انواع و اقسام کے فتنہ اوٹھہ کھڑے ہوتے ہین جس نے کتب تواریخ کی سیر کی ہے وہ سمجھ سکتا ہی کہ جس سلطنت مین مختلف مذاہب اور مختلف خیالون کے لوگ عامل اور حاکم ہوئے ہین وہ سلطنت ایک نہ ایک دن مٹ کر رہی +

نکتہ تین چیزین تین شخصون کو مضرت رسان ہین اولاً امرا د دولت اور ارکان سلطنت کا فساد ثانیاً علما کی طمع ثالثاً فقرا کی ریاکاری +

ملک مین گر ہو کہین پیدا فساد — پہونچیگا اس سے ضرر حکام کو

فاضل طامع فقیر باریا — کرتے ہین بدنام اپنی نام کو

نکتہ پچیس آدمیون سے نفرت کرنا ضرور ہے اول ناشاکر دوم بدعہد سوم مفتری چہارم دروغگو پنجم منافق ششم خائن ہفتم غابن ہشتم غاصب نہم فاسق و فاجر دہم شرابی یازدہم قمارباز دوازدہم پور سیزدہم فتنہ انگیز چہاردہم نمک حرام پانزدہم فریبی شانزدہم بیوفا ہفدہم دغاباز ہژدہم شہوت پرست نوزدہم بے علم جاہل

بستم عالم بے عمل بست و یکم بے حیا و بے شرم بست و دوم زود رنج بست و سوم پر غصہ کینہ توز بست و چہارم بخیل بست و پنجم حاسد۔

نکوئی با بدت گر در زمانہ — تو در بزم نکوکاران قدم نہ
ہرا یا کن گریز از صحبت بد — نہ بر دوش خود بار الم نہ

حکمت دشمن تین طرح کے ہوتے ہین اولاً خالص دشمن ثانیاً منافق ثالثاً حاسد۔ خالص دشمن جانکا دشمن بظاہر و باطن ہوتا ہے منافق بظاہر دوست و بباطن دشمن حاسد صرف جاہ و مال و عزت کا دشمن ہوتا ہے۔

دشمنون سی چھوڑو بیشک دوستی — دیکھہ مت چہرہ کسی بدخواہ کا
دوست جتنے ہین تیری اہل نفاق — دام مین انکے نہونا مبتلا
آنے مت دینا کبھی حاسد کو پاس — ورنہ غم کھائیگا اور پچھتائیگا

سلطان محمود غزنوی

یہہ سلطان اولوالعزم بادشاہون مین گذرا ہے اسکے وقت غزنی کی سلطنت نے کمال رونق پائی مملکت وسعت مین آئی جس مہم پر یہہ لشکر لیکر گیا فتح و نصرت استقبال کو آئی قانون الٰہی کا پابند اور آئین محمدی کا مطیع فقراء کی خدمت مین بخلوص و عقیدت حاضر ہوتا تھا شیخ الشیوخ ابوالحسن خرقانی نے اپنا خرقہ مرحمت فرمایا تھا جنگ سومنات مین جب اسکی سپہ نے یاس کا چہرہ دکھا یا تھا اسی خرقہ کے توسل سے امداد دین پر فتح نمایان حاصل کی شریعت بیضا کی

حمایت اور توحید کی اشاعت اسکا اصلی مقصود تہا ابو العباس قادر باللہ بن
اسحاق خلیفہ عباسیہ نے اسکو خلعت سلطانی بھیجا اور سیف الدین یمین الدولہ خطاب
بخشا اِس سلطان غازی کے مفصل حالات مبسوط کتابون مین مندرج ہین۔
فائدہ سلطان محمود اوّل سیستان کے ملک پر قابض ہوا اور وہان کے بادشاہ
کو مغلوب کیا دوم راجہ بہیر کو جسکا قلعہ بہیکانیر کے شمال اور ملتان کے جنوب
مین تہا مغلوب کیا سوم لڑائی اسکی راجہ جیپال والی لاہور کے ساتہہ بمقام پشاور
ہوئی راجہ شکست کہا کر مقید ہوا چہارم پشاور کے فتح کے بعد اِس نے ہند کو فتح
کرنے کے ارادہ پر قدم بڑہایا اور قلعہ ٹہنڈ اٹک جا کر اوسکو فتح کیا مال و دولت بہت
سا لیا اور راجہ جیپال کو بہت سا نذرانہ لیکر قید سے مخلصی دی اور تاج بخشی کی مگر
راجہ لاہور مین جا کر غیرت کے مارے آگ مین خود بخود جلکر مرگیا انگپال اپنے بیٹے کو جانشین
کر گیا پنجم بڑی بہاری لڑائی سلطان محمود کی ایلک خان والی ماورالنہر کے ساتہہ
ہوئی اسکا مجملاً حال یہہ ہے کہ پہلے اِن دونو پادشاہون مین کمال اتحاد تہا اور ایلک خان
کی لڑکی محمود کے نکاح مین تہی مگر جن دنون مین کہ محمود ہندوستان گیا ایلک خان نے
بیوفائی کرکے خراسان پر قبضہ کرلیا یہہ خبر پاکر سلطان محمود ملغار خراسان پہنچا اور
ایلک خان کی فوج اور عاملون کو نکالدیا پھر ایلک خان بذات خود لشکر لیکر آیا اور جنگ
مین شکست پاکر بہاگا آخر پکڑا گیا اور بہت سا خراج دینے کے بعد رہا ہوا۔
ششم حملہ سلطان محمود کا ملتان پر ہوا اور ابو الفتح ملحد کو سیدہا کیا گذشتہ سالونکا خراج
اوس سے لیا ہفتم اِس سفر مین مقابلہ سلطان محمود کا راجہ انگپال پسر راجہ جیپال سے
ہوا اور شکست کہا کر لاہور سے کشمیر کو بہاگ گیا ہشتم ۳۹۹ ہجری مین سلطان محمود نے پہر ہندوستان

کو کوچ کیا انگپال راجہ لاہور بمالغت پیش آیا اور راجہ اجین وکالنجر ودہلی اور اجمیر وغیرہ سے اوس نے مدد طلب کیا اور سبنے بلا تامل اپنی اپنی فوجین بہیجدین اور قوم کہکہر کوہستانی ہندو بہی انگپال کے مدد کو آپہونچے اور تمام جمعیت چار لاکہہ سے زیادہ تہی اور کئی ہزار ہاتہی اور منجنیق اون کے ہمراہ تہے سلطان محمود کے ہمراہ صرف بارہ ہزار سوار جرار تہے سلطان محمود نے پہلے چار ہزار سوار کو ہندؤن پر حملہ کرنیکا حکم دیا جب وہ حملہ آور ہوے تو قوم کہکہر کوہستانی چستی کے ساتہہ اون کے مقابل ہوے کہ سلطانی سوار نصف سے زیادہ کام آئے سلطان محمود نے اور سوار اونکی مدد کو بہیجے اونپر استدر ہندو جمع ہوکر آئے کہ وہ ان کے ہجوم مین نظر نہین آتے تہے یہہ حال دیکہکر سلطان نے کل فوج کو آگے بڑہنیکا حکم دیا جب لڑائی خوب گرم ہوئی دفعتاً ایک تیر بحکم تقدیر انگپال کے ہاتہی کے پیشانی پر ایسا لگا کہ ہاتہی کے مغز تک پہنچا ہاتی تیر کہاکر چیختا ہوا الٹا بہاگا لشکر ہنود نے جب راجہ کو بہاگتے ہوے دیکہا سب کے سب بہاگ نکلے سلطان محمود نے تعاقب کیا تمام خزانہ اور بہت سا مال غنیمت غازیان ہوا اس فتح کے بعد سلطان محمود قلعہ بہیم وکوٹ یعنے کانگڑہ گیا وہان بہی نصرت وظفر نے اسکا ساتہہ دیا پہر جوالا دیوی کے مندر کا رخ کیا پوجاریون نے فی الفور مندر کے دروازے کہول دئے سلطان محمود داوسمین داخل ہو کر مندر کے بڑے خزانہ پر متصرف ہوا ساٹہہ لاکہہ دینار طلائی نقد سات سو من سونے و چاندی کی اینٹین دو سو من سونا خالص دو ہزار من چاندی بیس من جواہر اور مونگا ہیرا۔ لال موتی نیلم زمرد۔ سبزہ۔ فیروزہ وغیرہ۔ جو بہیم میں کیوقت کا اوسمین تہا یہہ مال لیکر محمود نے غزنی کا راستہ لیا۔ نہم سنہ ۴۰۰ ہجری مین محمود پہر ملتان تک آیا اور ابو الفتح حاکم ملتان کو

قید کرکے لیگیا دہم سنہ ۴۰۱ھ مین سلطان محمود نے کوہ غور پر چڑھائی کی اور فتح پاکر
محمد سوری اور حسن اوسکے بیٹے کو قید کر لایا یازدہم سلطان محمود غرجستان پر چڑہائی
کی اور قوم ساڑ پر فتح پاکر ابو نصر حاکم کو پکڑ لایا دوازدہم[۱۲] سنہ ۴۰۲ھ مین محمود پہر ہند کو
آیا اور شہر تہانیسر مین صدہا بت خانے گرادئے ہزارہا اسیر ہوے بہت سا مال ملا
سیزدہم[۱۳] مہم فتح خوارزم ہے پہلے وہان کا حاکم ابو علی بن مامون سلطان محمود
کا بہنوئی تہا جب وہ مرگیا اوسکا بہائی مامون بن مامون حاکم ہوا اوسنے الحکم سلطان کے
خوارزم مین خطبہ سکہ سلطان کے نام کا جاری کیا اسپر ایک درباری امرا اوسکے برخلاف ہوگئے اور اسکو
قتل کر ڈالا یہہ خبر پاکر سلطان محمود نے خوارزم کا رخ لیا اور بنا لتکین سپہ سالار کو شکست
دیکر محبوس و مقتول کیا چہاردہم[۱۴] حملہ سلطان محمود کا قنوج پر ہوا اس سفر مین سلطان نے
سنہ ۴۰۹ھ کے آغاز مین ایک لاکہہ بیس ہزار سوار ساتہہ لیکر پہلے پشاور پہونچا پہر پہاڑی
راستے سے کشمیر آیا راجہ نے اطاعت منظور کر لی اور سلطان کے ہمراہ رہبر کر دے سلطان
بڑی بڑی مشکل گذار پہاڑون سے گذر کر ایک بلند ٹیلہ پر جا پہنچا وہان مستحکم قلعہ بنا ہوا
تہا وہان کے راجہ نے سلطان کی ہدایت سے اسلام قبول کر لیا اور بت پرستی سے
توبہ کی پہر وہان سے گذر کر سلطان قلعہ سند کہ یا ستو کہہ پر پہنچا راجہ وہان کا کلیچند
نام تہا وہ بمقابلہ پیش آیا اور سخت لڑائی ہوئی پچاس ہزار ہندو مارے گئے اور راجہ نے
بہی خودکشی کر لی اوس مقام پر ایک بڑا بتخانہ تہا دو بت اوسمین سونیکے تہے ایک بت کے
آنکہون مین دو یاقوت گران بہا قیمتی پچاس پچاس ہزار دینار سرخ کے تہے دوسرے
بت کے ایک آنکہہ مین یاقوت ازرق چار سو مثقال وزن کا تہا اور سونا دونون بتون کا
اٹہہ ہزار اٹہہ سو مثقال چار سو بت اوسمین چاندی کے تہے سلطان نے وہ تمام دولت

لشکر اسلام پر تقسیم کردی اور بہت خانہ گرادیا وہان سے نکل کر سوم شعبان سنہ [illegible] ہجری
کو سلطان قنوج مین یکایک جا پہنچا جاتے ہی شہر کا محاصرہ کرلیا اور دریائے گنگ کے
کنارے سات قلعے سنگین بنے ہوے تھے وہ ساتون سات روز مین فتح ہوے
پھر شہر مفتوح ہوا راجہ نے اطاعت منظور کر لی اور جان و مال سے امان پائی ۔
اوسکا شہر معہ خزانہ پھر اوسکے حوالہ ہوا وہان سے سلطان قلعہ چنڈپال کیطرف گیا
اور اوسکو فتح کیا پھر متھرا کا رخ لیا وہان پہنچکر بت خانے مسمار کئے اور دولت و مال
سے مالامال ہو کر دار السلطنت غزنی پہونچا اور ایک عالیشان مسجد بنوائی پندرہوان[۱۵]
حملہ سلطان کا پھر ہند پر سنہ ۴۱۳ھ مین راجہ انندا کالنجر کے حاکم کی سرکوبی کے لئے ہوا
کیونکہ اس راجہ نے باتفاق اور راجاؤن کے راجہ قنوج پر بعلت اطاعت سلطانی یورش
کی تھی اوس نے سلطان کو اطلاع دی تھی مگر جب سلطان ہند مین آیا تو سنا کہ راجہ
قنوج قتل ہو چکا ہے اسلئے سلطان نے غضبناک ہو کر راجہ کالنجر کے شہر کو گھیر لیا اور اوسکے
ملک کو تاراج کردیا اور بسبب کسی امر ضروری کے ناتمام چھوڑ کر دار السلطنت غزنین کو
چلا گیا ۔ سولہوان[۱۶] حملہ سلطان کا راجہ جیپال ثانی پسر انندپال فرزند جیپال والی
لاہور پر ہوا اس جرم مین کہ اوس نے قنوج کے مہم مین راجہ کالنجر کی مدد کی تھی سلطان نے
لاہور پہنچکر شہر کو مفتوح کیا رعایا کو لوٹ لیا حویلیان مسمار کین راجہ جیپال کالنجر
بھاگ گیا اوس روز سے کل علاقہ پنجاب کا تھانیسر تک غزنین کی قلمرو مین شمار ہوا سلطانی
ناظم لاہور مین مقرر ہوا سترہوان[۱۷] حملہ سلطان کا سومنات پر ہوا یہہ ایک بہت بڑا
عالیشان مندر ہندوؤن کا حد جزیرہ نما گجرات مین ایک ٹیلہ پر تھا ہر چاندرات ہو
وہان ایک لاکھہ سے زیادہ جمع ہوتے تھے برسوین دن پچاس لاکھہ آدمی تک

اجتماع ہوجاتا تھا خزانہ نقد سونا چاندی جوہرات وہان اسقدر تھا کہ کسی بادشاہ
کے خزانہ مین نہوگا دوہزار برہمن پوجاری اور دوہزار گانون اوسکے مصارف
کے لئے راجاؤن کیطرف سے وقف تھے بڑے بت کے سرپر دوسومن وزنی
سونے کی زنجیر جڑا ولٹکتی تھی جسکے ساتھ ایک سومن سونیکا گھنٹہ تھا تین سو
حجام اور تین سوگوئے اور پانسو باکرہ عورتین ناچنے گانے والیان تھین مندرکا
مکان بڑا سنگین لاکھون روپیہ کی تیاری کا بنا ہوا تھا کروڑون روپیہ کا جواہرات
بت خانہ کی دیوارون مین نصب تھا سلطان محمود براہ ملتان سومنات گیارہ
مین بڑے بڑے شہر فتح کئے صدہا بت خانہ گراتا ہوا وہان پہونچا بڑی گھمسان
کی لڑائی ہوئی اودہر ہنود سومنات کی پرتما سے لپٹ لپٹکر زار زار روتے اور دعا
مانگتے تھے ادہر لشکر اسلام مین اللہ اکبر کی تکبیر بلند تھی۔ آخرش سلطان محمود
مع فوج کے فتح کا نقارہ بجاتا ہوا قلعہ مین داخل ہوا اور دروازہ پر نشان محمودی
لہرانے لگا تمام بت توڑ دئے گئے جب بڑے بت کی نوبت آئی پوجاریون نے
کہا کہ سلطان اسکے ہم وزن جواہرات لے لے مگر اسکو بدستور رہنے دین سلطان نے
ایک نہ مانی اور اپنے ہاتھ سے گرز مارکر توڑ ڈالا جب وہ پھوٹا تو اوسکے پیٹ سے
اسقدر جواہرات نکلا جو اوسکے ہم وزن سے کئی وزن زیادہ تھا بڑا بت سفید
پتھر کا بنا ہوا تھا پانچ گز لمبا تھا دو گز زمین مین اور تین گز باہر نمودار تھا۔ دو
ٹکڑے اوسکے ایک مکہ معظمہ اور دوسرا مدینہ منورہ پا انداز کرنیکے لئے بھیجا اور
دو دار السلطنت غزنین کو بھجوا دیا کہ ایک جامع مسجد اور دوسرا دیوان عام کے
دروازے پر ڈالدیئے بیس لاکھ درہم طلائی مسکوک بیشمار سونا غیر مسکوک اور چھہ طلائی ستون

بت خانہ کے جن مین الماس ویاقوت وزمرد کے نگینے جڑے ہوے کئی سو مہار شتر چاندی کا لدا ہوا فتح نصیب غازیان ہوا۔

حق پرستی گر تجھے مطلوب ہے رشتۂ الفت خدا اپنے سے جوڑ	ہو مسلمان بت پرستی چھوڑ دی توڑ دے بیشک بتون کو توڑ دی

پند خالق سے ڈرنے کا نتیجہ رحمت ہے مخلوق سے خوف کرنیکا انجام زحمت ہے۔

بتون کی نہ جور وجفا سے ڈرو بتون سے ہی ڈر تمکو کس بات کا	نہ کفار ورآزار ما سے ڈرو خدا کے ہو بندے خدا سے ڈرو

نکتہ انسانون مین بدترین وہ انسان ہے جو خدا کے بغیر بتون کو پوجے اور اونسے محبت رکھے۔

یہہ ممکن ہی کہ ہو حاصل عزیزو	محبت بت پرستی مین خدا کی

حکمت حق کی ذات صفات مین دوئی کو دخل نہین ہے کیونکہ وہ ایک ہی اور ایک کی وحدت مین دوئی نہین سماتی ہے پس بتون کی پرستش سے باز آو۔

ایک بن جاؤ دوئی کو چھوڑ دو وہ خدا جب ایک ثابت ہو چکا	رشتہ یک رنگی سے اپنا جوڑ دو اور جتنے رکھتے ہو بت توڑ دو

حکایت

سلطان محمود کے عہد مین ایک شخص نے ہزار دینار کی تھیلی سربمہر امانتاً قاضی کے سپرد کر کے سفر کو چلا گیا جب واپس آیا تو تھیلی واپس لی اور اسکو کھولکر دیکھا تو بجاے دینار سرخ تانبے کے دینار پائے قاضی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ

تیری سربمہر تھیلی تیری حوالہ کردی ہے مجھے کیا معلوم کہ اسکے اندر کیا تھا ناچار قاضی سے
نا امید ہوکر مدعی سلطان محمود کے پاس گیا اور سارا قصہ عرض کیا بادشاہ نے
سمجھا کہ بے ایمان قاضی نے تھیلی چیر کر اسکے دینار سرخ نکال لئے ہین اور پھر تانبے
کے دینار بھر کر تھیلی کسی استاد رفوگر سے سلائی ہے جسکا رفو بادی النظر مین معلوم
نہین ہوسکتا یہہ امر سوچکر مدعی کو حکم دیا کہ تین روز کے بعد حاضر ہونا اور خود یہہ
تجویز کی کہ اسی رات کو اپنے خوابگاہ کا فرش ایک طرف سے پھاڑ ڈالا اور خود
علی الصباح سوار ہوکر شکارگاہ چلا گیا بادشاہ کے جانیکے بعد فراش نے جب فرش شاہی
پھٹا ہوا دیکھا تو بہت گھبرایا اور جانا کہ اب سیاست سلطانی سے نجات ملنا محال ہے
آخر رفوگر کی تلاش مین نکلا اتفاقاً اوسی اُستاد رفوگر سے جس نے وہ دیناروںکی
تھیلی قاضی کے کہنے سے رفو کی تھی شاہی مسند کو بھی رفو کرایا اور بادشاہ کے آنے
سے پیشتر وہ مسند بچھادی رانکو جب بادشاہ شکارگاہ سے واپس آیا مسند کو درست
پایا فی الفور فراش کو بلایا اور حال دریافت کیا فراش نے سب کیفیت بے کم
وکاست بیان کردی پھر رفوگر کی طلبی ہوئی اور وہ اصل تھیلی دکھا کر حال پوچھا
اس نے عرض کی کہ ہان اسی سال مین نے یہہ تھیلی بحکم قاضی رفو کی تھی اوسوقت
اسمین تانبے کے دینار بھرے ہوے تھے یہہ حال تحقیق کرکے بادشاہ نے
قاضی کو بلوایا اور سخت مواخذہ کے بعد ہزار دینار سرخ قاضی سے مدعی کو دلوادیا
اور قاضی سے پچاس ہزار جرمانہ لیکر قضاعت سے معزول کردیا ۔

قاضی و مُلا و مفتی و فقیہہ	ہین یہہ چارون چار ارکان جہان
اُنسے گر ہو جاے سرزد کار بد	الامان ہے الامان ہے الامان

حکایت

سناکے حاکم نے ایک سوداگر کا مال ناحق لے لیا وہ سلطان محمود کی خدمت مین آیا اور داد خواہ ہوا سلطان نے اپنا مہری پروانہ سوداگر کے استرداد مال کیلئے حاکم کے نام روانہ کیا مگر حاکم نے اوسکا مال مسترد نکیا سوداگر بحالت یاس واپس آیا اور اپنا حال بیان کیا اوسوقت سلطان محمود کسی خیال مین مستغرق تھا سوداگر کا حال سنتے ہی چین برجبین ہوگیا اور کہا کہ اگر وہ تیرا مال نہین دیتا تو مین کیا کرون سوداگر نے عرض کیا کہ اگر بادشاہ کچھہ نہین کرسکتا تو مجھسے کیا ہوسکتا ہی فرمایا کہ سر پر خاک ڈال اس نے عرض کیا کہ جب بادشاہ کا حکم نوکر نمانے تو دادخواہ سر پر خاک ڈالنے کے سوا اور کیا کرسکتا ہی سلطان محمود اس تقریر سے سخت متاثر ہوا اور فرمایا کہ مجھہ سے غلطی ہوئی معاف کرو مجھکو چاہئے کہ اپنے سر پر خاک ڈالون یہہ کہکر اوسی وقت مدعی علیہ کی ماخوذی کا حکم دیا جب وہ گرفتار ہوکر آیا تو وہی پروانہ جسکی تعمیل اُسنے نہین کی تھی اسکے گلے مین ڈالا اور گدھے پر سوار کرکے شہر مین تشہیر کرایا اور بعد اس رسوائی کے قتل کیا اور سوداگر کی حق رسی فرمائی ۔

جو بندہ ہو مالک کا خدمت گذار	اطاعت مین حاضر سدا چاہئیے
نمانے جو محکوم حاکم کا حکم	اُسے فی الحقیقت سزا چاہئیے

پند انسان کو چاہئیے کہ جب تک کلی لیاقت پیدا نکرلے بادشاہ کی خدمت کا طلبگار نہو جب خدمت پائے اسکے انجام مین بدل وجان مصروف ہو جائے مالک کے راز کا محافظ ہو اسکی مہربانی پر مغرور نہو جسقدر بادشاہ اُسکی عزت بڑھائے

یہہ تعجز ونیاز پیش آئے اسکے غصہ سے ڈرے رنجیدگی کا خوف کرے *

مہربانی جسقدر مالک کی ہو | چاہئے نوکر کری عجز ونیاز
نکرے اُسکی عنایت پر غرور | گرچہ بجای امیر سرفراز

حکایت

ایک روز ایک غریب سلطان محمود کے پاس دادخواہ آیا کہ ایک ترکی ملازم بادشاہی میری حسین بی بی پر عاشق ہوگیا ہے دوسرے تیسرے رات کو میری گھر آتا ہی اور میری منکوحہ سے ہم صحبت ہوتا ہے اور مجھکو بولنے نہین دیتا بلکہ کہتا ہے کہ اگر تو راز فاش کریگا تو جان سے مارڈالونگا مین اپنی جانکی خوف سے ابتک خاموش رہا آج ہجوم غم نے اپ کی خدمت مین حاضر کیا بادشاہ یہہ سنکر غضبناک ہوگیا اور فرمایا کہ جسوقت وہ آئے اوسی وقت کوتوال کے آدمی کو جو تیرے گھر کے پاس خفیہ مامور ہوگا خبر کردینا اور سلطان محمود نے اسی وقت کوتوال کو بلاکر مستغیث کے گھر کا نشان بتلادیا اور حکم دیا کہ جسوقت کسی مستغیث کے طرف سے اطلاع پہونچی کہ ملزم اسکے گھر موجود ہے تو اُسی وقت بعد ماخوذی مجرم مجھکو اطلاع دینا چوتھی رات کو پھر وہ ترک حسب العادت آیا اور اپنے کام مین مشغول ہوا مستغیث نے خفیہ پولس کو خبر دی اوس نے کوتوال کو اطلاع دی کوتوال اوسیوقت مستغیث کے گھر پہنچا اور ترک کو گرفتار کرکے موقع ہی پر زیر حراست رکھا اور بادشاہ سی جاکر سارا واقعہ عرض کیا بادشاہ کوتوال کے ساتھہ مستغیث کے گھر پہونچا اور بعد دریافت فرمایا کہ چراغ گل کردو جب روشنی جاتی رہی بادشاہ نے مجرم کو آب تیغ سی سیراب کیا جب چراغ روشن کیا گیا مستغیث سے کھانا طلب کیا اُس نے جو کی سوکھی روٹی

وسرکہ پیش کیا بادشاہ نے بخواہش تمام کھایا پھر مقتول کا چہرہ دیکھکر دوگانہ شکریہ ادا کیا مستغیث نے دست بستہ چراغ خاموش کرانے اور کھانا کھانے و دوگانہ پڑہنے کا سبب دریافت کیا فرمایا آج چوتھا روز ہے کہ تونے اپنا حال مجھسے کہا تھا اوسوقت مین نے قسم کھائی تھی کہ جب تک مین تیرا انصاف نکرلونگا کھانا نہ کھاؤنگا آج مین سخت بھوکھا تھا اس لئے بعد قتل مجرم کے پہلے کھانا کھایا اور چراغ گل کرنے مین حکمت یہہ تھی کہ شاید کوئی میرا عزیز ہو اور مین اسے دیکھکر انصاف نکرسکون کھانے سے فارغ ہونیکے بعد جب مین نے اوسکا چہرہ دیکھا تو غیر شخص کو پایا اسلئے دوگانہ شکر بارگاہ احدیت مین ادا کیا ✦

نہین ظالم کو غیر از ظلم حاصل	اٹھاتا ہے ستم آخر ستمگار
جفا جو کو جفا ملتا ہے ثمرہ	سدا آزار پاتا ہے دل آزار

نکتہ شہوت کا بندہ نفس کا تابعدار خدا کے حضور مین ذلیل و خوار ہی بلکہ اوس سے تمام خدائی بیزار ہے ✦

جو ہووے حرص کا پابند بندہ	وہ بندہ ہے کہان بندہ خدا کا
جہان مین اسکی ہی صورت سی بیزار	ہر اک خرد و کلان بندہ خدا کا

حکایت

ایک روز ایک عورت کوہ بلوچ سے جو ممالک رے کے علاقہ مین ہے سلطان محمود کے پاس دادخواہ آئی کہ میرا اور میرے خاندان کا تمام مال اور اسباب لوٹ لیگئے اور راہ آمد و رفت کی بھی بند کردی ہے سلطان محمود نے پوچھا کہ کوہ بلوچ کہان

واقع ہے اُس ستغیثہ نے عرض کی کہ بادشاہ کو چاہیے کہ اسقدر ملک اپنے قبضہ میں رکھے جسکی خبرگیری کرسکے اور اگر ایسا ہو کہ بادشاہ اپنے قلمرو کے ملکون کے نام سے بھی واقف نہو تو اوسکی رعایا کا کیا حال ہوگا سلطان نے یہہ جملہ سنکر فرمایا کہ تو سچ کہتی ہے اسی وقت ایک قافلہ تیار کیا اور بیشمار سیب اونٹون پر لدواکر اُنکی ہمراہ کیا اور چند شیشے زہر ہلاہل کے دے اور فرمایا کہ تم کوہ بلوچ کیطرف جاؤ اور جب موقع پر پہونچو سیبون کو زہر آلود کردو اور بار اوتار کر اونٹون کو جنگل مین چھوڑ دو اور تم سب کمین گاہ مین چھپ ہو جب قطع الطریق آئین اور تمھارا مال لوٹنے لگین تو اُن کے مزاحم نہو نا یہہ حکم سنکر وہ قافلہ عورت کے ساتھہ ہولیا اور دور دراز اول موقع پر پہونچنے سے کل سیبون کو زہر آلود کردیا اور موقع پر پہونچکر بار اُتار دئے اور خود چھپ رہے رات کیوقت رہزن آئے قافلہ کا مال لیا اور سیب پُرذایقہ کھانے شروع کئے تھوڑی ہی دیر کے بعد زہر کی تاثیر ہوئی اور سب کے سب ہلاک ہوگئے بادشاہ نے رہزنون کے مال ومتاع کی ضبطی کرکے سارا مال بڑھیا کو دیدیا جس سے بڑھیا مالامال اور دولت سے نہال ہوگئی +

مرد با انصاف ہی انصاف دوست		شاہ عادل ہی خبرگیر جہان	
کانپتے ہین چور اُسکے رعب سے		راہ پر آتی ہے قوم رہزنان	

عبرت سنہ ۴۲۱ہجری مین (۶۳) سال کی عمر (۳۲) برس کی سلطنت کے بعد سلطان محمود کا پیمانہ عمر لبریز ہوا بیماری بڑھتی گئی جب سلطان محمود کو اپنی زندگی کی امید نرہی فرمایا کہ تمام جواہر خانے اور دولت کے خزانے دربار مین بآئین شائستہ ترتیب دو چونکہ ان خزانون کے لئے ایک مکان مین گنجایش نتھی بیرون شہر ایک وسیع میدان

مین خیمے کھڑے ہو گئے اور اون خیام مین کشمیری پشمینے سقرلات اطلس فرنگی دیباے رومی مخمل کاشانی قالین ایرانی بطرز شایستہ سجائے گئے اور کرُوڑ دن لاکھون روپیہ کے توڑے اور اشرفیون کی تھیلیان اور بلور کی ڈبیون مین لعل بدخشان جواہر آبدار و گوہر شاہوار و تاج مرصع اور سونے چاندی کی کرسیان اور جڑاؤ تخت اسکے علاوہ ہزارون نوادرات روزگار و گران بہا عجائبات سے وہ میدان آسمان ہشتم کا مقابلہ کر رہا تھا - وہ محمود جسکی ران کے نیچے عمر بھر اقبال کا گھوڑا بجلی کی طرح چمکتا رہا ایک پالکی مین تصویر بے جان کی طرح لیٹا ہوا آیا اور تکیون کے سہارے سے تخت زرنگار پر بیٹھا اور وہ اُمرا دولت و ارکان سلطنت کہ خون ریزون کی مصیبتون مین جان و تن سے ہر معرکہ مین شریک رہے سر جھکائے ہوے کھڑے تھے اور سب پر ایک یاس و حسرت کا عالم چھایا ہوا تھا - سلطان محمود نے پہلے اہل دربار کو بنظر یاس دیکھا پھر جواہرات پر نظر ڈالی اسکے بعد فیلان ہندی و شتران بغدادی و اسپان عراقی کے ملاحظہ کی نوبت آئی جو زرکار جھولون و مرصع نگار زیورون سے خدائی قدرت کے نمونے تھے بعض مورخ لکھتے ہین کہ بار بار سلطان محمود حسرت آلود نگاہ سے ان چیزون کو دیکھتا تھا اور آنکھہ بند کر لیتا تھا اسی حالت مین اوسکی روح پاک نے اس پیکر عنصری سے مفارقت کی +

نکتہ طالب دنیا کو اول تحصیل مال کی تدبیر و فکر مین کاہش جان و تن ہوتی ہے پھر اوسکی حفاظت و پاسبانی کی پھر آخری وقت اسکی چھوڑ جانیکا غم اپنے ساتھہ لیجاتا ہے +

	ابتدا سے انتہا تک ہے مدام		طالب دنیا گرفتار بلا	۰

زندہ ہے جب تک ہی اسکی فکرہی	دل مین لیجاتا ہی پھر خار بلا

فائدہ عاقبت اندیش دنیا کا طالب نہین ہوتا کیونکہ یہہ بڑی ہی سکار اور دغا شعار ہے طالبین کے نظر مین اسکی زینت ایسی ہے جیسے عروس کہ سب کی نگاہین اُسی پر پڑتی ہین قلوب ہاوس کے شیفتہ ہین اور جسا نین اوسکی فریفتہ اس مین جو چیز ہے اوس کو ایک نہ ایک دن فنا ہوتا ہے موت اسکے تعاقب مین ہے اور حکم قضا اوسکے دنبال مین - نشہ پندار سے بیدار ہو اور بیہوشی سے ہوشیار پیشتر اس سے کہ لوگ کہین کہ فلان شخص بیمار ہے اور مرض سخت مین گرفتار کچھ دوا بتاؤ یا حکیم کو بلاؤ اور پھر طبیب تمھارے لئے آئین اور امید شفا نہ پائین پھر یہ مشہور ہو کہ فلان شخص نے وصیت کی اور اپنے مال کو یون تقسیم کیا اور جسکے پاس سے لینا تھا اُس سے لیا پھر کہین کہ لو صاحب انکی زبان بند ہوگئی نہ بھائیون سے بولتے ہین نہ ہمسایون کو پہچانتے ہین وہ نہ لب کھولتے ہین اور اوسوقت تمہاری پیشانی عرق سے تر ہو اور سینہ آہ سے مضطر اور گمان موت کا صدق کی کرسی پر جلوہ گر معلوم ہو اور سب خویش و بیگانہ مبتلائے گریۂ وزاری ہون کوئی کہے ارے یہ تیرا فلان برادر اور یہ تیرا لخت جگر ہے ولیکن تم کچھ جواب نہ دے سکو زبان پر مہر خاموشی ہو پھر تم پر قضا نازل ہو اور قالب سے روح نکلکر عالم بالا کو روانہ ہو - اسوقت تمام برادری جمع ہو کفن سیا جاے اور غسل دیکر تم کو پہنایا جاے عبادت والے گھر بیٹھ رہین اور حاسد خوب شد کہین تمہارے گھر والون کو تمہارا مال مدنظر ہو اور تم پر جوابدہی اعمال لازم ہو +

چنانچہ اس مضمون کو جو شیخ مصلح الدین سعدی رح نے نظم فرمایا ہی ہدیتاً حوالہ قلم ہے

فی التنبیه

روزیکه زیر خاک تن ما نهان شود		وآنها که کرده ایم یکایک عیان شود
یارب بفضل خویش ببخشای بنده را		آندم که عازم سفر آنجهان شود
بیچاره آدمی که اگر خود هزار سال		مهلت بیابد از اجل و کامران شود
هم عاقبت چو نوبت رفتن بدو رسد	ق	با صد هزار حسرت ازان جاودان شود
فریاد ازان زمان که تن نازنین ما		بر بستر هوا فتد و ناتوان شود
اصحاب را چو واقعهٔ ما خبر کنند		هر دم کسی برسم عیادت روان شود
وآنکس که مشفق ست و دلش مهربان هست		در جستن دوا بهر این و آن شود
وانگه که چشم بر رخ ما افگند طبیب		در حال ما چو فکر کند بدگمان شود
گوید فلان شراب طلب کن که سود هست		ما را بدان امید بسی در زیان شود
شاید که یک دو روز دگر ماند عمر ما		وآن یک دو روز بر سر سود و زیان شود
یاران و دوستان همه در فکر عافیت		کاحوال بر چگونه و حال از چه سان شود
تا آن زمان که چهره بگردد ز حال خویش		وآن رنگ ارغوانی ما زعفران شود
وان رنج در وجود بنوعی اثر کند		کز لاغری بسان یکی ریسمان شود
در ورطهٔ هلاک فتد کشتی وجود		نیز از عمل بماند و بی بادبان شود
آمد شد ملائکه در وقت قبض روح		چون بنگریم دیدهٔ ما خون فشان شود
باید که در چشیدن آن جام زهرناک		شیرینی شهادت ما در زبان شود
یارب بده بخش که ما را در آن زمان		قول زبان موافق صدق جنان شود

ایمان ما ز غارت شیطان نگاهدار — تا از عذاب و چشم تو در جان امان شود
فی الجمله روح و جسم ز هم منفرق شوند — مرغ از قفس برآید و در آشیان شود
جان ار بود پلید شود در زمین فرو — در پاک باشد او ز بر آسمان شود
آوازه در سرائے بیفتد که خواجه مرد — وز بم و زیر خانه پر آه و فغان شود
از یکطرف غلام بگرئید بهائے بهائے — وز یکطرف کنیز بزاری کنان شود
در یتیم گوهر یک دانه راز اشک — جزع دو دیده پر ز عقیق یمان شود
تابوت و پنبه و کفن آرند و مرده شود — اوراد و ذکر آن ز گران تا گران شود
آرند نعش تا بلب گور و هر که هست — بعد از نماز باز سر خان و مان شود
هر کس رود بمصلحت خویش و جسم ما — محبوس و مستمند در ان خاکدان شود
پس منکر و نکیر بپرسند حال ما — وین جمله حکمها ز پئے امتحان شود
گر کرده ایم خیر و نماز و خلاف نفس — آن خاکدان تیره بما گلستان شود
ور جرم و معصیت بود و فسق کار ما — آتش در و فتد بلحد هم دخان شود
یکهفته یا دو هفته کم و بیش صبح و شام — با گریه دوست هم دم و همداستان شود
حلوا سه صحن شب جمعه چند بار — بهر ریا بخانهٔ هر گو رخسان شود
وان همسر عزیز که از و عده دست داشت — خواهد که باز بسته عقد فلان شود
میراث گیر کم خرد آید به جستجوئے — بس گفتگوے بر سر باغ دکان شود
نامی ز ما بماند و اجزاے ما تمام — در زیر خاک با غم و حسرت نهان شود
وانگه که چند سال برین حال بگذرد — آن نام نیز گم شود و بے نشان شود
و آن صورت لطیف شود جمله زیر خاک — و آن جسم زور مند سه کفے استخوان شود

از خاک گور خانهٔ ما خشتها زنند ‌‌ وآن خاک و خشت بستگش گل گیران شود

دوران روزگار بما بگذرد بسی ‌‌ گاهی شود بهار و دگر گه خزان شود

تا روز رستخیز که اصناف خلق را ‌‌ تنها ز بهر عرض قرین روان شود

حکم خدای عز و جل کائنات را ‌‌ در فصل هر فصله یکی روان شود

از گفتن و شنیدن و از کردهای بد ‌‌ در موقف محاسبه یک یک عیان شود

میزان عدل نصب کنند از برای خلق ‌‌ یکسر سبک برآید و یکسر گران شود

هرکس نگه کند به بد و نیک خویشتن ‌‌ آنجا یکی غمگین و یکی شادمان شود

بندند باز بر سر دوزخ پل صراط ‌‌ هرکس از و گذشت مقیم جنان شود

وآنکس که از صراط بلرزید پای او ‌‌ در خواری و عذاب ابد جاودان شود

اشرار را حرارت دوزخ کند قبول ‌‌ واحرار را عنایت حق سایبان شود

بس روی همچو ماه ز خجلت شود سیاه ‌‌ بس قد همچو تیر ز هیبت کمان شود

بس شخص بینوا که درا از علو قدر ‌‌ عشرت سرای جنت اعلی مکان شود

بس بی پرستمند که در گلشن مراد ‌‌ بوی بهشت بشنود و نوجوان شود

مسکین اسیر نفس و هوا کاندران مقام ‌‌ با صد هزار غصه قرین هوان شود

برگی که از برای سلیمان کند خدای ‌‌ عاصی چگونه بر سر آن برگ خوان شود

خرم دلی که در حرم آباد من بچلنش ‌‌ حق را بخوان لطف و کرم میهمان شود

این کار و همت نداند کسی یقین ‌‌ سعدی ایقین بجنت خلدت چسان شود

سلطان محمد عثمان خان ارطغرل غازی

یہہ پہلا شخص ہے جس نے سلطنت عثمانیہ کی بنا ڈالی سنہ ۶۹۹ ہجری مین تخت سلطنت پر بیٹھا اور پہلے قرہ حصار کو فتح کرکے اپنا دارالسلطنت بنایا - بڑا الوالعزم اور صاحب ہمت بادشاہ تھا اسکی عدالت اور رعایا پروری مشہور ہے - مورخین نے لکھا ہے کہ اس بادشاہ نے ایک حبہ اپنے پاس جمع نرکھا جس قدر مال غنیمت آتا تھا تقسیم کردیتا تھا چنانچہ انتقال کے بعد بجز زرہ اور کمر بند تلوار کے اور کوئی چیز نقد و جنس کی قسم سے اس بادشاہ نامور کے پاس سے نہین نکلی -

سلطان محمد عثمان خان نے بزور قوت بازو سلطنت عثمانیہ کی بنا قائم کی قرہ حصار کو مفتوح کرکے حاکم برصہ سے مقابلہ کیا اور اوسکے اکثر ملکون کو فتح کرلیا اسلام کی عام دعوت دی بعض عیسائی فرمانروا نے اسلام قبول کیا بعضون نے جزیہ دینا گوارا کیا بعض جنگ مین گرفتار ہوے -

قلعہ برصہ جب قبض و تصرف مین آیا تو علاوہ مال و اسباب کے تیس ہزار اشرفیان نقد غنیمت مین آئین - ستائیس سال کمال استقلال اور دینداری کے ساتھ سلطنت کی اونہتر برس کی عمر پائی آخر دہم رمضان سنہ ۷۲۶ ہجری مین دنیا و اہل دنیا کو چھوڑا - اس بانی سلطنت و حامی دین نے اپنے فرزند کو چند نصیحتین کین تھین جو ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہین -

نصائح دنیا کی دولت مستعار سے غافل نہونا - ملک مین جور و تعدی جائز نرکھنا - عدل و انصاف سے شیوہ سلاطین عادل ہے - اشاعت اسلام ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ بہ تدبیر ہو یا بشمشیر - علما کی عزت فقرا کا ادب کرنا چاہیے جس سے ملنا بکشادہ پیشانی ملنا - عطا و کرم اپنا آئین رکھنا - جس بادشاہ مین کم

عدل وکرم نہین وہ بادشاہ نہین ۔ جو مرنے سے ڈرتے ہین وہ خالق سے غافل ہین ہم کو اللہ پاک نے شرف اسلام عنایت فرمایا اور فتح ونصرت دی جہان تک ممکن ہو امارت سے پرہیز اور ترویج اسلام مین کوشش کرنی چاہیے کسی وقت مالک حقیقی کو نہ بھولنا اور اوسکی راہ مین جان ومال سے حاضر رہنا ۔

پند دُنیا کا مال تم اپنا نجانو بلکہ یہہ تصور کرو کہ یہہ کسیقدر زمانہ کے واسطے عاریتًا ہمارے سپرد ہے ہم سے پہلے بھی یہہ مال کسی اور مالک کا مال کہلاتا تھا اب ہمارے پاس ہے ہمارے بعد کسی اور کا ہوگا +

اہل دل دنیا پہ مائل اپنا جی کرتے نہین
روبرو آئے تو جاتے ہین وہ بھاگ اُس مال سے

یار ہرجائی ہے اس سے دوستی کرتے نہین
سامنے ہو تو نظر اس پر کبھی کرتے نہین

نکتہ خدا کا خوف انسان کے دلکا چراغ ہے اگر یہہ نہو تو انسان گویا طلسم ظلمت مین اسیر ہے +

کرو خوف اور رہو خائف ہمیشہ
چراغ سینہ ہو جائیگا روشن

عذاب قبر اور روز جزا سے
ڈروگے تم اگر اپنے خدا سے

حکمت ظلم باعث زوال مملکت ہے اور عورت کی محبت سبب ذلت بدون کی صحبت بدنام کرتی ہے اور نیکون کی صحبت نامور +

با زنان اُلفت مکن اے مرد حق
از سر جور وستم پرہیز کن

با بدان اے نیکخو صحبت مدار
تا بماند محکم ذ دولت پائیدار

حکمت شجاعت یہہ ہے کہ قوت غضب روح انسانی کی مطیع ہو کر اُسکو خوف وخطر کے مقام پر ایسا قائم رکھے کہ کسی طرح اضطراب ظاہر نہو اور عفت یہہ ہے

کہ قوت شہوت نفس ناطقہ کی مطیع ہوکر اسکی رائے کے مطابق عمل کرے اپنی خودروی کو اسمین دخل نہو اور اچھے چلن اور نیک عادتین ظاہر ہون عدالت یہ ہے کہ سب قوتین متفق ہوکر نفس ناطقہ کی فرمان برداری کرین اور ہر ایک اپنی حد اعتدال سے تجاوز نکرے اور عادل ہر ایک قوت کی علیحدہ علیحدہ کش مکش سے محفوظ رہکر عدل وانصاف پر قائم رہے ۔

قوتین جتنی ہین تیری جسم مین	انکو ہرگز بڑھنے اور گھٹنے ندے
اُنسے اے مرد دانا کام ہے	بنکے اک افسر برابر کام لے

سلطان علاءالدین خلجی بادشاہ ہندوستان

یہہ بادشاہ داماد اور برادرزادہ سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی کا ہے بعد قتل جلال الدین سنہ ۶۹۵ ہجری مین تخت نشین ہوا شجاعت مین نامور اور ہمت واولوالعزمی مین ضرب المثل تھا چار لاکھہ پچھتر ہزار سوار اوسکے ہمرکاب ہتے تھے۔ جب یہہ تخت نشین ہوا تو خزانون کے منہہ کھولدئے اور داد و دہش کے ساتھ عیش و عشرت کی محفلین گرم کین +

فائدہ بادشاہ کے عیش و عشرت کی وجہہ سے بہت بُرا اثر امور سلطنت مین پڑنے لگا اور ہر چار طرف فتنہ و فساد نے رود کھلایا ایک روز بادشاہ نے اعیان دولت کو جمع کرکے بے انتظامی کا حال پوچھا وزیر آداب بجالایا اور عرض کی کہ بادشاہ کی عیش و عشرت و شراب خواری اور امراء دولت کی آپس مین شادی اور فوج کی زیادتی تنخواہ اور غلہ کا یکسان نرخ نہونے سے یہہ سارا فساد برپا ہورہا ہے بادشاہ

یہہ سنکر متنبہ ہوا اور اُسی روز سے شرابخواری چھوڑ دی اور حکم دیا کہ کوئی امیر شراب نہ پیئے چنانچہ صولت افغانی مین مذکور ہے کہ سب نے شراب کے بھرے ہوئے خُم پھینک دئے جس سے ایک نالہ جاری ہوگیا اور حکم دیا گیا کہ بدون اطلاع بادشاہ کے اُمرا آپس مین شادی نکرنے پائین اور نرخ غلہ کا بادشاہ نے اپنی مرضی پر رکھا مورخین لکھتے ہین اِس بادشاہ کے عہد مین امن و ارزانی ایسی ہوئی کہ ہندوستان مین کسی بادشاہ کو نصیب نہوئی تھی صاحب اقبال ایسا تھا کہ گجرات پر لشکرکشی کی اور فتح پاکر سومنات کا بُت دہلی مین لایا اور زمین مین دباب دیا اور تاتاری لشکر کو شکست دیا راجہ رتھوڑ کو گرفتار کر کے قتل کیا اور راجہ رتن سین والی چتور مقتول ہوا ملک تلنگانہ اور دکہن سمندر کے کنارے تک سمت بندر راشیو تک فتح کیا کرناٹک کو مفتوح کر کے بڑے بڑے بت خانہ گرلئے بیشمار سونیکی مورتین غارت مین لین پنجاب کے ملک کا اُسنے ایسا انتظام کیا کہ اُسکی زندگی تک پھر لشکر تاتاری و مغلون نے اُس طرف کا رخ نکیا - بادشاہی شان و شکوکت کو بہت بڑھایا ہاتی پر عماری پہلے اُس نے رکھی اور سکندر ثانی اپنا خطاب مقرر کیا اور علما فضلا خدا پرست شاعر حکیم غرض ہر فن کے ایسے صاحب کمال موجود تھے کہ جنکا نظیر آجتک نظر نہین آتا چنانچہ اکثر علما کی کتابین اور حضرت سلطان المشایخ نظام الدین محبوب الٰہی رح کے نصائح اور حضرت امیر خسرو کی کتابین ابتک موجود ہین ؎ -

نکتہ تین چیزین انسان کے ہلاک ہونیکا باعث ہین اولاً گنہ کرنا توبہ کے حوصلہ پر ثانیاً تائب ہونا زندگی کے بھروسے پر ثالثاً بخشش کی امید پر اپنے بڑے جرم کو ناچیز جاننا

گرچہ فضل ایزدی ہے فضل عام
ہر کوئی ہے فضل کا امیدوار
پر تو اُس کے فضل کے امید پر
ہو کے وحشی مت گنہ کر بار بار

بلکہ سرزد تجھ سے جب ہووے خطا	توبہ کر فوراً بخوف کردگار
توبہ کو کل پر نہ رکھنا منحصر	زیست کا دم بھر نکرنا اعتبار

حکمت بادشاہ وہ ہے کہ نفسانی شہوتون سے پرہیز رکھے راستی شعار ہو عملا فضلا سے مشورت لے قیدیون کی دلجوی سوداگرون اور عامہ رعایا کی خبرگیری اور پاسبانی رکھے رعایا و امرا دولت کو گستاخ ہونیکا موقع ندے جنگ کا سامان خزانہ مین فراہم رکھے دشمن کے ارادہ سے باخبر رہے اپنے درباری امیر و وزیر سے ارکان دولت خیرخواہان ریاست اور اولاد سے بہ محبت پیش آے فوج کی پرورش عدل و انصاف کیطرف توجہ مسافرون و غریبون کی خدمت مین حاضر رہے عیش و لذت ناجایز مین منہمک نہو اور اپنے عیش و آرام کو امور مملکت پر مقدم نرکھے

شاہ آن باشد کہ باشد راستکار	راستی را در جہان دارد شعار
اہل علم و اہل فضل و عقل را	دایم اندر قرب خود بخشد وقار
پاسبانی خلق باشد روز و شب	حافظ اہل جہان لیل و نہار
باخبر ماند ز عزم دشمنان	پنجہ اش پر زور و بازو استوار

نکتہ چھہ چیزین مملکت کو نقصان پہونچاتے ہین **اول** نرخ غلہ برابر نہونا اور گرانی قحط کا پڑنا **دوم** کمی خزانہ **سوم** بادشاہ کی شرابخواری و غفلت و بے خبری **چہارم** دشمنونکی کثرت **پنجم** اہل ایمان کی قلت **ششم** رعایا کی ناراضی اور عالمون کا ظلم

کس طرح قایم رہے وہ سلطنت	جبکہ سلطان بے خبر ہو کام سے
جسکے دشمن ہون بہت اور کم ہون دوست	بیٹھ سکتا ہے وہ کب آرام سے

تذکرہ سنہ وفات تیس ۳۰ سال سلطان علاء الدین خلجی نے کمال استقلال کے ساتھ سلطنت کی کل صوبجات ہندوستان مین اسکے عہد مین عمدہ انتظام رہا آخر

۸۹۴ ہجری مین کافور نامی ایک امیر نے زہر دیا جس نے اُسکا فیصلہ کر دیا ۔

سلطان سکندر لودہی

یہہ بادشاہ بعد انتقال سلطان بھلول کے تخت سلطنت پر متمکن ہوا شہر اگرہ اسی کا بنا کیا ہوا یادگار ہے یہہ بادشاہ ہر روز دربار کیا کرتا تھا اور بذات خود دادرسی مستغیثین کی کرتا قوی وضعیف کو یکسان رکھتا ہر کام مین انصاف کرتا تھا خلایق پر مہربان تھا ہمیشہ سخن حق کی رعایت کرتا حق گو و حق پسند تھا ہرگز بہوائے نفس عمل نکرتا علما فضلا اسکے مشیر تھے سخاوت مین مشہور گزرا ہے اسکے عہد مین تمام ہندوستان مین مسجدین آباد تھین ۔ عورتون کو زیارت قبور سے منع فرمایا اور سالار مسعود غازی کا نشان جو ہر سال بہرایچ لیجاتے تھے اسکی ممانعت کی احکام شریعت کو رونق اور علم کو ترقی دی احکام شرع کی پوری پوری پابندی کی ۔ بت پرستی کا بازار سرد کیا اٹھائیس سال بہ کمال استقلال سلطنت کی آخر ۹۲۳ھ ہجری مین انتقال کر گیا

حکایت

سلطان سکندر لودہی کے عہد مین دو بھائی گوالیار کے رہنے والے بحالت پریشان بہرائی لشکر چلے گئے تھے کہین اُنکو لوٹ مین یاقوت رُمانی اور کچھہ سامان ملا اُنمین سے ایک نے کہا کہ بھائی بس یہین سے واپس چلو مدعا حاصل ہو گیا دوسرے نے کہا بھائی صاحب جب خدا تعالی نے پہلے ہی مرتبہ اتنا مال دیا ہے تو بار ثانی کیا عجب ہے کہ اس سے بھی زیادہ دولت نصیب ہو اسپر ایک بھائی نے کہا کہ مین تو جاتا ہون آپ کو اختیار ہے جب چھوٹے بھائی نے گھر کی راہ لی تو بڑے بھائی نے اپنے حصہ کا مال اُسکو دیکر کہا کہ یہہ تم میری زوجہ کو دیدینا جب چھوٹا بھائی گھر آیا بھائی کا مال اُس کے بی بی کو حسب وصیت دیدیا مگر یاقوت نہین دیا تھوڑے دن بعد جب بڑا بھائی اپنے گھر آیا جورو سے مال مرسلہ مانگا عورت نے سب سامان اُس کے

سامنے لاکر رکھدیا شوہر نے یاقوت نہ پایا پوچھا یاقوت کہان ہے عورت نے کہا مین کیا جانو
نہ یاقوت مجھکو تمہارے بھائی نے دیا نہ مین نے کبھی دیکھا جو کچھہ اُس نے دیا تھا وہ تمھارے
سامنے ہے بھائی سے دریافت کیا تو اُس نے بیان کیا کہ اُسی اسباب کے ساتھہ یاقوت بھی
دیچکا ہون کیا عجب کہ اُس نے چھپا رکھا ہو ذرا تنبیہ و تہدید کروگے تو بتلا دیگی اُس نے
جب اپنے جورو کو خوب مارا تو اُس بیچاری نے مار کے خوف سے ایک شب کی مہلت
چاہی اور علی الصباح وزیر کی خدمت مین حاضر ہوئی اور سارا قصہ مفصل بیان کیا وزیر نے
اُس کے خاوند اور دیور کو بالمشافہ بلوایا اور پوچھا تو دیور نے کہا مین نے یاقوت اِس عورت
کو دیا ہے اور دو برہمن کو رشوت دے دلاکر ادائی شہادت مین پیش کیا وزیر نے اُس کے
خاوند سے کہا کہ جا اپنی عورت سے یاقوت طلب کر جب عورت نے یہہ حال دیکھا۔
سلطان کی خدمت مین دادخواہ ہوئی سلطان نے سب کو مع گواہون کے روبرو طلب
کیا اور ہر ایک کو دوسرے کی نظر سے جدا رکھا اور ہر ایک کو موم دیا کہ اسکی صورت
بنائین ان دو بھائیون نے تو اسکی شکل بنائی مگر مصنوعی گواہون نے برعکس ایک دوسرے کے
بناے جب عورت کو تاکید کیگئی تو اُس نے عرض کیا کہ جو چیز نہین دیکھی ہے اسکی صورت
کیونکر بناؤن۔ بادشاہ نے وزیر کو مخاطب کیا اور گواہون کو سخت تہدید کرکے کہا کہ
سچ سچ کہو ورنہ جان سے مارے جاوگے ہیبت سلطانی نے اصل حال جھوٹی گواہی دینے کا
عرض کرادیا بادشاہ نے اُس کے بھائی کو روبرو طلب کرکے پوچھا تو وہ معترف بہ قصور
ہوا اور پارچہ لعل بھائی کی خدمت مین پیش کیا عورت پادشاہ عادل کے انصاف سے
اپنی شوہر کی نظر مین اول سے زیادہ عزیز ہوئی اور اس کا دیور معرض سیاست مین
آیا اور اپنے عمل بد کی سزا پائی۔

بود حاکم بملک عدل بیشک	گزو بے خوف نیکوکار باشند
بعدل و داد انصافش ہمیشہ	نہ تیغ ستم بدکار باشند

نکتہ جو انسان عقل کو امیر مشورت کو وزیر تدبیر کو مصاحب مال اندیشی کو آئین حکم کو سپہ سالار خداترسی کو یار تحمل کو خزانہ بردباری کو لشکر بنائیگا وہ جسم کی سلطنت مین اختیار حاصل کرسکتا ہے۔

عقل کو فرمان روائے جسم و جان	دانش و تدبیر دانا و وزیر
گھر بین تو گنج تحمل جمع کر	تا بملک جسم بن جائے امیر

فائدہ جب انسان کی آنکھون مین حرص و طمع جلوہ گر ہوتی ہے تو سوا حرص کے اسکو کچھہ دکھائی نہین دیتا بلکہ اسکے دل کی آنکھہ بھی نیکی و نیکوکارون کے دیکھنے سے بند ہوجاتی ہین۔

صاف ہوجاتا ہے بس آدمی	ڈالتی ہے حرص جب انسان پہ زور
دل پہ چھا جاتا ہے اندھیرا اسقدر	چشم بینا جس سے ہوجاتی ہے کور

حکمت حرص و ہوا ایک ایسا درخت ہے جسکی جڑ انسان کے دل مین جگہ پکڑی ہوئی ہے پس آدمی کو چاہیئے کہ عبادت و ریاضت کے زور سے اسکو ہلائے کہ وہ جڑ سے سست ہوجائے آئندہ بڑھنے نہ پائے۔

تیرے دل مین رکھتا ہی مضبوط بیخ	یہ دنیا کی حرص و طمع کا نہال
نہ بڑھنے دے اسکو اگر مرد ہے	نکل گر سکے اسکو جڑ سے نکال

نکتہ ایماندار انسان چار چیزون سے چار چیزون کو پاک رکھتا ہی اولاً دل کو حسد سے ثانیاً جھوٹ اور غیبت سے زبان کو ثالثاً شکم کو لقمۂ حرام سے رابعاً اعمال کو ریا سے پس جس مین یہ باتین نہین وہ انسان نہین۔

اولاً دل کو حسد سے پاک رکھ	بعد ازان دہو کذب و غیبت سے زبان
غیر کا حق اپنے ہاتھون پر نہ لے	پیٹ مت بھر بہ سئے مال بندگان
کر عمل دنیا مین بے روئی و ریا	تا تجھے حاصل ہو فخر و غرو شان

شہاب الدین شاہجہان

جب نور الدین جہانگیر بن جلال الدین اکبر بادشاہ نے جہان کی دار و گیر سے نجات پائی شاہجہان تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کی نیک نیتی اور عدالت نے شورہ زار ہند کو غیرت نگارخانہ چین بنا دیا تھا جس عظمت اور جلالت کے ساتھ اس نے سلطنت کی خاندان تیموریہ مین کسی کو کم نصیب ہوئی۔

عہد اکبری کے خلاف شرع قوانین اور عیش و دست جہانگیر کے خلاف عقل آئین اس حامی شریعت نے سب موقوف کر دے ملک کا انتظام نہایت خوبی اور بے تعصبی کے ساتھ کیا اس بادشاہ نے بروز جلوس چار کروڑ اسی لاکھ روپیہ نقد اور چار لاکھ بیگہ زمین اور چار سو موضع شکریہ مین وقف کر دیا۔

اسی بادشاہ نے دار السلطنت دہلی مین جامع مسجد اور ایک نیا قلعہ بنوایا تھا سنہ۱۰۴۸ ہجری مین اسکی بنیاد رکھی گئی اور سنہ۱۰۵۸ ہجری کو کروڑ روپیہ کی لاگت مین تیار ہوا سنگ سرخ پر سنگ مرمر کی پچی کاری اس دلفریب صنعت سے صناعین نے کی تھی کہ عقل حیرت زدہ رہجاتی ہے دلکشا نہرین خوشنما بساتین سے اس بادشاہ کا نام ابتک زندہ ہے۔

غرض کہ جشن کا سامان شروع ہوا دیوان عام کے روبرو وہ شامیانہ کہ جسکا نام

دل بادل تھا اور دیوان خاص کے میدان مین سہامنڈل خیمہ استادہ ہوا یہ خیمہ سات برس کے عرصہ مین تیار ہوئے تھے ہزارون گز کشمیری اور گجراتی مخمل جسپر زرکاشیدہ نفیس کام بنا ہوا تھا اون خیمہ مین خرچ ہوئے تھے دونون خیمے سونے اور چاندی کے ستون پر استادہ تھے ان خیمون کے سامنے خوش نما شامیانے اطلسی وزربافی سنہری روپہری چوبون پر تانے گئے دیوان عالی جسطرح طلائی چھت کی میناکاری سے گوناگون ویسے ہی ایرانی قالین اور بنارسی کمخوابون سے بوقلمون تھا۔صدر سے لیکر پا انداز تک درودیوار تک مخمل زربافت بادلہ کمخواب پردہ ہائے فرنگی۔دیبائے رومی اطلس چینی سے نگارخانہ چین کر دیا تھا صدر مین تخت طاؤسی بچھایا تھا جسکی تیاری مین چار کروڑ درہم صرف ہوئے تھے۔بارہ مرصع ستونون پر جڑاؤ میناکاری کی چھت رکھی ہوئی تھی چھت سے پایہ تک زراحمر اور جواہر آبدار کی لمعانیت اور فروزش سے فلک ثوابت کا عالم نظر آرہا تھا۔چبوترہ پر یہ عالم تھا گویا سنگ ستارہ کا نگینہ ہے کہ انگوٹھی پر دہرا ہے۔اسکی روکار کی محراب پر ایک درخت طلائی رکھا تھا۔جس نے سبزہ والماس سے سرسبز اور لعل یاقوت گلرنگ کیا تھا ادہر اودہر اسکے دو موُر زرنگار رنگ جواہرات سے مرصع منقارون مین موتیون کی تسبیح لیئے اسطرح کھڑے تھے گویا اب ناچنے والے ہین چار چتر زرنگار ایسی تہے جسمین موتیونکی جھالرین اپنی قدرتی آب وتاب سے آنکھون کو خیرہ کر رہے تھے۔آگے ایک شامیانہ تھا جواہرات اور موتیون سے دریاے نور کی طرح لہرا رہا تھا جو ایک لاکھہ روپیہ کی لاگت مین تیار ہوا تھا۔سونے روپے کی چوبون پر استادہ تھا گرد اس کے کرسیان و چوکیان قرینہ بقرینہ سجے ہوئے

تھین تخت کے گرد پاس ادب کیلیے کئی کئی گز تک حاشیہ چھوڑ کر چاندیکا کٹھیرا ایسا خوشنما لگا تھا کہ جس کی میناکار جالیاں مرغ نظر کو شکار کرتی تھین۔ الغرض دربار آراستہ ہوا مگر اقبال کا رعب داب دیکھکر قدرت خدا یاد آتی تھی چنانچہ کٹھیرے کے باہر اول مین دیا میں شاہزادگان والاتبار کی نشست تھی اُن کے بعد راجگان اطراف و اعیان دولت و ارکین سلطنت اپنے اپنے عہدے پر کھڑے تھے مگر تمام فرمابردارونکی آنکھین زمین پر اور گوش دل اپنے فرمان رواکے حکم پر لگے تھے ہر ایک در مین دو دو خاص بردار مخمل کی غلافدار بندوقین کندھون پر بادلہ کی جھنڈیان ہاتھون مین لیے بت بنے کھڑے تھے باہر کے دالان مین اور عہدہ دار منصبدار منتظر حکم حاضر تھے آگے کے درون مین تین تین حبشی غلامان صحرائی کیطرح زربفتی وردیان پہنے ہتیارون مین ادپچی بنے گرز ہائی فولادی کندہون پر دھرے بادلیکی پیرقین ہاتھون مین لیے استادہ تھے تیسرے درجہ مین اہلکار اور ہر کارخانہ کے کارندہ منشی ومتصدی موجود تھے اور درون مین سپاہی ننگی تلوارین علم کیے قدآدم چاندی کے کٹہرے کے سے لگے خاموش استادہ تھے باہر تیس تیس گز کا فاصلہ دیکر پھر چاندی کے کٹہرے قائم تھے اور اُس کے برابر بہادر سپاہی خاص بادشاہی جن مین داہنے پر ترک بائین پر افغان سامنے راجپوت اپنی اپنی وردیان پہنے سنہری روپہری بیرقین ہاتھون مین لیے کھڑے تھے یہان سے دروازہ تک سوارون کے پرے فوجی آئین کے موافق باقاعدہ دوش بدوش کھڑے تھے۔ جو درباری آتا پہرے پہرے پر اپنے نام ونشان سے آگاہ کرتا اور آگے جاتا تھا کہ ہوش و حواس کے قدم تھرتھراتے تھے جب دربار مین پہنچتا نقیب آواز دیتا کہ اداب بجالاؤ جہان پناہ بادشاہ سلامت عالم پناہ بادشاہ سلامت۔ تو ولی سینون

دل جاتا تھا غرض اول شاہزادون کی نذرین گزرنی شروع ہوئین ہر ایک کو خلعت اور ترقی منصب کے احکام سُنائے گئے سعد اللہ خان وزیر اعظم کو ہفت ہزاری ہفت ہزار سوار کا منصب عنایت ہوا ہے۔

عبرت دربار مین یہہ شان و شوکت آشکار تھی کہ دفعتہً بادشاہ آبدیدہ ہوا اور دونون ہاتھہ فاتحہ کیلئے اوٹھائی ساتھہ ہی سب اہل دربار نے ہاتھہ اوٹھائے مگر پاس ادب سے کوئی شخص جرأت سوال کی نہ کر سکا۔ فاتحہ کے بعد خود بادشاہ نے فرمایا کہ اے بندگان با اخلاص جو خیال اور خطرہ اسوقت میرے دل مین گزرا ہے اُسکا اظہار مین تم پر بھی ضرور جب سمجھتا ہون وہ یہہ ہے کہ فرعون نے ایک آبنوس اور ہاتھی دانت کے تخت پر بیٹھکر خدائی کا دعویٰ کیا تھا تم گواہ اور آگاہ رہو کہ جس نخوت اور تکبر سے اُس نے وہ دعوے کیا تھا مین اُس سے لاکھہ مرتبہ عجز و نیاز کے ساتھہ عبودیت آلہی کا اقرار کرتا ہون یہہ کہکر اوٹھا اور دو رکعت نفل پڑھکر شکر یہ نعمت آلہی بجالایا اور دیر تک پیشانی زمین نیاز پر ملتا رہا وقت کی تاثیر سے دربار مین سناٹے کا عالم ہوگیا۔ سب کے دل آب ہوگئے اور سینون کے ولولون نے دم گرم سے اوس ایوان مین ایک گونج پیدا کی بادشاہ سجدے سے اٹھکر دوبارہ مسند پر بیٹھا شاعرون نے قصائد تہنیت پڑھے کسی باکمال نے گیت سُنائی۔ کوئی اشرفیون مین تُلا کسی کا منہہ موتیون سے بہر اگیا اتنے مین خدامان خاص۔ جواہر کا خوان ہاتھون مین لئے ہوئے آئے جن کے جواہر نگار خوان پوشون مین موتیون کی جہالر لٹکتی تھی۔ میر دربار نے اشارہ کیا اشارہ کے ساتھہ ہی سونے روپے کے پہول اور جواہرات کا مینہہ برسنے لگا غرض کہ نو دن تک انعام و اکرام کا بازار گرم رہا ہے۔

نکتہ شریف جب دولت پاتا ہے عاجزی مین آتا ہے جیساکہ درخت ثمر دار جسوقت پھل لاتا ہے

جھک پڑتا ہی۔ اور رذیل جب دولت پاتا ہے متکبر ہوجاتا ہی غرور سے اپنے آپ مین پھولا نہین سماتا

چون بدولت رسد شریف و نجیب	بسوئی اصل خویشش بر گردد
بہ نکو خوئی و رحمت جوئی	سر خرو ہمچو روے زر گردد
سفلہ حاصل کند چو دولت و مال	باعث ظلم و شور و شر گردد
راست گفت ست سرور سعدی	سگ چو تر شد پلید تر گردد

تذکرہ اکتیس برس کی سلطنت کے بعد شاہجہان کے اقبال کا آفتاب ڈھلنا شروع ہوا
شاہجہان کی ایک بی بی ممتاز محل نہایت نیک نیت و نیک طبیعت تھی وہ حاملہ ہوئی
جب ولادت کا وقت قریب آیا تو اندرون محل کاردان دائیان اور باہر حکماے حاذق
جمع تھے دفعتہً پیٹ مین سے بچے کی رونیکی آواز آئی سب سُنکر حیران و ہراسان ہو گئے
بیگم نے بادشاہ کو بلایا اور کہا کہ اب میرا وقت آخری آپہنچا ہے مین دو وصیتین کرتی
ہون سُن لیجئے وہ یہہ ہین کہ بعد میرے آپ شادی نکرنا تاکہ سوتیلے بھائیون
مین بگاڑ ہو اور جانین تلف ہوجائین دوسرے یہہ کہ میری قبر پر ایسی عمارت بنوانا کہ
عالم مین یادگار رہے۔ تھوڑی دیر بعد لڑکی تولد ہوئی اور بیگم کا انتقال ہوا بادشاہ کو
بڑا غم ہوا اور دل و دماغ پر ایسا صدمہ پہنچا کہ چند روز مین بال سفید ہوگئے عمارت جو
بیگم کے مزار پر بنوائی وہ حقیقت مین سرزمین ہند پر اپنا ثانی نہین رکھتی چنانچہ تاج گنج
کا روضہ شہر آگرہ مین مشہور و معروف ہے ۔

آخر عمر مین بادشاہ خود بادشاہی کرتا تھا اور چارون بیٹے ملک گیری اور ملکداری
کرتے تھے ۔ مراد اور شجاع تو نرے شاہزادے ہی تھے اور داراشکوہ جو سب
مین بڑا تھا شہزادہ پن سے فقیری اور تصوف مین ڈوبا ہوا تھا اور اورنگ زیب برخلاف ان

سب سے ایسا متین شخص تھا کہ پابندی شرع کے لحاظ سے ملکی جوڑ توڑون کے سوا دوسرا خیال نرکہتا تھا جا بجا پرچہ نویس متعین تھے اور ہر بات کی پیش بندی برسون پہلے سے کرتا تھا۔ ایکدفعہ بادشاہ ایسا بیمار ہوا کہ کل کاروبار دارا کے ہاتھہ آگئے چونکہ یہہ ناز پروردہ اور سلطنت کے کاروبار مین ناتجربہ کار تہا باپ کا چراغ سحری اور تخت کو زیر قدم پاکر بہائیون کے نام ایسے احکام جاری کئے کہ انہین پڑھکر اور باپ کو بیمار سنکر گہبرا اُٹھے۔ ساتھہ ہی اُنکے وکیلون کو نظربند کرلیا اور دربار کی خبرون کے بند کرنیکے لیئے اُدہر کے سوداگرون اور بنجارون تک کو بھی روک دیا یہہ حال دیکھکر تینون بہائی اپنے اپنے علاقون سے چلے۔ مراد اور شجاع نے کھلم کھلا سلطنت کے قتالون پر پھریرے چڑھا دیئے مگر اورنگ زیب نے یہان بھی اپنی متانت خرچ کی در پردہ تو پورے سامان کرلیے اور ظاہر مین مراد چھوٹا بھائی جو گجرات دکن مین اسکے قریب تھا اُسے نہایت دردمندی کے ساتھہ خط لکھا جسکا خلاصہ مطلب یہہ تھا کہ مجھے سلطنت کی ہوس نہین چونکہ دارا شکوہ کا عقیدہ خلاف شرع ہونیکے علاوہ تم جیسے چھوٹے بھائی پر کہ قابل سلطنت ہونا حق جبر کرتا ہے مین برادر عزیز کی حق تلفی ناجائز سمجھکر اعانت فرض سمجھتا ہون۔ چھوٹا بہائی نہ سمجھا کہ شفقت کے پردے مین دغا ہے صاف دل سے آیا اور جان و جگر سے رفیق ہو کر دارالخلافت آگرہ کو روانہ ہوا یہان بادشاہ کو شفا ہوگئی دیکھا تو عالم تہ و بالا ہے۔ اُسی وقت کاروبار سلطنت سنبھال بیٹون کے نام فرمان جاری کیا مگر ادہر تو انہین یقین نہ آیا اُدہر دارا شکوہ جو اس عرصہ مین ایک دفعہ شجاع کو شکست بھی دیچکا تھا مقابلہ کو تیار ہوگیا باپ بڈھا تجربہ کار تھا وہ اس

نازپروردہ کی حقیقت کو بھی جانتا تھا اور اورنگ زیب کو بھی خوب پہچانتا تھا اسلئے مقابلہ کو منع کیا اور کہا کہ دونون تمھارے چھوٹے بھائی ہین ہم صفائی کر دینگے داراشکوہ نے نمانا اور ان دونون بھائیون سے بھی جا اڑا چونکہ میدان جنگ کا مشتاق نہ تھا اسلئے شکست فاش کھائی اور پنجاب اپنے علاقہ مین بھاگ گیا تھا آخر گرفتار ہوکر آیا فتحیاب نشان اقبال اڑاتے آگرہ مین داخل ہوے ۔ مگر مراد اس مہم مین ایسی جانبازی سے لڑا کہ شجاعت کا چہرہ ازخمون سے گلرنگ ہو گیا۔ عالمگیر نے باپ کو عرضی لکھی اور چونکہ آپ اتبک بظاہر سلطنت کا دعویدار تھا اسلئے بھائیون کی بے اعتدالی کا افسوس بھی ظاہر کیا باپ نے ایک تلوار بھیجی اور نہایت محبت پدری سے لکھا کہ فتح مبارک ہو مگر مجھے آکر منہہ تو دکھاؤ اس نے عذر کیا اور بیٹے کو بھیجا آپ باہر رہا مگر یہین بیٹھے بیٹھے ایسا پیچ مارا کہ بوڑھا باپ نہ سمجھا سُنا تو دفعتہً یہی سُنا کہ تمام دروازون اور چوکی پہرون پر عالمگیری سپاہی مسلط ہین غرض باپ کو قید اور آگرہ کو مسخر کرلیا ۔ اوسی قید مین شاہجہان آخر ۷۶ سنہ مین بیمار ہوکر مر گیا بتیس ۳۲ برس سلطنت کی چہتر سال کی عمر پائی ۔

ہیچ دنیا کار دنیا ہیچ ہے	مت اوٹھاؤ بار دنیا ہیچ ہے
خار بن جائینگے آخر اسکے پھول	گلرخو گلزار دنیا ہیچ ہے

نکتہ ۔ تین شخص اپنے اپنے موقع پر پہچانے جاتے ہین حلیم غضب کے وقت شجاع مقابلہ کیوقت بھائی دوست حاجت کے وقت ۔

مرد میدان را بمیدان آزما	دوست را کن وقت حاجت امتحان
امتحان حلم کن وقت غضب	تا شوی واقف ز اسرار نہان

نکتہ لاخیر فی کثرۃ الرؤسا یعنے بہت سے حکام مین خیر نہین ہوتی اور نہ اتفاق ہوتا

ایک وہ حاکم ہے جسکے حکم مین	سرنگون رہتے ہین حکام زمان
کارفرما اسمین گر ہوتے بہت	رہتے کب قائم زمین و آسمان

نواب آصف جاہ نظام الملک فتح جنگ مغفرت مآب رئیس دکن

یہہ بانی خاندان آصفیہ ہین جنھون نے اپنے حُسن تدبیر اور رائے صائب سے ممالک دکن مین سلطنت آصفیہ کی بناڈالی بہت بڑے تجربہ کار اور اولوالعزم فرمان روا تہے ہمت سخاوت بہادری رعایا پروری اونکی مشہور ہے۔ تین لاکھہ روپیہ سالانہ علاوہ انعامات شاہی بطریق یومیہ اور ماہانہ اہل احتیاج کے نام اپنے دستخط خاص سے جاری فرمایا تھا اور اسکے سوا دوسرے تیسرے دن اہل استحقاق دارباب احتیاج کو تیس چالیس ہزار روپیہ خیرات دیجاتی تہے اور ہر سال زرخطیر مکہ معظمہ کو ارسال ہوا کرتا تھا۔ اِس رئیس نامور نے اپنے عہد حکومت مین بذات خود کسی شخص کے قتل کے لئے حکم نہین دیا اگر کوئی قابل قصاص ہوتا تھا تو حاکم شرع کو حکم دیا جاتا تاکہ شرع شریف کے مسئلہ کے موافق عمل کیا جاے باوجود مشاغل امور ریاست کے علمی ذوق وفضل بہت تھا ہمیشہ فقرا اور شعراء وعلماء سے صحبت رہا کرتی تھی خود بہی صاحب دیوان تھے چند اشعار اونکے طبعزاد ہدیۂ ناظرین ہین۔

تا شہید خنجر مژگان یارم کردہ اند	سرمہ در چشم قیامت از غبارم کردہ اند

ولہ

افسوس کہ در طبع بتان نیست گوارا	ای باغ وفا آب ہوائی کہ تو داری

ولہ

در خیابان باغ نظاره		آصف خستہ را نہال کنید	

ولہ

از خصایم نبود مطلب دیگر بخیال		این قدر ہست کہ آہو نگہان رم نکنند	

اس رئیس نامور نے اپنے وفات کے قبل نواب ناصر جنگ کو چند نصیحتین فرمائین تہین منجملہ اون کے ذیل مین چند نقل کئے جاتے ہین ؎ -

نصایح جو شخص قابل قتل ہو اوسکو قاضی کے سپرد کرنا - اور پادشاہت کے کام اپنے ذات سے وابستہ رکہنا - اور بعد اداے فرایض اور واجبات ہمیشہ معظمات امور کیطرف متوجہ رہنا - ادنی آدمی کو عمدہ کام پر اور عمدہ شخص کو ادنی کام پر مقرر نکرنا - اپنے چھوٹے بھائیون کو فرزندون کے برابر پرورش کرنا - زناردارن دکہن مثل مردمان بیجاپور و مدراس اور کشمیر لایق اعتبار نہین ان لوگون کا کبہی اور کسی زمانہ مین اعتبار نکرنا - اور حتی الامکان جنگ نہونیکی کوشش عمل مین لانا اور جنگ و جدال مین سبقت نکرنا - رو بقبلہ جنگ نکرنا جو سامان موجود ہے اوسکی بہت احتیاط کرنا - یقین جانو کہ بناء دولت بزرگان دین کی دعا پر مستحکم ہے مین تمامی امور سے پہلے عزت فقرا اور مسکینون کی زیادہ کرتا تھا اور اون سے ہمیشہ مدد لیا کرتا تھا - تمکو بھی لازم ہے کہ اس فرقہ کا ضرور خیال اور لحاظ رکھنا - ریاست دکہن جو چھ صوبجات سے عبارت ہے پہلے ہر ایک صوبہ جات دکن مین ایک ایک پادشاہ تھا اب کل ملک مالک الملک نے مجھے عطا فرمایا مین نے حتی المقدور نگہبانی خلق خدا مین کوشش کی اب تم کو بھی لازم ہے کہ ہر خاندان کی خبر رکھنا ہر ایک کو نوبت بہ نوبت خدمات پر مامور کرنا ہندو ہو یا مسلمان جلد جلد تغیر و تبدل کرتے رہنا بلکہ ہر دوسرے برس بدلی کرتے رہنا کہ دوسرے لوگ محروم نرہین اور انتظام

مین فرق نہوا یناهی حق جانکر لوگون کی حق تلفی نکرنا ہر شخص کے حقوق کا لحاظ رکہنا اہل حق کو اسکے حق جایز سے محروم نکرنا ۔ ؤ ۔

پسند مستحق کے حق ادا کرنے مین اُسکے سوال کا انتظار نکرنا چاہیئے بلکہ بے سوال اسکو اُسکا حق پہونچانا چاہیے ۔ ؤ ۔

مستحق کا حق ادا فوراً کرو	جس قدر ہو اسکو دیدو بے سوال

نکتہ دشمن کی طرف سے جب تک دشمنی پہلے ظاہر نہو سلے اپنی طرف سے اسکا آغاز منع ہے ۔ ؤ ۔

جب تلک کے بس اپنا چل سکے	دشمنی سے صاف نفرت چاہیئے
ہو اگر دشمن سے اسکی ابتدا	اُس سے پہر جنگ و خصومت چاہیئے

تذکرہ سنہ وفات سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین احمد خان ابدالی والی کابل نے جہان آباد پر حملہ کیا اور اسکی آمد کی خبر مشہور ہوئی تو آصف جاہ بھی اورنگ آباد سے چلے اور برہان پور تک گئے وہان معلوم ہوا کہ بادشاہ دہلی کو فتح نصیب ہو گئی اور احمد خان ابدالی نے شکست کہا کر کابل کا رستہ لیا اِسی اثنا مین آصف جاہ کا مزاج ناساز ہو گیا اور بوجہ بیماری اورنگ آباد جانیکا ارادہ ہوا لیکن بیماری زیادہ ہونے سے توقف کیا ۔ ؤ ۔

آخر اوسی بیماری مین چوتہی جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۱ ہجری مین عصر کے وقت انتقال کیا جنازہ اوٹھانے کے وقت خیمہ گاہون مین گریہ و بکا اور خلق مین ایک شور عظیم برپا تھا اُمراء عظام جنازہ دوش بدوش میدان مین لائے اور بعد نماز جنازہ روضہ مین جو قریب قلعہ دولت آباد واقع اورنگ آباد سے ہے لیگئے اور پائین مزار گوہر بار

مولانا برہان الدین غریب جو خلیفہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین محبوب آلہی رح کے ہین دفن کیا (۷۹) برس کی عمر پائی (۲۹) سال ریاست کی -؛-

نواب میر تہنیت علیخان فضل الدولہ بہادر مغفرت مکان

یہہ ساتوین رئیس خاندان آصفیہ کے ہین ۱۲۷۳؁ ہجری چوبیس ۲۴ رمضان کو بعد وفات نواب ناصر الدولہ غفر اللہ تخت حکومت پر متمکن ہوے اونکی عالی ہمتی اور بذل وعطا آجتک ضرب المثل ہے :؛-

فنون سپاہگیری مین طاق اور نشان اندازی مین بھی شہرۂ آفاق تھے فقرا کے ساتھ اونکو ایک خاص تعلق اور ارادت خالصہ تھی ہزارون غریب مسافر انکے خوان کرم سے مالامال ہوگئے سیکڑون گدائی کوچہ گرد تونگر اور مالدار ہوگئے شاہی جواہرخانہ مصنوعی اور ریاکار فقیرون پر ایثار کیا گیا اور صدہا غریب جاگیرون سے سرفراز ہوے حجاج کیلئے حجاز وقف فرمایا - ہر عشرہ محرم مین تین لاکھہ روپیہ خیرات کیا جاتا اور ہر دوازدہم شریف وگیارہوین مین بریانی کی دیگین شاہی باورچی خانہ سے مسجدون اور درگاہون مین بھجوائے جاتین چنانچہ اتبک وہی قاعدہ جاری ہے اور رفاہ عام کے لئے شہر مین ایک بہت بڑا دار الشفا تعمیر کرایا جہان مریضون کو کھانا دیا جاتا ہے اور اونکی راحت اور آسایش کا پورا سامان کیا گیا ہے اور کل اضلاع وتعلقات مین دواخانجات اور اشاعت علم کے لئے عموماً مدارس قایم فرمائے اور خاص شہر مین بھی مدرسہ دار العلوم و مدرسہ اعزہ و دیگر مدارس کھولے گئے عالم طبیب حافظ قران نوکر رکھے گئے غرضکہ شہر حیدرآباد دار العلم بن گیا؛ اس رئیس نامور نے تخت نشینی کے بعد پانچ ہزار جوانان علی غول کے نئے اور تین سو

حافظ قران شریف اور پچہتر آدمی بخاری شریف اور مشکواۃ شریف و حصن حصین کے پڑہنے والے اور گیارہ جماعتین مولود خوانون کی بھی مامور فرماے اور خود بدولت بھی بعد از نماز فجر مجلس ختم قران شریف مین شریک رہتے ۔ ؛ ۔

اور منادی کروائی کہ کوئی آدمی شہر مین سیندھی شراب کی خرید و فروخت نکرے اور کُل دوکانین سیندھی و شراب کی شہر بدر کروادین ۔ ؛ ۔

نکتہ سیندھی شراب وغیرہ مسکرات کے استعمال سے انسان کو بڑے بڑے نقصان لاحق ہوتے ہین اور اسکی عادت پذیر ہوجانے سے ذلت اور خواری حاصل ہوتی ہے ہمیشہ کے لئے مریض ہوجاتا ہے کثرت استعمال کیف سے دماغی قوت مین ضعف آجاتا ہے اور سہو و نسیان پیدا ہوتا ہے ۔ ؛ ۔

حقیقت مین شراب انسان کو وحشی		بنادیتی ہے سیندھی پوست افیون
بدن کا زور و قوت حُسن و خوبی		گنوادیتی ہے بنگ اور پوست افیون

نکتہ عقلمند وہ انسان ہے جو لوگون کے علم سے اپنا علم بڑھائے اور ون کی تعلیم سے تعلیم پائے غیر کو گنہگار اور مصیبت مین گرفتار دیکھکر خود گناہ سے بچے

نکردہ کام تو جس سے گنہگار		گرفتار غم و رنج و بلا ہے ؛	
بدون کو دیکھکر بیشک بدی چھوڑ		بھلا ہے تیرے حق مین یہ بھلا ہے	

فائدہ نواب افضل الدولہ کے عہد مین بائیسوین محرم ۱۲۸۳ ہجری مین راجہ شنبو پرشاد نے بت پرستی و کفر سے توبہ کی اور دائرہ اسلام مین داخل ہوکر مولوی شجاع الدین مصنف کشف الخلاصہ رسالہ فقہ اردو کے سلسلہ ارادت مندون مین شریک ہوا جسکا نام غلام رسول رکھا گیا ۔ ؛ ۔

وہی دل ہے عزیز و کام کا دل	جو ہو دل دادہ اپنے دلربا پر
نہو مائل بتون کی بندگی کا	بھروسہ ہو فقط اسکو خدا پر

حکمت سارے اعضا پانچون حواس انسان کی زندگی تک اسکے یار ہین ہر ایک کام مین مددگار رہین پس آدمی کو چاہیے کہ مرنے سے پہلے عقل کے ساتھہ اپنے خالق کو پہچانے دل کے یقین سے حق کو حق جانے بتون کی پوجا پاٹ سے باز آئے آنکھون سے خدا کی صنعت کو دیکھے زبان سے اسکا ذکر کرے کانون سے اسکے کلام کو سُنے سر کر عبادت حق مین جھکائے بدی کے راستے سے قدم اُٹھائے سوال کا ہاتھہ بتون کے روبرو نہ پہیلائے اگر اپنے کام سے غافل ہوگا سخت پچہتائیگا وقت گذر جائیگا تو پھر ہاتھہ نہ آئیگا عقل کی رسائی آنکھون کی بینائی زایل ہوجائیگی زبان بندش مین آئیگی کان سننے سے عاری اور قدم چلنے سے بہاری ہونگے جسم بیجان اور تن ناتوان ہوگا - ۶ -

آج آنکھین دیکھتی گویا زبان سنتے ہین کان	عقل بر جا پانون چلتے ہین کھلے دو ہاتھہ ہین
مرگ آئیگی تو قبل از مرگ سب رہ جائینگے	ساتھہ چلنے کے نہین جو آج تیرے ساتھہ ہین

فایدہ نواب افضل الدولہ کی آغاز تخت نشینی کا وہ زمانہ تھا جسمین اکثر ممالک ہندوستان مین غدر برپا تھا چنانچہ شہر حیدرآباد مین علاؤالدین اور طرہ باز خان چند اوباشان شہر کے ساتھہ حملہ کرنے کے لئے نکلے ہر چند اُن لوگون کو اول فہمایش کیگئی باز نہ آئے تو انکے ڈرانیکے لئے سن کے گولے چلائیگئے جب وہ اور آگے بڑھے تو آتشخانہ انگریزی سے توپون کی شلک ہوئی جس مین چھوٹی چھوٹی گولیان بھرے ہوئے تھین آخر وہ سب لوگ بھاگ گئے طرہ باز خان زندہ گرفتار

ہوا جس نے اوسی زمانہ مین قید حیات سے نجات پائی اور علاؤ الدین بعد گرفتاری دریاے شور بھیجا گیا۔

جمع ہوتے ہین جس جگہہ نادان	تازہ برپا فساد ہوتا ہے
عقلمندون کو دوستو منظور	ہر گھڑی عدل و داد ہوتا ہے

نکتہ انسانون مین بدتر وہ انسان ہے جو اپنی طبیعت پر اختیار نہ رکھتا ہو بدی اور غضب و غصہ کے وقت اپنے ارادہ کو نہ روک سکے بے اختیار ہو کر لڑنے و مرنے پر مستعد ہو جائے۔

اٹھاتے کس لئے صدمے ہم اپنے دلکے ہاتھون سے	عزیزو اختیار اپنا اگر ہوتا طبیعت پر

تذکرہ سنہ وفات اوائل ماہ ذی قعدہ ۱۲۶۴ہجری مین نواب افضل الدولہ کا مزاج ناساز ہوا بخار اور عارضہ فتق مین مبتلا ہوے حکیم شفائی خان اور حکیم نادر علی معالج تھے آخر مین حکیم محمد اشرف اور حکیم محمد فیض اللہ خان اور حکیم مولوی ابراہیم بھی شریک معالجہ ہو گئے تھے لیکن کچھہ فائدہ نہوا ملک الموت کی قہرمانی فرمان نے اِس بادشاہ نامور کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا۔ تیرھوین ماہ ذی قعدہ ۱۲۶۴ ہجری بروز جمعہ رہگراے عالم آخرت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بیالیس ۴۲ برس کی عمر پائی بارہ سال ایک مہینہ جس روز فرمان روائی کی مختار الملک وزیر اور راجہ نریندر پرشاد پیشکار رہتے نیکنامی اور بذل و عطا کے ساتھہ سلطنت ران رہے تاریخ وفات کسی نے یون لکھی ہے

ع افضل الدولہ شد بملک جنان۔

۱۲۶۵

پسند اپنی زندگی کے دن ایسے زندہ دلی کے ساتھہ بسر کرو چاہیئے۔

مرنیکے بعد بھی نام زندہ رہے اور اگر ایسا نہین ہے تو اس زندگی مین بھی اپنے آپ کو زندہ سمجھانا چاہیئے - ۴ -

زندہ دل ہین جتنے مردان خدا — رہتے ہین زندہ دلی سے اپنا کام
خوش ہے ساری خلق انکے خلق سے — زندہ بعد از مرگ بھی ہے انکا نام

حکمت - تونگر وہ نہین کہلاتا ہے کہ بہت سامال اور بیشمار دولت رکھتا ہو بلکہ اصل دولتمند وہ ہے جسکی سخاوت کے نقد سے محتاجون اور نادارون کی جیب پُر ہون لوگون کی حاجت براری کو وہ اپنی حاجت روائی سے مقدم سمجھے - ۴ -

کبھو مت اسکو دولتمند بیشک — کہ مال و ملک و دولت عام رکھے
وہی ہے مرد جو بذل و سخا مین — ہمیشہ اپنا روشن نام رکھے

مین اس حصہ کو حسان الہند ملک الشعرا ابو القاسم مولانا فضل رب صاحب عرشی تاجپوری شاعر خاص اعلیحضرت اقدس قدرت خلد اللہ ملکہ کے ایک مسمط پر ختم کرتا ہون جس مین مولانا نے بہاریہ تمہید کے بعد اعلیحضرت کے ہنگامہ جنگ کی تصویر ہمارے سامنے رکھدی ہے اور قدیم شاعری کا فوٹو خیالی قلم سے کھینچکر ناظرین کے سامنے رکھدیا ہے -

مسمّط

ریختۂ خامۂ اعجاز ہنگامہ نقاب خفینۂ خاقانی و انوری صراف خزینۂ معنی گستری حسان الہند ملک الشعرا ابو القاسم مولانا محمد فضل حق صاحب عرشی تاجپوری شاعر خاص اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی دام دولتہ و حشمتہ -

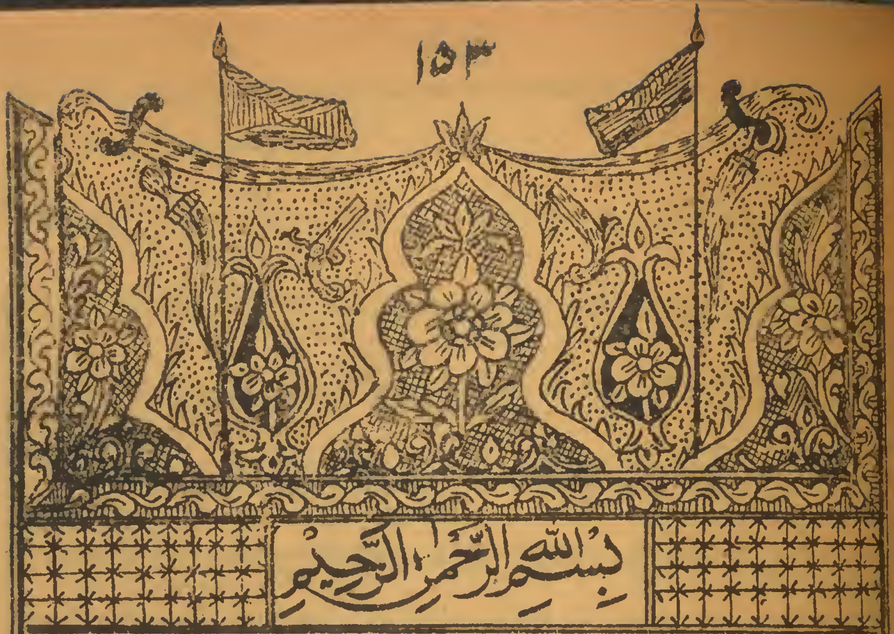
از رخ برکشید ابر کبود ی نقاب — کالبد خاک را نزل رسید ز سحاب — لالۂ احمر نمود حقۂ لعل خوشاب — طبلۂ عنبر گشاد باد بدامان غاب
ابر سیہ برکشید خنجر برق از قراب

موکب اردی نمود کوکبهٔ خسروان	سرزده گلهای نغز از طرف بوستان	سبزه و دبستان خز و اسپرغم ارغوان	نارون و شنبلید یاسمن اقحوان
	بیرق زرین نمود خیری مشکین طناب		
لاله ز ژاله گرفت خم شراب عتیق	ژاله بلاله فشاند خردهٔ لعل و عقیق	خرگه سیاره شد تل ز درخش شقیق	سبزه به نشتر گشاد گرنه رگ باسلیق
	از چه در و بام و دشت گشت چو لعل مذاب		
سبزه چو چیپیرن ستاد اسپرغم آمد چو طوس	لاله چو رستم نشست گل چو یل اشکبوس	غنچه چو بهمن ز درخت نقل تارجوس	سرو چو اسفندیار گرفت بهر گوشه کوس
	نیزه شد و بین گرفت افسر افراسیاب		
ابر جواهر فروش بازدکان برگشاد	گوهر غلطان نهاد ابر بدامان باد	باد بارگهی بهشت ابهنه سلیمان بداد	تا جرار گوهی بدشت حقه گوهر نهاد
	تا که بر دیر مغان پیش امیر رقاب		
آصف کسری جلال جعفر یحیی نوال	موسی یوسف جمال شیث مسیحا خصال	خضر سکندر مآل احمد حیدر مثال	خالد حنیف کمال صابر سبحان مقال
	ماحی کفر و ضلال حامی خیر و صواب		
ای تو افسر طلب قیصر و سلطان دین	ای تو زنهار خواه رایت خاقان چین	خسته تیر تو گشت شهپر روح الامین	بسته بنام تو هست مهر سپهر برین
	ترکش تیر تو گشت مغفر افراسیاب		
چون تو در منزل بخت تو نجم دول	قهر تو نار اجل لطف تو نور سبل	روی تو صبح ازل رای تو حسن عمل	مهر تو تشریف حل خشم تو مهر گسل
	قسم تو کیوان محل جاه تو گردون جناب		

رفته زوالت ز لوح شسته نگاهت صبیح	کنده شکوهت قلوع جوهر تو بیت بجوع	گشته ز عدلت طلوع مهر امن از مطلع	خم شده بهر رکوع و هر دو سپهر خدوع
	تا بخضوع و خشوع بوسه دهد بر رکاب		
گر پی نخچیر صید رو به بیابان نهی	قالب غولان دشت بر سر شیران نهی	چشمه نیر شود رو چو به قطران نهی	گاه کرم بر زمین حاصل عمان نهی
	خیمه نه چرخ را عزم تو گردد طناب		
یک رسن محشر است خامه تو از گیر و دار	یک شجر اخضر است رمح تو از آب نار	زان رسن مشتری حلق پلنگان فشار	زین شجر اخضری گردن شیران نگار
	تا که بشوید بخون عارض خود آفتاب		
جاه تو کرسی نهاد بر زبر آسمان	گشته به درگاه تو هشت فلک پاسبان	فر تو اسفندیار هفت فلک هفتخوان	قدر تو کاوس کی عزم تو تخت روان
	ملک جهان آشیان حکم رفیعت عقاب		
گر ز رخ خاکیان عکس تو منعکس شود	صورت دوران جهان نظم جهان ملک شود	گر تو روی از میان فتنه کن حک شود	گر بکف آری کمان چرخ مشبک شود
	جام چو بر کف نهی ابر ببارد شراب		
ای تو بنصرت قرین فردش چهره پدید و دین	غازه ز جاهت گرفت عارض سیمای دین	از تو زگردون دون مرشد گردون دین	شد ز تو سنجاب پوش شیر دیامان دین
	از کرمت مشکبیز شد چمن و تیه و غاب		
زینت طغان نگین شاه تر افغان توئی	خسرو کاوس فر رستم دوران توئی	تخت سلیمان بگیر آصف کیهان توئی	بر سر شیران گروه گرگ زیران توئی
	بر سر گیتی بتاب زانکه توئی آفتاب		

خصم ترا روز کین تیغ برشته بهشت	ریخ زخون حسود گل ابرشته بهشت	تخم امن در جهان حل تو کشته بهشت	پنبه اسرار را فکر تو رشته بهشت
	تیغ تو از خون خصم کرد بهاسون خضاب		
روی شفق را شها هیبت تو زند کرد	نام ترا آسمان دارو هر درد کرد	آتش کین ابد بهر سطوت تو سرد کرد	سم سمندت برزم خصم ترا گرد کرد
	کرد ز مونت کلنگ شانه ز چنگ عقاب		
تو هیبت آسمان نصرت د فرباد گیر	حکم ترا چرخ پیر بسته چو جوهر بگیر	خیز و بمیدان شتاب نیزه بهرام گیر	همچو تهمتن بدو ز بازه گردان تیر
	دجله آتش ببار بر شیران غاب		
خاتم جاه تراست ز سکندر نگین	قصر جلال تراست تو سلیمان نگین	همچو سکندر بگیر بر و بقلاد چین	همچو سلیمان کشا حصر سپهر برین
	چند نشینی بکش تیغ حلال از قراب		
خضر و سکندر تو ای ابلق دوران بگیر	آینه دین مباز چشمه حیوان بگیر	شاه نشان قیصری افسر خاقان بگیر	خیز و ز شیر فلک کار چو شیران بگیر
	از سپر پیکان شکن حلقه ز درع سحاب		
عیش ابد را چو جم جام جهان بین فروز	خیز و چو صبح ازل رخ ز صبحی فروز	بال عقابی گشا کرکس غم را بتوز	آصف دوران تویی اهرمن دین بسوز
	ملک سلیمان بگیر ز اهل طمعان و خراب		
تو که بزرگی ز حرش قهر تو حکم بهاس	بود ترا در ازل چشمه کوثر بکاس	تو که غلام تو بود ترک ذهنیت خان بپاس	تا که درین معبری گوهر خود را شناس
	قدر شبابی بسنج بر سر گیتی بتاب		

در پس عالی ملک مُنهی به پنهان گزار	تا که شعار ظلوم بر تو شود آشکار	خیز چو باردن شه پی گیر و بسر دکار	همچو گدایان شب گرد شبهای تار
	تا تو ببینی که چیست حال جهان خراب		
مادر فرزند کُش تا بنگه خاکیان	از کرم مادری هیچ ندارد نشان	دولت دارا گرفت افسر شیران	سینه جمشید خورد خنجر سرادوان
	کوشک کسری شکست گنبد افراسیاب		
دل تو بشاهی غرور دامن نخوت فشان	گام چو مردان بنه نام چو مردان گذار	هر چه بیاری بیار هر چه بیاری بیار	هر چه بسازی بساز هر چه بکاری بکار
	زانکه ندارد بقا کار جهان خراب		
ایکه به بخت بلند خسرو تاج و گهی	داد خدایت ترا وصف صد اللّهی	شکر خدای جهان کن که تو شاهنشهی	تا بتو نازل شود آیه ظل اللهی
	ملک نصاب ترا شکر کند بیحساب		
تو که بجاه و حشم خسرو دارا دری	آمده ام سوی تو تا هنرم بنگری	بود چو من شاعری فرخی و عنصری	خسروم اکنون بدهر کیست کند همسری
	ملک سخن را مسلم داد ز مالک رقاب		
عرشی آشفته را در صف جنت مکین	تشنه لب جم بیار آخر آتشین	بخت بدش در بقا چرخ عدو در کمین	دست کبود فلک فرق برد در زمین
	لطف کن ای شهریار خسرو مالک نصاب		
تا که بود در چمن مشعله نو بهار	تا که بود بر زمین قُبّه گوهر نگار	باد به تخت شهی از مه و هشت و چار	دست ترا زیر پا سطوت اسفندیار
اختتام حصه اول	پای ترا زیر دست صولت افراسیاب		مطبوعه مطبع عزیز دکن



حصّہ دوم

حکمرانی رعیت کی نگہبانی حفاظت خفیہ دخلیتائی خدرتین نیکی بدی کے ذکر مین

حکمرانی اور رعیت کی نگہبانی بہت ہی بڑا اور بزرگ کام کہلاتا ہی اگر بطریق عدل اور انصاف ہو تو اوسمین کچھہ کلام نہین کہ زمین پر پاک پروردگار عالم کی خلافت ہے اور اگر عدل و کرم و شفقت سے خالی ہو تو معاملہ برعکس ہو جاتا ہے کیونکہ والی ملک کے ظلم و ستم سے زیادہ فساد کے دفع مین اثر نہین ہو سکتا ہی اور علم و عمل فرمانروائی کی اصل ہے علم کچھہ دین ہی کے لیئے بکار آمد نہین بلکہ سلیقۂ فرمانروائی طریقہ ملک داری آئین سیاست و ریاست رانی کا جزو اعظم ہی اور سلطنت

وحکومت کیلئے سب سے زیادہ لیاقت درکار ہے۔
اگرچہ اہل علم نے حکومت کا علم بہت ہی بڑا لکہا ہے تاہم حاکم کو جان لینا چاہیئے
کہ اس کو احکم الحاکمین نے اس جہانمین کس لیئے بہیجا ہے اور اسکی قرارگاہ
کہان ہوسکتی ہے یہہ دنیا اسکی منزل گاہ ہے کچھ قرارگاہ نہین ہوسکتی ہے
کیونکہ وہ یہان پر مسافرانہ وارد ہی رحم مادر اسکی منزل کی ابتدا ہی اور قبر اسکی
منزل کی انتہا۔ اور وطن اسکے سوا ہوتا ہے۔ جو برس اور مہینا اور دن اسکی عمر
سے گذرتا ہے وہ ایک منزل کی مانند ہوتا ہی جسکے باعث وہ اپنی قرارگاہ سی نزدیک ہو جاتا ہے
پس جو شخص پل پر گذرے اور پل ہی کی عمارت مین اوقات گذارے اور اپنی منزل گاہ
کو بھول جائے تو عقلمندی اور دانائی سے دور ہوتا ہے بلکہ دانشمند وہی شخص کہلاتا ہے
جو منزل دنیا مین زاد راہ آخرت کے سوا اور کچھہ طلب نہ کرے اور دنیا مین اسیقدر
قناعت کرے جسکی ضرورت رکھتا ہے اگر حاجت سے زیادہ ہوگا تو وہ زہر قاتل
ہوتا ہی اور موت کے وقت وہ چاہیگا کہ میری تمامی خزانون مین خاک ہی بہری ہوتی سونا چاندی
کچھ بھی نہوتا تو وہ جسقدر زیادہ جمع کریگا اسمین سے بقدر کفایت اوسے نصیب ہوگا
باقی سب حسرت واندوہ کا تخم ہوگا اور موت کے وقت اوس پر جان کنی
دشوار ہوگی اور یہہ حسرت اس صورت مین ہوگی کہ مال حلال ہو اگر مال حرام
ہوگا تو آخرت کا عذاب اس حسرت سے کہین زیادہ ہوگا اور بلا سے بچ اپنی نفسی
خواہشون سے صبر کرنا ممکن ہی نہین مگر آدمی کا ایمان اگر اس بات پر ٹہیک ہو کہ
دنیا کی چند روزہ لذت جو سلطنت ایک کدورت ہے اسکی وجہ سے لذت آخرت جو
لازوال ہی اور کسی کدورت کو اسمین دخل نہین وہ فوت ہو جائیگی تو چند روزہ صبر کرنا

بہت ہی آسان ہوگا اسکی مثال یون بھی جا سکتی ہے کہ اگر ایک عاشق صادق سے
کہا جاے کہ اگر آجکی رات تو اپنی معشوق پاس جانا چاہیگا تو پھر اوسکو ہرگز نہین دیکھنے
پائیگا اور اگر آجکی رات صبر کریگا تو بے رقیب اور بغیر کسی مخل صحبت کے ہزار راتون
کے لیئے لوگ اس معشوق کو تیرے سپرد کر دینگے تو اوسکا عشق اگرچہ حد سے زیادہ
ہو مگر بلا تامل ہزار شب وصل کی امید پر ایک رات صبر کرنا کیا اوسے آسان نہوگا۔

اور دنیا کی مدت آخرت کی مدت کا ہزاروان حصہ بھی نہین ہوسکتا ہے بلکہ اس سے
کچھ بھی نسبت ہی نہین رکھتی اور ابد کی درازی ہرگز آدمی کے وہم وخیال ہی مین
نہین اسکتی دلو فرضاً اگر ساتوان آسمان اور زمین کو رائی کے دانون سے بہر دیوین
اور ہر ہزار برس کے بعد ایک چڑیا اسمین سے ایک دانہ چگے اور کھاجائے تو وہ سب
رائی کے دانہ ختم ہوجائینگے لیکن ابد مین سے کچھ بھی کمی نہوگی مثلاً کسی آدمی کی عمر
سو برس کی ہو اور شرقاً وغرباً تمام ملک روے زمین پر قابض اور متصرف ہو جائے
تب بھی آخرت کی ہمیشہ قایم رہنے والی سلطنت کے سامنے ہیچ اور بے قدر ہو سکتی
ہے پھر جس کسی کو دنیا مین سے تہوڑا ہی حصہ کسی ملک کا ملجائے اور وہ بھی صاف نہو
تو خواہ حاکم ہو یا محکوم سب کو اس امر کا لحاظ درکار ہوسکتا ہے کہ ہمیشہ اپنے جی جان سے
ایسی باتین کیا کرین اور دل وجان پر اس مضمون کو تازہ کرلیا کرین تاکہ چند روزہ
خواہشون سے صبر کرنا اور رعیت پر مہربانی اور بندگان حضرت خداے مطلق کو
اچھی طرح رکھنا اور شہنشاہ جل وعلا کی خلافت بجالانا اوس پر آسان ہوجائے۔

پس جب انسان نے یہہ بات جان لی تو فرمانروائی مین اسطرح مشغول ہو جیسا کہ حکم حاکمین
کا حکم ہے نہ کہ اس طور پر جسکی صلاح اہل دنیا دین چونکہ عدل وانصاف کے ساتھہ حکمرانی

کرنے سے زیادہ کوئی عبادت حق سبحانہ تعالی کے نزدیک افضل اور بزرگ نہین اسلیے کہ بادشاہ عادل کیواسطے ساٹہہ صدیق مستعد کے عبادت کا عمل فرشتے آسمان پر لیجاتے ہین جس سے خداوند عالم اس بادشاہ کو اپنا مقرب اور بڑا دوست سمجھتا ہے اور ظالم بادشاہ اللہ پاک کا معذب اور دشمن کہلاتا ہے جتنے رعایا کے روزانہ نیک اعمال ہوتے ہین ہر روز عادل بادشاہ کے بھی اوتنے ہی نیک عمل فرشتے آسمان پر لیجاتے ہین اور اوس بادشاہ کی نماز ستر ہزار نمازوںکے برابر ہوتی ہے ✤

جب ایسی حالت ہے تو اس سے زیادہ اور کیا انسان کو حاصل ہو سکتا ہے احکم الحاکمین جس کسی کو منصب حکومت وسلطنت رانیکا عطا فرمائے تو مالک سلطنت جسکی ایک ساعت دوسرے کی تمام عمر کے برابر ہوتی ہے اگر شکر نعمت وحق خدمت نہ بجالاوے اور اپنے حقیقی مالک سے منحرف ہو کر ظلم اور خواہشات نفسانی مین مشغول ہو جائے تو وہ دانا انسان نہین کہلاتا ہے چونکہ حکومت نہایت خطرناک چیز ہے خلایق کی حکومت کا کفیل ہونا کچھہ آسان امر نہین جو والی سلطنت اپنا حق ادا کر نیکی اور خداترسی کی توفیق پا سکتا ہے وہی ایسی سعادت حاصل کر سکتا ہے اس سے بڑہ کر اور کوئی سعادت ہی نہین ✤

خدا ترسی

یہہ وہ صفت ہے جس کے ذریعہ سے انسان اپنی ذات کو ہمہ صفت موصوف بنا سکتا ہے اور اس بزرگ خصلت کی وہ عمدہ تاثیر ہے جسکی برکت سے تمام دنیا کی برائیون سے انسان اپنا دامن چھڑا سکتا ہے حقیقت مین جو انسان خدائے پاک پروردگار عالم کی بزرگی اور

قدرت کو کسی وقت اپنے دل سے فراموش نہین کرسکتا وہی شخص خدا ترسی کے معنی بھی خوب سمجھتا ہی کہ کون کون اچھی باتین اِس ذریعے سے حاصل ہو سکتی ہین اور کون کون برائیان اسکی برکت سے حرف غلط کی طرح صفحہ دنیا سے حک ہو سکتی ہین یہہ بات غور کرنے سے دریافت ہو سکتی ہے کہ ایک ایسا شخص جسکی مزاج مین لاوبالی اور بے سروپا خیالات بہرے ہوے ہین وہ کسی موقع پر اور خصوص ایک غور طلب مقدمہ کے وقت اپنی حالت ایسے درجہ پر قایم نہین کرسکتا کہ وہ کچھہ دیر بھی رائے پر قایم رہ سکے یا اپنی مفید رائے کے نتیجے سے کوئی ایسا فائدہ حاصل کرے جس سے اسکی قدرت مدرکہ ترقی کے منزل کو طے کر سکے ؛

پس ایسے پست حوصلہ شخصون کو خدا ترسی کے طرف کبھی خیال ہی نہین ہوتا اور نہ وہ سوچتے ہین کہ ہمارا مآل کیا ہونے والا ہے وہی لوگ جو کسی کام کا آغاز اور انجام نہین خیال کرتے بادۂ کبر و نخوت سے یہان تک مست ہو جاتے ہین کہ اونکی نظرونمین کسی شخص کی قوت اور عظمت نہین جچتی بلکہ وہ اسی اپنے فیالی زعم پر بڑے بڑون کی کچھہ حقیقت نہین سمجھتے ؛

پس ایسا شخص جو اپنے ذاتی غرور کے سبب سے ایک بزرگ آدمی کو تحقیر کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو فرمائیے وہ اپنے سے چھوٹے اور کم رتبہ آدمیون کی کیا قدر کریگا اور اونکو اپنے مقابلہ مین ایک چیونٹی سے بھی کم سمجھے گا ؛

یہہ بات کچھہ ایسی نہین کہ خاص و عام نہ جانتے ہون اور نہ اِس مقام پر اِس امر کی ضرورت ہے کہ تمثیلاً کوئی روایت بیان کیجائے جس سے ثابت ہو کہ اوس شخص نے جو ہر طرح سے زبردست تھا ایک کسی کمزور کو تنگ کیا کیونکہ

اِس مزاج کے تو ہزار ہا آدمی نکلین گے جو اپنے سے چہوٹے لوگون کی کچہہ حقیقت ہی نہین سمجہتے اور اون کو بات بات پر تنگ کرنا گویا اپنی قوت کی نمایش اور امتحان کا موقع سمجہتے ہین بس وہی لوگ ہین جو ذرا خوف پاک پروردگار عالم نہین کرتے اور خداترسی کے معنے سے واقفیت رکھتے ہین اور نہ اس راز پر غور کرتے ہین کہ ہمارے سرکشی کا نتیجہ کیا ہونیوالا ہے اور جن کم زورون اور غریبون اور بیکسون کو ہم اپنا زور دیکہاتے ہین تو کیا اون کے رنجیدہ اور توٹے ہوئے دل کسی ایسے حاکم سے اون کے ظلم اور جور و سختی کی فریاد نکرینگے جو کل زبردست اور زیردستون کا مالک ہے اور جس کو تمامی زمانے کا اختیار حاصل ہے اور کیا اون بیچارون کی دُعائین اور التجائین قبول نہون گے جکے ذریعہ سے وہ آیندہ بحفاظت تمام رہ سکین اور اون کے ستانے والے لوگ اپنی کفیر کردار کو نہ پہونچین گے ؛؛

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگامِ دعا کردن		اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

گو وہ لوگ جو خداترسی سے غفلت کرتے ہین اپنے خیالات و تدبیرات پر پورا بہروسا کرلیتے ہین اور سمجہتے ہین کہ یہ ایک یقینی امر ہے کہ جس سے کبہی کم زور پر حملہ کیا جائیگا وہ ضرور ہی مغلوب ہو جائیگا مگر یہ تجربہ سے اکثر ثابت ہوا ہے کہ وہ اپنے جوش غضبی مین یہان تک بدحواس ہو جاتے ہین کہ اونکا اکثر نا اونہین کے گرا دینے کا باعث ہو جاتا ہی اور اِس امر کا موقع ہی نہین آنے پاتا کہ فریق ثانی جو نہایت کم زور تھا اوس زبردست سے کوئی صدمہ اوٹھائے ۔

اور اگر بالفرض ایک زبردست شخص ایک کمزور کو نہایت تنگ ہی کرے تو ممکن ہے کہ انتظام دنیاوی کے موافق حاکم وقت اوسکی فریاد کو پہونچکر ضرور اہل جرم کو سزائے سخت دے اور اگر کسی وجہہ سے وہ زبردست شخص اپنی افعال بدکی سزا نہ پاسکے اور حاکم وقت کی نظرون سے بچکر گناہ کرے تو اس امر پر کب بہروسا ہوسکتا ہی کہ وہ شخص اپنی جرم سے حاکم علی الاطلاق کی دارالعدالت مین سزایاب نہو سکے پس عقلمند انسان وہی ہوسکتا ہی کہ خدا ترسی کی عادت ڈالے اور کسی اپنے کمزور مجبور شخص پر جبر روا نرکھے اور ہمیشہ نیک نامی سے اس چند روزہ زندگانی پر دنیا مین گذر کرے بدی اور بد افعالی سے بچے ؛

نیکی اور بدی

نیکی کا لفظ عام طور پر ایک ایسا لفظ ہے جسمین ہر قسم کی نیکیان شامل ہوسکتی ہین اور جسکی عام فہم مطلب و معنے ہر طبقہ کا انسان جان سکتا ہی ؛ اسیطرح نیکی کا متضاد لفظ بدی بھی ایسا ہی مشہور ہے کہ اوسکی تشریح کی ضرورت ہی نہین معلوم ہوتی ؛

نیکی و بدی کے نتایج ہر انسان کے ذہن نشین تو بآسانی اور بلا غور و فکر ہوسکتی ہین لیکن تاہم بعض اوقات بہتیرے لوگ ان دونون خصایل مشہور کے نتایج سے سہواً یا عمداً ایسے غافل ہوجاتے ہین کہ وہ اکثر بدی کے طرف جھک پڑتے ہین اور نیکی کے ہردل عزیز اور فایدہ بخش راہ کو چھوڑ دیتے ہین ؛

یہہ بات اس مقام پر غور طلب ہے کہ آیا کیا ہر شخص کے ساتھہ نیکی ہی کا برتاؤ واجب ہو سکتا ہے یا اتفاقاً بدی کا بھی عمل کسی کے حق مین داخل انصاف ہو سکتا ہے ؛

نیکی سے مراد یہہ ہے کہ کسی شخص کے ساتھہ بہلائی کرنا اور اوسے اپنی قول یا قوت یا دست رس کے ذریعہ فائدہ پہونچانا - اور بدی سے مراد ہے کہ کسی شخص کی برائی چاہنا اور اوسکے ساتھہ ایسا سلوک کرنا جسکے ذریعہ سے اوس کا نقصان ہو ؛

اور کسی شریر و فتنہ انگیز بدنفس شخص یا مجرم کے پاداش افعال کا بندوبست کیا جائے تو وہ فعل داخل بدی بانیوجہہ خیال نہین کیا جا سکتا ہی کہ ملزم کا تدارک بھی اوسی کے آیندہ بہبودی کے لئے مفید اور نیز مخلوق الہی کو ایک شریر بدنفس شخص کے آیندہ حملون سے محفوظ رکھنے کی ایک عمدہ تدبیر ہے - پس عقلا کی نزدیک اس قسم کا انتظام داخل بدی نہین کیا جا سکتا ہے بلکہ بخیال حفاظت نقصان و ضرر عامۂ خلایق کسی شریر و مفسد کی سزا دہی کی تدبیر بہی داخل امور نیکی ہی ظالم کو ظلم مین مدد دینا یا اون کے فعل کو اچہا کہنا بھی ظلم ہو سکتا ہی اور اونپر بجور و جفا پیش آنا عین صواب ؛

مدد دینا بدون کو کار بد مین		بُرا ہے فی الحقیقت یہہ بُرا ہے	
بہلائی ہے بُرا کرنا برون سے		ستم گر پر ستم کرنا بہلا ہے	

اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو ضرر پہونچا کر اپنا یا کسی اپنے دوست یا چند آدمیون کا فائدہ حاصل کرنا داخل امور احسن سمجھے تو یہہ امر بھی بالکل داخل بدی کیا جا سکتا ہے

بدی کو دنیا مین جسقدر وسعت حاصل ہے دوسری چیز کو ممکن نہین انسان ہر شخص
کے ساتھہ بدی کے پیرایہ مین ہر قسم کی بدسلوکیان اور ناجایز برتاؤ کر سکتا ہے ؎

بدی ہر ایک سے کرتا ہے بد کا ۔	بہری ہے اسکی طینت مین برائی

بدی کرنیکے واسطے نیکی کی طرح کوئی وقت معین نہین ہو سکتا ۔ ہر وقت ہر محل وموقع پر انسان کے دل پر سخت صدمہ پہونچانے اور کلیجہ کو تڑپانیکے واسطے آمادہ پائی گئی ۔ آدمی کی نیکی خواہ کیسی ہی مستند ثابت ہو چکی ہو ذرا سی غفلت مین بدی کے پھندے مین پھنس کر اپنا رنگ جمانیکے لئے کوئی کار نمایان نہین کر سکتی ۔ بدی کے واسطے کوئی خاص صفت کا آدمی درکار نہین اور نہ یہ کسی کی دست گرفتہ ہے بلکہ ہر شخص جسکا شیشۂ دل خوف پروردگار عالم اور اندیشہ روز جزا و سوسۂ ننگ ناموس خدشۂ انسانیت اور خطرۂ جان ومال کے مضبوط اور وزنی پتھر کی ٹھیس سے چور چور ہوتا ہو اسے بدی اپنا ترقی خواہ بنا لیتی ہے ۔ ہر زمانہ اور ہر قرن مین بدیکی دایرہ مین رہنے والون کی مردم شماری کا نتیجہ نیکی کی دنیا مین رہنے والون کی تعداد سے المضاعف پایا گیا ہے اور اونکی قوتین ایسے زور پکڑے رہین کہ آئین خسروانی ان کے زور گھٹانے والے کوششون کو وسعت دینے مین بھی ناکامیابی کے ساتھہ اپنے ضعف پر متاسف پائی گئی ۔

تاریکی دنیا مین بھی بمقابلہ نیکی ۔ بدی کا دورہ ہمیشہ رہا اور یہی وجہہ ہے کہ ہر ولایت وہر ملک مین کسی خاص خاندان یا کسی بادشاہ کے گھرانے مین ہمائے حکومت اپنی برکتون کو ایک مدت تک قایم نہ رکھہ سکا جن عہدون مین زوال مملکت وانتزاع سلطنت کی دہائی پہرے ہے وہ بدی کے کارنامون کی تاریخ لکھے جانے

تھا نیکی کا زمانہ نہین ؟

قطب الدین مبارک شاہ خاندان خلجی کا خراب کن پادشاہ معز الدین کیقباد
خاندان التمش کا آخری جہان پناہ اورنگزیب سلطنت مغلیہ کے عہد شباب
کا آخری کجکلاہ اگر بدی کو اپنی عملداری سے خارج کرتا تو ممکن تھا کہ ان خاندان
کی تباہی کیواسطے قہر الٰہی کبھی ہاتھ پانون مارتا یا سات شرعیہ و تدبیرات
نبویہ اصلاح امور دینیہ و دنیویہ صرف بدی کے انسداد کیواسطے جلوۂ ظہور دکھا
رہے ہین۔ اور اگر نیکیون کا عام طور پر رواج ہوتا تو ان کے مولفین و
مصنفین کو کوئی پہلو ان کے عالم شہود مین لانیکے واسطے نہ مل سکتا؛
نیکی جو توشۂ آخرت کے نام سے مشہور ہے بدی کیطرح ہرجائی نہین اور نہ
اسکو ناقص العقل اور بد باطن اشخاص سے برائے نام انس ہے یہ صرف
انہین کے نامۂ اعمال درست کرنے کے واسطے اپنی اوقات عزیز صرف کیا کرتی
ہے جو سزائے روز جزا کے خوف سے تھر تھر کانپتے ہین اور رضائے الٰہی
کو کل باتون پر مقدم جانکر بدی کیطرف بھولے سے بھی نظر نہین اٹھاتے؛
نیکی کرنے والون کو بدی کرنے والون کے طرح دفعتہً اظہار لیاقت کا موقع
نہین ملتا بلکہ انہین نہایت جد و جہد اور سعی و کوشش سے نیکی کے اوصاف
دکھانیکی ساعت سعید نصیب ہوتی ہے جس شخص مین نیکی کا خاصہ موجود
ہے اوسکی رگ رگ کو یہہ صفت موصوف ہونے کا دعوےٰ ہوتا ہے اور اوسکی
نس نس مین نیکی سے بھرے ہوئے خون کا جوش موجین مارتا نظر آتا ہے۔
اوصاف دینی اور دنیاوی مین اگر ایک صفت کے ساتھ بدی کا لگاؤ ہوا تو

سارے انفعال حسنہ اور خیر صواب اپنی جانکی خیر منانے لگتے ہین۔ نیکیون کے عادی اپنے اوصاف کو صرف اپنے خیر خواہون و دستون واعزہ کے ساتھ سلوک ہونیکی جرأت نہین دیتے بلکہ اپنے دشمنون اور رقیبونکو بھی ہر دل عزیز صفت سے فیضیاب کرنے کے ساعی رہتے ہین؀

جو انسانو نہین ہین انسان نکو نام	برون سے بھی وہ کرتے ہین بھلائی

اگر صرف شاہی تاریخ پر کفایت کیجائے اور خیالات حالات اہل زمانہ کی چھان بین مین پہنچنے سے باز رکھے جائین تب بھی مطلب ہذا کو بہت کچھ طوالت کیے ہاتھ نیکیون کے اثبات مین مدد مل سکتی ہے؀

جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام لاکھون کروڑون بندگان خدا کے مشکل کشا اور ولی نعمت تھے بعہد شمر ویزید پلید اپنی امامت واشاعت اسلام کا ڈنکا بجاتے تھے اور اوسی زمانہ مین یہہ دو لون حاکم ظالم زبردست خلقت خدا کے بالا دست حکمران تھے مگر نیکی کے خصایل نے اون کی توقیر بڑہانے اور بدی نے اون ظالمون کی وقعت گھٹانے مین جو کام کیا وہ صفحہ روزگار پر عوام کی عبرت کیواسطے بہت کچھ کارنمایان کر سکتا ہے؀

جسطرح راون اور کنس کی جفائین۔ نمرود مردود کے ظلم اور فرعون کا ستم چنگیز خان و ہلاکو کی خونریزیان نادر کی دل آزاری بدی کی یادگار ہوکر اونکی خاک کو انگشت نما بنا رہی ہے؀

اسی طرح امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ حضرت۔ ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا صدق امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب کی عدالت گستری اور امیر المومنین حضرت

عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی شرم وبخشش اور امیرالمؤمنین سیدنا اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کا حلم وعدل کہ سراپا کیمیا ہیں ہمارے لئے راہ نجات کا خضر بھی ہو سکتا ہے۔

بدی اور نیکی کے لفظ بعض موقع پر اپنے اصلی معنی سے بہی انحراف کر جاتے ہیں اور بے موقع استعمال ہوکر اپنے مطلب کے خلاف موقع پر کرتے ہیں ؛

بدی جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہے عام طور سے ذلیل سمجھی جاتی ہے اور واقعی اس سے بڑہکر دنیا مین کوئی بری چیز ہی نہین مگر عقلمندان دانشمند و دانایان جہان نے بعض موقع کی بدی کو بھی بمنزلہ نیکی تصور کر لیا ہے مثلاً کوئی ظالم بندگان خداوندعالم کا جانی دشمن و خونخوار عدو ہے اور اوسکی ذات سے صدہا قسم کے نقصان متصور ہیں تو یہہ ضرور نہین کہ اوس پر رحم کیا جائے اوسکا تدارک ہو ؛

اگر اوسکے ساتہہ خوفناک اور ضرر رسان بدی کی چال چلی جائے تو وہ بمنزلہ نیکی تصور کی جائیگی بلکہ اوس سے بہتر ہے یہی چال اوس نیکی کا بہی ہوسکتا ہے جو بعض وقت بدی سے بھی دو چار ہاتھ بڑہ جا سکتی ہے اور نیک آدمی کو بدون کی جماعت مین شامل کر دیتی ہے مثلاً کوئی شخص کسی دوسرے کا دشمن جانی ہے تو اوس پر رحم کہا کر بخیال نیکی اوسکی مدد کرنا صدہا قسم کے ضرر پیدا کرتا ہے ۔ ایسی نیکی گویا اوسکی

سوائے اسی قسم کی اور نیکیوں کو عقلا نے بالکل ناجایز قرار دیا ہے اور اس شعر مین اپنے کل خیالات کا خلاصہ منضبط کیا ہے۔

نکوئی با بدان کردن چنان ست	سعدیؔ	کہ بد کردن بجائے نیک مردان	

بدی کے ساتھ سے جو فعل سرزد ہوتا ہے اوسکی شہرت کو کوئی چار دیواری روک نہین سکتی لحظہ بھر مین اوسکی خبر اس سرعت سے زمانہ بھر مین پہونچ جاتی ہے کہ دوسرے ذریعہ سے ممکن نہین۔ نیکی کا آوازہ بدی کے خلاف بہت آہستہ روئی سے سیر دنیا کرتا ہے اور اسکے راستون مین سیکڑون قسم کے رہزن اسکے قطع منازل مین حارج ہوتے ہین۔ وہ نیک لوگ جو صرف درستی عاقبت کی غرض سے خوے نیکی کے جوہر دکھاتے ہین وہ پیٹ کے ہلکے نہین ہوتے اگر کسی کے ساتھ نیکی کرتے ہین تو (نیکی کن بدریا انداز) پر عمل کر کے کسی کو کانو کان خبر نہین ہونے دیتے مگر انکے خلاف بدی کرنے والون کے پیٹ مین پانی نہین پچتا اور وہ اپنی بدیون ہی کو فخریہ بیان کر کے فرعون بےسامان بنتے ہین حالانکہ فرعون اور قارون کے پاس بےشبہہ ان سے زیادہ دولت حکومت تھی پھر جو کچھ انجام اونکا ہوا ظاہر ہے کہ ایک دریا نیل مین غرقاب ہوکر جہنم مین جا پڑا اور دوسرا زمین مین دہنس کر تحت الثرے پہونچا؛

	علم داد ند باد رلیس و بہ قارون زر سیم		شد یکے فوق سماک و دگری تحت سمک

جہان تک اہل تجربہ سے ظاہر ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ ضروریات زندگی رفع کرنے کے واسطے انسان کو جسقدر نیکی کی مدد درکار ہے اُس قدر اور کسی چیز کی حاجت نہین اور اگر اس صفت کے حاصل کرنے سے محرومی ہے تو زندگی کا لطف صرف

خاک ہی نہین بلکہ زندگی کے دن پورے کرنا ایک آفت جان ہے؛
مبارک ہین وہی لوگ جو نیکی کو اپنی زندگی کا جزو اعظم خیال کرتے ہین اور بدی کے سایہ کو اپنے زمانۂ حیات پر تادم زیست پڑنے ہی نہین دیتے اور خودی کے دام مین گرفتار نہین رہتے۔

خودی

دنیا کی بُرائیون اور زمانہ کی خرابیون کے پیدا کرنے مین جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا ہے وہ خودی ہے خودی اگرچہ ظاہرا چھوٹا سا لفظ ہے مگر اسکی اثر کی درازی کُل افعال قبیحہ کی وسعی دنیا کو گھیر لینے کے لئے پورے طور سے کفایت کرنے کا ملکہ رکھتی ہے دنیا کے جسقدر خراب افعال ہین اونمین اس خودی کا ایک بڑا بھاری جزو شامل دیکھا گیا اگر خودی کو انسانی طبیعتون پر موثر ہونے مقناطیسی قوت حاصل نہوتی تو ممکن نہ تھا کہ انسانکے ہاتھون سے وہ فعل سرزد ہوتے جو لغات مین اپنے معنے کو دل پسند الفاظ کے حروف مین لکھے جانے سے باز رکھے رہتے ہین اور جن کا نام مہذب زبانون پر بھی نفرت کے ساتھہ اتا ہے جو لوگ آجتک کسی خراب فعل کے سبب سے اپنے نام کو بدنامی کے ساتھہ لیجانے کے درپئے ہوئے ہین اون کی خو بو پر خودی ہی کا زیادہ اثر پڑا کیا ہے انسان تو انسان ہی ہے فرشتہ تک اس خودی کی وجہ سے راندۂ درگاہ آلٰہی ہو چکے ہین اور دنیا تو دنیا عدم مین بھی اونکو عزت کی جگہہ ملنے نہین پائی؛

خودی کو بدی کا جزو اعظم ثابت کرنے اور کل افعال قبیحہ کا مرجع وماوا سمجھنے
کیواسطے آدمی کو عالی دماغی کی مطلق ضرورت نہین آدمی چاہیے جس عقل
کا ہو اور جسقدر قوت ادراک اوسکے دماغ مین بہرے گئی ہو بخوبی سمجھہ سکتا ہی
کہ اگر خودی کا لگاؤ نہوتا تو اشرف مخلوق احکام خداوند عالم آئین مذہب قوانین عادلانہ
نصایح ہادیان دین کو بہلاکر ثواب کی راہون سے عذاب کے راستون پر نجاتے
اور اپنی عقل وفہم کی آنکہون پر پٹی باندہ کر جہالت کے پہاڑون کی چوٹی پر نہ دوڑتے
ہر شخص خوب جانتا ہی کہ چوری گناہ اور اوسکے واسطے احکام خدا ورسول اور قوانین
خسروانی مین بڑی سے بڑی سزائین ہین ولیکن چوری کرنے والے ایک نہین
مانتے اور اپنے ہی سکئے جاتے ہین اسکا سبب اور کچھہ نہین صرف خودی ہے۔
اگرچہ اس موقع پر یہہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ چوری کرنے مین خودی کی اشتراک کی
کونسی بات ہے۔ مگر یہہ اعتراض صحیح نہین ہوسکتا ہے کیونکہ اس سے کوئی
انکار نہین کرسکتا کہ چور چوری کو برا نہ سمجھتے ہون اور قوانین سرکاری کے
داب ورعب کے قائل نہون مال چراتے وقت صاحب خانہ کی قوت سے
افشائے راز ہونے پر سزا بہگتنے کا خوف دلمین نہو ولیکن اونمین خودی کا دہ
زبردست مادہ ہے کہ اونکی نظر مین یہہ سب اندیشہ اور وسوسہ عارضی وفرضی
معلوم ہوتی ہین اور سمجھتے ہین کہ اونکی چالاکی کل مصائب سے بچا کر انہین
کامیاب وبامراد کردیگی یہہ خودی ہی کی جرئت تھی کہ وہ کسی کے گھر موسنے اور
احکام پاک پروردگار عالم سے نہ ڈرنے قانون شاہی کا خوف نہ کرنے پر مستعد
ہوے اور چوری سے نفع اور نقصان اوٹہا کر شدہ چور کہلائے۔

یہی مثال ہر قسم کے افعال پر اپنا اثر پہلا سنے پر حاوی ہوسکتی ہے اور سمع خراشی ناظرین کرنے کا ہر پہلو دکھا رہی ہے جس نگاہ کو تواریخ اور واقعات گذشتہ کی سیر کرنیکا موقع ملا ہے اوس نے خودی کی باثر نتایج کو بخوبی سمجھا ہے ؛؛

اگر خودی نہوتی تو ابلیس حضرت آدم علیہ السلام کے سجدہ نکرنے اور پاک پروردگار عالم کا حکم نماننے سے آج لاحول کا مستحق اور لعن وطعن کا سزاوار ہی نہوتا بلکہ فرشتون مین افضل گنا جاتا۔ اگر راون مین خودیکا جوش نہوتا ممکن نتہا کہ اسکے ہاتھ سے وہ افعال سرزد ہوتے جنکے سبب سے اوسکا سارا خاندان تباہ اور وہ ملعون خلق اللہ ہوا اسی طرح کنس جسکی ظلم و بدعتون کے قصے مشہور ہین۔ اسی خودی کیوجہ سے ایک آن مین جان سے مارا گیا۔ اور ایسا ہی فرعون جسکے عرُوج کے افسانہ طشت از بام ہین اسی خودی کے بدولت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد نبوت مین دریائے نیل کی نذر ہوا یہی خودی جسکی وجہ سے مغز نمرود خوراک پشۂ ناچیز ہوکر حکومت کہو بیٹھا اور یہی خودی تہی جسکی سبب سے یزید ایسا بادشاہ تخت حکومت کہو کر زندگی سے ہاتھہ دہو بیٹہا اسیطرح کے ہزارون واقعات ہین جو خودی کے نتائج مین درج پائینگے اور جو انسان کی عبرت کیواسطے وہ کام کر رہے ہین جو ناہین کا حصہ سمجھے گئے ہین۔ اگر انسان کی طبیعت خودی کا اثر قبول کرنے سے متنفر رہے تو ممکن نہین کہ اُسکی خوارق بدی کیطرف بہولے سے بہی اُٹھا سکین یا دنیا مین بُرائیون کے نام کا کوئی حرف بھی نظر آسکے ؛؛

علام افعال قبیحہ کے ذکر مین اونکے الفاظ تضاد کو عُمدہ ہی پایا گیا ہے ؛؛

مثلاً بدکی ضد نیکی "بے عقلی" کی ضد عقل "بے انصافی" کی ضد انصاف علی ہذا - ولیکن خودی کی بات دنیا سے نرالی ہے اسکا لفظ تضاد اِس مصرع کی مصداق ہوسکتا ہے

نادان جو ہو منقلب تو نادان ہی رہے

خودی کے لفظ تضاد پر جو غور کرلیا جائے تو "بے عقلی" "بے امنی" بے ایمانی وغیرہ کی طرح لفظ بے کو خودی کے ساتھ شامل کردیا جائے تو خودی کی بدقسمتی سے لفظ بیخودی نکلا جسکے معانی ہی افعال قبیحہ کے معنے مین شامل پائے گئے پس اِس موقع پر ہر شخص خیال کرسکتا ہے کہ جس چیز کے دونون پہلو خراب اور دو پشت بدنام دونون سے بدنا ہون اوسکے نتایج کیسے خراب ہونگے اگر کوئی پوچھے تو کہا جاسکتا ہے کہ اگر طبیعتون سے صرف خودی کا اثر جاتا رہے تو اہل دنیا عذابون سے پاک وصاف ہوکر فرشتون سے افضل ہوجائین اور دنیا کارخانہ افعال قبیحہ نرہے -

اور دنیا مین وہی لوگ جو اپنی قوت اختیار کو خوش لیاقتی کے ساتھ حفاظت کرتے ہین

طاقت خود اختیاری کی حفاظت خوش لیاقتی پر موقوف ہے

قوت ہے اختیار کی گر اختیار مین . نام خزان کا خوف نہو ہر بہار مین

جس شخص کو دولت خود اختیاری کا جایزہ عطا کیا جاتا ہے اوسکو بڑی ہوشیاری مستقل مزاجی و راستبازی سے اوسکی حفاظت کرنا پڑتی ہے - اگر وہ اس دولت عظمی کو بیجا نمایش مین صرف کردیگا - یا بخیل بنکر اوس دولت کو گنج قارون تصور کریگا - یا فضول خرچی کو ہوا خواہی مین اوسکی تباہی و محرومی کا باعث ہوجائیگا -

تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہی دولت خود اختیاری دوسرے کے قبضۂ اقتدار مین اگر اوسکی
بے اشتعیار بنادیگی اور اوسکی بدنظمی و بدلیاقتی کا نشان روئے زمین پر گاڑیگی
جسطرح طاقت خود اختیاری کا حاصل کرنا ایک مشکل کام ہے اوسیطرح اس طاقت
خود اختیاری کے عمل مین لانیکی لیاقت حاصل کرنیمین بھی بڑی محنت و تکلیف
برداشت کرنا پڑتی ہے ؀

حکومت کا ملنا ہی مشکل اگر ہے	اگر کام بھی اوسکا دشوار تر ہے

اب یہہ امر ظاہر ہوسکتا ہے کہ جب ایک اوسط درجے کا کام بغیر محنت کثیر و [illegible]
اچھی طرح انجام نہین ہوسکتا تو ہر ایک مشکل کام کی سپردگی - (جسکی [illegible]
بحیثیت ایک خود اختیار شخص کے متعلق ہو) کہانتک لیاقت ذاتی و
قوت انتظامیہ کی محتاج نہین -

کام بے محنت کے ہوتا ہی نہین	سے کنوان اندہا جو سوتا ہی نہین

جن دانایان روزگار نے زمانہ کے نشیب و فراز پر غور کلی فرمایا ہے اور جنکا
بیش بہا وقت انجام کاروبار اہم مین صرف ہوا ہے وہ اس امر کو خوب
سمجھ سکتے ہونگے کہ قوت انتظامیہ کو کن کن وسایل سے وسعت و پختگی
حاصل ہوسکتی ہے -

جسنے کچھ دقت اوٹھائی اوسنے کچھ پایا مزہ	وقت کے بیکار جانے سے نہ ہاتھ آیا مزہ

انسان کو لازم ہے کہ اپنے اختیار کو حد مقررہ سے گھٹنے بڑھنے نہ دے کیونکہ
یہ سب سے پہلا اصول طاقت خود اختیاری کے برقرار رکھنے کا عقلا
[illegible] ثبوت پہنچ چکا ہے ؀

جو شخص اپنی حد اختیار سے قدم باہر نہین بڑہا سکتا ہے وہی ہمیشہ دشمنون اور رہزنون کی خوفناک اور دل شکن کرتوتون کے نتیجون سے محفوظ رہ سکتا ہی

اپنی حد پر ہے جو قایم اوسکا قایم ہی وقار
شاخ جو حد سے بڑہے اوسپر تبر کرتا ہی وار

مگر جو شخص طاقت خود اختیاری کو بیجا طور پر استعمال یا عمل لانا اپنے حوصلہ مندی کی دلیل سمجہتا ہے اوسکے دشمنونکی تعداد روز بروز بڑہتی جاتی ہے اور وہی لوگ اوس شخص با اختیار کو بے اختیار بنانے کیلئے تہہ دل سے آمادہ ہو جاتے ہین اور آخر کو ایک روز اپنی ارادے مین کامیاب ہی ہو جاتے ہین۔

موجود تعداد دشمنان کثیر
ایک بیچارہ کیا کرے تدبیر

دیکہو جس طرح طاقت خود اختیاری کی دولت انسان کو امیر اور نامور بنا دیتی ہے اسی طرح یہی دولت اگر بیجا طور سے صرف کیجائے تو اوسی شخص کو محتاج انام و ذلیل عوام ثابت کر دیتی ہے۔ اکثرون کا قول ہے کہ افسری کا کام نہایت ہی آسان ہی کیونکہ بہت سے مددگار ہر وقت دست بستہ سامنے کہڑے رہتے ہین اور اونکی اطاعت و بندگی افسری کے برقرار رکہنے کی ایک اچہی اور مستحکم سبیل ہی۔ مگر عقلا کے نزدیک افسری کا کام نہایت دشوار رتا بہت ہو چکا ہی اور کہا گیا ہے کہ یہہ وہ کام ہے جو بڑے لایق ہی لوگونسے اچہی طرح انجام پذیر ہو سکتا ہی

نہین بازیچۂ طفلان حکومت کا سبق پڑہنا
مگر قانون شریعت کا ہی دل سے ہر ورق پڑہنا

اگرچہ افسر کی مدد کے لئے اوسکے ماتحتین کی جماعت اوسکی حکومت کی ایک پہولی پہلی شاخ معلوم ہوتی ہے مگر خیال کر لیا جا سکتا ہے کہ درخت وہی مضبوط کہلاتا ہے

جسکی جڑ مضبوط ہوتی ہے یعنے افسر لایق متصف مزاج متحمل۔ عادی محنت ہوسکتا ہے وہی اپنے ماتحتین کو بھی لایق اور محنتی بنا سکتا ہے۔

شانِ آفاق ہے حاکم کا وقار ۔ تابع حکم ہین فرمان بردار

افسر کو ہر روز مختلف قسم کے خیالات سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور ہمیشہ ہر ایک کی طبیعت کے موافق تقسیم خدمات کی فکر دامنگیر حال ہوتی ہے اور نیز اوسکو سب سے بڑی فکر یہہ رہا کرتی ہے کہ مین جسکی طرف سے جس کام کے انجام دہی کے لئے ذمہ دار بنایا گیا ہون اوس کو کسی نہ کسی طرح ضرور رضامند و خوشنود رکھون تاکہ وہ طاقت خود اختیاری کسی بد انتظامی و نالیاقتی کیوجہ سے میرے قبضہ سے نکلنے نہ پائے اختیار کے قانون کا پڑھ لینا ہی اصول افسری کے لئے زیادہ مفید نہین ہوسکتا ہے بلکہ اوسکو ہر وقت ہر آن یاد رکھنا اور اوس پر عمل آور ہونا زیادہ تر واجبات سے ہوتا ہے۔ اکثر دیکھا سنا گیا ہے کہ مختلف قسم کی مشکلات سے بعض افسرون کو سابقہ پڑ گیا ہے۔ اور ایسی پیچیدگیان پیش آئی ہین جنکا سمجھنا ایک معمولی لیاقت کے آدمی کے امکان سے باہر تھا۔ مگر اونہین سے جن لوگون مین تحمل اور غور و فکر کا مادہ زیادہ موجود تھا وہ اپنی طاقت انتظامیہ کی مدد سے مشکلات پیش شدہ کے حل کرنے مین کوئی سبقت لے گئے بلکہ جس انتظام سے ہمیشہ کیلئے آیندہ پیچیدگیون سے بھی محفوظ ہو گئے

تحمل غور کا دیتا ہے موقع ۔ صفائی کا دکھا دیتا ہے موقع

غرضکہ ایک افسر کا دماغ مختلف قسم کی فکرون کا ذخیرہ بنا رہتا ہے اور اوسکو ہر وقت مختلف طبایع کے خیالات پر غور کرنا پڑتا ہے اور خاصکر اس بات کی ایک

ایک فکر کرنا پڑتی کہ جو ذمہ داری میرے سپرد کی گئی ہے اوس مین کسی قسم کی خرابی تو عاید نہین ہوسکتی ہے۔ یا اوس اختیار کی وجہہ سے جسکے ذریعہ سے مجہے مختلف طبیعتون سکے لوگون سے کام لینا ہے عام نارضامندی کا باعث تو نہین ہے۔

افسرون سے دل سے پوچہو کیا تمہارا کام ہے	فکر کیا ہے پیش کیا کیا کار صبح و شام ہے

اختیار وہ صفت ہے جو انسان کو مختلف خیالات کی جماعت کا حاکم بنا دیتی ہے اور اوس اختیاری کا نقشہ دکہا دیتی ہے چنانچہ بادشاہ وقت کی یہی کیفیت ہوسکتی کہ وہ بڑی ذمہ داری کا کام حاکم دین و دنیا کے حکم سے کرنے پہ آمادہ کیا گیا ہے اور ہر طبقہ و ملت کے لوگ اوسکے قانون کے تابع بنادئے جاتے ہین۔ اب غور کرنا چاہئے کہ افسری۔ سرداری۔ جہانداری ان سب کامون مین کسقدر طاقت خود اختیاری سے کام لینے کی ضرورت پڑا کرتی ہے۔ یہہ کیسا نازک اور مشکل امر ہے ایسے کامون کے انجام دہی کے لئے ایک اعلی درجہ کی متحمل و مستقل طبیعت درکار ہوتی ہے چونکہ طاقت انتظامیہ کی عملی کارروائی دیکہانے کیلئے سب سے پہلی ضرورت تحمل و مستقل مزاجی کی موجودگی ہے اگر یہی صفتین انسانین نہون گے تو ایک ایسے مشکل اور دقیق کام کی سپردگی طاقت خود اختیاری کو خاک مین ملانے والی اور خدمات مفوضہ کو بدنامی کی آمیزش سے بدنام کرنے والی ضرور مشہور ہوجائیگی۔

عام طور پر بے اختیار لوگ فریاد کیا کرتے ہین کہ بے اختیاری و فرمان برداری کا کام نہایت تکلیف دہ ہے۔ اسمین سوائے مصیبت اور بے بسی کے کسی قسم کی آزادی و آسودہ حالی نہین ہر وقت حاکم کی مزاج شناسی کی فکر رہا کرتی ہے۔ ہر دم خوف

عتاب کیلیے کو پاس پاس رکھتا ہی۔ مگر ان مین سے جو لوگ مال اندیش اور دولت خود اختیاری کے متلاشی ہوتے ہین وہی لوگ فرمان برداری کا کام (جو بدلے اختیار مین داخل کیا گیا ہی) اس خوبی وخوش اسلوبی سے انجام دیتے ہین کہ آخرش وہی حسن خدمات کے صلہ مین افسر بنا دیے جاتے ہین۔ اس مثال اور عملدرآمد سے بخوبی ثابت ہوسکتا ہی کہ ایک بے اختیار شخص اپنی بے اختیاری کی بخوبی داد دلسکتا ہے اور نظر انصاف سے ہمیشہ اوسکے حقوق کی حفاظت اپنے اوپر فرض سمجھتا ہے۔ تجربہ ایک ایسی چیز ہے جو مختلف پیرایون مین انسان کی مدد کیلئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ مگر تجربہ سے انسان اسوقت تک مستفید نہین ہوسکتا جب تک خود اوسکو مختلف اقسام کے کامون اور انتظامون و منتظمون سے سابقہ نہ پڑا ہو۔ کسی کام کا صرف اصول ہی دریافت کر لینا اور نرا اوسکو ایک ابتدائی خیالی تجربہ سمجھ لینا دانشمندی کا ایک پختہ اصول قرار نہین دیا جا سکتا کیونکہ فقط انسان کا ذاتی خیال اکثر اوسی کو مغالطے مین ڈال دیتا ہے اور انتشار کیفیت طبیعت کو امتیاز نیک و بد سے معذور کر دیتا ہے جسکا نتیجہ اصول تجربہ کاری کے بالکل خلاف کہا جا سکتا ہے؛

انسان کو لازم ہوتا ہے کہ اپنے کام کو اس طریقہ سے انجام دے جو اوسکے لئے موزون و مناسب ہو۔ کام کی وقعت کے موافق اوسکے انجام کا انتظام واجبات و فرائضات انسانی سے ہے۔ ہر کیف اپنی اختیار کو اوس حد تک اوسکی وسعت اسکے اختیار کی محافظت کا اقرار کرتی ہی یا جہان تک اوسکی خوش انتظامی اوسکی قوت کی مددگار رہے۔ جو شخص دولت خود اختیاری کی قدر کرتا ہی

وہی اسکے صرف کرنے کے طریقے خود ہی پہچان لے سکتا ہی- صفت اعتدال الفاظ کمی وزیادتی کا وہ درمیانی جزو ہے جو ہمیشہ نقصان وتکلیف سے محفوظ رہتا ہے - جس نے اپنے اختیارات کو اعتدال کے ساتھہ وسعت دی ہے اور جس نے طاقت خود اختیاری کو ضعف خود سری کی ہوا سے دور رکھا ہے وہ ہمیشہ اپنے ارادون مین کامیاب رہا ہے اور ہمیشہ اوسکے دشمن اوسکے مقابلہ سے عاجز رہے ہین

فی الحقیقت طاقت خود اختیاری ہے وہ چیز	جسکو مرد نیک خو دل سے سمجہتا ہی عزیز
قوت خود اختیاری پر جو اترا یا بشر	ہے حقیقت مین وہ مرد بے شعور بے تمیز

دولتمندی وملکداری

جہانداری اور دولتمندی فی نفسہ کوئی بری چیز نہین ہوسکتی ہے اگر موافق حق ہو چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام انبیائ مین اور خلفا راشدہ مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اولیاؤن مین خواجہ عبداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ عزت مین ائیمہ یمن شرفائے ملکہ معظمہ یا لک آور آسودہ تہے- جتنی برائیان مین خیال کی جاسکتی ہے وہ اونہین مفاسد کے ہوسکتی ہے جو قہر اور ظلم تمتع لذت اتباع شہوات سے پیدا ہوتے ہین یا طمع- کینہ- حسد- بغض- محبت جاہ و مال سے ظاہر ہوتے ہین- درآنحالیکہ سلطنت وریاست ان آفتون سے پاک وصاف ہو تو پہر غنا اور ملکداری خدا پرستی اور دینداری ہوجاتی ہی جیسے سلطنت بعض انبیاء کی پہر اون کے بعد خلفاء کی پہر اہل علم اور صلاح کی اور ساری خلق پر اونکی اطاعت واجب ہوتی ہے بدلیل قول حق سبحانہ تعالیٰ اَطِیعُوا اللہَ

وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُم مراد اولی الامر سے امرا و سلاطین وملوک ہین بعض کے نزدیک علما بھی داخل ہین اِن دونون قولون کے سوا کوئی تیسرا قول اِس ایت شریف کے معنے مین اہل علم نے نہین لکھا ہے۔ اور وہ جو شارع علیہ السلام نے مذمت ملک وملوک کی بیان فرمائی ہے یہانتک کہ جسنے دنیا مین درمیان دو آدمیون کے حکمرانی کی ہوگی اوسکی بھی مشکین باندہ کر پاک پروردگار عالم کے روبرو لاوینگے اِس قسم کی حدیثین جو وارد ہین مراد اونسے وہی حکمران ہین جو دین پر قایم نہین اور عدل وانصاف نہین کرتے حمایت قوم وتعصب مذہب ورعایت قرابت کیا کرتے ہین یگانہ سے ہر بات ہر قصور پر درگذر ہے اور بیگانہ سے ہر ذرہ پر رنجش وگرفت ہوتی ہے جیساکہ ملوک ورؤسائے بنی اسرائیل اسی طرح ہلاک ہوگئے کہ اقامت حدود کو اونہونے ترک کردیا تہا سزا کو اشراف سے بالکل اوٹہا دیا غریبون پر جاری رکہا انصاف چہوڑدیا جب کوئی ضعیف آدمی زنا کرتا تہا اوس پر حد جاری ہوتی تھی اگر قوی زنا کرتا تو اوسکو چہوڑ دیتے آخر ہلاک ہوگئے خلق مین فساد پڑگیا۔ حالانکہ پاک پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا ہے لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ یعنے تمہاری رشتہ داری تمہاری اولاد تمکو کچہہ فائدہ نہین دیگی تمہارے کام نہ آویگی۔ سو مراد اِس سے باطل طرفداری ہی ہوسکتی ہے جو بسبب رشتہ داری کے برتی جاتی ہے جسکا کچہہ نفع آخرت مین نہین بلکہ دنیا مین ظلم آخرت مین ظلمت ہوتا ہے ایسے ہی لوگون کا دین دوسرون کی دنیا کے پیچہے برباد ہوجاتا ہے حق قرابت صلہ رحم وہین تک ٹہیک ٹہیک ہوسکتا ہے جتنا حکم شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے بلکہ انصاف یہ ہے کہ اپنی جان پر

بھی بموجب شرع کے عدل کرے اولاد و رشتہ دار کس گنتی و شمار مین خیال کئے جا سکتے ہین جب یہ امر انسے ہنین ہو سکتا ہے تو اسی لیئے سخت وعید جزاے شدید انکے حقمین وارد ہے انکا جرم دوسرون کی نسبت دگنا ہوتا ہے ورنہ جسکی نیت اچھی اور جسکا عمل صالح ہوتا ہے وہ اگر سارے جہانکی بادشاہی کرکر یا طالب ملک ہو تو کچھہ بھی برائی ہنین خیال کیجا سکتی ہے حضرت **سلیمان علیہ السلام** نے کہا تھا رب اغفر لی وھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی۔ اور حضرت **یوسف علیہ السلام** نے بھی کہا تہا قال اجعلنی علی خزاین الارض انی حفیظ علیم یہ اسلیئے فرمایا کہ انکو اپنی جان پر بھروسا تھا کہ یہ حالت ملکداری عہدۂ خزانچی گر ہمین کوئی امر باطل نکرینگی ہر معاملہ مین انصاف فرماینگے نہ کسی یگانیکی رعایت ہوگی نہ کسی بیگانہ سی نفرت کا ٹُکا تلا ہوا انصاف ہوگا۔ قوی ضعیف برابر رکہا جائیگا کوئی مستثنیٰ نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جو واقعات حضرت **داؤد علیہ السلام** کے عہد مین حضرت **سلیمان علیہ السلام** کی کم عمری کی حالت مین پیش ہوئے اونمین سے دو تین واقعات ہدیہ ناظرین ہین۔

حکایت

ایک روز دو دہقانی محکمۂ داؤدی مین حاضر ہوئے ایک **ایلیا** صاحب کشت یا باغ دوسرا **یوحنا** مالک غنم سو **ایلیا** نے کہا اے خلیفہ **یوحنا** میرا پڑوسی رات کے وقت بکریان چراتا تہا وہ بکریان میرے کہیت مین پڑگیئن اور کہیت کہا گیئن حضرت **داؤد علیہ السلام** نے **یوحنا** سے جواب پوچھا اوس نے عرض کیا درست ہے حضرت داؤد نے ارشاد کیا کہ علے بکریون کی قیمت مشخص کرو چنانچہ وقت تشخیص بقدر

قیمت بکریون کے نقصان قرار پایا اوس پر حضرت نے حکم دیا کہ یوحنا بکریان ایلیا کو سپرد کرے یوحنا نے محکمہ سے نکل کر یہ ماجرا بیان کیا حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اگر حکم دینا میرے اختیار مین ہوتا تو مین ایسا حکم دیتا جو دونون کے حقمین بہتر ہوتا خواہ یہ فرمایا کہ حکم ایسے مقدمہ مین خلاف اس تجویز کے مناسب تھا۔ حضرت داؤد نے یہ بات سُنکر حضرت سلیمان کو طلب کر کے ارشاد کیا کہ جو کچھہ حکم فریقین کے حقمین بہتر ہو ظاہر کیا جائے حضرت سلیمان نے کہا کہ بکریان ایلیا صاحب کشت کو دیجاوین کہ اوسکی اولاد او سکے دودہ اور پشم سے بہرہ مند ہوئے اور کہیت یوحنا کے سپرد کیا جائے کہ وہ خدمت کر کے حالت اصلیہ پر کردیوے تب ایلیا اپنا کہیت یوحنا سے لے لیوے اور یوحنا اپنے بکریان لے دے۔ چنانچہ یہہ حکم سُنکر داؤد علیہ السلام خوش اور فریقین رضامند ہوے اور داؤد علیہ السلام نے اسیطرح پر حکم صادر فرمایا۔

حکایت

دو عورتین تہین اونکے ساتھ اونکے دو بیٹے تھے بہیڑیا آیا ایک عورت کے بیٹے کو اوٹھا لیگیا تو وہ عورت اپنی ساتھی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے بیٹے کو بہیڑیا لے گیا۔ دوسری نے کہا تیرا بیٹا لے گیا دونون حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلے کو آئین حضرت داؤد نے بڑی عورت کو وہ لڑکا دلویا وہ دونون حضرت سلیمان ابن داؤد کے پاس آئین اور انسے یہ حال کہا حضرت سلیمان نے کہا ایک چہری لاؤ تو مین لڑکے کو آدہا کر دون تب چہوٹی عورت نے عرض کیا

ایسا نہین یہ بیٹا بڑی عورت کا ہے اور اب مین دعویدار نہین ہون اسکو دیجیے
یہی پرورش کریگی اور بڑی عورت چہری سے کاٹنے پر راضی تہی حضرت سلیمان نے
اس چہوٹی عورتکی شفقت سے دریافت فرمالیا کہ یہ لڑکا اسی کا ہے سو اسی کو دلوادیا۔
نکتہ جب گواہ نہون تو حاکم اپنے قراین وقیاس پر عمل کرسکتا ہے۔

حکایت

ایک روز حضرت سلیمان علیہ السّلام کی غیبت مین ایک عورت ضعیفہ حضرت داؤد علیہ السّلام کے پاس ہوا پر دادخواہ آئی اس نے کہا کہ اے خلیفہ مین عیالدار ہون تہوڑا آٹا جو کا سر پر لئے جاتی تہی ہوا نے برباد کردیا میری اولاد فاقے سے مری جاتی ہے میرے حقین فیصلہ حق فرمایئے حضرت داؤد علیہ السّلام نے فرمایا میرا حکم ہوا پر جاری نہین ہی مگر آٹا میرے گہر سے لیجا سو اُس ضعیفہ نے آٹا لیا اور دعا دیکر اپنے گہر چلی راہ مین حضرت سلیمان علیہ السّلام ملے اُنہون نے پوچہا تو کہان آئی تہی نالشی یا مُحتاج اُسنے کہا دادخواہ ہون اور اپنا ماجرا مفصل بیان کیا حضرت سلیمان علیہ السّلام نے فرمایا تو خلیفہ خدا کے پاس پہر حاضر ہوکر دادخواہ ہو اور کہہ کہ مین محتاج نہین ہون انصاف چاہتی ہون چنانچہ وہ ضعیفہ پہر محکمہ داؤدی مین آئی اور حضرت داؤد علیہ السّلام سے کہنے لگی کہ عطائے تو بلقائے تو مین انصاف چاہتی ہون حضرت داؤد علیہ السّلام نے فرمایا مین ہوا پر حاکم نہین ہون اور دس گونہ آٹا عنایت کیا بوڑہیا نہایت خوش ہوکر چلی جب حضرت سلیمان علیہ السّلام سے ملاقی ہوئی تو انہون نے پہر واپس کیا تب حضرت داؤد علیہ السّلام نے کہا تجہکو کون شخص بار بار پہیرتا ہے۔ اوس نے کہا سلیمان علیہ السّلام اوسوقت

حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کو طلب کرکے پوچھا کہ مجھکو ہوا پر کیا دست رس
ہے جو اسکے حق مین حکم دون حضرت سلیمانؑ نے کہا یہ درست ہے لیکن آپکی
دعا کو اثر ہے سو آپ دعا کیجئے کیونکہ مین نہین چاہتا کہ یہ عورت تمہارے
عدل کی شکایت کرے آخر کار حضرت داؤدؑ نے دعا فرمائی اور حضرت سلیمانؑ
نے آمین کہا دفعتہً اللہ پاک پروردگار عالم نے ہوا کو بصورت انسان بہیجا۔
تب اوس عورت نے اپنا دعوے پیش کیا ہوا نے کہا یا رسول اللہ مین نے
بحکم خدا اوسکا آٹا لیا ہے حضرت داؤدؑ نے اسکی کیفیت پوچھی ہوا نے کہا کہ
ایک کشتی دریا مین جاتی تہی اوسمین سوراخ ہوگیا اور مالک کشتی نے
دعا مانگی کہ یا آلہی اگر اس بلا سے نجات پاؤن تو مین کل مال اپنا فقیرون کو۔
دے ڈالون۔ لہذا ارشاد ہوا تو مین نے اس بوڑہیا کا آٹا لیکر سوراخ کشتی
مین بہر دیا تب وہ کشتی غرق سے محفوظ رہی اوسی وقت حضرت داؤد علیہ السلام
نے مالک کشتی کو طلب کرکے نصف مال فقیرون کو دلوایا اور نصف باقی بوڑہیا
کو پہر اِس ضعیفہ سے استفسار فرمایا کہ تو نے ایسا کون کام کیا ہے جس سے
خدا تعالی نے تجہکو اسقدر عوض دنیا مین دیا اوس نے کہا مجہکو معلوم نہین مگر یاد آتا ہے
کہ ایک روز کوئی فقیر میرے دروازے پر آیا اوس نے کہا کہ مین دور سے آتا ہون
اور بہت بہوکہا ہون میرے پاس ایک روٹی تہی مین نے اسکو کہلائی مگر اوس نے
کہا مین سیر نہین ہوا تب مین نے کہا اے فقیر تو ٹہرجا تو مین تیرے لئے آٹا پیس کر
روٹی پکاؤن سو وہی آٹا لئے آتی تہی ہوا نے برباد کردیا اسوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے کہا کہ یہ مال اسی کے عوض ملا ہی اور بروز قیامت دس حصے اور ملے گا۔

حکایت

حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد مین ایک قاضی تہا ایک دن ایک عورت حسینہ بدعوے
مال نقد کسی پر دعویدار ہوئی قاضی اس عورت پر عاشق ہو گیا اور پیغام نکاح پیش کیا اسنے
انکار کی تب قاضی نے حرام کرنا چاہا اسنے کہا مین حرام کار نہین ہون ناچار انصاف
قاضی سے ناامید ہو کر صاحب شرط پاس نالشی ہوئی وہ بھی مفتون ہوا وہان سے
دل شکستہ ہو کر صاحب شوق کے دربار مین ملتجی ہوئی وہ بھی فریفتہ ہو گیا ناچار خلیفہ وقت
کے حاجب سے رجوع لائی اُسنے بلا تامل پیغام زنا بھیجا تب وہ عفیفہ خاموش ہو کر دعوے
سے دست کش ہوئی جب ان حاکمون نے دیکھا کہ ایسی پری شیشہ مین آکر ہاتھہ سے
نکلی جاتی ہے اور شیشۂ دل چور چور ہے اسکو کسی طور سے پہانسنا چاہیئے تب بزور
گواہان لبیاسی حضرت داؤدؑ کے حضور مین بیان کیا کہ یہ عورت ایک کُتّے پاس رہتی
ہے حضرت داؤدؑ نے مطابق توریت رجم کا فرمان جاری کیا یہ خبر حضرت سلیمانؑ
کو پہونچی آنجناب نے باہر نکل کر اجرائے حکم کو ملتوی کیا اور کئی لڑکے ہم عمر بلائے
اُنمین سے ایک کو عورت قرار دیکر چار گواہ کیا اُن چارون نے گواہی دی کہ یہ عورت
ایک کُتّے کے پاس رہتی ہے پہر اون چارون کو الگ الگ بٹھلایا اسطرح کہ ایک
دوسرے کی آواز نہ سُنے اور ایک سے پوچھا کُتّے کا رنگ کیسا تھا اُسنے کہا سیاہ
دوسرے سے دریافت کیا وہ بولا سُرخ اسی طرح تیسرے نے کہا زرد چوتھے نے کہا
ابلق تب کہا کہ تم بڑے جھوٹے ہو تمھاری گواہی پر ایک عفیفہ صالحہ کو حد نہ مارونگا
بعد ازان اور لڑکون سے کہا کہ ان گواہون کو قتل کرو یہ خبر تمام ہا حضرت داؤد علیہ السلام

کو پہونچی تب حضرت داؤدؑ نے اوس مقدمہ کے گواہون کو طلب کیا اور ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بہلا کر سوال کیا اُن سب نے کُتّے کا رنگ مختلف بیان کیا لہذا گواہون نے سزا پائی اور عورت نے خلاصی۔

فائدہ معالم مین محمدؒ بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ لشکر حضرت سلیمان علیہ السلام سو فرسخ مین پڑتا تھا پچیس مین انسان اور پچیس مین حیوان دواب اور پچیس مین جنات اور پچیس مین وحش وطیور اور تین سو منکوحہ اور سات سو کنیز آنجناب کے تصرف مین تہین اور سب کے لئے محل جُدا جُدا تھے اور سب محل شیشے کے بنے تھے اور سب محل ایک تخت پر تھے اوس تخت کو ہوا لے پھرتی تھی اور تفسیر کشاف مین لکہا ہے کہ لشکر حضرت سلیمان علیہ السلام دس ہزار فرسخ مین نزول فرماتا تھا اور دو فرسخ مین ریشم کا فرش بچھایا جاتا تھا اسکے بیچ مین تخت رکہا جاتا تھا اور جملہ اکابر واشراف کرسیون پر بیٹھتے تھے اور ہوا اوسی بساط کو لے اوڑتی تھی۔ اور معالم التنزیل مین مقاتل ابن حیان سے روایت ہے کہ شیاطین نے حضرت سلیمانؑ کے واسطے ایک فرش کارچوبی ریشم کا بنایا تھا دو فرسخ کا اوسکے درمیان منبر سونے کا رکہا جاتا تھا اوسپر حضرت سلیمان علیہ السلام اجلاس فرماتے تھے اور تین ہزار کرسیان طلائی ونقرئی بچھائی جاتی تہین طلائی پر اولاد پیغمبران علما وفضلا سے دوران اونکے گرد جن وشیاطین وعامہ انسان اور طایفہ طیور اپنے پرون سے اوس مجلس پر سایہ کرتے تھے تاکہ حرارت آفتاب نہ پہونچے اور ہوا اوس بساط نشاط کو اوٹھاتی صبح سے تا شام ایکماہہ راہ اور شام سے تا صبح اسیقدر رستے کرتی تھی سعید ابن جبیر سے روایت ہے کہ چھ سو کرسیان بچھائی جاتی تہین اوسپر انسان

وجنات بیٹھتے ستھے اور طیور پرون سے سایہ ڈالتے تھے تب ہوا اٹھاتی تھی۔ اور
تفسیر جواہر مین ہے کہ داہنے طرف تخت کے دو لاکھ کرسیان اکابر انس اور بائین
جانب دو لاکھ کرسیان اشراف جن کی بچھائی جاتی تھین اور یمین و یسار پینتیس پینتیس منبر
رکھے جاتے تھے اوپر علما و فضلا و اتقیا و صلحاے انس و جن بیٹھکر وعظ کرتے تھے اور
طیور اپنے پرون سے سایہ کرتے تھے اوس تخت کو ہوا لیکر چلتی تھی۔ اور سواری کا یہ
انتظام ہوتا تھا کہ باوصف شدت ہوا کسی کھیت کے درخت کو حرکت نہوتی تھی اور
گرد و غبار کا نشان نہوتا اور کسی بیچارہ ضعیف جانور کو بھی ضرر و نقصان نہ پہونچتا تھا
اس شوکت و حشمت کا اشارہ سورہ نمل مین ہے۔ وقال ایہا الناس علمنا
منطق الطیر واوتینا من کل شیئ ان ھذا لھو فضل المبین۔ یعنی حضرت
سلیمانؑ نے کہا اے لوگو ہمکو سکھائی ہے بولی اوڑتے جانورون کی اور عطا کیا
ہمکو ہر چیز مین بیشک و شبہہ یہی ہے بڑائی صریح یعنے جو چیزین دنیا مین درکار
ہین جنکی انسان کو ضرورت ہے سب عنایت فرمائین۔
اور ذخیرۃ الملوک مین لکھا ہے کہ دیؤون نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے
واسطے پتھر کی دیگین تراشین تھین کہ ہر ایک مین دس اونٹ اوترجاتے تھے اور
ہر روز ہزار دیگین پکتی تھین اور لشکر کے لوگ کہاتے تھے۔ اور قصص مین لکھا ہے
کہ اسی ہزار من نمک ہر روز باورچیخانہ مین صرف اور ہر روز لاکھ مرغ ذبح ہوتے
تھے لیکن حضرت سلیمانؑ اوسمین سے ایک لقمہ نہ کہاتے تھے بلکہ تمام روز روزہ
رکھتے اور زنبیل بنتی اور شام کے وقت اوسکو بیچتے اور دو روٹیان جو کی لیکر
گورستان مین کمتی اوڑھکر جاتے اور روزہ افطار فرماتے اس حال مین بھی جو

کوئی مسکین ملجاتا تو اسکو بھی شریک فرما لیتے تھے۔

نقشہ سکہ سب سے پہلے بادشاہ روے زمین کے حضرت آدم ابو البشر ہوے یہہ خدا کے خلیفہ اور دین کے سلطان تھے جب رحلت کر گئے تو اونکی اولاد دو طرح پر ہو گئی ایک دین مین قایم مقام ہوئے وہ حاکم اسلام رہے دوسرے بادشاہ نبی جتنے نبی رسول آئے وہ سب سلطان دین تھے اونکی اطاعت اون لوگون پر فرض تھی جن کی طرف وہ بھیجے اور بٹھلائے گئے تھے پھر خواہ اوس امت نے اونکا کہنا مانا سنا یا نمانا نہ سنا۔

جتنے بادشاہ دنیا کے ہوئے اون سے دین نہ تہما بلکہ ہر خرابی دین کی اونہین کے ہاتھون سے ہوئی اِن دونون طرح کے ملوک حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا خاتم رسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوتے رہے جب اللہ پاک نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا تو انکو دین و دنیا دونون کا حاکم گردانا اور دونون حالتون کا مالک بنایا۔ ادہر شریعت اور اودہر سیاست چمکی ان دونون وظایف کے ساتہہ جیسا قیام سردار عالم نے فرمایا سارے جہان مین کسی نے نہین کیا اور نہ کوئی کر سکیگا۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

جو فضائل اور کمالات سردار عالم صلعم کو بادشاہ علی الاطلاق نے جمیع مخلوقات ارضی اور سماوی سے برسالت و خاتمیت منتخب فرمایا اور اپنی خاص عنایتون سے مخصوص کیا اور جملہ صفات کمال اُس ذات بابرکات مین فراہم کئے اور کمالات ذہنی کا ایک نکتہ

بتا دیا تاکہ حاضر و غایب کو اطلاع ہو جاسے کہ یہ پیغمبر محبوب ب اور مخصوص حضرت معبود ہی اگرچہ
اور پیغمبران اولوالعزم کو فضایل و کرامات عطا کئے تھے مگر جدا جدا اب انکو ایک ذات مین
جمع کرکے مجمع صفات کردیا تو فضیلت اجتماع کی انفراد ہر جنس سے بخوبی ظاہر ہے کہان
ہزار مکانون مین ہزار چراغ اور کہان ایک مکان مین ہزار چراغ - چنانچہ اسموقع پر
ایک تضمین مندرجہ تقریح الاذکیا فی احوال الانبیا ہدیہ ناظرین ہے۔

تضمین

تجھے اللہ نے بخشی ہین کمالات سبھی	صفوت آدم کی ملی معرفت شیث ملی	نوح کا شکر ملا خلت ابراہیمی	صوت داؤد و نصابت ہی ملی صالح کی
	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
صبر ایوب تو ہارون کا تحمل پایا	شان اسحاق رضا عصمت حضرت یحیی	حکمت لوط عبادت ہوئی یونس کی عطا	شان یعقوب بشارت ملی ور اسکے ہوا
	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
تجھ مین اوصاف پسندیدہ ہین بیحد و قیاس	سب ہین یکجا متفرق تھے جو ہر یک کے پاس	جس مین تو شمع کا جھاڑ اور قار الیاس	کیا فقط یہ ہے کہ ای بادشہ جن و ناس
	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
کیا کہون تو نے جو پائے ہین عطایا جلیل	سخن وقت موسی لغت اسمعیل	قرب ایسا کہ پہونچ سکتے نہین اسرافیل	الغرض لکھو نہین کیا کیا ترے اوصاف جمیل
	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
بیگمان رویت حق جو تجھے ای شہ دین	اصطفا و رضا جو صفتین تجکو ملین	تجھ مین ہین پھر کوئی شریک انکے نہین	پھر تجھے اور انکے وصفون مین شرکت ہی نہین
	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
جامعیت کی ملی تجھکو جو بے پیچ و کمر	پھر سند ختم رسالت کی بفرمان قدر	مل گئی مہر نبوت سے مسجل ہوکر	بولے قدسی کہ اب آ دونون جہان کے سرور
	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
دلبری کا جو پرستان مین شہرہ پہونچا	سنکے پریون کو ہوئی آپ سے الفت پیدا	عشق مین بام پہ آیا جو خیال نقشا	دیکھکر کھنچ گئین جل ملی صل علی

	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
جمع ہین تجھمین جو اوصاف کسی مین نہوے	منتشر کی صفت صد چند بڑہی ورد سے تجھے	نہین تشبیہ حقیقت مین کسی سے تجھے	پر کہا کرتی ہین ہمجنس سمجھنے کے لیے
	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
کہون کس منہ سے کہ مین نے تیری مدح لکھی ہے	صرف اپنے لیے تحصیل سعادت کی ہے	قل و دل ایک سخن ہے یا قناعت کی ہے	فقط اس بیت کی تضمین کی جرات کی ہے
	حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	

اور آنحضرت کے بعد جو آپکی راہ پر چلا ہے اوسکو خلیفہ رسول کہتے ہین چنانچہ بعد وفات سردار عالم و عالمیان کے جب حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی گئی تو آنجناب کو خلیفہ رسول خدا صلعم کہتے ہین۔

فضیلت آنجناب یہ ہے کہ فرمایا سردار عالم نے کہ آفتاب نے طلوع و غروب نہین کیا بعد انبیاء و مرسلین کے کسی پر جو بہتر ہو ابو بکر سے۔

اور جابر ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مین ایک دن در دولت رسول مقبول پر با جماعہ مہاجرین و انصار حاضر تھا اور باہم تذکرہ بزرگی و فضیلت کر رہے تھے آنحضرت صلعم تشریف لائے اور فرمایا کس شغل مین ہو مین نے عرض کیا کہ فضایل لوگون کے بیان کرتے ہین فرمایا کہ اگر یہہ مذکور ہے تو خبردار ابو بکر پر کسی کو تفضیل نہ دیجیو اسلیئے کہ وہ تم سب سے افضل ہے دنیا و آخرت مین اور بڑی فضیلت جناب صدیق اکبرؓ کو یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جسطرح مقام دلجوئی و خاطرداری پیغمبر خدا مین فرمایا ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی اسی طرح صدیق اکبر کے حق مین کیا ولسوف یرضی۔ یعنے یقین کہ راضی ہوگا صدیق اکبر خدا سے اور بہی اللہ جل ذکرہ نے حضرت صدیق کو اتقی فرمایا ہے وسیجنبہا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی اور دوسری جگہہ فرمایا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم پس بمقتضاے

مجموع آیتون سے ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر اکرم الناس ہوئن عند اللہ اور یہی معنی افضلیت کے ہین ؀

آپ بڑے مالدار تھے چنانچہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کسی مسلمان کا مال میرے حق مین نافع تر مال ابی بکر سے نہین ہوا آنحضرت صلی اللہ وسلم مال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بے محابا و بلا تامل و تردد خرچ فرماتے تھے جیسا اپنا مال اور مال ابی بکر مین اور اپنے مال مین کچھ امتیاز اور فرق نہ رکھتے تھے ؀

آپ کے ایام خلافت مین یمامہ مین مسلمہ کذاب پیمبری کا دعویدار ہوا تھا وہ سزا یاب ہوا اور قتل کیا گیا۔ اسود بن عیسیٰ نبوت کا جہوٹا دعویدار فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اور طلیحہ بن خویلد جو جہوٹا پیمبر بنا تھا اپنی سزا کو پہونچا۔ اور سجاع نام ایک عورت جو نبوت کی دعویدار ہوئی تھی تائب ہو کر مسلمان ہوئی۔ اور عرب کی بہت سی قومین جو سردار عالم سلطان الانبیا کے وفات کے بعد مرتد ہوگئی تہین دوبارہ بزور شمشیر مسلمان کی گئین۔

اور زمانہ خلافت الجناب مین حضرت عمر فاروق قاضی اور حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت کاتب اور عتاب بن اسد عامل مکہ معظمہ اور عثمان بن ابی العاص حاکم طایف اور مہاجرین ابی امیہ والی صنعا اور زیاد بن ولید مالک حضرموت اور بحرین مین جریر اور سواد عراق مین مثنی بن حارثہ اور ہشام بن ابو عبیدہ جراح و سرجیل اور زید بن ابی سفیان مگر یہ تینون صاحب خالد بن ولید کے تحت حکومت تھے کیونکہ وقت وفات حضرت صدیق اکبر خالد محاصرۂ دمشق مین مصروف تھے۔

الغرض دو برس تین مہینے مسند آرا سے خلافت رہے آخر بائیسوین جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری مین

وفات پائی سرور عالم آنحضرت صلعم کے روضہ منورہ مین مدفون ہوئے ۔ سلہ

سنہ اور آپکے بعد امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد خلافت مہد مین اسلام نے رونق پائی دین کی ترقی ظہور مین آئی فوج اسلام جدہر جاتی فتح نصرت استقبال کو آتی چنانچہ چار ہزار چھتیس شہر بانواح ولواحق فتح ہوئے از انجملہ دمشق وحمص وبعلبک سنہ ۱۴ ہجری مین بصلح فتح ہوئے اور بصری وایلہ وانطاکیہ وکوفہ واہواز وموصل وطرطوس وتستر ومصر وآذربائیجان ونہاوند ودینور وہمدان وجرجان وحلب واصفہان وروم وشام وغیرہ دار السلطنت فتح ہوئے اور نوکروڑ کافر مشرف باسلام ہوئے چار ہزار کنیسہ منہدم ہوئے اور چالیس ہزار مسجدین بنا ہوئین ایک ہزار نو سو منبر خطبہ کے بپے رکہے گئے عبادت حق کا سامان ہوا بیت المال کے لئے انتظام فرمایا اور سنہ ہجری قرار دیا ہوا۔ بہت بڑے ہوشیار دلاور پرزور بہادر وصاحب رعب سخی عامل تہے آپ کی عدالت کا چرچا دور دور مشہور ومعروف ہے عدالت کا درہ ایجاد فرمایا مظلوم کا انصاف ظالم سے لیا آپ کے اخلاق حمیدہ واوصاف پسندیدہ کے بیان سے کتابین بہری ہوئی ہین۔ اتقا یہانتک تہا کہ یہ اپنے دست مزد سے کہانا کہاتے بیت المال کا روپیہ اپنے تصرف مین نہ لاتے وہی فقیرانہ گودڑی پیوند کی ہوئی وہ بہی اپنے ہاتہہ کی سی ہوئی پہنتے اپنے ذاتی کام کے انجام کے لئے کسیکو تکلیف ندیتے شجاعت وجوانمردی کا یہہ حال تہا کہ اگر شیر دلیر روبرو آتا روباہ بن جاتا۔

عادت شریف جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ تہی کہ آپ تمام دن دادہی اور فریادرسی مظلومون اور حاجت براری ہر حاجتمند ونکی فرماتے تہے اور رعب

کام مالی ملکی آپ اپنے ذات خاص سے انجام کو پہونچاتے اور جب رات ہوتی تو
بذات خود تمام شہر کی گلی کوچون مین گشت فرمایا کرتے تھے کہ کسی کا دروازہ کھلا
کھلا نہ رہگیا ہو اور کسی کا جانور کہیں کے گم نہو جاے اور کوئی چوکیدار غافل
نہو اسکے سوا اور ہزارون کام پاک پروردگار عالم کی مخلوق کو آرام پہنچانے کیلئے
یہ گشت فرماتے تھے چنانچہ ایک روز اہالیان مدینہ منورہ نے عرض کیا کہ یا
امیرالمومنین آپکے بعد پھر اسطرح کون حفاظت مخلوق الٰہی مین جانکاہی کرے گا
آپ اور سردارون و تابعدارون سے یہ کام کیون نہین لیتے کہ آپکو آرام اور
سردارون کو ہدایت و مخلوق کو راحت ہو آپ نے فرمایا کہ روز حساب مجھہ سے
بازپرس ہوگی یا اور کسی سے کیونکہ حاکم حقیقی کے آگے دودہ پانی سے اور پانی
دودہ سے جدا ہوگا اور میرے مقابلہ مین امام خلافت کا سب معاملہ پیش ہوگا یہان
تک کہ ایک گائی کسی بڑہیا کی فریاد کریگی کہ یہ بڑہیا زور سے دودہ دہوتی اور
مجکو ایذا دیتی تہی باوجودیکہ دودہ آسانی سے بھی نکل سکتا تھا اس پر مجھہ سے
بازپرس ہوگی کہ تو اس قدر غافل کیون تھا۔
اثار ہ جناب فاروق اعظم کو یہ خبر پہونچی کہ بعض عامل کا طرز عمل رعایا کے نسبت
اچھا نہین اسپر آپ نے انکو طلب فرمایا جب وہ حاضر ہو چکے تو آپ نے بعد
حمد و ثنا کے ارشاد فرمایا کہ اے رعیت ہمارا حق تمپر یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے خیر خواہی
کرو اور اچھی بات پر مددگار رہو اور اے عاملو رعیت کا تمپر حق ہے۔ پس
جان لو کہ جیسی نرمی امام کی اور اسکا حلم اللہ پاک پروردگار عالم کو پسند ہے
ویسا کوئی حلم محبوب اور عام نہین اسی طرح کوئی چیز اللہ پاک کے نزدیک امام کے

ظلم و جہل سے بڑی ہیں اور یہہ بھی جان رکھو کہ جو شخص اپنے سامنے والون
کو عافیت سے رکھتا ہے اسکو غایب لوگون کی طرف سے بھی عافیت اور
آسایش پہونچتی ہے +
اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ابو موسی اشعری رضہ کے نام پر نامہ
لکھا کہ بڑا نیک بخت وہ عملدار ہے جسکے طرز عمل سے رعیت نیک کردار ہو
اور بڑا بد بخت وہ عملدار ہے جسکے طرز عمل سے رعایا ناہنجار ہو خبردار ہرگز فراخروی
نہ کرنا کہ تمہارے عمال بھی ایسا ہی کرینگے اور اُس وقت تمہاری مثال اُس
چرپائے کی ہوگی جو گہانس دیکھکر بہت سی کہا جائے تاکہ فربہی زیادہ ہو اور
وہی فربہی اوسکے ہلاکت کا سبب ہو جائے +
اور فرمایا جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہ افسوس ہے زمین کے حاکم
پر آسمان کے حاکم سے اُس دن جب یہہ اوسے دیکھیگا مگر یہ کہ داد دی ہوگی
اور حق ادا کیا ہوگا اور طمع کی خواہش کے موافق حکم نہ کیا ہو اور نیز قرابتداروں
کی حمایت نکی ہو اور کسی ڈر یا اور کسی طرح کی لالچ سے حکم نہ بدلا ہو اور اللہ پاک
کی کتاب کو مدنظر رکھکر اوسکے موافق حکم کیا ہو +
چنانچہ فرمایا رسول پاک پروردگار عالم نے کہ قیامت کے دن حاکمون کی جب
احکم الحاکمین کے سامنے پیشی ہوگی ارشاد ہوگا کہ تم میرے بکریون کے
چروا ہے اور میری زمین کے خزانہ دار تھے پس میرے حکم کے سوا تم نے
کیون کسی کو زیادہ سزا دی وہ عرض کرینگے کہ اے خداوند عالم اس غصہ
کے سبب کہ اونہون نے تیرے حکم کے خلاف عمل کیا۔ بارگاہ رب العزت سے

للکارا جائیگا کہ کیا تیرا غصہ میرے غصہ سے بھی زیادہ تھا پھر دوسرے حاکمون سے سوال ہوگا کہ تم نے میرے حکم سے کیون کم سزا دی وعرض کرینگے یا الٰہ العالمین ہم نے اُنپر رحم کیا ارشاد ہوگا کہ کیا تم مجھہ سے بھی زیادہ رحیم ہو بعدہ جس نے زیادتی کی تھی اور جس نے کمی کی تھی اُن دونون کو پکڑینگے اور دوزخ کے کونون کو اُن سے بھرینگے اور جس جس نے حکم مین ظلم کیا ہوگا یا فیصلہ مین رشوت لی ہوگی یا ایک فریق کی بابت کان لگا کر سُنی ہوگی وہ سب کے سب ستر برس تک دوزخ ہی مین رہینگے اور پھر اپنے ٹھکانے پر پہنچین گے ۔

غرضکہ نیک نیتی وعمل صالح کے ہمراہ کوئی امر بُرا نہین ہوسکتا ہے ورنہ ہر اچھا کام کاج حق مین ظالم فاسق کے بُرا ہوجاتا ہی جس صورتین کہ وہ اپنی خواہش نفس کے موافق کیا کرتا ہی ۔

چنانچہ جناب فاروق اعظم رض شام مین تشریف فرما ہوئی تو حضرت امیر معاویہ رض کو دیکھا کہ وہ لباس شاہانہ پہنے ہوئے تھے آپ نے بُرا مانکر فرمایا کیا یہ چال کسرویہ ہی امیر معاویہ رض نے کہا کہ مین سرحد دشمن خدا و عدو رسول اللہ پر رہتا ہون مجھکو اسکی حاجت ہی کہ زینت حرب و ضرب و شوکت اسلام اُنپر ظاہر کرون اور داب و رعب ڈالون حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سکوت فرمایا تخطیہ نفرمایا اسلیئے کہ امیر معاویہ رض نے مقصد صالح کا پتا منجملہ مصالح حق و منافع دین کے دیا تہا چونکہ صحابہ رسول خدا صلعم ہمیشہ التباس باطل راہ و رسم شاہانہ سی ہزارون کوس بہاگتے تھے خلفاے اربعہ کا تو کچہہ ذکر ہی نہین ہی کہ یہ سب افاضل امت ازہد ترین خلق تھے اپنی اگلی تنگی ترشی غریبانہ چال ڈہال پر قایم رہی احوال دنیا و اعمال ملوک سی کچہہ بہی واسطہ نرکھا یہان تک کہ جب عصبیت عرب کی دین پر مجتمع ہوگئی اللہ پاک نے اپنے وعدہ کو پورا فرمایا ملک فارس و ربلاد روم وغیرہ ہاتہہ پر اسلام کے فتح ہوگئی تب بہی یہ حضرات اوسی خشونت و عیش پر باقی رہے ۔

الغرض ہر نیک و بد کا تمیز نیت و عمل صالح پر موقوف ہے چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ اللہ تمہاری صورتون کو نہین دیکھتا بلکہ تمہاری دل و اعمال کو دیکھتا ہے ۔
اور تم سب راعی ہو اپنی رعیت سے پوچھے جاؤ گے امام لوگون پر راعی ہے اور عورت
شوہر کے گہر مین اور باپ بیٹے کے مال مین راعی ہین ان سب سے انکی رعیت کے
باب مین سوال ہوگا اہل اسلام نے اجماع کیا اس امر پر کہ وصی یتیم ناظر وقف وکیل مال
پر واجب ہے کہ تصرف اصلح کرے ۔
چنانچہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کوئی راعی نہین جسکو اللہ پاک نے رعیت سپرد کی ہو
اور وہ خائن و غاش ہو جس دن کہ مرے مگر حرام فرماتا ہے پروردگار عالم اوس
پر بو رجنت ۔ رواہ مسلم ۔
المختصر واقعۂ شہادت جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسطرح واقع ہوا کہ آپ کے عہد
خلافت مہد مین مغیرہ ابن شعبہ عامل کوفہ نے لکھا کہ ایک غلام نہایت ہوشیار
کارحدادی و نقاشی وغیرہ سے واقف کار یہان ہے اگر ارشاد ہو تو مدینہ منورہ مین
بہیجا جاے تاکہ مسلمانون کو منفعت حاصل ہو آنجناب نے اجازت دی کہ وہ مدینہ مین
آیا اور رہنے لگا ایک روز حضرت پاس حاضر ہو کر عرض کیا کہ چار درہم خراج کے جو مجہہ
سے لئے جاتے ہین وہ مجہپر گران ہین کچہہ کم کر دینا چاہئے حضرت نے فرمایا کہ تو کئی
پیشون سے واقف ہے اس لحاظ سے یہ خراج کچہہ گران نہین ہے وہ مردود مجوسی
علیہ اللعنۃ ناراض ہو کر چلا گیا اور بعد چند سے اوس مردود نے ایک خنجر دو زبان خرید
کیا اور اوسکو زہر آلود کر کے گہات مین لگا تاکہ امیر المومنین کو شہید کرون اور امیر المومنین
کی یہ عادت شریف تہی کہ صبح کاذب کے وقت مسجد مین تشریف لاتے تہے اور نمازیون کو

جگر گوشہ تھے چنانچہ بروز چہار شنبہ بست و ہفتم ماہ ذی الحجہ سال ہجری مین بوقت صبح مسجد
مین تشریف لائے اور لوگون کو نماز کیلئے بیدار فرمایا جب سب لوگ وضو و طہارت
وغیرہ سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ امامت پر قایم ہوئے اور قبل احرام نماز تسویہ
صفوف تاکید فرمائی اوسی حالمین ابو لوء لوء مجوسی غلام مغیرہ ابن شعبہ نے دو خنجر مارے
ایک کتف پر دوسرا خاصرہ پر کہ امیر المومنین گر پڑے اوسی وقت تیرہ شخص اور بھی
مجروح ہوئے کہ اونمین چھ مر گئے آخر کار ایک مرد جرار عراقی نے اپنی چادر اس مجوسی
پر ڈالدی اور گرفتار کرلیا اس نے ایک خنجر اپنے پیٹ مین مار لیا اور خودکشی کرلی اور
حضرت امیر المومنین کو اٹھاکر گھر لے گئے اسوقت آفتاب قریب نکلنے کے تھا اور نماز
فجر کسی نے نہ پڑھی تھی آخرکار عبد الرحمن ابن عوف نے نماز پڑھائی اور جب حضرت
عمرؓ گھر مین تشریف لیگئے تو کسی شخص نے دودھ پلایا کہ وہ دودھ زخمون کی راہ سے
نکل گیا اور آخر وقت اسی دن خلعت شہادت جانب حق سے پہنائی گئی اور غرہ محرم
سال بست و چہارم ہجری مین بروز شنبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس برابر
دوش مبارک حضرت صدیق اکبر مدینہ منورہ مین دفن ہوئے عمر شریف آنجناب
بروایت صحیحہ ترسٹھ برس کی ہوئی۔

	سال نقلش خرد بحسرت خواند		واے صد واے عدل بیکس ماند ۲۴	

اور بعض کہتے ہین عمر چھیاسٹھ اور بعض اسٹھ اور بعض ساٹھ بھی بیان کرتے ہین اور
وقت شہادت آنجناب کے حاکم مکہ معظمہ مین عبد اللہ خزاعی اور طایف مین نافع
بن عبد اللہ اور بصرے مین ابو موسی اشعری اور کوفہ مین مغیرہ بن شعبہ اور مصر مین
عمرو بن عاص۔ اور حمص مین عمرو بن سعد اور دمشق مین معاویہ بن ابی سفیان

اور یمن مین علی بن اُمیہ اور بحرین مین عثمان بن ابی العاص وغیرہ اور داروغہ بیت المال
زید بن ارقم اور منشی آنجناب کے دو شخص تھے عبدالرحمن بن خلف خزاعی اور زید
بن ثابت رضی اللہ عنہما تھے اور پانسو انتالیس حدیثین حضرت عمر سے مروی ہین مناقب
آپ کے بکثرت ہین اور احادیث مین بہت ہین از انجملہ وحی آسمانی سولہ یا بیس یا
اکیس جگہہ مطابق رائے حضرت عمر کے نازل ہوئی ہے چنانچہ ابن عساکر نے حضرت
علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت علی نے ان فی القران
رایا من رای عمر یعنے ہر آئینہ قرآن مین رائے عمر سے اور بخاری و مسلم مین حضرت
حضرت عمر سے روایت ہے کہ فرمایا مین نے موافقت کی اپنے پروردگار سے
تین باتون مین ایک یہ کہ مین نے کہا یارسول اللہ اگر مقام ابراہیم علیہ السلام
کو مصلی گردانین تو بہتر ہو اسوقت کریمہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی
نازل ہوئی دوسرے مین کہا یارسول اللہ فاجر و متقی سب ازواج مطہرات کے
حضور مین چلے آتے ہین اگر انکو حکم حجاب فرمایا جائے تو بہتر ہے اسوقت کریمہ
واذا سالتموھن متاعاً فاسلوھن من وراء حجاب نازل ہوئی چنانچہ احمد و بزاز
و طبرانی نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے ازواج مطہرات سے پردہ کو فرمایا زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے عمر ہمپر
وحی نازل ہوتی ہے تم ہمپر حکم کرتے ہو اسی عرصہ مین یہہ آیت نازل ہوئی۔
تیسرے ایک مرتبہ ازواج مطہرات جمع ہوئی تہین اور باہم رشک و غیرت کی گفتگو
کرتی تہین اور آنحضرت کو ملال تہا سو مین نے کہا یارسول اللہ اگر آپ انکو طلاق دینگے
تو اللہ آپکو انسے بہتر عطا کرے گا اسوقت کریمہ عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیر

امکن الآیۃ نازل ہوئی اور طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہرگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض منافقون کے واسطے استغفار مین الحاح بہت کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا سواء علیہم یعنے برابر ہے انکے واسطے استغفار اور عدم استغفار یارسول اللہ تب یہ آیت نازل ہوئی سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم۔ اور ابن ابی حاتم نے عبدالرحمن ابن ابی لیلی سے روایت کی ہے اُنہون نے ایک شخص یہودی عمر رضی اللہ سے ملا اوسنے کہا وہ جبرئیل جو تمہارے پیغمبر پر وحی لاتا ہے ہمارا دشمن ہے حضرت عمر نے کہا من کان عدوا للہ وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین۔ بعد اُسکے یہی آیت نازل ہوئی موافق قول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور ابن عساکر نے جابر اور عروہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب آیۃ ثلۃ من الاولین وقلیل من الاخرین نازل ہوئی تو حضرت عمر ابن خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لامع النور مین آکر روئے اور عرض کیا یا نبی اللہ ہم ایمان لائے آپکا اور تصدیق کیا تمہارے فرمانیکو اور ہم لوگون سے جو کہ نجات پائینگے وہ قلیل ہین پس نازل ہوئی ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین آنحضرت صلعم نے فرمایا اے ابن خطاب ہرآئینہ نازل ہوئی آیت اُس باب مین جس مین تجھکو تردد تھا اور اللہ پاک نے ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین فرمادیا حضرت عمر نے کہا رضینا من ربنا وتصدیق نبینا پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدم علیہ السّلام سے مجھہ تک ایک ثلثہ اور مجھہ سے قیامت تک اسی طرح اور آیات ہین جنکا ذکر مفسرون نے اپنی تفسیرون مین بہ تفصیل بیان فرمایا ہے۔ اور احمد وترمذی وحاکم نے عقبہ ابن عامر سے اور طبرانی نے عصمت ابن مالک سے روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے لو کان

لبس بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب اور حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے عمر سراج اہل الجنۃ فی الجنۃ یعنی عمر چراغ اہل جنت
کا ہوگا بہشت مین بعض علما اس حدیث کے معنی مین فرماتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ
وہ چالیس شخص جنکی تمامی حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے ہوئے وہ سب بہشتی ہین اور
عمر رضی اللہ عنہ اُنہین چراغ ہین اسواسطے کہ اسلام اونکا اسلام عمرؓ سے قوی ہوا کہ
اسی وقت سے اُنہون نے اظہار اسلام کیا اور پوشیدہ تھے ظاہر ہوئے جس طرح
راہ رو روشنی چراغ مین چلتا ہے۔ اور بخاری و مسلم مین ابو سعید خدری سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جس حالت مین مین سوتا تھا دیکھا مین نے لوگون کو
کہ میرے سامنے کئے گئے اور اوپر کرتے ہین انمین سے بعض کا کرتہ تو چھاتی تک پہونچتا ہے
اور بعض کا اسکے نیچے اور عمر خطابؓ میرے سامنے کیا گیا اور اسپر کرتہ تہا کہ وہ اُسکو
زمین مین گھسیٹتا جاتا تہا اصحاب نے عرض کیا اسکی تعبیر کیا ہے فرمایا دین۔
فائدہ۔ دین سے یہ مناسبت ہے کہ جسطرح کرتہ بدن کو چھپاتا ہے اور سردی
گرمی سے بچاتا ہے ویسا ہی دین بہی روح و دل کو محفوظ و مصئون رکہتا ہے کہ
کفر و گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دین
حد سے زیادہ کامل تھا۔ اور بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت
صلعم نے فرمایا جس حالت مین کہ مین سوتا تہا سو مین نے آپکو ایک کنوین پر دیکھا
اُسپر ایک ڈول پڑا ہے سو مین نے اُس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر
اوسکو ابن ابی قحافہ یعنے صدیق اکبرؓ نے لیا اُسنے ایک ڈول نکالا انکے کھینچنے
مین کچھہ سستی و آہستگی تہی خدا اسکو معاف کرے گا پھر ڈول پل ہو گیا عمر ابن خطابؓ نے

لیا سو مین سنے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب پڑا زور آور اور کسی کو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کہینچتا ہو یہان تک اسنے کثرت سے پانی نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو آسودہ کرکے انکی نشست گاہ مین بٹہلایا۔ سو ڈول کہینچنے سے دین کی سرداری مراد ہے کہ بعد حضرت نبی آخرالزمان سلطان دوجہان کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہوگی کہ وہ ایک ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنے آپکی خلافت تہوڑے دن رہیگی اسلام خوب نہین پہلیگا چنانچہ کُل دو برس آنجناب خلیفہ رہے اس مدت مین مسلمہ کذاب وغیرہ اہل ارتداد سے معرکہ رہا انکو بیدریغ تہ صمصام خون آشام کرکے عرب کا اسلام مضبوط فرمایا اور کسی قدر ملک شام فتح کیا تھا کہ وفات پائی اور جب انکے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسند آرای خلافت رسالت پناہی ہوئے دس برس تک کام کیا اس مدت خلافت مہد مین شرقاً و غرباً اسلام تمام عالم مین پہیلا اور بیشمار خزانے اہل اسلام مین تقسیم ہوئے اور روئے زمین عدل و انصاف سے بہر گئی لوگ غنی اور مالدار ہو گئے۔

چنانچہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا متروکہ بعد انکی وفات کے پچاس ہزار دینار ہزار گہوڑے اور ہزار لونڈیان تہین۔

اور آمدنی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی علاقہ عراق سے اربع ہزار دینار اور ناحیہ سراۃ کی اس سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔

اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی رباط مین ہزار گہوڑے اور اسی قدر اونٹ تہے دس ہزار بکریان تہین جب انتقال ہوا چوراسی ہزار کی آمدنی چھوڑ گئے۔

اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اتنا سونا چاندی چھوڑ کر رحلت فرمائی کہ کدالیون سے توڑا جاتا تھا مال ومتاع وزمین اسکے سوا تھی اسکی آمدنی ایک لاکھہ دینار تھی ٭

اور حضرت یعلی منبہ رضی اللہ عنہ نے پچاس ہزار دینار اور بہت سی زمین چھوڑے جسکی قیمت تین لاکھہ درہم تھی۔

اور حضرت زبیر رضہ نے بصرہ مین پھر مصر وکوفہ اسکندریہ مین محل بنایا۔ اور حضرت طلحہ رضہ نے کوفہ مین ایک محل بنا فرمایا جسپر گچکاری کی اور مدینہ منورہ مین ایک الگ محل عمدہ بنوایا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضہ کا محل عقیق مین تہا خوب ہی بلند اور بڑے صحن کا بنا کیا ہوا تھا اُس پر کنگورے لگائے گئے تہے اور حضرت مقداد رضہ نے مدینہ طیبہ مین گہر بنا فرمایا اوس پر گچ کیگئی تھی۔

اگرچہ آمدنی اور جائداد وپیداوار اس قدر تھی مگر مضبوطی دین مین اوس قدر تھی یہہ سب اموال حلال طیب تھے غنیمت وفئی سے ہاتھہ لگے تہے انکا تصرف اس مال مین بطریق اسراف نہ تھا میانہ روی کرتے تہے راہ خدا مین خرچ کیا کرتے کفار پر اپنی شوکت ظاہر فرماتے اپنا دبدبہ رعب بٹھاتے اسلام کی قوت ورونق جتاتے اس لئے کچھہ قدح اثر نہین ہے۔

حکایت

ایک صوفی بہت بڑے مالدار دولتمند تہے کسی نے اون کو لکھا کہ مالداری

خلاف طریقہ درویشی ہے مال سانپ ہے اسکی صحبت اچھی نہین اونہون نے جواب مین لکھا کہ صحبت مار کسی را زیان کند کہ افسون مار نداند۔ یعنی مال اگر سانپ کا حکم رکھتا ہے تو ہم کو اوسکا منتر بھی آتا ہے۔

	چیست دُنیا از خدا غافل بودن	رومیہ اللہ	نے قماش و نقرہ و فرزند و زن	

غرضکہ اچھا مال وہی ہے جو اچھے کام مین صرف ہو اور عمدہ قوت وہی ہے جو عبادت مین خرچ ہوتی ہے اور اچھی بات وہی ہوسکتی ہے جسکے سُن نے سے کسی کا دل خوش ہو اور اچھا کام وہی ہوتا ہے جس سے دین کا فایدہ متصور ہوتا ہے۔

	اچھی دولت اچھی قوت ہی وہی بات اچھی ہی وہی جسبات سے		راہ حق پر صرف جو للہ ہو سب کا اطمینان خاطر خواہ ہو	

المختصر بعد شہادت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امیر المومنین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کیگئی۔ آپ بڑے مالدار ذی وقار کم گو کم زبان باحیا شرمناک بے غضب سخی متقی کلام الٰہی کو آپ ہی نے جمع فرمایا آیات قرآن شریف کو باہم انتظام دیا آنجناب کے ایام خلافت مہد مین بھی شہر ہمدان و ابلا و طبرستان و جرجان و مملکت ایران اسلام کے قبض و تصرف مین آئے اور آنجناب کے تمام ملکون مین عمال اسقدر تھے۔

عبداللہ حضرمی مکہ معظمہ مین۔ قاسم بن ربعہ طایف مین۔ یعلی بن امیہ یمن مین۔ عبداللہ عامر بصرہ مین۔ ابوموسی اشعری کوفہ مین۔ معاویہ بن ابوسفیان دمشق مین۔ عبداللہ بن خالد حمص مین۔ علقمہ بن الحکم فلسطین مین۔ اشعث بن قیس ملک رے مین۔ احنف ممالک خراسان مین۔ اور زید بن ثابت قاضی مدینہ طیبہ۔ اور

ابوہریرہ قاضی مکہ معظمہ۔ اور ابو درداقاضی شام رضوان اللہ تعالی عنہم۔ اور مروان کاتب۔ صاحب شرط عبداللہ بن سعد بہمی تہے رضی اللہ عنہ۔

اور قصہ شہادت آنجناب یون واقع ہوا کہ مروان ابن الحکم کے سپرد مہر آنجناب کی تہی اور وہ نہایت تسلط ہو گیا تہا اور مہاجرین و انصار رضوان اللہ علیہم اسکی شرارت و بدچلنی سے ناراض رہتے تہے اور اس اثنا مین چند کس مصری عبداللہ ابن سعد حاکم مصر کے ظلم سے دارالخلافت مدینہ منورہ مین آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اسکو ایک نامہ متضمن نصائح و مواعظ لکہہ بہیجا جسکی تعمیل نکی اور سات سو آدمی اہل مصر کے مستغیث آئے اور بوسیلہ حضرت علی المرتضی و ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما احوال اپنا تفصیلی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا تب حضرت عثمان رض نے حکم عزل عبداللہ صادر فرمایا اور ارشاد کیا کہ تم لوگ جس شخص پر راضی ہو وہ حاکم مقرر کیا جائے سب نے محمد ابن ابی بکر کو پسند کیا اور حضرت عثمان رض نے فرمان امارت و حکومت انکے نام لکہدیا اور چند اصحاب مہاجرین و انصار سے بہی انکی ہمراہ فرماکے مصر کو روانہ کیا تیسرے دن ایک غلام حبشی اونٹ پر سوار ان لوگون کو ملا اور اسکے جلد چلنے سے ایسا مفہوم ہوتا تہا کہ طلب کیا ہوا جاتا ہے یا کسیکو بلانے جاتا ہے اس خیال سے محمد ابن ابی بکر کے ہمراہیون نے پوچہا تو کون ہے اور کہان جاتا ہے اس نے کہا کہ مین امیر المومنین کا غلام ہون اور حاکم مصر پاس جاتا ہون پہر پوچہا آیا کوئی فرمان ہے اس نے انکار کیا تب بگرفتاری اوسکی جامہ تلاشی لیگئی تو مطہرہ مین ایک خط نکلا جسمین لکہا ہوا تہا کہ جب محمد ابن ابی بکر اور فلان فلان آدمی مصر مین پہونچین تو کوئی حیلہ کر کے انکو قتل کرنا اور فرمان خلافت کو باطل جاننا اور

تو اپنے کام پر بحال رہنا اور عنوان نامہ پر لکھا تہا من عثمان الی عبد اللہ ابی الشرح
چنانچہ اس مضمون کے دیکھتے ہی محمد ابن ابی بکر مع اپنے رفیقون کے دار الخلافت
مدینہ منورہ لوٹے اور سبکو جمع کر کے حال بیان کیا تب حضرت علی المرتضیٰ وغیرہ اکابر
اصحاب رسول اللہ نے امیر المومنین حضرت عثمان سے استفسار فرمایا تو وہ کہے کہ
غلام و شتر بلاشبہ میرا ہے لیکن یہہ خط مین نے ہرگز نہین لکہا اور نہ میری اطلاع سے
لکہا گیا اور نہ غلام کو مصر کیطرف بہیجا سبکو تحقیق ہوا کہ یہ شرارت مروان کی ہے
اور اسی کا یہہ خط لکہا ہوا ہے لہذا اہل مصر نے مروان کو طلب کیا تاکہ قتل کرین
چونکہ ہنوز کوئی امر موجب قصاص بحکم شرع مروان کے نسبت ثبوت کو نہ پہونچا تہا
امیر المومنین نے تامل فرمایا مصریون نے باعانت و امداد بعض اہل قبایل بنی زہرہ
اور بنی مخزوم و بنی غفار دولت خانہ خلافت مآب کو گہیر لیا یہان تک
کہ چالیس شبانہ روز پانی بند کر دیا اور اسقدر فرصت ندی کہ مسجد مین نماز ادا کرین
چنانچہ ایک روز بلوائیون کے مقابل ہوکر آنجناب نے فرمایا کہ مین تمکو خدا و اسلام
کی قسم دیتا ہون اور پوچہتا ہون کہ تم جانتے ہو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین تشریف فرما ہوئے تو سوائے بیر رومہ کے آب شیرین کہین نہ تہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بیر رومہ کو مول لیکر وقف کرے تو اسکو
بہشت مین کنوان ملیگا سومین نے اسکو لاکہہ درہم مین خرید کر کے وقف کر دیا
اور آج تم لوگ مجہے اسکے پانی سے روکتے ہو بلوائیون نے کہا یہہ درست ہے
پہر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ جب مسجد نبوی کثرت اہل اسلام سے تنگی کرنے لگی تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی فلان خانہ خرید کر کے اسمین ملادے تو

اسکواس سے بہتر دار جنت مین ملے سومین نے اُس گہر کو دس ہزار درہم مین
خرید کر کے مسجد مین داخل کیا اور تم مجھکو اس مسجد مین نماز پڑہنے کو روکتے ہو بولے
نعم راست و درست ہی پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ حضرت رسول خدا صلعم و ابوبکر و عمر
اور مین رضی اللہ عنہم کوہ ثبیر یعنے پہاڑ مکہ معظمہ پر تھے دفعتہً پہاڑ نے خوشی سے حرکت
کی اور بعض پتہر اسکے گرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک دہمک کر
فرمایا اسکن ثبیر فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان یعنے ٹہر جا کوہ ثبیر کہ تجھپر پیغمبر
اور صدیق دو و شہید ہین بلوائیون نے کہا درست ہے تب حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ نے فرمایا اللہ اکبر ان لوگون نے میری شہادت پر گواہی دی اور تین بار
اسی کلام کو باواز بلند فرماکر اپنے مقام پر تشریف لائے اخبار الدول مین ہے
کہ ابو امامہ باہلی کہتے تہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ محاصرے مین ہوئے تو مین
بھی گہر کے اندر تہا سو مین نے سنا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریب
ہے کہ مین قتل ہون مگر مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ حلال
نہین ہوتا خون کسی مسلمان کا مگر تین سبب سے اول ارتداد دوم زنا ن
بعد الاحصان سوم قتل نفس ناحق ولیکن ان اسباب ثلاثہ سے کوئی سبب
مجھہ مین پایا نہین جاتا ہے پھر کیونکر مارینگے۔ الغرض جب آنجناب کو پیاس کی شدت
ہوئی تو آپ چہت پر برآمد ہوکر پوچہا کہ کیا علی المرتضیٰ ہین بلوائیون نے کہا نہین پھر
فرمایا سعد بن ابی وقاص ہین کہا نہین ناچار آپ ساکت ہوئے یہہ خبر جناب ولایت
مآب کو ہوگئی انجناب نے ایک مشکیزہ و بروایتی تین سبو چے آب شیرین لطیف سے
بہروا کر بھیجے بلوائیون نے امیر المومنین تک پہونچنے نہین دیا اور جب حضرت

امیر المومنین یعسوب المسلمین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو اطلاع ہوئی کہ حضرت عثمان محاصرہ میں ہیں اور بلوائیوں کا ارادہ شہید کرنیکا ہے تو آنجناب نے حضرت حسنین جگر گوشگان رسول الثقلین صلواۃ اللہ علیہم کو معہ قنبر مولی کے اور طلحہ یعنی محمد و زبیر یعنی عبداللہ وغیرہ اصحاب نے اپنے اپنے بیٹوں کو دروازے حضرت عثمان رضی اللہ پر بہیجا اور تاکید شدید کردی کہ بلوائی اندرون دولت خانہ خلافت مآب نہ گہسنے پائین۔ اور مغیرہ بن شعبہ نے حضرت امیر المومنین عثمان سے کہا یا امیر المومنین تم امام وقت اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو تین امر سے ایک اختیار کر دیا تو اپنے گہر سے باہر نکل کر مقابلہ کرو کہ ہم بہی شریک ہین خواہ دروازہ دوسری طرف کا توڑ کر مکہ معظمہ کو چلے جاؤ یا جانب شام معاویہ کے پاس تشریف لیجاؤ۔ امیر المومنین نے سخن اول کا جواب یہ دیا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ اول خون ریز مسلمانان امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مین ہوؤن اور سخن دوم کا یہ جواب دیا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے فرماتے ہوئے کہ عدول کریگا ایک شخص مکہ معظمہ مین نصف عذاب عالم کا اُسپر ہوگا سو مین نہین چاہتا ہون کہ وہ شخص مین ہوؤن اور تیسری بات کا یہہ جواب ادا فرمایا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ دار ہجرت و مجاورت رسول خدا ترک کرکے شام کیطرف جاؤن۔ المختصر حضرت حسین وغیرہ بہادرون نے بلوائیون کو درآمد خانہ سے باز رکہا تو بلوائیون نے تیر اندازی شروع کی کہ روے مبارک حضرت سبط اکبر یعنی امام حسن علیہ السلام خون آلودہ ہوگیا اور مروان گہر کے اندر مجروح ہوا اور محمد ابن ابی طلحہ بہی زخمی ہوئے اور قنبر مولا ے شیر خدا نے بہی سر پر چوٹ اُٹہائی لیکن دخول خانہ جناب خلافت مآب سے

باز رکہا لیکن بلوائیون مین سے براہ چالاکی دوسرے جانب سے ایک پڑوسی انصار کے گہر مین ہوکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حویلی مین کود پڑے آنجناب وسوقت کلام اللہ پڑہتے تھے جب آیۃ کریمہ فسیکفیکم اللہ پر پہونچے تو اوباشون نے شہید کیا اوسوقت سبب تنہائی آنجناب کا یہہ تھا کہ جو لوگ آپ کے مملوک وغیرہ تھے وہ سب پشت پر تھے انکو خبر نہوئی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بی بی نے ہرچند شور وغل کیا چونکہ حویلی بہت بڑی تھی اور دار الخلافت مین ایک شور وہنگامہ اور مقابلہ ہو رہا تہا کسی نے آواز انکی نہ سُنی آخر کار چہت پر چڑہین اور شہادت آنجناب سے آگاہ کیا تو لوگ دروازے سے اندر آئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بہی اطلاع ہوئی وہ بہی مع طلحہ اور زبیر و سعد بن ابی وقاص وغیرہ اصحاب تشریف لائے اور ترجیع کرکے ایک طمانچہ حضرت امام حسنؑ کے مُنہ پر اور حضرت امام حسینؑ کے چہاتی پر مارا اور محمد بن طلحہ و عبداللہ ابن زبیر کو سخت سُست فرماکر ارشاد کیا کہ یہ لوگ باوجود تم ہوتے ہوے پہر کیونکر گہر مین داخل ہوئے پہر اسی حالت مین مکان پر تشریف لائے لوگون نے یورش کی اور کہا کہ ہم تمسے بیعت کرتے ہین اپنا ہاتہ بڑہاؤ فرمایا مین شرم کرتا ہون کہ بیعت کرون قاتلان عثمان سے اور حیا آتی ہے اللہ سے کہ مین بیعت کرون اور حضرت عثمان دفن نہین ہوے ناچار سب چلے گئے اور پہر آئے تو فرمایا جسپر اہل بدر اتفاق کرینگے وہ سر پر آراے خلافت ہو گا چنانچہ اول برضا و رغبت اہل بدر نے بیعت کی بعد ازان اور لوگون نے اور مروان شریر مع اپنے بیٹے کے راہ فرار لی اور آنجناب زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ پاس تشریف لائے

اور پوچھا کسنے عثمان کو شہید کیا اُسنے عرض کیا کہ مین نہین جانتی ہون مگر مجھے اتنا
معلوم ہے کہ محمد بن ابی بکر اور دو شخص جنکو مین نہین جانتی ہون گھر مین آسے
پھر محمد کو طلب فرمایا اور اظہار زوجہ عثمان رضہ کا بیان کیا محمد نے کہا وہ سچ کہتے ہین
واللہ مین دار حضرت عثمان رض مین گیا تھا مگر جب عثمان رض نے میرے باپ کا ذکر کیا تو مین
نے توبہ کی واللہ مین نے نہین مارا جسکی تصدیق زوجہ عثمان رضہ نے بہی کی اور
دو شخص سودان بن حران اور قیشر تھے انہین نے شہید کیا اور غلامان حضرت
عثمان نے انکو مارا اور بعض اہل سیر کہتے ہین کہ بادبن عباس و سودان ابن
عمران اور بعضی عمرو بن الحمر و عمر بن صالی اور بعض کہتے ہین کہ وہ دونون مصری تھے
جن کے قتل کا اشارہ مروان نے کیا تھا اور بعضی اسود یمنی کو بیان کرتے ہین
اور کرمانی مین لکھا ہے کہ تاریخ ہجدہم ذیحجہ بعد العصر روز جمعہ سال سے وپنج ہجری کو
آنجناب نے جام شہادت نوش فرمایا اور بلوائیون نے اثاث البیت لوٹ لیا
لاشۂ مبارک پڑا رہا آخر شب شنبہ کو جب اوباش لوگ سو رہے تو زبیر ابن العوام
اور حکیم بن حزام اور مسور بن مخرمہ اور جبیر بن مطعم و ابو جہیم بن حذیفہ اصحاب بدر ہی اور
یسار بن مکرم اور عمرو بن عثمان نے خون آلود کپڑون مین بعد نماز جنازہ دفن کیا مدت
خلافت بارہ برس کی مقدر تہی اور عمر آنجناب کی بیاسی برس کی اور نقش خاتم آپکا
لتنصرن او لتندمن تہا اور بعض نے سنہ شہادت (۳۶) لکھا ہے۔
مسعودی نے لکھا ہے کہ جسوقت آنجناب شہید ہوئے ڈیرہ لاکھہ دینار اور ایک
کڑور درہم آپ کے خزانہ دار پاس موجود تھا زمین وغیرہ جو وادی قری وحنین
وغیرہ کے طرف تھی اسکی آمدنی سالانہ ایک لاکھہ اشرفی ہوتی تہی اور اونٹ

گہوڑے ۔۔۔ گنتی ستے۔

از جہان شد بجنت اعظم		حضرت عثمان خلیفۂ برحق	
ای بگو رفت عادل از عالم ۳۶		سال تاریخ آن سراپا عدل	

اور بعد شہادت آنجناب کے یعسوب المسلمین امام الاشجعین امیر المومنین جناب ولایت مآب حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم مسند آرا سے خلافت ہوئے مناقب مرتضوی کے بیان سے زبان قلم قاصر اور ادراک اسکے دریافت سے عاجز آنجناب باتفاق اہل کشف اور کرامت اور باجماع اہل فنا و بقا سرور اولیا ئین حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر تا ختم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک تک حاصل ہونا منصب ولایت کبریٰ کا منحصر بر فیض اقدس روح پاک علی المرتضی کے رہتا چلا آیا ہے اور تا ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام اسی طرح رہیگا الغرض مناقب بقول ائمہ حدیث ولایت مآب کے بکثرت ہین از انجملہ متواترات یہہ ہے کہ سلطان الانبیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی منی وانا منہ یعنے علی مجہہ سے ہے اور مین علی سے ہون شاید مراد یہ ہے کہ علی کا کمال مجہہ سے ہے اور میرا کمال علی کے سبب سے عالم مین ظاہر ہوگا اور باقی رہیگا اور میری اولاد اسی سے چلنے گی پہر فرمایا اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنی جو اونسے محبت رکہتے ہوا ٔس سے محبت رکہنا اور جو اون سے عداوت رکہے تو اوٗس سے عداوت رکہنا اور من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی میری اور علی کی موالات ایک ہی ہے جسکو اوٗنسے موالات نہین ہی اسکو مجہہ سے بہی نہین ہے پس جسطرح بدون موالات مصطفوی ولایت الہیہ کا حاصل

ہونا محال ہے اسی طرح بدون ولا سے مرتضوی ہی وہ ولایت نہین حاصل ہوسکتی از انجملہ فرمایا کہ علی سے محبت رکہنا ایمان کی علامت ہے اور بغض رکہنا علامت نفاق ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو چیز مین نے اپنے لیئے خدا سے مانگی وہ علی مرتضیٰ کے واسطے مانگی اور مسجد مین بحالت جنابت کسی کو آنا درست نہین مگر مجہہ کو اور علی مرتضیٰ کو یعنی طہارت حقیقۂ روحانی اتنی غالب تہی کہ نجاست حکمیہ بدنیہ کے احکام مغلوب ہوگئے تھے اور فرمایا سرور عالم صلعم نے انا مدینۃ العلم وعلی بابہا یعنے میرا تقرب باطنی بلا تقرب علی مرتضیٰ کے کسی کو حاصل نہوگا۔ اور علی میری امت کا کہینچ لانے والا ہے جنت مین اور امام المتقین وسید المومنین ہے اور علم میرا جسکے نیچے قیامت کو آدم و اولاد آدم ہوگی علی المرتضیٰ کے ہاتہہ مین ہوگا۔ از انجملہ یہ کہ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دعا مانگا کرتے تہے کہ الٰہی ایسا نہو کہ کوئی مشکل آپڑے اور علی ابن ابی طالب میرے پاس نہون چنانچہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا لقب مشکل کشا حضرت عمر رضی اللہ کے کلام سے نکالا گیا ہے جسکا ظہور آج تک چلا آتا ہے اور آسد اللہ یعنے راہ حق مین کسی سے نہین ڈرتے اور اُنسے سب ڈرتے ہین چنانچہ شجاعت وبہادری آپ کی غزوہ خیبر اور جنگ خندق اور اُحد مین دیکہنی چاہیئے کہ جناب شیر خدا نے وہ شجاعت اور مردانگی خداداد دکہلائی اور ایسی شمشیر زنی کی کہ جمیعت اعدا درہم برہم ہوگئی سب کافرون کے دانت کہٹے ہوگئے اُسی وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ یا رسول اللہ یہ زور وقوت کا کمال درجہ ہے کہ علی مرتضیٰ نے دکہلایا چنانچہ جناب سلطان دوجہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انا منی وانا منہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا انا منکما اور درج الذ

ہین مولانا اصیل الدین محدث شافعی لکھتے ہین کہ اسوقت لاریب ہاتف سے آواز آتی
تھی لافتی الاعلی لاسیف الاذو الفقار۔

اور باوجود اسکے کہ آپ کے ایام خلافت مین آنجناب کا حق خلافت ایک لاکھ تیس ہزار درہم سالیانہ سے کہین زاید ہی تھا ولیکن آنجناب وہی اپنی حالت فقر و غریبانہ چال ڈہال تنگی ترشی پر باقی رہے احوال دنیا اعمال ملوک سے ایک ذرہ بھی تعلق اور واسطہ نر کہا چنانچہ ایک روز آنجناب نے اثنا خطبہ مین ارشاد فرمایا کہ اے لوگو جان لو کہ تم کو مرنا ہے اور بعد مرگ پھر اوٹھنا ہے اور اپنے اعمال پر توقف پاکر انکی جزا کو پہنچا۔ پس دنیا کی زندگی پر نہ بھولو اور ان باتون کو نہ بھولو۔ دنیا ایک مصیبت کا گھر ہے فنا ہونا اسکا معروف ہے اور دہوکا دینے مین موصوف اسکی ہر ایک چیز کا انجام زوال پذیر ہے اور اسکا کسی کے پاس ہمیشہ رہنا محال نہ اسکے حالات تبدیل سے مامون ہین نہ اسکے باشندے آفات سے مصئون جب آدمی کو اس مین راحت و سرور پہنچتا ہے یکا یک مصیبت آدباتی ہے اسکے احوال مختلف باہمد گر ہین اور مراتب متغیر۔ نہ اسکے عیش کو قیام ہے نہ راحت کو دوام باشندے دنیا کے ہدف مین جنکو اپنے تیرون کا نشان بناتی ہے اور موت سب کی خاک اڑاتی ہے مرگ ہر ایک کے سر پر قایم ہے اور اسکا چکھنا سب کو لازم ہے۔ اے اللہ پاک کے بندو آج دنیا مین تمہارا ایسا حال ہے جیسا تم سے اگلے لوگون کا تھا جو تم سے عمر مین زیادہ اور قوت مین قوی اور آبادی مین اکثر اور مکانات مین بلند تھے مگر دنیا کے طول انقلاب سے اب انکی آواز نہین نکلتی انکے جسم سٹر گیئے اور شہر اوجٹ گئے اور مکانات گر گئے یا تو وہ مکانات عالیشان اور رنگا رنگ تکیے عمدہ فرش

فروش تھا یا آب پتھر اینٹین خاک گوشۂ لحد ہے جگہہ اُن قبرون کی ایک دوسرے کے
قریب ہے اور انکے رہنے والے اجنبی اور غریب ہین موحش عمارت والون اور
مشاغل اہل محلہ مین جا پڑے ہین کہ نہ انکو آبادی سے موانست ہے نہ بہائی
بندون و ہمسایون کیطرح آپسمین میل جول اور رغبت - ہر چند مکان قریب ہین مگر
میل کے صورت نہین اسلئے کہ انکو کہنگی نے پیس ڈالا اور پتھر و مٹی نے انکا کہوج
نکالدیا زندگی کے بعد اسیر پنجۂ موت ہوئے اور اجسام نازنین راحت و آسودگی
کے پیچھے فگار ہوئے - خاک مین اپنے یارون مین جا ملے اور ایسے گئے کہ پہر
کبھی نہ پہیرے پہرنیکا کیا ذکر ہے جس صورت مین کہ اللہ پاک خود فرماتا ہے
کلا انہا کلمۃ ہو قائلہا ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون ۔ تا وہ بدلہ دے
برائی والون کو انکی کئے کا اور بدلہ دے بہلائی والون کو بہلائی - اب تم بہی
قطعاً جان لو کہ جیسا ان کا حال ہوا وہی تمہارا ہوگا وہی خاک مین گلنا اوسی
خواب گاہ مین سونا اور اسی ٹہکانے رہنا - علاوہ ازین تم پر کیسے بنے گی جب
یہ باتین تمہارے پیش نظر ہون گے کہ قبرون مین سے نکالے جاؤگے جبکی
باتین تحقیق کی جائیگی شہنشاہ علی الاطلاق کے سامنے روبکاری ہوگی اور
گذشتہ گناہون کے خوف سے کلیجے پہٹے جاتے ہونگے اور دل تہراتے
اور پردے فاش ہون گے عیوب اور پوشیدہ باتون کو سامنے کیا جائے گا
ہر عمل اجری و ہر کردہ جزائے وارد کا مضمون درپیش ہوگا - چنانچہ پاک پروردگار
عالم فرماتا ہے - لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنیٰ
اور دوسری جگہہ ارشاد رب العالمین ہے - ووضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین

ممانیه ویقولون ماوہ یلذا مالیعذ الکتاب للغادر صغیرۃ ولاکبیرۃ الا احصٰہا وہا ووجد والماعملو حاضرا - اور کہلا جائیگا کاغذ پہر تو دیکہے گناہگار ڈر تے ہین اسکے بیچ لکہے سے اور کہتے ہین اے خرابی کیسا ہی یہ لکہا نہ چہوڑی چہوٹی بات نہ بڑی بات جو اسمین نہین کہڑے اور پائینگے جو کیا ہے سامنے انتہے - المختصر مناقب ومناصب اور عجائب وغرائب وکثرت علم وورع اور زہد وتقوی اور وفور شجاعت وسخاوت آنجناب اشہر واظہر من الشمس ہے طاقت بیان نہین ہے آپ اول خلیفہ ہاشمی ہین -

اور قصہ شہادت آنجناب کایون واقع ہوا کہ عبد الرحمن مردود کہ درحقیقت عبد الشیطان تہا ایکو عورت مسماۃ قطام خارجیہ کوفیہ پر جو کہ حسن صورت وخبث سیرت مین فتنۂ روزگار تہی عاشق ہوا اور باپ اوس قحبہ کا جنگ نہروان مین اوسکے بہائی بہی جناب ولایت مآب کے ہاتہہ سے مارے گئے تہے اسکو یہ داغ تہا جب یہ ملعون بدبخت اسپر شیفتہ وفریفتہ ہوا اور پیغام سلام وصال کا ہونے لگا اسنے کہا کہ تو ایک فرمایش میری بجالاتا ہے تو سرچشمۂ وصال سے سیراب ہوگا وہ فرمایش یہ ہے کہ حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ کو قتل کر یہ لعین اس امر خطیر پر مستعد ہوگیا اور اس قطامہ نے اپنے ابن عم وردان نامی خارجی کو بہی ابن ملجم کا رفیق کیا اور ابن ملجم نے ایک اور اپنے ہم مذہب شبیب ابن عجرہ اشجعی کو ہمداستان کیا اور باہم مشورہ کرنے لگے شبیب نے کہا کسکا مقدور ہے اور کون ایسا دل وجگر رکہتا ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر ہاتہہ ڈالے انکی ہیبت وجلال سے شجاعان عرب کانپتے ہین - ابن ملجم نے کہا وہ تو بیکسون کی

طرح رہاکرتے ہین اور اندہیرے مین تنہا مسجد مین آیاکرتے ہین اور آنکے حضور مین دروں
دربان چوکی پہرہ نگہبان کچہہ بہی نہین رہتاہے الغرض ابن ملجم نے ایک تلوار ہزار درہم
کو مول لی اور اسکو زہرآلود کروائی ایک شخص نے پوچھا یہ کسواسطے اسُ نے فرط
غیظ مین کہہ ڈالا کہ اس سے مارنا منظور ہے کہ اس شخص کا جسکی داستان عرب و
عجم مین مشہور ہے لوگ سمجہہ گئے چنانچہ بعضون نے جناب ولایت مآب کے
حضور مین خبر پہونچائی آپ نے خود ہی مژدۂ وصال کے شوق مین پوچھہ بہیجا کہ
تو نے تلوار کیون زہرآلود کرائی ہے اُسنے کہلا بہیجا کہ اپنے اور آپ کے دشمن کو
مارنے پہر آنجناب نے کچہہ تعرض نہ فرمایا یہ ماجرا رمضان شریف مین ہوا اور جناب
مرتضوی اس رمضان مین ایک روز حضرت امام حسن علیہ السلام کے دولتخانہ مین
روزہ افطار فرماتے اور ایک دن حضرت امام حسین علیہ السّلام کے یہان اور
ایک روز عبداللہ ابن جعفر طیار کے پاس اور تین چار لقمون سے زیادہ تناول
نہ کرتے اور ہر وقت یہ ظاہر ہوتا تہا کہ آنجناب آمادہ سفر ہین اور تاریخ ہجرت کی
آپکو انتظار ہے اور ابن ملجم کوفے مین جب آیا تو کبہی کبہی جناب امیر علیہ السّلام کے
حضور مین باریاب ہوکر بیت المال سے کچہہ مانگ بہی لیجاتا تہا اور آنجناب بعض اوقات
فرماتے تہے کہ جسکو جناب سلطان الانبیا رسول خدا نے اس امت کا اشقی الناس
فرمایا ہے وہ یہی ابن ملجم ہے چنانچہ ایک دن آپ کے حضور سے کچہہ مانگ لے چلا
اسُوقت آپ نے فرمایا کہ واللہ میرا قاتل یہی ہے اسپر جانثارون نے عرض کیا کہ
اگر حکم ہو تو ہم مار ڈالین آپ نے فرمایا کہ قبل از وقوع جرم سزا دینی نہین پہونچتی اور
بعض اوقات شوق شہادت سے فرماتے کہ کون چیز مانع ہے میری ڈارہی کے

خون سے رنگنے والیکو کہ وہ آتا ہنین اور گاہے کمال تمناسے فرماتے کہ وہ دن
کون ہوگا کہ بدبخت ترین اس اُمت کا اپنا کام تمام کرے یہ اشارہ اُسطرف ہے
جو کہ مسند امام محمد وغیرہ کتب معتبرہ حدیث مین وارد ہی اور مسند امام احمد اور مستدرک
حاکم مین عمار ابن یاسر سے مروی ہی اور ابو علی و طبرانی نے عثمان ابن حبیب رومی
اور خود جناب امیر سے اور جابر ابن سمرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہی کہ جناب
رسالتمآب علیہ الصلواۃ والسلام نے کئی بار فرمایا کہ اگلی اُمتون سے بڑا بدبخت مرد
سرخ رنگ قدار ابن سالف تھا جسنے ناقہ صالح علیہ السلام کو پے سپر کیا کوچے اُسنے
کاٹ ڈالے اور اس اُمت مین بڑا بدبخت وہ شخص ہے جو محاسن علی مرتضیٰ کو
خون سے آلودہ کرے گا چونکہ حضرت ولایت مآب کو اپنی شہادت پر حسب ارشاد
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم یقین واثق تھا لہذا شب نوزدہم رمضان شریف
آنجناب باربار اُٹھ اُٹھ آسمان کو دیکھتے اور فرماتے تھے کہ واللہ مین نے جھوٹ
ہنین کہا اور نہ مجھہ سے کہنے والے نے جھوٹ کہا ہے یہ وہی رات ہے جس کا
مجھہ سے وعدہ ہے حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہین کہ اس رات کو جناب
ولایت مآب فرماتے تھے کہ آج کی رات مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ میرے منتظر ہین اور ترجمہ صواعق مین ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے
فرمایا حسن علیہ السلام سے کہ آجکی رات مین آنحضرت صلعم کو خواب مین دیکھا اور جو
کچھہ اُمت سے مجھے پہونچا تھا بیان کیا آنحضرت نے فرمایا اُنکے حق مین دعا کر اللھم
ابدلنی بھم خیرا لی منھم وابدلھم لی شرا لھم یعنے بار خدایا بدل دے اُنکے بہتر مجھکو
اور بدل دے اُنپر ایسا شخص جو مجھہ سے بدتر ہو اُنکی نسبت اور جب صبح صادق

یاکاذب منودار ہوئی توجناب سلطان الولایت گہرسے باہر تشریف لانے۔ لگے
وہان بطین بتہین وہ خلاف معمول چلانے لگین آنجناب سنے فرمایا کہ میرے فراق
مین چلاتی ہین پس یون ہی شاہ ولایت گوہر دریائے بنوت آفتاب برج رسالت حامل
عہدۂ شہادت الصلواۃ فرماتے ہوئے لوگون کو نماز کے واسطے جگاتے ہوئے
برآمد ہوئے شبیب ملعون گہات مین لگ رہا تہا آپ پر ہاتہہ چلایا مگر تلوار ستون
پر پڑی توٹ گئی اور وہ بہاگ کر گہر پہونچا ایک مرد بنی امیہ سنے اسکو تہ تیغ کیا اسی
ستون کے آڑمین ابن ملجم خارجی مردود لعنۃ اللہ علیہ کہڑا تہا اُسنے تلوار چلائی کہ سر
مبارک پر اس مقام پر لگی جس جگہہ عمرو ابن عبدود کے ہاتہہ کا زخم تہا جناب شیر خدانے
بفور ارشاد کیا فزت برب الکعبۃ یعنی مین بخدا اپنی مراد کو پہونچا۔ اور بعض روایات مین
ہے کہ عین نماز مین اُسنے تلوار ماری بالجملہ آنجناب کو مجروح اُوٹہا لائے اور مسجد
کے لوگون سنے کہ آواز تکبیر سے جاگ اُوٹہے تہے ابن ملجم کو گرفتار کرلیا اور بعد تجہیز
وتکفین جناب امیر علیہ السلام اسکے ہاتہہ پیر کاٹ کے جلادیا لعنۃ اللہ علیہ وعلی من
یتبعہ کذا فی اخبار الدول۔ اور آنجناب جب مجروح گہر مین جلوہ فرما ہوئے توحضرت
حسنین علیہم السلام کو بلاکر فرمایا کہ تقوسے الٰہی پر مضبوط رہنا اور دنیا کے طرف متوجہ
نہونا اور دنیا کے نقصان سے آزردہ خاطر نہونا اور بیکسون پر شفقت کرنا اور حق
بات مین کسی کا خوف نکرنا اور محمد ابن حنیفہ کی نسبت بہی فرمایا کہ تم بہی یہ نصیحت یاد رکہنا اور ان
دونون بہائیون کی تعلیم وتوقیر کرنا یہ پیغمبر کے نواسے ہین پہر آپ معروف بہ تہلیل
وتسبیح ہوئے اگرچہ زخم کاری نہ تہا مگر زہر نے اثر کیا آخر اکیسوین رمضان سنہ ۴۰ ہجری
شب یکشنبہ اس عالم ناپایدار سے نہضت فرمائے حظیرۃ القدس ہوئے +

اور علامہ سیوطی نے لکہا ہے کہ تین چار خارجیون نے مکہ معظمہ مین عہد و پیمان باہم کیا تہا عبد الرحمن ابن ملجم نے کہا کہ مین حضرت سیدنا علی ابن طالب رضی اللہ عنہ کو اور بکر خواہ برک ابن عبد اللہ تیمی نے کہا مین معاویہ ابن ابی سفیان کو اور عمرو ابن بکر تیمی نے عہد کیا کہ مین عمرو ابن عاص کو قتل کرونگا چنانچہ بکر نے تلوار معاویہ کو ماری ورک مین لگی اور رعرق نکاح کٹ گئی کہ پہر اولاد نہوئی اور عمرو ابن بکر تیمی نے عمرو ابن عاص کے مارنیکو مسجد مین آیا لیکن عمرو بن عاص کے رات کو درد پیٹ مین رہا کہ وہ نماز صبح کو نہ آیا ایک مرد تمیم نے نماز پڑہائی عمرو ابن بکر نے اسی کو مار ڈالا اور ابن ملجم نے جناب ولایت مآب کو شہید کیا کذا فی اخبار الدول۔

غرضکہ حکومت اہل اسلام کی یورپ سے چہین تک پہونچگئی۔ باوصف اسکے کہ مسلمانون کی بے سامانی اور انکا فقر اور اسپر بڑا طرفہ یہہ تہا کہ صلاح جنگ بھی بکثرت نہ تہی اور انکی عدم وقفیت قواعد حرب وضوابط جہانگیری سے اور انکی قلت کہ صرف عرب ہی کے کافرون کے مقابلہ مین لاکہون کڑورون حصہ تہے اسکے علاوہ مخالفون کی کثرت اور اونکی دولت اور اہل روم و ایران کی جاہ وحشمت و علم و حکمت و قواعد حرب و ضرب و جہانگیری کی مہارت کے سوا اوس بغض و عداوت کو دہیان کرنا چاہیئے جو علانیہ مذہب کے تعرض سے برپا ہوتا ہے کہ ایک رزیل بہی جان دینے اور گہر بار لٹا دینے کو موجود ہو جاتا ہے چہ جا کہ لوگ اور اشجعہ اب دیکہنا چاہیئے کہ باوصف ان باتون کے اسطرحکی حکومت اسلام کس دہوم دہام سے عرصۂ ظہور مین آئی کہ تیس[۳۰] تیئیس[۳۲] برس کے اندر عرض مین دس بارہ درجہ سے کہین تینتالیس[۴۳] چوالیس[۴۴] درجہ تک جیسے باب المندب سے

بلاد یونان اور حدود ملک اندلس تک اور کہین پچاس درجہ تک جیسے ترکستان کی حدود شمالی تک اور طول مین نصف النہار لندن سے تیس درجہ غربی لیکر کہین ستر درجہ تک جیسے حدود شرقیہ فارس تک اور کہین بیاسٹی درجہ تک جیسے حدود شرقیہ ترکستان تک جو زہ اقتدار خلفاے راشدین مین اسطرح آگیا کہ اگلی حکومتونکا نام ونشان بھی باقی نرہا اور باوجود لااکراہ فی الدین کے عموماً توحید کا مذہب پہیل گیا پہر لحاظ کرو اسبات کو کہ ملک فارس اور اندلس بلکہ جزائر خالدات سے کہ ربع مسکون کی حد غربی بہی ہے تا جزایر شرقیہ چین کہ یہ ربع مسکون کی حد شرقی ہے طولاً اور سواحل جنوبیہ افریقہ اور جزایر جنوبیہ ہندوستان سے لیکر کہین پینتالیس اور کہین پچاس اور کہین چھپن ساٹھ درجے تک بلکہ بعض جگہہ کچہہ اوپر تک جیسے دیار بلغار تک عرض شمالی مین کتنے بڑے صوبون کے موافق وہ ملک جو خوب آباد تھے باقی رہا ہوگا جہان ہزار گیارہ سو برس کے اندر تک مسلمانون کی حکومت نہین ہوئی ہو اور ایسے نہین جسطرح نادرشاہ کی بلکہ کمتر کوئی مقام ہوگا جہان مسلمانون نے سو برس سے کم حکومت کی ہوگی گو کہ کہین شعائر اسلامیہ جاری کئے ہون اور کہین صرف جزیہ پر اکتفا کی ہو چنانکہ اکثر ولایت فرنگ مین اور یہ باتین تو تواریخ نصاری اور جغرافیہ سے بہی بخوبی ثابت ہوسکتی ہین اور اسی کا اشارہ کلام مجید مین ہے۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون ۔ یعنی خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کو راہ راست اور سچے دین بنانے کو بہیجا تاکہ اوپر کر دے سچے دین کو سب ادیان پر اگرچہ مشرکون کو ناگوار ہو اور

یہ تو ہر ظاہر ہے کہ از روی برہان عقلی لا الہ الا اللہ کا مضمون سچا ٹہیرا ہے اسطرح نہ ثنویت کا عقیدہ ہے نہ تثلیث کا اور نہ شگن اور پاشنی کا بلکہ یہ تینون عقیدے بدلایل عقلیہ باطل ٹہرتے ہین خیال کر لیا جائے کہ سیکڑون ہزارون ہی برس سے ثنویت زردشتونکے پاس اور شگن و پاشنہ ہندؤن اور جینیون مین اور تثلیث عیسائیون مین ضروریات النزانیہ مین داخل ہے پر لا الہ الا اللہ کا مضمون بدو فرادانی نوع انسانی سے اب تک کسی کے عہد مین دنیا مین مشرق سے مغرب تک اس کیفیت و کمیت سے نہین پہیلا جیسا کہ دین محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مین پہیلا اور اگر کہین پہیلا ہو تو کوئی بتلا سکتا ہے۔

الحاصل پہلے اسلام مین خلافت تہی بدون ملک کے پہر ملک رہگیا بدون خلافت کے اور بعد امیر معاویہؓ کے جب بنی امیہ نے اپنی اگلی چال دینداری چہوڑ دی اور خواہش نفس و دنیا طلبی اختیار کر لی تو لوگ ناخوش ہو گئے۔ پہر عباسیہ کا غلبہ ہو گیا ان کا زمانہ عدل و انصاف سے خالی نہ تہا اقامت احکام شارع علیہ السلام مین کوشش کرتے رہے گو خود کیسے ہی تہے اللہ پاک پروردگار عالم نے انہین برکت بخشی کل روے زمین کے بادشاہ ہو گئے مگر جب انکی طبیعت مین اثر سلطنت نے اپنا رنگ ڈہنگ دکہلایا آپس مین بغض و عداوت ہو گیا اور دینداری گہٹ گئی خودی اور نا انصافی نے اپنا پاؤن پہیلایا انکی حکومت بہی گئی اور خلافت مٹ گئی صرف نام ہی نام رہگیا اور جب عصبیت عرب بہی جاتی رہی تو یہ نام بہی نہ رہا نری سلطنت رہگئی مشرق مین شاہان عجم تبرکاً مطیع خلیفہ رہے سارا ملک مع القاب سلطنت وغیرہ انہین کے دست نگر تہا۔

اور اسی طرح کا ماجرا مغرب مین گذرا وہان عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم بن ابی العاص بنی امیہ اندلس چلے گئے ہوئے تھے انکی اور انکی اولاد کی سلطنت وہان بڑی شوکت زور وشور کی ہوئی بہت سے ممالک فرنگستانی فتح کئے اور قرطبہ دار السلطنت اوائل مین مقرر ہوا وہ سلطنت اسلام اوس خاندان مین اور بعد زوال اوس خاندان کے اور خاندانون مین قریب اٹھہ سو برس کے بڑی قوت وشوکت سے رہی یورپ یعنے فرنگستان کے عیسائی سلاطین متعددہ کے ممالک جمع کر کے وہ سلطنت کی بنا رقایم ہوئی قریب کل سلطنت اسپانیول اور پرتگال۔ وفرانسس واطالیا وصقالیا وغیرہ کے کچہہ کچہہ ممالک شامل دار السلطنت اسلام ہو گئے ✣

اس عرصہ دراز کی سلطنت مین اون بلاد مین نامی گرامی علمار محدث وفقہار واہل سلوک پیدا ہو گئے عموماً علوم وفنون وصنعت وحرفت وغیرہ کی اشاعت ہوئی لیکن باہمی اہل اسلام کے نفاق اور شقاق سے مشیت ایزدی نے اوس سلطنت کو ایسا ہیٹا کہ فی الحال اون ملکون مین اسلامی سلطنت کا نام ونشان نرہا اس نفاق وشقاق وخودپرستی سے جو لوگون نے کفران نعمت کیا اور اس آسایش وآرام وعزت وشوکت اسلام جو باہمی اتفاق سے پیدا ہوتا ہے ونام ور سلطنت اسلام سے حاصل ہو گیا تھا اسکا شکر نعمت بہول گئے ناعاقبت اندیشی سے آخرش اون ملکون مین سلطنت اسلامی مٹ گئی اور لوگون مین افلاس آگیا جمعیت مین تفرقہ پڑ گیا بسبب دین رونق اسلام جاتی رہی لوگون مین ضعف آگیا۔

عیسائیان فرنگ سے جنکی عملداری وہان ہو گئی تہی انہون نے موقع پا کر کل امتیاز

کہانے پینے پہننے اوڑہنے وغیرہ کی تجارت اپنے قبضۂ اقتدار مین کر لی تہی بجز اہنین لوگون کے کسی کو کہانیکی چیز میسر نہ آتی تہی باوجود روپیہ اشرفی کے کہانا نہین ملتا تہا جو لوگ نکل سکے وہان سے چلے گئے اور بہتیرے لوگ اپنے گہرون کے دروازہ بند کرکے بہوک پیاس کے صدمہ سے مر گئے لیکن اُن لوگون کو کچہہ رحم نہ آیا ✤

ظلم کی مذمت

از رضا مین اخلاقی

سپے ظالم ہے آثار قیامت آہ مظلومان — سحر محشر کی ہے یا شام شامت آہ مظلومان

سہے قہر آسمانی کی علامت آہ مظلومان — دکہا دیتی ہے تصویر ندامت آہ مظلومان

بشر کو چاہیے مظلوم کی فریاد سے ڈرنا — کہ آسان بگینا ہون پر ہے کب جور وستم کرنا

نہین مظلوم کی ہی آہ کم شمشیر بُران سے — کمان و تیر سے ناوک فگن سی نوک پیکان سے

نہین کچہہ اسکی تیزی کم ہی برق آتش افشان سے — شرر سے شعلۂ آتش فگن سی آہ سوزان سے

یہہ وہ کالی بلا ہے جسکے سر پر آئی آفت ہو — قیامت ہی قیامت ہو قیامت ہو قیامت ہو

دعا مظلوم کی مقبول باری جلد ہوتی ہی — دل مغموم کی مطلب برآری جلد ہوتی ہی

ہی جنہین ظلم کی خو انکی خواری جلد ہوتی ہی — ہو شرر دل مین خلق کی آہ و زاری جلد ہوتی ہے

گہلا دیتی ہی جان سرکشان کو آہ کی گرمی — مٹا دیتی ہی سختی سنگدل کی ضبط کی نرمی

اُسی کے زور نے شیرون کا تپا کر دیا پانی — اسی کے نام سے اہل ستم کو ہے پشیمانی

کیا نازل اسی نے سرکشون پر قہر ربّانی — ہوئے برباد اسی سے ظلم و جبر قہر کے بانی

وہ غافل ہیں نہیں جو آہ مظلوماں سے ڈرتے ہیں ہیں مردود دوجہاں جو بیکسوں پر ظلم کرتے ہیں

یہ وہ پرکالۂ آفت ہے جس سے کال ڈرتا ہے گدا و بے نوا و شاہ خوش اقبال ڈرتا ہے

غریب و مفلس و اہل زر خوشحال ڈرتا ہے اسی سے خاطر فوج عدو پامال ڈرتا ہے

رسائی آہ مظلوماں کی جب عرش بریں تک ہو تو مقبول خدا کیونکر نہو اسمیں کسی شک ہے

سر ظالم پہ آہ بے نوا بنکر بلا پہونچے ہدف پر تیر کے مانند خود آہ رسا پہونچے

ہوا جو محو فریاد اسکی خالق تک صدا پہونچی تو پھر کیونکر نہ ظالم کی سزا بنکر قضا پہونچی

اثر سے اپنے ہرگز آہ مظلوماں نہیں خالی سیہ بختی ظالم بن گئی ہے یہ بلا کالی

جو ظالم ہیں نہ اپنے قوت بازو پہ اترائیں سمجھکر زار اوروں کو نہ اپنا زور دکھلائیں

کریں خوف خدا دلیں غریبوں کو نہ ترسائیں نہ چھیڑیں بیکسوں کو کہ خود فوراً سزا پائیں

حکومت پاکے حکمت سے نہ چلنا بیحیائی ہے ستاتے ہیں وہی بیکس کو شامت جنکی آئی ہے

حکومت کی اگر کرسی ملے شکر خدا کیجے عنایت کی نظر محبوب پر صبح و مسا کیجے

خیال انصاف کا ہو ترک عادات جفا کیجے نکونامی کا ساماں ہو یہی دل سے دعا کیجے

ایاز قدر دانے قدر اپنی آپ ہی جانی اسی سے ہو گیا محمود کی نظروں میں لاثانی

ہوئی جب ظلم کی بیماری مہلک ہلاکو کو مثال تیغ افشاں تھی جنبش چین ابرو کو

پسند آئی تھی خوئے ظلم ایسے شاہ بدخو کو اماں تھی گھر میں انسانکو نہ راحت بن میں آہو کو

مگر جب آہ مظلوماں ہوئی خود خشمناک آخر تو تفضیح و ذلت سے ہلاکو بھی ہلاک آخر

کہاں ضحاک ظالم کا رہا ظلم و ستم باقی کہاں راون کی ہے تیغ دودم کا آب دم باقی

کہاں ہے ظالمان دہر کا جاہ و حشم باقی فقط انکی روحوں کو ہے بدنامی کا غم باقی

کیا تھا ظلم جس نے اسکو مارا آہ بیکس نے تھا حاصل زور جسکو کر لیا زیر اسکو بیکس نے

اثر کرتی ہے آہ غم رسیدہ جا کے پتھر مین
مثال تیر گھس جاتی ہے جسم کوہ پیکر مین

سماتی ہے ہوا سے سرکشی جس شخص کے سر مین
خدا کا قہر اسکو پست کر دیتا ہے دم بھر مین

جو نادر شاہ بار ظلم اوٹھا کر کے چلا سر پر
دعاے غم رسیدہ لیکے جا پہونچی بلا سر پر

اکڑنا زور پر زیبا نہین اولاد آدم کو
جو ظالم ہے پہونچ جاتا ہے سیدھا ہی جہنم کو

نہین حاکم کو واجب ہے ستانا صاحب غم کو
پسند اصلا نہین یہ بات ہے خلاق عالم کو

ہوا مقہور باری جو غریبون سے چلا لڑنے
کیا نمرود کو بیجان اک ادنی سی مچھر نے

غضب ہے دیدہ و دانستہ ہی لوگون سے شر کرنا
غریبون پر ستم کی قہر کی ہر دم نظر کرنا

پئے عبرت بجا ہے حال ظالم کی خبر کرنا
دل ظالم پہ ہے کام اس نصیحت کا اثر کرنا

کرے گی آہ یہ آفت جب زمین و آسمان سوچے
نہین شک پھر ہلی آہ مظلومان کی تب جو جھی

خبردار اے عزیز دنیا کے مال و دولت و حشمت
نہ سیکھو خوی ظلم و قہر و جور و شورش و بدعت

اگر حق سے ڈرو گے پھر نہ ہوگی ذلت و خفت
رہیگا خلق مین قایم نشان عظمت و عزت

نہ جب مظلوم ہو گا خوف اسکی آہ سے کیسا
نہین جو چاہ کن ہے رنج اسکو چاہ سے کیسا

نہین واجب ہے اتنا نشتر جلاد سے ڈرنا
ہے زیبا دل سے آہ بیکس ناشاد سے ڈرنا

غریبون کو دکھہ دینا زمانیکو ستانا ہے
جلانا اُسکے دل کا شہر کو گویا جلانا ہے

مدد جسپر خدا کی ہو نہ اُسکو ناتوان سمجھو
نہ دے ظالم کو جو گالی نہ اُسکو بے زبان سمجھو

تمت تمام شد



حصہ سوم

قدیم زمانہ کے علماء کے نصایح بادشاہان زمانہ کی حکایتون مین

بادشاہان زمانہ اور حکام وقت کے روبرو سچی بات وہی کہہ سکتا ہے جو
بیم سر اور امید زر نرکہتا ہو۔

وہ واعظ نصیحت کرے شاہ کو ۔۔۔ ہر اک بات سے جو کہ ہو بے خطر
نہ عزت کا غم ہو نہ ذلت کا پاس ۔۔۔ نہو بیم سر اور نہ امید زر

حکایت

ایک عورت ضعیفہ کسی مقدمہ مین حجاج بن یوسف ظالم کے روبرو پکڑی ائی
حجاج نے حسب العادت اپنے اوسکی نسبت قتل کا حکم دیا حاضرین نے بڑھیا کی تعریف کی

کہ یہ قرآن شریف بہت اچھا پڑہتی ہے حجاج نے بڑہیا کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ اگر تو اس وقت کوئی آیت قرآنی مجھکو سنا ئے تو قتل سے بچ جاسئے وہ بولی اذا جاء غضب اللہ والقہر ورایت الناس یخرجون من دین اللہ افواجا۔ یہ تقریر سُنکر حجاج بولا کہ یہ تو نے کیا غضب کیا ہے کہ قرآن بدلدیا ہے اذا جاء نصر اللہ والفتح کی جگہہ اذا جاء غضب اللہ والقہر سُنایا ہے یدخلون فی دین اللہ کے مقام پر یخرجون من دین اللہ بنایا ہے۔ بڑہیا نے جواب دیا کہ برخوردار وہ زمانہ سید ابرار احمد مختار صلعم کا تہا کہ جب اذا جاء نصر اللہ والفتح کی آیت نازل ہوئی ہزاروں کفار دین الٰہی مین داخل ہوئے اب جو عبدالملک کی حکومت اور تیری امارت سے لوگ مسلمان مصیبت مین گرفتار اور مسلمانی سے بیزار ہین اب اور کون اس دین مین داخل ہوگا پس اب یدخلون کا موقع اب کہان رہا بلکہ یخرجون کا وقت آپہونچا ہے یہ بات سُنکر حجاج شرمسار ہوا اور بڑہیا کے خون سے درگذرا۔

نصیحت۔ ظالم و متکبرون کے ساتھہ نرمی سے پیش آنا منع ہے بلکہ لازم ہے کہ جب اُنکے پاس جایئن بہ بے اعتنائی و غصہ درپیش آیئن کیونکہ اگر تم اُن کے روبرو بعجز و نیاز پیش آوگے تو وہ اور زیادہ ظالم متکبر ہوجاینگے۔

	تم بہی بجاؤ وہی ہو جسطرح کا آدمی دیہنو اپنے دوستی اور دشمنی دشمن کیساتھہ		بہر وسے سردی کرد او رگرم سے گرمی کرد سختیت بے سختی کرو او رنرم سے نرمی کرد	

حکایت

ایک اعرابی سلیمان بن عبدالملک کے پاس آیا اس سے سلیمان نے کہا کچہہ فرماے

اوس سنے کہا کہ اسے امیر المومنین مین آپ سے کچھہ کہتا ہون اوسکو برداشت کرنا اور
اگر برا مانوگے تو پچتاوٴگے کہ ہم نے برداشت کیون نکی سلیمان نے کہا ہمارا حلم تو اتنا
وسیع ہے کہ جس شخص سے نصیحت کی توقع نہین ہوتی اور احتمال دغا کا ہوتا ہے اوسکے
ساتھہ بھی حلم کرتے ہین تو جو شخص ہماری نصیحت کے لیئے کہیگا اور ہم سے کچھہ فریب
نکریگا تو اوسکے ساتھہ حلم کیون نہ برتین گے ۔ اعرابی نے کہا اسے امیر المومنین آپکے
گرد و پیش ہو ایسے لوگ مصاحب ہین کہ اونہون نے اپنی جانون کیلئے برائی اختیار کی
اور دین بیچ کر دنیا مول لی اور تمہاری رضامندی خداے پاک کی خفگی کے عوض اختیار
کی اللہ پاک پروردگا عالم کے باب مین تو تمہارا خوف کیا اور تمہارے باب مین اللہ
تعالے کا خوف نکیا آخرت کے ساتھہ لڑائی اور دنیا کے ساتھہ صلح پسند کی تو جس چیز
پر پاک پروردگار عالم نے تمکو امین کیا ہے تم اوسپر ان لوگون کو امین نکرو کہ اونہون
نے امانت کے ضایع کرنے اور امت کے ذلیل و خوار کرنے مین کوئی دقیقہ نہین چھوڑا
اور تم سے اونکے اعمال کی بازپرس ہوگی اور اون سے تمہارے اعمال کا سوال
نہوگا تو تم اپنی آخرت بگاڑکر اونکی دنیا درست نکرو کیونکہ لوگون مین زیادہ تر خسارہ
اوسکو ہی ہے جو دوسرے کی دنیا کے بدلے مین اپنی آخرت کھو بیٹھے ۔

اور دنیا سے اصل مقصود کیا ہے اگر یہی بات ہے کہ کھانا اچھا کھانیکو ملجائے تو چارپائے
بشکل آدمی کہلاتا ہے کیونکہ کھانیکی حرص حیوانون کا کام ہوتا ہے اور اگر اچھی پوشاک
زرق برق پہنے تو عورت بصورت مرد کہلائے کس لئے کہ زیبایش اور آسایش
بناوٴ سنگھار عورتون کا کام ہوتا ہے ۔ اور اگر خدمت گذاری کے وجہہ اطاعت کیجائے
تو جاہل بشکل عاقل ہوتا ہے ۔ اگر عقلمند انسان ہو تو جان سکتا ہے کہ محکوم اور خدمت

گذار اپنا پیٹ بہرنے اور خواہش دنیوی کے لیئے خدمت کرتے ہین اگر ایک دن بہی اونکو کچہہ حاصل نہو تو او سکے گرد نہ بہٹکین - تو اونکی خدمت و اطاعت جو کرتے ہین یہہ اپنی خواہش کا پہندا بنا رکہا ہے اور وہ جو بندگی کرتے ہین اپنی ہی خواہش کی دیکہو اگر کہین وہ افواہ سُن پاتے ہین کہ اب تہوڑے زمانہ مین حکومت کسی دوسرے کو ملا چاہتی ہے تو اس سے مُنہہ پہیر لیتے ہین اور اوس کا تقرب بہزار حیلہ و کوشش کرکے دہونڈتے ہین اور جہان کہین روپیہ پیسے ملنے کا گمان ہو جاتا ہے وہان بندگی اور خدمت کرنے لگتے ہین - پس در اصل اسکا نام خدمت کرنا نہین بلکہ اُس پر ہنسنا ہوتا ہے اور عاقل وہی شخص ہے جو اون کامون کی رُوح اور حقیقت کو خوب جان جائے اور دنیا طلبیون و خواہشمندون و خود غرض و بد عہد لوگون کی مصاحبت سے حذر کرتا رہے اور انکی فریب وغیرہ سے بچے۔

سہ فعل است بد در نہاد بشر — کزان نفس را میل باشد بشر
یکی نقض عہد است کاندر وجود — ازو خصلتی نیست مذموم تر
دوم مکر کردن سوم چیست بغی — کزو دین و دانش بود در خطر
گرت ہست مردی و ہوش و خرد — ازین ہر سہ خصلت حذر کن حذر

حکمت ایماندار انسان چار چیزون سے چار چیزون کو پاک رکہتا ہے اوّل دلکو حسد سے دوم جہوٹ و غیبت سے زبان کو تیسرے شکم کو لقمہ حرام سے چوتہے اعمال کو ریا سے -

اولاً دل کو حسد سے پاک رکھہ — بعد ازان دھو کذب و غیبت سے زبان
غیر کا حق اپنے ہاتون پر نہ لے — پیٹ مت بھر کہا کے مال بندگان
کر عمل دنیا مین بے روے و ریا — تا تجھے حاصل ہو فخر و عز و شان

حکمت ۔ جسطرح کہ بدلوگون کی صحبت سے بچنا ضرور ہے اسی طرح انکے افسانون اور قصون وکتابون کا سُننا اور دیکھنا منع ہے کہ انکے سُننے اور دیکھنے سے دلپر کدورت آجاتی ہے طبیعت گھبراتی ہے +

بے خبر بدون کی اُلفت چھوڑ دی — بھاگ ان کی دوستی سے ہر زمان
مُنھ نکر ناپاک اِسکے ذکر سے — نام لیکر مت بگاڑ اپنی زبان

حکایت

ایک روز ہشام بن عبدالملک شکار کرتا ہوا نکلا اور ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈالا ہرن تو ہاتھہ نہ آیا وہان ایک لڑکا بکریان چرا رہا تھا تسخراً لڑکے سے کہا کہ تیرے پاس ہرن ہی ہے لڑکے نے کہا کیا تیری موت آئی ہے جو میرے طرف بحقارت نظر کی اور رجہہ سے معاشرت بحقارت کی تیری گفتگو جباری اور فعل تیرا غاری ہے ہشام نے کہا او چھوکری تو مجھکو پہچانتا نہین ہے اوس نے کہا تو نے تو بے ادبی سے پہلے ہی اپنے تین پہچنوا دیا کہ بغیر سلام علیک کے بات کرنا شروع کر دی ہشام نے کہا مین ہشام بن عبدالملک ہون لڑکے نے کہا خدا تیرے گھر کے قریب نہ لیجائے اور نہ کسی زندہ کو تیری قبر دکہلاسے وہ یہ کہی رہا تھا کہ خدم وحشم ہشام کا آہی پہونچا اور ہشام نہایت غصے مین آگ بگولا ہوکر لوگون سے کہا کہ اس لڑکے کو ساتھہ لے آؤ وہ جب دار الخلافت مین پہونچا سب وزیر و امیر و ارکان دولت نے ہر ایک اداب خلافت بجا لایا مگر وہ لڑکا چپ چُپ سر جھکائے کھڑا رہا آخرش وزیر و ارکان دولت نے لڑکے سے کہا او گنہگار عرب کے کس چیز نے باز رکھا ہے تجھکو امیر المومنین پر سلام کرنیسے اوس نے کہا

گدہے کے اتنی دور سے چلتے چلتے میرا دم چڑہگیا ہے جواس ہانکانے نہین ہین
بعض ندمانے کہا او گدہے کے بچے بہت فضول تو بکا امیرالمومنین کے سامنے اور
اونسے لفظ بلفظ تونے تخاطب کیا اوس نے جواب دیا او بہو کے سنگستان کے
اور سرمہ لگسنے والے سبے فرزند کیا تونے نہین سُنا قول اللہ پاک کا اپنی کتاب منزل
مین اپنے نبی مرسل پر یوم تاتی کل نفس تجادل عن نفسھا پس جب پاک پروردگار عالم
کے سامنے آدمی جدال کرینگے اس بیچارے ہشام کی کیا حقیقت ہے کہ اون
سے کوئی لفظ بلفظ تخاطب نکرے اس بات کے سنتے ہی ہشام کو اور غصہ کی آگ
بہرک اوہٹی اور حکم دیا کہ یہین ہمارے روبرو اسکا سر اوڑا ڈالو جلاد طلب ہوا اور نطع
بچہا کر اوسپر وہ دراز کیا گیا او رجلاد نے تین مرتبہ پوچہا یا سید میرے مین تمہارا بندۂ
ذلیل لب گور ہون کیا اسکا سر کاٹ ڈالون اور مین بری ہون اسکے خون سے
ہر مرتبہ ہشام نے کہا کاٹ ڈال اوسکا سر تن سے جدا کر مگر تیسرے مرتبہ جب حکم
دیا تو وہ لڑکا پڑا پڑا ہنسنے لگا تب ہشام نے کہا پہر اوسکو کہڑا کرو جب وہ کہڑا ہوا تو
کہا او چہوکرے مرنے پر تو ہنستا ہے اور جینے پر تو لڑتا ہے کیا تو مجہہ سے چہل
کرتا ہے یا اپنے نفس سے مسخرا پن کرتا ہے لڑکے نے کہا پہلے میری دو باتین سُن
لیجئے پہر جو جی چاہے سو فرمائیے گا حکم دیا کہہ اوس نے کہا یہہ میرا اول وقت
ہے آخرت کا اور آپکا آخر وقت ہے دنیا سے اور ہر آئینہ اگر اس مدت مین کوتاہی
ہوئی یا اجل مین کچہہ تاخیر ہوئی تو آپکی گفتگو کچہہ مجہے ضرر نکریگی نہ تہوڑی نہ بہت
لیکن مجہے چند اشعار یاد آگئے ہین اسکو آپ اپنے گوش دل سے سن لیجئے

نبئت ان الباز علق مرۃ	نعصفو دبرساقتہ المقل ور

فقال لہ العصفور مانی الصغارہ	والباز منہمک علیہ یطیر
ما یبغی المملک شبعۃ	ولئن اکلت فاننی لحقیر
فتعجب الباز المذل لنفسہ	عجبا واقلت ذلک العصفور

ہشام یہ سُنکر ہنستے ہنستے لوٹ گیا اور کہا خدا کی قسم اگر ابتدا سے یہ اسطرح گفتگو کرتا تو سوا خلافت کے جو کچھہ مانگتا مین اسکو بخش دیتا پھر کہا او چھو کرے اپنا منُھہ کہول جب اوس نے منھہ کہولا تو موتی وجواہر سے اوسکا منُھہ بہر دیا اور نقد وجنس وخلعت پہنا کر رخصت کیا +

ہشام بن عبدالملک بدمزاج تہا اور حضرت زید بن زین العابدین بن حسین بن علی رضوان اللہ تعالی عنہم نے اُسی کے عہد مین شہادت پائی۔

ایک مرتبہ اس نے اس تزک وشان کے ساتہہ حج کرنیکے لیے مکہ معظمہ گیا کہ چھہ سو اونٹ صرف اسکی پوشاک وتجمل کے اسباب کا لدا ہوا ساتہہ تہا اسپر سلطنت کے اسباب کا خیال کرلینا چاہیئے کہ کسقدر رہتا ہوا ونتیس برس اس نے حکومت کی اکہتر برس کی عمر پائی ۱۲۵ھ ہجری مین مرگیا لیلی مجنون اسکے ہم عہد تہے۔

حکمت - چار چیزون کے استعمال سے بادشاہ کی ہیبت جاتی ہے نیے رعبی ظہور مین آجاتی ہے۔ اوّل ہزل وتمسخر۔ دوسرے سفلون کی صحبت تیسرے عورتون کی مُحبّت۔ چوتہے کار بے مشورت۔

بادشاہ سے کوئی بھی ڈرتا نہین	ہو اگر ہزل وتمسخر درمیان
رعُب کہو دیتی ہے شاہنشاہ کا	صحُبت بد اور محبت بازنان

فائدہ - بادشاہ ہر وقت محکمہ شورہ کا محتاج رہتا ہے کہ ایک جماعت مردم کامل العقل

وافر الشعور اہل فراست وتجربہ کی او سکے پاس ہو جنسے ہر مشکل امر مین معاملات رعایا مین مشورہ لیوے اس لئے کہ ایک کی تنہا عقل سے ایک جماعت کی عقل ہر طرح پر بہتر ہوتی ہے مشورہ لینے والا کبھی نادم نہین ہوتا جو مشورہ نہین لیتا یا لیتا ہے مگر اوسپر عمل نہین کرتا وہ ہمیشہ زک اوٹھاتا ہے مشیرون کا مومن ہونا چاہیئے صلاح نیک دین پہ اوسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ اہل مشورت ہی دیندار خدا ترس خیرخواہ اہل علم وفضل ہون جیلی چاپڑ جاہل اور خودغرض نہون اکثر سلاطین ورؤسا اسی طرح برباد ہوگئے کہ فقط اپنی رائے وہم وخیال پر کام لیا یا اون خوشامدیون کے مشورہ پر چلے جو لوگ اون کام کے لائق ہی نہتے۔

حکمت - جو انسان صرف اپنے وہم وخیال پر کام کرتا ہے وہ ایسا ہی جیسے کوئی سُننے والا گونگے سے خبر پوچھے۔

از یقین کن کارائے اہل یقین	شو نہ اندر وہم پابند خیال
خواب دان ہبنیک خیال خویش را	گرتوئی بیدار دل اہل کمال

حکایت

عبدالرحمن بن عمرو اوزاعی رح کو خلیفہ منصور نے بلوا بھیجا اور جب آپ آچکے تو نصیحت کا خواہان ہوا آپ نے فرمایا کہ امیرالمومنین مجھہ سے حدیث بیان کی مکحول نے عطیہ بن البشیر سے کہ سرور عالم صلعم نے فرمایا ہے کہ جو حاکم اپنی رعیت کا بدخواہ مریگا اللہ پاک پروردگار عالم اوسپر جنت حرام فرماویگا - اسے امیرالمومنین جس شخص نے حق کو بُرا جانا اوس نے خدائے پاک کو بُرا جانا اللہ تعالی حق مبین ہے

چونکہ پروردگار عالم نے تمہاری رعیت کے دلون کو تمہارے واسطے نرم کر دیا ہے کہ
تمکو انکی حکومت دی پس تمکو بھی لازم ہے کہ اللہ تعالی کے واسطے انکا حق بجا لاؤ اور
انصاف کے ساتھہ رہو اور انکی عیب پوشی کرو فریادیون کی فریاد سنو انکے لیئے
اپنے دروازے بند نکرو اور پہرہ چوکی نہ بٹھاؤ اگر انکو آسایش ہو تو خوش ہو
اور اگر تکلیف ہو تو رفع کرو پہلے تمکو خاص اپنی فکر تھی اور اب اس تمام خلق اللہ کا
بار تمپر ہے عرب اور عجم اور کافر اور مسلم سب تمہاری قبضہ مین ہے اور اونمین سے
ہر ایک کا حصّہ تمہارے عدل مین ہے اِس صورت مین انکے جوق جوق کہڑے
ہو جائین اور کوئی تمہارے مصیبت ڈالنے یا کوئی حق دبا لینے کا شکوہ کریگا تو پھر
تمہارا کیا حال ہوگا۔ اے امیر المومنین مجھسے حدیث بیان کی مکحول نے عروہ بن
رویم سے کہ سلطان الانبیا سرور عالم صلعم کے دست پاک مین شاخ تھی خرمیکی جس
سے آپ مسواک فرماتے تھے اور منافق لوگ اوس سے ڈرتے تھے آپ کے
پاس جبرئیل علیہ السّلام تشریف لائے اور عرض کیا اے جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یہ شاخ کیسی ہے جس سے آپنے اپنی امت کے دل توڑے اور اونکو رعب
سے پُر کر دیا اے امیر المومنین پس جو شخص انکی جلدون کو پہاڑے گا اور اونمین
خون ریزیان کرے گا اور اونکے شہر ویران کرے گا اور ملکون سے جلاوطن کریگا
اور اسکا خوف انکو غائب کرے گا تو اوسکا کیا حال ہوگا۔ اے امیر المومنین مجھہ
سے حدیث بیان کی مکحول نے زیاد سے اور اونہون نے حارثہ سے اور حارثہ
نے حبیب بن سلمہ سے کہ سردار عالم سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات
پاک سے قصاص لینے کو ارشاد فرمایا یعنے آپ کے دست مبارک سے ایک اعرابی کو

نادانستگی مین صرف کہہ دینچا لگ گیا تھا آپ نے اعرابی کو بلایا اور فرمایا کہ مجہسے
قصاص ہلے اُس نے عرض کیا کہ مین نے آپ کو معاف کیا آپ پر فدا ہون نا
میرے والدین مین ایسا نہین جو آپ سے قصاص لیتا گو آپ مجھکو جان ہی سے
مار ڈالتے آپ نے اس کے حق مین دعائے خیر فرمائی - اے امیر المومنین اپنی
نفس کو اسی کے نفع کے لیئے ریاضت دو اور اسکے واسطے اپنے پروردگار سے
امن حاصل کرو اور اُس جنت کی رغبت کرو جسکا عرض آسمانون اور زمین کے
برابر ہے اور جسکی شان مین آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے کسی کو
جنت مین سے ایک کمان کی مقدار کا ہونا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے - اے
امیر المومنین اگر سلطنت تم سے پہلے لوگون کی پایدار رہتی تو تمکو نہ پہونچتی اسی
طرح تمہارے پاس بھی نہ رہیگی جیسے اورون کے پاس نہ رہی - اے امیر المومنین
تمکو معلوم ہے کہ تمہارے دادا حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت شریف کی
تفسیر کیا منقول ہے - مالھذا الکتاب لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا -
آپ نے فرمایا ہے کہ صغیرہ سے مراد مسکرانا ہے اور کبیرہ سے مراد ہنسنا تو
جب مسکرانا و ہنسنا صغیرہ کبیرہ ٹھیرے تو ہاتون کے اعمال اور زبانون کے
اقوال کا کیا حال ہوگا - اے امیر المومنین مین نے سُنا ہے کہ جناب فاروق
اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی بکری کا بچہ فرات کے کنارہ پر ضایع ہوکر
مرجائے تو مجکو ڈر ہے کہ کہین اُسکی پوچہہ مجہہ سے نہو تو اب فرمایئے کہ جو لوگ
آپ کے فرش ہی پر ہون اور تمہارے عدل سے محروم رہین تو انکا مواخذہ
تم سے کیسے نہوگا اے امیر المومنین تمکو معلوم ہے کہ تمہارے دادا سے

اس آیت شریف کی تفسیر کیا آئی ہے یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض فاحکم
بین الناس بالحق و لا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللّٰہ آپ نے فرمایا
ہے کہ اللہ تعالی نے زبور مین ارشاد کیا کہ اسے داؤد جب مدعی اور مدعا علیہ تیرے
سامنے بیٹھین اور تجکو اون مین سے ایک کی طرف میل ہو تو ہرگز اپنے دل مین
یہ نہین سوچنا کہ حق اسی کو ملے اور دوسرے پر یہی فتح یاب ہو ورنہ مین تجکو
اپنے نبوت کے دفتر سے میٹ دونگا پھر نہ تو میرا خلیفہ رہیگا نہ کچھہ بزرگی پائیگا
اے داؤد مین نے اپنے رسولون کو اپنے بندون مین ایسا کیا ہے جیسے اونٹونکے
چرانے والے کہ وہ طریق حفاظت سے واقف ہوتے ہین اور سیاست
نرمی سے کرتے ہین توٹے کو باندتے ہین اور دبلے کو چارہ پانی سامنے کرتے
ہین۔ اے امیر المومنین تم ایسے امر مین مبتلا ہوئے ہو کہ اگر بالفرض آسمانون
اور زمین پر پیش کیا جاتا تو اسکے اٹھانے سے ڈر جاتے اور انکار کر دیتے۔
دیکھو مجھہ سے حدیث بیان کی یزید بن جابر نے عبد الرحمن بن عمرہ انصاری سے
کہ فرمایا جناب سردار عالم صلعم نے کہ جو حاکم کہ لوگون کے معاملات مین سے
کسی چیز کا والی ہوگا وہ قیامت کے روز اسطرح لایا جائے گا کہ اسکے ہاتھہ گردن
سے بندھے ہونگے اور اونکو بجز اسکے عدل کے اور کوئی چیز نہ کہولیگی پھر جہنم
کے پل پر کہڑا کیا جائیگا اور وہ پل اسکو ایک ایسا جھٹکا دیگا جس سے اسکا جوڑ جوڑ
اپنی جگہہ سے ہلجائیگا پھر حالت اصلی پر آجائیگا اور حساب لیا جائیگا تو اگر محسن ہوگا
تو تب کہین اپنے احسان کے باعث سے بچ جائیگا اور اگر بدکار ہوگا تو پل اس
جگہہ سے پھٹ جائیگا اور دوزخ مین ستر سال کی راہ نیچے جا پڑے گا۔ منصور یہ سنکر

اپنا رومال منھہ پر رکہہ لیا پھر اتار دیا اور ڈاڑھین مارین کہ مجکو بھی رولا دیا۔ پھر مین نے
کہا اے امیر المومنین آپ کے دادا حضرت عباس بن عبد المطلب نے سردار عالم
صلعم سے حکومت مکہ معظمہ یا طائف یا یمن کی مانگی تھی آپ نے انکو ارشاد فرمایا
کہ اے عم بزرگوار آپ اگر اپنے نفس کو مشقت سے دور رکہین تو اُس حکومت سے
بہتر ہے جسکو آپ محیط نہو سکین یہ آپ نے حضرت عباسؓ کو اسلئے فرمایا کہ عم بزرگوار
کی خیر خواہی اور شفقت کا مقتضا تھا اور حضرت عباسؓ کو آپ نے یہ بہی خبر دی
کہ تمہارے لئے اللہ پاک پروردگار عالم سے مین کچہہ کام نہ آؤنگا یعنے جب آپ پر
وحی ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین تو آپ نے حضرت عباسؓ وحضرت صفیہؓ
اور حضرت فاطمہ زہرہؓ کو فرمایا کہ اے عباسؓ و اے صفیہؓ چچا پہوپی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور اے فاطمہؓ جگر گوشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ پاک سے مین تمہارے
کچہہ نہ کام آؤنگا مجکو میرا عمل مفید ہوگا اور تمکو تمہارا عمل۔ اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگونکی حکومت کا کام اُسی سے بن آوے گا جو عقل کا
مضبوط اور تدبیر مین صائب ہو کوئی بُرائی اسکی ظاہر نہو اور نہ یہ خوف ہو کہ اپنی
قرابت کی حمایت کرے گا اور اللہ پاک پروردگار عالم کے باب مین کسی طعن
کرنے والے کی ملامت اُسپر اثر نہ کرے۔ اور حاکم بہی چار قسم کے ہوتے
ہین ایک وہ ہے کہ خود بہی محنت کرے اور اپنے عاملون سے بہی محنت لے تو
اُسکا حال ایسا ہے جیسا اللہ پاک کی راہ مین جہاد کرنیوالا اُس شخص پر خداوند
عالم کی رحمت کا ہاتھہ پہیلا ہوا ہوتا ہے۔ دوسرا حاکم وہ ہے کہ اوسمین کسی قدر
ضعف ہے وہ خود تو مشقت کرتا ہے اور اسکے عامل مزے اوڑاتے ہین اسکے

اسکے ضعف کے سبب سے تو وہ تباہی کے کنارہ پہ ہے الا یہ کہ اللہ پاک اسپر رحم
فرماوے تیسرا حاکم جو عالمون سے شفقت لے اور خود آسایش کرے تو وہ حطمہ
ہے جسکی شان مین رسول پاک پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ بدترین حاکمون کا
حطمہ ہے تو وہ تنہا ہالک ہے۔ چوتھا وہ حاکم ہے کہ خود بھی مزہ کرے اور اسکے
عامل بھی تو وہ سب کے سب ہلاک ہونے والے ہین۔ اے امیر المومنین مین
نے سنا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جناب سردار عالم سلطان الانبیا صلعم کی
خدمت فیضدرجت مین آئے اور عرض کی کہ مین اسوقت آپ پاس حاضر ہوا ہون
کہ دہونکنیان آتش دوزخ پر رکھہ دی گئی ہین کہ قیامت کیلیے بھڑکائی جاوے
آپ نے فرمایا کہ اے جبریل مجھہ سے دوزخ کا حال بیان کیجیے انہون نے
عرض کیا کہ اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ دوزخ کی آگ بھڑکائی گئی وہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس
تک بھڑکائی گئی کہ وہ زرد ہوگئی پھر ہزار برس تک بھڑکائی گئی کہ وہ سیاہ ہوگئی تو اب
وہ سیاہ ہے کہ نہ اسکا پل نظر آتا ہے اور نہ شعلہ بجھتا ہے قسم ہے اس ذات پاک کی جسنے
آپ کو حق کے ساتھہ بھیجا ہے کہ دوزخیون کے کپڑون مین سے اگر ایک کپڑا زمین والون
کو صرف دکھلایا جاوے تو سب مرجائین اور اگر ایک ڈول اسکے پانیکا زمین کے
سب پانیون مین ملا دیا جاوے تو جو کوئی پھر اسمین سے چکھے وہ فوراً مرہی جاوے
اور اسکی زنجیرون مین سے جنکا پاک پروردگار عالم نے ذکر کیا ہے اگر ایک کڑی زمین
کے سب پہاڑون پر رکھہ دی جاوے تو سب پگھل جائین اور اگر کسی شخص کو دوزخ
مین داخل کرکے پھر دنیا مین نکالا جاوے تو باشندے زمین اسکی بدبو اور شکل کی
برائی و ہیبت سے مرجائین۔ جناب سرور عالم صلعم اس حال کو سنکر روئے اور

آپ کے ساتھ حضرت جبرئیل علیہ السّلام بہی رو پڑے پھر جبرئیل علیہ السّلام نے عرض کی
اے سرور عالم ومحبوب رب العالم کیا آپ روتے ہین آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف
ہو گئے ہین آپ نے فرمایا کہ میرا گریہ شکر کا ہے بہلا مین شکر گذار بندہ نہون اور یہ تو
بتاؤ کہ تم روح الامین اور اللہ پاک کی وحی کے امانت دار ہو بہلا تم کیون روئے
حضرت جبرئیل نے عرض کی کہ مین ڈرتا ہون کہ میرا حال کہین ہاروت وماروت
کا سا نہو جائے یہی وجہ ہے کہ جس سے اپنے پروردگار عالم کے نزدیک جو میرا
رتبہ ہے اسپر مین بہروسہ نہین کرتا ورنہ اسکے داؤسے امون ہو جاؤنگا۔
غرضکہ دونون روتے رہے یہان تک آسمان سے ندا ہوئی کہ اے جبرئیل
اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ پاک نے تم دونون کو اس بات سے امون
کر دیا کہ تم اسکی نافرمانی کرو اور وہ تمکو عذاب دے اور جناب سلطان الانبیا رسول
رب العالمین صلعم کی فضیلت تمام انبیا پر ایسی ہے جیسے جبرئیل علیہ السّلام کی تمامی فرشتون
پر۔ اے امیر المومنین مین نے یہ بھی سُنا ہے کہ جناب فاروق اعظم رض نے دعا مانگی
تہی کہ الہی اگر تو جانتا ہو کہ جب مدعی اور مدعا علیہ میرے سامنے بیٹھتے ہین تو اون
مین سے جو حق سے بے میل کرے خواہ قریب ہو یا بعید اگر مین اوسکی رعایت کرون
تو مجھکو ایک دم کی مہلت ندینا۔ اے امیر المومنین اللہ پاک کے حقوق کی بجا آوری
اسکی مخلوق مین نہایت ہی سخت کام ہے اور سب سے زیادہ بزرگی اللہ تعالی کے
نزدیک تقوی ہے اور جو شخص پاک پروردگار عالم کی اطاعت سے عزت کا خواہان
ہوتا ہے تو اللہ پاک بلند کرتا ہے اور عزت دیتا ہے اور جو کوئی اسکو خداوند عالم
کی نافرمانی سے طلب کرتا ہے تو احکم الحاکمین اسکو پست اور ذلیل کرتا ہی

یہ سب ہے میری نصیحت والسلام

حکایت

ابن مہاجر کہتے ہین کہ ایک روز خلیفہ منصور مکہ معظمہ مین حج کیلئے آیا تہا رات کے وقت ہنگام سحر حرم شریف کا طواف کر رہا تہا کہ اتنے مین سُنا کہ ایک شخص ملتزم کے پاس یون کہہ رہا ہے کہ الٰہی مین تیرے ہی سامنے شکایت کرتا ہون کہ زمین مین سرکشی اور فساد ظاہر ہوگیا اور ظلم وطمع حقدارون مین اور انکے حقوق حائل ہوگئے منصور یہ سُنکر جہٹا یہان تک کہ اسکا سب قول سُنا پہر وہان سے نکلکر مسجد کے ایک طرف مین ہو بیٹھا اور اُس شخص کو روبرو بلوایا وہ جب وہ آچکا تو اوس سے پوچھا کہ تم جو یہ کہتے تہے کہ زمین مین سرکشی اور فساد برپا ہوگیا اور حقدار ونکے حق مین ظلم اور طمع حائل ہین یہ کیا بات ہے مین نے جو یہ امر سنا تو مین بیمار ہوگیا اور مجہکو نہایت قلق ہوا۔ اُس شخص نے کہا اے امیرالمومنین اگر آپ میری جان مامون کردین تب تو مین سب باتین مع انکی جڑون کے آپ سے کہد ونگا اور نہین تو مین اپنے ہی نفس پر اکتفا کرونگا کہ مجکو اسی کے دہندے سے فرصت ہی نہین منصور نے کہا کہ تو جان سے مامون ہے۔ اُس نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص مین خواہش نفس اور اتنی طمع آگئی ہے کہ وہ اسکے اور حق کے درمیان مین حائل وسرکشی وفساد کی درستی کے مانع ہے وہ آپ ہی ہین۔ منصور نے کہا کمبخت مجہہ مین طمع کسے آئیگی زر وسیم میرے ہاتہہ مین ہے اور تلخ وشیرین میرے قبضہ مین

اُس نے کہا کہ اے امیر المومنین جتنی طمع تم مین گہس گئی ہے پہلا اور کسی مین بہی اسقدر ہوئی ہوگی ۔ دیکہو شہنشاہ پاک پروردگار عالم نے تمکو مسلمانون کے معاملات اور اموال کا حاکم انکی حفاظت کے لیے کیا اور تم انکے معاملات سے غافل ہوکر اونہین کے مال جمع کرنے مین پڑگئے اور اپنے اور انکے درمیان چونہ اور اینٹ کی دیوارین اور لوہے کے دروازے اور ہتیار بند دربان مقرر کئے اور اپنے آپ کو ان محلات مین محبوس کرلیا کہ کوئی تمہارے پاس ہی آنے نہ پائین اور آپنے عاملون کو مالون کے اکہٹا کرنے اور بزور تحصیل وصول کرنیکو بہیجدیا اور آپ نے اعوان سلطنت جلیس و مصاحب اور مددگار ظالم مقرر کئے کہ اگر تم بہولتے ہو تو وہ یاد نہین دلاتے اور اگر اچہا کرتے ہو تمہاری مدد نہین کرتے اور تم نے انکو مال اور سواری و ہتیار دیکر ظلم پر قوی کردیا ہے اور یہ ہی حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس بجز اشخاص معین کے جنکا نام تمنے بتلادیا ہے اور کوئی آنے ہی نہ پاوے اور اس امر کی اجازت ہی نہین دی کہ کوئی مظلوم یا اندوہناک یا بہوکا یا ننگا یا کم زور یا محتاج تمہارے یہان سے کچہہ پاوے حالانکہ انہین سے کوئی ایسا نہین جسکا حق اس مال مین نہو پس جب تمہارے ان ندیمون نے جنکو تم نے خواص مقرر کیا ہے اور رعیت پر ترجیح دے رکہی ہے کہ انکو کوئی تمہارے پاس آنے سے نہ روکے یہ دیکہا کہ مال بیت المال سے بعض چیز تم اپنے لیئے رکہہ لیتے ہو اور اسکو غریبون اور مسلمانون مین تقسیم نہین کرتے تو اونہون نے دل مین سوچا اور کہا کہ خلیفہ تو پاک پروردگار عالم کی خیانت کرتا ہے ہم خلیفہ کی خیانت کیون نکرین اسلیئے اونہون نے آپس مین اتفاق کرلیا کہ جو لوگ کہ رعیت کے اخبار خفیہ جانتے ہون انکی رسائی خلیفہ

لیکن جنکو وے چاہین تو وہ پہونچ سکے اور ایک یہ کہ تمہارا عامل کہین جاسے اور اُنکے خلاف منشا کوئی امر کرے تو اسکو رہنے ہی نہین دیتے یہان تک کہ ذلیل اور بیقدر ہو جاتا ہے۔ جب تمہارا اور تمہارے خواص کا حال اسطرح پہیل گیا اور رعایا کے ساتھہ اسطرح کا طرز عمل ہو گیا تو لوگون نے آپ کے ارکان دولت کو بڑا سمجھا اور اُن سے ڈرے اور سب سے پہلے تمہارے عاملون نے تحفے اور مال انکے پاس بہیجکر اُن سے آشتی کی تاکہ تمہاری رعیت پر خوب ہی ظلم کرین اور کچھہ شنوائی نہو۔ پھر جو اور لوگ ذی اختیار اور مالدار تھے انہون نے آپ کے مصاحبون کو رشوت دی کہ جو جو لوگ اُنسے کم ہون وہ اُنپر اپنے دل کے پہپولے پہوڑین اسی طرح اللہ پاک کے شہر سرکشی اور فتنہ و فساد کی طمع سے بھر گئے اور یہ مصاحب سلطنت مین تمہارے شریک ہو گئے اور تمکو خبر بھی نہین اگر کوئی دادخواہ آجاتا ہے تو اُسکو کوئی تمہارے پاس جانے بھی نہین دیتا اور اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ جب سواری نکلے اُسوقت اپنا حال عرضی مین لکھکر گذرانے تو معلوم کرتا ہے کہ اپنے اس امر کی ممانعت کر دی ہے۔ اور تم نے جو ایک شخص کو مظلومون کے حقوق کا ناظر مقرر کیا ہے اگر مظلوم اُسکے پاس جاتا ہے اور تمہارے معتمدون کو اُسکی اطلاع ہو جاتی ہے تو ناظر جی سے یہی کہدیتے ہین کہ اسکی درخواست پیش کرنا نچاہیئے اور اگر ناظر ذی حرمت ہے اور اُسکا قول مانا جاتا ہے تب بھی وہ آپ کے معتمدون کے ڈر سے یا اور کسی سبب سے جو چاہتا ہے وہ کچھہ نہین سکتا۔ غرضکہ مظلوم بیچارہ اُسکے پاس دوادوش کرکے شکوہ یا فریاد کرتا ہے اور وہ اوسکو نکال دیتا ہے یا بہانہ کرتا ہے جب باوجود کوشش کے ناکامیابی کے ساتھہ نکالا ہی جاتا ہے تو وہ آپ کی

سواری نکلنے کے وقت آپ کے سامنے فریاد کرتا ہے تو اتنا مارا اور پریشان کردیا جاتا ہے
کہ اعضا بھی کہیں سے کہیں ہو جاتے ہین تاکہ دوسرون کو عبرت ہو اور ہم تاکتے
رہتے ہو نہ تو ہاتھ سے اشارہ کرتے ہو و نہ زبان ہی سے منع کرتے ہو داد رسی تو
ایک طرف رہی یہہ دوسری مصیبت آپڑی - اب ایسی صورت مین مسلمانی کے
قطع نظر معدلت اور عافیت عامہ کی کیا چیز باقی رہی - پہلے ہی بنی امیہ اور اہل عرب
تھے کہ جہان مظلوم اُنمین آپہونچا اوسیوقت اوسکا مقدمہ پیش کر کے انصاف
اور فیصل خصومات بلا توقف کردیا جاتا تہا - اور بعض اوقات آدمی ملکون کے
دوسرے کنارہ سے آکر بادشاہی دروازہ پر پہونچ کے پکارتے تھے کہ اے اسلام
والو تو سب اُسکی طرف دوڑتے تھے اور پوچھتے تھے کہ تجھے کیا ہوا اور اسکا مقدمہ
دربار شاہی مین پیش کرکے ابھی دم اُسکا انصاف کرا دیتے تھے - اور مین یا امیر المومنین
چین کی سرزمین مین سفر کیا کرتا تہا اور اُس ملک مین ایک **بادشاہ** تھا ایک مرتبہ
جو میرا اودہر کو گذر ہوا تو وہ بادشاہ بہرا ہو گیا تھا اور اپنی قوت سامعہ کے جانے سے
وہ رونے لگا وزیرون نے کہا کہ آپ کیون روتے ہین خدا نہ کرے کہ آپ روئین
اُسنے کہا کہ مین بہرہ ہو گیا اسلیے روتا ہون ہرچند مجکو اپنی مصیبت پر رنج نہین
مگر یہ تردد ہے کہ مظلوم دروازہ پر کھڑا چیخا کرے گا اور مین اوسکی آواز نہ سنونگا پھر
اُس نے یہ کہا کہ میرے کان جلتے رہے تو کیا ہوا میری آنکھین تو موجود ہین لوگون
مین منادی کردو کہ کوئی سرخ لباس نہ پہنے صرف وہی شخص پہنے جو مظلوم ہو پھر وہ
صبح و شام سواری ہاتھی گھوما کرتا تہا کہ کوئی مظلوم نظر پڑے تو اسکا انصاف کرے -
اے امیر المومنین مقام تامل ہے کہ بادشاہ چین مشرک ہو کر اسطرح حکم عنایت اور رحمت

مشرکین کے حال پر رکہتا ہے اور سلطنت مین اپنے نفس کے بخل پر ترس کرتا ہی اور تم
اللہ پاک پروردگار عالم پر ایمان رکہتے ہو تمکو بیچارے مسلمانون پر مہربانی غالب نہین ہوتی
اور اپنے نفس کے بخل پر ترس نہین آتا۔ اور تمہارا بخل بیکار ہے اسلیے کہ تم مال کو تین
باتون مین سے ایک کیلیے جمع کرتے ہو۔ اگر یہ کہو کہ مین اپنے لڑکے کے لیے جمع کرتا ہون
تو اللہ پاک پروردگار عالم نے تمکو بچہ کے باب مین عبرتین دکہلادی ہین کہ جب اپنی
ماں کے پیٹ مین سے نکلتا ہے تو روئے زمین پر اوسکا کوئی مال نہین ہوتا اور
دنیا مین ایسا کوئی مال نہین جسپر کسی نہ کسی ممسک ہاتہہ کا قبضہ نہو مگر اللہ پاک اُسپر
اپنی عنایت کرتا ہے یہان تک کہ لوگون کی رغبت اسکی طرف بڑہ جاتی ہے اور جو
کچہہ اسکو ملتا ہی وہ آدمی نہین دیتے بلکہ پاک پروردگار عالم اسکو دیتا ہے اور یہ بہی نہین کہ
تمکو ہی لڑکا عنایت ہو بلکہ خداوند عالم جسکو چاہتا ہے مرحمت فرماتا ہے اور اگر یہ کہو کہ مین
مال اسلیے جمع کرتا ہون کہ اپنی سلطنت کو مضبوط کرون تو اس امر مین بہی اللہ جلشانہ
نے تمکو گذشتہ لوگون کی عبرتین دکہلادین کہ جو کچہہ زر و سیم انہون نے جمع کیا تہا
اُنکے کچہہ کام نہ آیا اور وہ جاہ وحشم اور ہتیار و سواری سب بیکار ہوگئے کہ جب مالک الملک
کو تمکو اسطرح مالک کرنا منظور ہوا تو اس سے کچہہ حرج نہوا کہ تمہارے پاس اور تمہارے
بہائیون کے پاس مال کم تہا۔ اور اگر یہ کہو کہ مال اسلیے جمع کرتا ہون کہ جس حال مین اب
ہون اُس سے زیادہ اور عمدہ مطلوب ہاتہہ آجائے تو اسکو جان رکہو کہ جس مرتبہ
پر تم اب ہو اُس سے بڑہ کر جو مرتبہ ہے وہ بدون اعمال صالحہ کے حاصل ہی نہین ہوتا
اے امیر المومنین بہلا تم عاصی کو قتل سے زیادہ بہی کوئی سزا دیتے ہو۔ خلیفہ نے کہا
نہین۔ اُس شخص نے کہا کہ پہر جو ملک مالک الملک نے تمکو دیا ہے اور دنیا مین

حاکم احکم الحاکمین نے گردانا ہے اسکو لیکر کیا کروگے خداوند عالم تو اپنے عاصیون کو قتل کی سزا نہین دیتا بلکہ عذاب الیم مین ابدالآباد رہنیکی سزا دیتا ہے اور وہی تمہارے دلون کے عزم اور جوارح کے باطنی امور کو دیکھتا ہے تو یہہ بتاؤ بہلا جب شاہنشاہ جل وعلا سلطنت دنیا تمہارے ہاتہہ سے چہین لیگا اور تمکو حساب کیلیے طلب فرمائیگا تو سلطنت دنیا پر جو تم بخل کر رہے ہو کیا یہ پاک پروردگار عالم کے یہان کچہہ تمہارے کام آئیگی یہ سنکر خلیفہ منصور بہت رویا یہان تک کہ ڈہاڑین مارنے لگا پہر کہا ؎

مرا اے کاشکے مادر نمی زاد	.	وگر می زاد کس شیرم نمی داد

پہر پوچھا کہ جو سلطنت مجکو عطا ہوئی اسمین کیا تدبیر کرون آدمی تو مجکو خاین ہی نظر آتے ہین اس نے جواب دیا کہ اے امیرالمومنین تم بڑے اور سچے امامون اور بزرگون کو اپنے ساتہہ رکہو منصور نے کہا کہ وہ کون ہین اس نے کہا کہ وہ علما ہین خلیفہ نے کہا کہ وہ تو مجہہ سے بہاگے پہرتے ہین اس نے کہا کہ انکے بہاگنے کی یہی وجہہ ہے کہ وہ ڈرتے ہین کہ کہین تم انسے بہی زبردستی سے وہی کام لو جو تمہارا طریقہ اپنی عاملون کے ساتہہ جاری ہے۔ بلکہ دروازون کو کہولو اور روک ٹوک کم کرو اور مظلوم کا انتقام ظالم سے او رظالم کو ظلم سے روکو اور ہر چیز کو حلال اور طیب وجہہ سے لو اور حق و عدل کے ساتہہ تقسیم کرو پہر مین ضامن ہون کہ جو کوئی تم سے گریز کرتا ہے وہ تمہارے پاس آئیگا۔ اور تمہارے حال اور رعیت کی بہتری مین تم کو مدد دیگا منصور نے دعا مانگی کہ الٰہی مجہہ کو اس شخص کے قول کے بموجب عمل کرنیکی توفیق کرامت فرما۔ اتنے مین حرم شریف کے موذنون نے نماز کی تکبیر کہی منصور نماز مین

مشغول ہوا اور وہ شخص غائب ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے انتہی مختصراً احیاء العلوم

پند۔ ناصح کی نصیحت اور واعظ کی تقریر دل کے کانون سے سنو کہ وہ تمہارے دلکی بیماریون کا طبیب ہے مگر شرط یہ ہے کہ پہلے یہ سوچ لو کہ وہ تمکو کسی اپنی خاص غرض کیلیے نصیحت نکرتا ہو۔

عزیزو سن لو تم واعظ کی تقریر	سنو مت بات پھر اہل غرض کی

فائدہ۔ عیوب بشریت سے تو کوئی بشر خالی نہین ہوتا ہے مگر تعلم اور تعلیم اور ادب سے اور تادیب کو بڑا اثر ہے۔ والدین اصلاح اولاد کی اور اساتذہ اصلاح شاگردونکی۔ اور ازواج اصلاح بی بیون کی اور حکما اصلاح حمقا کی اور اطبا اصلاح بیمارون کی اور امرا ور وسا اصلاح رعایا و برایا کی اور پیغمبر رسول اصلاح امت کی کیا کرتے ہین یہ اصلاح نہوتی تو سارے آدمی چارپایون کی طرح ہو جاتے جو کوئی شخص ادنے و اعلی ارادہ اپنی اصلاح کا نہین کرتا ہے عیش و فسق مین ڈوب کر مطلق العنان ہو کر تنہا اپنی عقل و خیال پر رہتا ہے کسی کی کوئی بات اچھی بھی پسند نہین کرتا وہ در حقیقت انسان نہین اوسکا انجام ضرور ہی خراب و نتیجہ بد ہوتا ہے۔ ہر انسان پر فرض ہے کہ رات دن کے آٹھ پہر مین ایک دم اپنے اعمال کا حساب لیا کرے اور اپنے عیبون کو دریافت کر کے اصلاح حال کیا کرے جس نے یہان حساب لیا اوسکو قیامت کے حساب مین آسانی ہو گی جسنے نہ لیا اوسکو سارا جمع خرچ ٹیکنا پڑیگا۔ سہ

خواہی کہ عیبہای تو روشن شود ترا	یکدم منافقانہ نشین در کمین خویش

نکتہ۔ دُنیا اگرچہ سر ہو اور آخرت سفال مگر جب دُنیا فانی اور آخرت باقی

ٹہیری تو وہ سفال اس جوہر سے ہزار درجہ بہتر ہے گناہ اور خواہش نفس کی لذت باقی نہین رہتی اسکا عذاب وعقاب باقی رہجاتا ہے طاعت کی تکلیف ومحنت باقی نہین رہتی ہے اسکا اجر وثواب باقی رہجاتا ہے ہر عیش کا آخر جراحت ہے ہر مصیبت کا انجام راحت ہے سہ

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست | مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

حکایت

ابی عمران جونی کہتے ہین کہ جب ہارون رشید تخت نشین ہوا کئی لوگ مبارک بادی کو آئے اس نے خزانون کے منھ کہول دیا اور ہر ایک کو بڑے بڑے خلعتین اور انعام دینا شروع کردیا اور ایک شقہ حضرت سفیان بن سعید ثوری کے نام لکہا کہ اللہ تعالے نے ایمان والون کے درمیان بہائی چارہ مقرر فرمایا اور اس بہائی چارہ کو اپنے لیئے اور اپنے باب مین ٹہیرایا اور جان لو کہ مین نے تم سے جو بہائی چارہ کیا ہے اسکا رشتہ قطع نہین کیا اور نہ آپکی دوستی توڑی بلکہ اب تک مجکو آپ سے افضل محبت اور اکمل عقیدت حاصل ہی اگر بار خلافت میری گردن مین نہ ڈالا گیا ہوتا تو مین آپ کی خدمت شریف مین گہٹنون کے بل چلکر آتا اور میرے ونیز آپکے دوستون مین سے کوئی ایسا شخص نرہا ہوگا جو مجکو مبارکباد دینے نہ آیا ہو اور مین نے بیت المال کہولکر بڑے بڑے انعام دیا کہ میری انکہونکو ٹہنڈک اور دل کو فرحت ہوئی مگر جب آپنے تشریف لانے مین دیر کی اور قدم رنجہ

فرمایا تو مین نے یہ خط اپنے سخت اشتیاق سے ارسال خدمت کیا اور آپ کو روشن
ہے کہ ایماندار کے ملنے کا کیسا کچھ ثواب آیا ہے مین امید کرتا ہون کہ آپ قدم رنجہ
فرمائینگے وہ نامہ عباد طالقانی کو دیا گیا اور کہا گیا کہ نامہ لیکر کوفہ کو جا اور خبردار اپنے
گوش دل سے جو حال حضرت سفیان ثوری کا ہو فوراً یاد رکہنا اور من وعن
مجہ سے آکر کہنا۔ نامہ بر نامہ لیکر کوفہ پہونچا اور جس مسجد مین کہ حضرت سفیان ثوری
تشریف رکہتے تھے راستہ لیا جب وہ قریب پہونچا تو سفیان ثوری اُٹھ کہڑے
ہو گئے اور فرمایا کہ پناہ مانگتا ہون اللہ پاک سننے جاننے کی شیطان مردود سے
اور الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس آنیوالے سے جو ہمارے پاس خیر کے
سوا اور کسی طرح آوے آپکے ان الفاظون سے نامہ بر کے دل پر اثر پہنچا اور
آپ نماز مین مشغول ہو گئے حالانکہ کسی نماز کا وقت ہی نتہا۔ نامہ بر نے گہوڑا باہر
چہوڑکر اندر قدم رکہا دیکہا تو آپ کے جلیس گردنین جہکائے ایسے بیٹہے ہین کہ
گویا چور ہین کہ انپر بادشاہ چلا آیا ہے اور اوسکی سزا سے ڈرتے ہین۔ نامہ بر نے
سلام کیا تو کسی نے سر اٹہا کر نہ دیکہا بلکہ پورون کے اشارہ سے جواب بسلام
ادا کیا۔ جب نامہ بر کہڑا رہا تو کسی نے یہ نہ کہا کہ بیٹہ جاؤ اور انکی ہیبت سے اس
پر لرزہ چڑہ آیا اور وہ خط پہینک دیا تو حضرت سفیان ثوری اسکو دیکہکر کانپے
اور ایسا بچے جسطرح کسی سجدہ گاہ مین سانپ آگیا ہو پھر اپنا ہاتہ جبہ کی آستین
مین لپیٹا اور اسی طرح خط کو لیکر پلٹا دیکر لوگون کی طرف پہینکر فرمایا کہ پڑہو غرضکہ
انمین سے ایک نے ڈرتے ڈرتے اسکو اسطرح کہولا جسطرح سانپ کا ٹنے کا خوف
ہوتا ہو اور ابتدا سے انتہا تک پڑہ سنایا۔ حضرت سفیان ثوری ایک تعجب

کر بنیوالون کی طرح مُسکراتے رہے اور ختم مضمون پر فرمایا کہ اسکے پشت ہی پر جواب لکھو اگر اس نے اس کاغذ کو وجہ حلال سے حاصل کیا ہوگا تو ثواب پائیگا اور اگر حرام جگہہ سے لیا ہوگا تو عذاب بھگتیگا اور جس چیز کو ظالم نے چھوا ہے وہ ہمارے پاس رہنے ہی بجا ہیئے ورنہ ہمارے دین کو خراب کریگی ۔ اور لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم بندہ منیب سفیان بن سعید ثوری کی طرف سے ۔ اُس بندہ کو جو آمال پر مغالطہ کھائے ہوئے ہے اور ایمان کا مزہ اُس سے چھین گیا ہوا ہے یعنے ہارون رشید کو بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ مین نے یہ خط تمکو اسی اطلاع کیلئے لکھا ہے کہ مین نے تمہاری الفت کا رشتہ توڑ دیا اور دوستی کا علاقہ کاٹ ڈالا اور اب مین تمہارا دشمن ہوگیا کیونکہ تم نے خود اپنے خط مین اقرار کیا کہ مین نے مسلمانون کے بیت المال کو کھول کے خرچ کر ڈالا اور مجھکو اسبات کا گواہ گردانا کہ مال بیجا اور بے موقع اُٹھا دیا اور یہ بھی نہین کہ جو کچھہ تم نے کیا تھا اسی پر راضی رہتے بلکہ باوجود بُعد کے مجکو خط لکھا کہ تم پر مین اور میرے ساتھی جنہون نے تمہارا خط اقراری پڑھا گواہ ہوجائین ۔ تم یاد رکھو کہ ہم فردا ر قیامت خدا ے پاک کے روبرو تمہاری حرکت بیجا کی گواہی دینگے ۔ اے ہارون تمنے جو خزانہ کھولکر اُڑا دیا اس مین تو بموجب حکم خداے پاک کے سات فریق کا حق ہے بھلا اس تمہارے فعل سے کونسا فریق راضی رہا ۔ مولفۃ القلوب رضامند ہوئے یا صدقات کے عامل یا اللہ پاک کی راہ مین جہادی یا مسافرین یا حفاظ یا عیال اور علما یا بیوہ عورتین یا یتیم بچے یا اور لوگ عامہ رعیت غریب و نادار اور عیال دار مفلس اس فعل سے راضی اور خوشنود رہی پس اب اس امر کے سوال کے جوابدہی کے لئے آمادہ اور مستعد ہو رہو اور اپنی

مصیبت کے دور کرنیکی انکر کرداور جان لو کہ تم عنقریب حاکم عادل کے سامنے
کھڑے ہوںگے اور تمہارے نفس کے باب مین تم سے مواخذہ ہوگا کہ تم نے
ابرار کی صحبت کا مزہ کہو دیا اور اپنے نفس کے لیئے ظالم اور ظالمون کا امام ہونا
پسند رکہا اے ہارون تم سریر پر اجلاس کئے اور حسریر پہنا اور اپنے دروازے
پر پردہ ڈالا اور ان حجابون سے تمنے رب العالمین کی مشابہت پیدا کی۔ پہر آپ
نے ظالم سپاہیون کو مقرر کیا کہ لوگون پر ظلم کرتے ہین اور انصاف نہین کرتے
خود تو شراب اوڑاتے ہین اور جو کوئی پیئے تو اسکو شراب خوار کہکر مارتے ہین اسی
طرح زنا کرتے اور عورتون کی عصمت بگاڑتے ہین اور دوسرے زانیون کو حد لگاتے
ہین اور خود مرتکب چوری ہوتے ہین اور دوسرے چورون کو سزایاب کرتے
ہین کیا یہ احکام شریعہ تمہارے ساتہیون اور نوکر چاکرون پر نہین ہین اور لوگون
پر احکام تعزیری جاری ہوتے ہین۔ اے ہارون کل کیا ہوگا جب پکارنیوالا اللہ
پاک کی طرف سے پکارے گا احشروا الذین ظلموا وازواجہم ظالم اور انکے
مددگار کہان ہین تم کو اللہ پاک کے سامنے پیش کیا جائیگا اس صورت سے کہ تمہارے
ہاتہ تمہاری گردن مین بندہے ہونگے اور انکو بجز تمہارے عدل کے اور کوئی
نہ کہولیگا اور دوسرے ظالم تمہارے گرد ہونگے اور تم ان سب کے سردار
ہوکر سب کو دوزخ مین لیجاؤگے۔ اے ہارون گویا تمہارا حال میرے سامنے
ہے کہ تمہاری گردن پکڑی گئی اور قیامت مین پیشی کے مقام پر حاضر کیگئے
اور تم اپنی نیکیان دوسرے کے پلہ حسنات مین دیکہہ رہے ہو اور اپنی برائیان
کے سوا غیر وکی برائیان اپنے پلہ مین دیکہتے ہو کہ مصیبت پر مصیبت اور اندہیر

اندھیرا ہے۔ پس اسے ہارون میری وصیت یاد رکھو اور جو نصیحت مین نے تم کو کی
اُسپر کاربند رہو اور جان لو کہ مین نے تمہاری خیرخواہی کی اور کوئی دقیقہ نصیحت
کا باقی نہین چھوڑا اپنی رعیت کے باب مین اللہ پاک سے ڈرو اور سردار عالم محبوب
رب العالم صلعم کا لحاظ آپکی اُمت کے باب مین رکھو۔ اور امر خلافت کو اپنا اچھی طرح
کرو اور یہ بھی جان لو کہ اگر خلافت خلیفون کے پاس رہتی تو تمہارے پاس
نہ پہونچتی اور نہ یہ تمہارے پاس رہ سکتی ہے اسیطرح دنیا سب لوگون کو ایک
ایک کر کے سپرد چلی جاتی ہے۔ اُنمین سے بعضون نے تو لیا توشہ بہم کرلیا جو
اسکو مفید ہوا اور بعض لوگ دنیا و آخرت دونون مین خسارہ اوٹھایا والسلام۔
نامہ رسان اوسکو لیکر بازار مین آیا اور آپ کی نصیحت اُسمین اثر کرگئی تھی
سر بازار پکارا کہ اسے اہل کوفہ تو سب حاضر آگئے تو کہا کہ ایک شخص اللہ پاک سے
بھاگا ہوا تھا اسکی طرف اسنے رجوع کیا کوئی تم مین سے اسکا خریدار ہے لوگ
جمع ہوگئے اور روپیہ اشرفیان لاسے اس نے کہا مجکو اسکی حاجت ہی نہین بلکہ
ایک موٹا جھوٹا صوف کا کرتا اور ایک کملی چاہتا ہون لوگون نے دونو چیزین
لادین تو وہ چیزین لیا اور لباس دربار شاہی اوتار کر مع ہتیارون کے گھوڑے
پر رکھ کر آپ گھوڑے کی باگ ڈور پکڑا ہوا پاپیادہ روانہ ہوا اور اسطرح ہارون رشید
کے دردولت پر پہونچا تو لوگون نے تمسخر کیا مگر جب ہارون رشید کے روبرو گیا تو
ہارون رشید کھڑا ہوگیا اور اپنا سر اور منھ پیٹا اور وا ویلا و احسرتا کرتا تھا اور کہتا
تھا کہ افسوس ایلچی نے فائدہ اوٹھایا اور مین محروم رہا پھر وہ خط مرسلہ سفیان
ثوری پڑتا جاتا اور زار زار روتا اور فریاد و فغان کرتا تھا۔ بعض ندیمون نے عرض کیا

یا امیرالمومنین سفیان ثوری نے آپ کی شان مین بڑی گستاخی کی آپ اگر حکم صادر فرمائین تو وہ اس قابل ہین کہ بازنجیر قید کر دیے جائین تا دوسرون کو عبرت ہو ہارون رشید نے کہا اسے دُنیا کے بندو مجکو مغالطہ دہی سے باز رکہو جو مغالطہ اور دام فریب مین آئے وہ بڑا ہی بدنصیب ہے ۔ پہر وہ خط تا بدم زیست زیر مطالعہ ہارون رشید رہا پس جو شخص اپنے نفس پر ترس کرے اور اللہ پاک سے ڈرے اس عمل مین جو کلمہ کو اسکے سامنے کیا جائے گا اور راسی پر اسکی بازپرس اور سزا ہو گی اللہ تعالےٰ اسپر رحمت کرے کہ توفیق کا مالک وہی ہے ۔

نکتہ ۔ دُنیا مین تین قسم کے انسان ہین ایک نیک جنہون نے نیکی کو پہچانا نیکون کے رتبہ کو جانا دوسرے بد جنہون نے بدی کو اچہا سمجہا نیکون کے چال چلن کو نہ لیا ۔ تیسرے غافل جو نیکی اور بدی دونون کو نہین پہچانتے غفلت کے مارے کسیکی نہین مانتے ؎

جو ہین نیک نیکی کو پہچانتے ہین		جو بد ہین وہ نیکون کو بد جانتے ہین	
بُرائی بہلائی سے غافل ہین غافل		غرض وہ کسیکی نہین مانتے ہین	

نکتہ ۔ دنیا مین پانچ قسم کے انسان ہین اوّل جو خود نیک ہین اور انکی نیکی کا اثر اورون کو بہی پہونچتا ہے ۔ دوّم جو خود نیک ہین مگر اُنکی نیکی کا اثر اورون کو نہین پہونچتا تیسرے جو نہ نیک ہین نہ بد چوتھے جو خود بد ہین مگر اورون کو انکی بدی کی تاثیر نہین پہونچتی ۔ پانچوین جو خود بد ہین اور رون کو بھی گمراہ کرتے ہین ۔ نیکون کو چاہیئے کہ ایسے بد آدمیون کی صُحبت سے بچین ۔

بد سے بدنامی نکوئی نیک سے		ہے تجہے حاصل یہ بازار جہان	

	نیک کو پہچانتے ہین لوگ نیک		جانتے ہین بدکو بدکار جہان	

حکمت ۔ بادشاہ کو اتنے شخصون سے پرہیز کرنا لازمات سے ہوتا ہے ایک مسخرہ دوسرے بیباک تیسرے منافق چوتھے مطرب پانچوین فاحشہ چھٹے وہ جو پہلے دشمن رہ چکا ہو اور اب دوستی کا لباس پہنا ہو ساتوین وہ جسکے دشمن بادشاہ کے دوست ہون یا اوسکے دوستون کی بادشاہ سے دشمنی ہو آٹھوین وہ جسکا پہلے امتحان بیوفائی کا ہو چکا ہو نوین خائین جسکا شیوہ خیانت و نمک حرامی کا ہو ۔

	از منافق تا توانی دور باش دشمنان را جا مدہ نزدیک خویش		نام بدگویان میاور بر زبان تاکہ از جور و ستم یابی امان	

الحمد للہ رب العالمین وطفیل رسولہ الکریم کہ حصۂ سوم کتاب محبوب السلاطین قدیم زمانہ کے علماء کے نصائح بادشاہان زمانہ کی حکایتون مین باہتمام کار پردازان مطبع نامی روکش مطالع زمن عزیز دکن مین چہپ کر اشاعت پذیر ۔ ہوا

۞



حصہ چہارم

ظلم کے ذکر مین

ظلم رکہنا ایک چیز کا بے موقع کا نام ہے پس کسیکو مارنا یا ستانا یہہ سب داخل ظلم ہے کہ ان امور کو بے موقع و محل برتنا ظالم سے زیادہ آخرت مین کوئی بدنصیب ہی نہین اور دنیا مین بہی خلق خدا ظالم کی دشمن ہی رہتی ہے۔ اور عدل برابری کرنیکو کہتے ہین کہ ہر امر مین کمی و زیادتی سے محفوظ رہے یہہ وصف ضد ظلم ہے پس جو شخص عادل ہوگا وہ ظلم سے بری ہوگا اور ظلم کی برائیون سے عدل کی خوبیان ظاہر ہوتی ہین یہہ وصف حکام وقت کو تو ضروری ہے ولیکن ہر فرد بشر کو اپنے افعال و اقوال مین اعتدال چاہیئے کہ جو سخن زبان سے نکلے انصاف کے پلہ مین تلا ہوا ہو اور

بس فعل اوسکا بے انصافانہ صادر ہو دُنیا مین اس وصف کا یہہ نتیجہ ہوتا ہی کہ عادل ہر دل عزیز ہو جاتا ہے پس انسان کو لازم ہے کہ وصف عدل سے موصوف اور نفس امارہ کے دام تزویر مین اپنی خیالات کو پہنسنے نہ دین -

مکن نفس امارہ را پیروی	کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی		

نفس امارہ کی خاصیت ہے کہ ہمیشہ حصول لذات دنیاوی و بیجا خواہشات زمانہ کی نمایش کی طرف انسان کو راغب رکہتا ہے جسکے سبب سے اوسکو وہ کام کرنا پڑتے ہین جو قانون تہذیب و اخلاق کے خلاف ہوکر اوسی کی بدنامی و ناکامی کا باعث ہوتے ہین نفس امارہ حقیقت مین وہ دشمن دوست نما ہے جس کے شعبدہ انگیز اثر سے انسان ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ وہ تمام اپنی عمر گران بہا و ورد قت عزیز اسی کے پہیر مین ضائع کر دیتا ہے اور اوسکی ذات سے اپنے فائدے کی کوئی شکل پیدا نہین کر سکتا یہ وہ نفس ہے جو انسان کے دل کو اپنے قابو مین کرکے اپنی ہی راہ پر چلاتا ہے اور اوس انسان کی بیجا خواہشون کو یہان تک وسعت دے دیتا ہے کہ وہ بیچارہ کسی حالت مین آسودگی کا نام ہی نہین لیتا اور نہ اوسکے دل مین صبر ہوتا ہے کہ اب زیادہ ہوس بیکار ہے بلکہ ہمیشہ یہی جی چاہا کرتا ہے کہ یہہ بہی مراد حاصل ہو وہ بہی مطلب ملے پس جب اوسکی آرزؤن نے اپنی حرص حد اعتدال سے بڑہائی تو سمجہہ لیجئے کہ کامیابی تو درکنار اگر اس آفت جانستان سے جان ہی بچ جائے تو بہت غنیمت ہے عاقل وہی انسان ہے جو توبہ و اطاعت پروردگار مین کبہی غفلت جایز نہین رکہتا اور اپنی عمر پر اتنا تکیہ بہی نہین کر سکتا کہ کل دوسرا روز بخیر یت گذریگا پس اے نفس جب جوانی مین تو توبہ کرنا دشوار سمجہتا ہے تو کیا بڑہاپے مین جو وقت

آخرت سے اپنی اطلاح کر سکے گا ہرگز نہین ۔ دیکھو جو لکڑی کہ سبز اور تازہ ہوتی ہے وہ ممکن ہے کہ کسی نہ کسی طرح سیدہی ہو جائے مگر وہ لکڑی جو بالکل خشک ہو جاتی ہے پھر سیدہا کرنے سے کب سیدہی ہو سکے گی پس اسی طرح اس نفس کا حال ہے کہ اگر ابتداء مین انسان اسپر قابو رکہے تو ممکن ہے کہ اسکی قید مین گرفتار ہنو اور اوسکی ظاہری نمایش اور دل بہکانے والی خواہش سے دہوکا نہ کہا سکے مثلاً اگر ابہی کوئی چھوٹا سا درخت زمین پر اوگا ہوا دکھائی دے تو ممکن ہے کہ تہوڑی سی فکر مین جڑ سے اکھاڑ ڈالا جاسے اور اگر کسی درخت کو اس خیال سے کہ جب وہ ہمین ضرر پہونچاتے گا اکھاڑ ڈالین گے تو سمجھہ لیجئے کہ اوسی درخت کی جڑ روز بروز مضبوط ہوتی جائیگی اور پھر اوسکا اوکھاڑنا بہ نسبت پیشتر کے بہت مشکل ہو جائے گا ۔

اے عزیزو نقد راحت کی جو ہے حاجت تمہین	نفس امارہ کی گہات سے رہے نفرت تمہین
نخل عصیان ابتدائی مین اکھڑ جائے تو خوب	ورنہ پیری مین جوانی کی ہی کب طاقت تمہین

اے نفس امارہ کیا یہ تو نہین جانتا کہ تیری بیجا خواہشین اوس پروردگار عالم کو نہین معلوم ہین جسکی ذات تمام زمانے مین عالم الغیب مشہور ہے اور کیا دنیا مین کوئی انسان ہی ایسا دانشمند و تجربہ کار باقی نہین رہا ہے جو کسی مکار و شعبدہ باز کی چال کو نہ تاڑ سکتا ہو کیون نہین یہ دُنیا ایسا ہی مقام ہے کہ بُرے کاموں کا نتیجہ فوراً ہی طشت از بام ہو جاتا ہے اور خدا اسے عالم الغیب ہر شخص کو اوسی قسم کی سزا دیدیتا ہے جسکا وہ سزاوار ہے پس عقلمند انسان اس نفس امارہ کے ہتکنڈون سے اسطرح بچتا رہتا ہے جسطرح آگ سے خس و خاشاک ۔ اور اگر انجام بینی کو بالائے طاق رکہتا اور حرص ہوا اسنے دنیا پر زیادہ منھہ پہیلایا تو اوہین کہیں کا

حال ہوگا جو ایک شہد کے برتن مین چپک چپک کر اپنی میٹھی جانین ضایع کرتی ہین اگر کوئی شخص اپنی بے زری و مفلسی کے سبب سے ایسی کوشش کرے کہ کسی کا مال ناجایز وسیلون سے حاصل کرے تو سمجھہ لیجئے کہ اوسکا نفس امّارہ وہی نتیجہ پیدا کرنیوالا ہے کہ اسکو قیدخانے کی ہوا کہلائے اور اوس سے انواع و اقسام کی مصیبتین جہلوائے پس جو لوگ حلم و ضبط کے زور سے اپنے نفس امارہ کو اپنے قابو مین رکہتے ہین وہ حصول دولت کے لئے بہی کوئی ایسا طریقہ اختیار کرتے ہین کہ سانپ مرے اور لاٹہی نہ ٹوٹے دولت کی دولت حاصل ہو اور اپنا نقصان بہی نہو۔ جب پروردگار عالم نے تخم کو قوت بالیدگی دی اور زمین کو قابل زراعت پیدا کیا تو ہمین ضرور ہے کہ اوسی زمین مین تخم غلہ بو بکر اپنے کہانے کے لئے غلہ پیدا کرلین اور جب ہمین قادر مطلق نے عقل و فہم دی تو ہمین یہی مناسب ہے کہ اپنی خواہشات بیجا سے گذر کر وہی آرزوئین دلین قائم کرین جنسے ہمارا کسی طرح نقصان نہون اور نفس امّارہ کے دام تزویر مین اپنے خیالون کو پہنسنے نہ دین انسان اگر اپنے خیالات کو حد اعتدال پر قائم رکہے اور کوئی کام بغیر سوچے سمجھے آغاز نکرے تو ممکن ہے کہ اوس مغالطہ سے محفوظ رہے جو اکثر کج فہمی کے سبب سے پیش آجاتا ہے اور اوسکے نفس پاک کا غلبہ نفس امّارہ کے گمراہ و تباہ کرنے سے بچالے کیونکہ جب پہلے ہی سے اوسکا نفس امور نیک کا راغب ہوگا تو ممکن ہی نہین کہ اوس سے کوئی فعل ایسا سرزد ہو جو خلاف شان تہذیب اور زیان جان و مال و آبرو مندرجہ ذیل ہو۔

حقوق عبد وہ ہین اے مہربان		کہ جسمین ہو کسی بندہ کا نقصان	

زیان جان و مال و آبرو ہو
کوئی آئین سے اسے فرخندہ خو ہو

کوئی تکلیف پوہنچے یا دُکہے دل
حقوق عبد مین یہ سب ہین داخل

کسی کا جیسے ناحق خون کرنا
کسی کو سحر سے مجنون کرنا

چُرانا مال یا تہمت لگانا
عبث کچھہ سخت کہکر دل دُکہانا

زبردستی سے کچھہ چہین لینا
کسی کا قرض آتا ہو نا دینا

جو پیچھے کچھہ تو عیب اوسکا جاکر
نہ کہے دودہ مین پانی ملاکر

کسی شے مین نکر میل ہرگز
ملا دینا نہ گہی مین تیل ہرگز

نہو جسمین زیان عبد غالب
وہ حق اللہ ہے ای عالی مناقب

وہ جیسے روزے کہانا پی کو پینا
فرایض چہوڑ کر بے قید جلینا

گناہ ایسے ہی کچھہ بیریب و شک ہین
کہ حق خلق و خالق مشترک ہین

ہے اون مین اعتبار حق غالب
شمار اونکا ہوا غلبے کے جانب

جو بندہ اپنے حق کو بخش دیگا
گنہ اللہ کا توبہ سے مٹیگا

زیان بہی بے گمان حق خدا ہے
سمجہنا حق عبد اوسکو خطا ہے

مگر جو عبد کو لاحق ہوئی عار
یہ اوسکا حق سمجہہ اسے نیک کردار

ملے توفیق توبہ کی خدا سے
بچا دے ہمکو ہر جرم و خطا سے

حقوق عبد ہون یا حق اللہ
کسی عصیان کی ذلین نہو چاہ

اور سلاطین و امرا دولت ارکان سلطنت حکام عدالت وغیرہم کو ظلم کرنا کسی ایک شخص پر حرام ہے۔ مثلاً کسی کا مال ناجایز وسیلون سے حاصل کرلیجئے یا کسی کو گالی دے یا زد و ضرب کرے یا مظلوم کی فریاد نہ سُنے اور ظالمون کی

پاس آوے جاوے اور اون کے ظلم سے راضی رہے یا اون کی اعانت ظلم
پر کرے یا کسی کی سعایت اون پاس لیجاوے چغل خوری کیا کرے ۔ لا ینال
عہدی الظالمین ۵ دلیل ہے اسبات پر کہ امام حاکم رئیس والی سلطان کا عادل
عامل بشرع ہونا ضروریات سے ہے ۔ عہد سے مراد اس جگہہ امامت سے ہے گویا
سلامت رہنا امام کا وصف ظلم سے سب امور مین جن کو کچہہ بھی تعلق امور
دینیہ سے ہے شرط ہے اضافت عہد افادہ اس عموم کا کرتی ہے ظلم کی برائی
و مذمت مین بہت آیات وارد ہین ایک آیت مین یہ آیا ہے کہ اللہ پاک برابر
ایک ذرہ کے بھی ظلم نہین کرتا ہے مراد ذرہ سے یا تو نملہ صغیرہ ہے یا راس
نملہ یا دانا رائی کا یا وہ ذرہ جو ربت مین چمکتا ہے قول اولی موافق لغت کے ہے
حمل قرآن اوسی پر واجب ہے ۔

معلوم ہوا کہ ذرہ برابر بھی ظلم درست نہین ہے ظالمون کے طرف جھکنے سے
بھی منع کیا گیا ہے بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ کہین تمکو دوزخ نہ چہولے ۔ آیت مبارک
مین اشارہ ہے طرف اس کے کہ ظالم اہل نار ہین بلکہ جب نرے اہل ہونے پر
آگ چہوتی ہے تو جو کوئی خود ظالم و ستمگر ہی ہو تو اس کا حال ہوگا ۔

کسی کی آبرو ریزی کرنا یا کسی کا مال ناجائز وسیلون سے حاصل کر لینا داخل ظلم
ہے اللہ پاک اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جس طرح
جان و مال ہر مسلمان کا دوسرے شخص پر حرام فرمایا ہے اسی طرح ہر مسلمان
کی آبرو ریزی کو حرام کیا ہے ان تینون امور کو ایک ہی سلک مین منسلک
فرمایا ہے یہ تینون کام ظلم صریح فسق قبیح کہلاتے ہین ۔

جان ومال کے ظالم توکم ہوتے ہین بلکہ آبروہی کے ظالم بے گنتی ہوتے ہین اُنسے کسی شخص مسلمان کو نجات ہی حاصل نہین ہوتی ہے ہر شخص کی ایک حیثیت عرفی ہوتی ہے اوسکا ازالہ کرنا منجملہ کبائر کے ہے جسکو لوگ ہلکا جانتے ہین تحسبونہ ہینا وہو عند اللہ عظیم حدیث شریف مین آچکا ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ مسلمان وہ ہے جسکے ہاتہہ اور زبان سے دوسرے مسلمان سلامت رہین۔

اور آبروریزی خاص زبان کا کام ہوتا ہے جسطرح ازالۂ مال وجان وہاتہہ کا کام ہوتا ہے غیبت وتمہید افترا تہمت بہتان کذب سماعت اخبار وافواہ یہ سب داخل ازالہ عرض ہین۔

کلام اللہ پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم حاکم حرام کو حلال یا حلال کو حرام نہین کرسکتا ہے ظاہر مین تووہ حکم چلتا ہے ولیکن باطن مین حکم شرعی کو بدل نہین کرسکتا چنانچہ قاضی شریح کا قول ہے کہ مجکو گمان ہوتا ہے کہ توظالم ہے مگر مین ظاہر بینہ پرحکم کرتا ہون میرا حکم حرام کو تیرے لیے حلال نہین کرسکتا ہے اور یہی قول ہے امام احمد ومالک کا حدیث ابی ذر مین آیا ہے کہ رب العزت نے فرمایا ہے یاعبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلتہ بینکم محرما فلا تظالموا۔ رواہ مسلم فی صحیحہ۔

یعنی اے میرے بندو مین نے ظلم اپنی جان پر حرام کیا ہے تمہارے اوپر بھی حرام کیا ہے۔ بہت ڈرایا ہے بڑی وعید فرمائی ہے ظلم کو دن قیامت کے اندھیرا کہا ہے ظالم کی دُعا قبول نہین ہوتی ہے اور وہ شفاعت جناب

سلطان الانبیا رسول اللہ صلعم سے محروم رہیگا اور ظالم کی نیکیان مظلوم کو دلوائی جائینگی مظلوم کی بدعا سے ڈر و اوسکی دُعا بارگاہ رب العزت مین جلد مستجاب ہوتی ہی

چو بر اوج اجابت میرسد آہ ستم دیدہ	صدا ے اعظم لبیک از عرش عظیم آمد

جس طرح ظالمون کے حق مین وعید آئی ہے اسی طرح حق مین اہل عدل کے وعدہ آیا ہے ملوک عادلین نور کے منبر پر داہنی طرف عرش کے ہونگے اور عرش کے سایہ مین بیٹھینگے۔ایک دن امام عادل کا ساٹھہ برس کی عبادت سے بہتر اور چالیس روز کی بارش سے افضل ہے اور سب سے زیادہ نزدیک احکم الحاکمین کے بروز قیامت امام عادل ہوگا اور ظالم جابر کو خداوند عالم دشمن رکھتا ہے ساری خلق سے زیادہ تر دور خدا ے پاک سے ستمگر ہی ہوگا۔اور سب سے بدترین قسم ظلم سے وہی کہلاتی ہے جو متعلق آبرو سے ہو جیسے گالی دینا غیبہ کرنا خذف کرنا حدیث رسالت پناہی مین جان اور مال اور آبرو کو ایک ہی حکم مین رکھا ہے اس لئے کہ ہر شخص ہر کسی کے جان اور مال پر ظلم نہین کرسکتا ہے خصوصاً جو کہ والی امرا رئیس نہین ہے رہا ظلم آبرو ریزی کا سو یہ ہر شخص کے مقدور مین داخل ہی۔ تلوار کا زخم تو اچھا ہی ہوسکتا ہے بخلاف زبان کے زخم کے وہ اچھا نہین ہوسکتا ہے۔

جناب سردار عالم محمد الرسول اللہ صلعم نے آخر عمر شریف مین بروقت حجتہ الوداع خطبہ مین ارشاد فرمایا اسوقت ایک لاکھہ چوبیس ہزار آدمی جمع تھے یا کچھہ اوپر ہونگے۔ان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا ھل بلغت۔یعنی تمھارے خون تمھارے

تمہاری آبرو ویسی ہی تمپر حرام ہے جیساکہ حرمت اس دن اس مہینے اس شہر کی ہے

یہہ حدیث صحیحین مین ابی بکرہ سے مروی ہے ۱۲-

اور حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وعرضہ ومالہ

مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے خون آبرو اور مال بلکہ آبرو کو اربی الربی فرمایا ہے

یعنی بدترین سودخواری ÷

غرضکہ ارشادات شارع علیہ السلام مین ان تینون چیزون کا حرام ہونا یکسان آیا ہے

اور جو احادیث اس باب مین وارد ہین اون مین ذکر سب وغیبت اور بعض کا ارشاد

زیادہ کرسب کو اشد محرمات مین داخل کیا گیا ہے بلکہ مچھر اور پسو وغیرہ ذی روح کے

لعن تک سے منع کیا گیا ہے ۔ پس اب غور کرلیا جاسکتا ہے کہ جو کسی مسلمان ہی

کو لعن وطعن کرے اوسکا کیسا حال ہوگا ۔

خصوصاً اوس لاعن اور طاعن کا حال جو خیر العباد اصحاب رسول اللہ یا اون کے

اہل بیت کو معاذ اللہ برا کہے کیسا کچھہ بڑا مطلبہ اور گناہ عظیم ہے ۔

چنانچہ فرمایا سلطان الانبیا سردار عالم رسول اللہ صلعم نے کہ جو ہمارے صغیر پر

رحم نکرے اور ہمارے کبیر کی توقیر نکرے وہ ہم مین سے نہین یعنے دایرۂ اسلام

سے خارج ہے ÷

نکتہ ۔ جسطرح تیر پتھر پر لگ کر چلانے والے کی طرف واپس جاتا ہے پتھر مین

گھسنے نہین پاتا اسی طرح بدگو کی بدگوئی نیک آدمی پر اثر نہین کرتی کہنے

والے کی طرف پھر عود کر جاتی ہے ۔

بانکوکاران بدی کردن سراپا جاہلی ست	کے کند ہیچ اثر بر سنگ تیر تیر گز

تنبیہ - چوری اور خون ناحق ولواطت اور زنا ومال یتیم کاناحق کہانا اور جہوٹی گواہی دینا اور راستہ لوٹنا جہوٹی قسم کہانا اور بے عذر گواہی نہین دینا اور مردون اور عورتون کے درمیان جدائی کی غرض سے جہگڑا اور لڑائی لگانا اور عورتون پر شوہرون کا ظلم کرنا اور عورتین بے خاوندون کے خلاف مرضی چلنا اور عصمت دار عورتون کو زنا کی گالیان دینا گناہ عظیم ہین اور مال رشوت سے حاصل کرنا جیسے حدیث شریف مین لعنت پروردگار عالم کی آچکی ہے راشی اور مرتشی پر یہ لعنت ان دونون ہی پر نہین بلکہ رائش پر بہی آئی ہے۔ راشی رشوت دہندہ کو کہتے ہین اور مرتشی وہ شخص جو لیوے۔ اور رائش وہ جو دلوائے دیکہئے اس لینے کے کیسے دینے پڑینگے۔

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت	کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور

اور اقسام ظلم سے ایک وہ ہے جسکا ضرر عامہ مخلوق الٰہی کو پہونچتا ہے دوسرے وہ ہوسکتا ہے جس کا ضرر خاص اہل معاملہ کو ہوے۔

قسم اول۔ کے بہت سے انواع ہین جن مین سے دو اجمالاً ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہین۔

اول۔ گرانی کی نیت سے غلہ کو روک رکہنا اور بہاؤ کے گران ہونے کا منتظر رہنا اس قسم کا فعل ظلم عام مین داخل ہوتا ہے۔

اور اسی طرح وہ چیزین جو غذا پر مددگار ہوتی ہین جیسے گوشت وغیرہ یا اس قسم کی چیزین جو بعض اوقات غذا کے قایم مقام ہوجاتی ہین گو ہمیشہ اون کو غذا نہین کر سکتے بعض اہل علم نے ان اشیاء کو بہی شامل کردیا ہے اور گہی اور شہد

اور شیرہ اور پنیر اور زیتون کے تیل یا جو اس طرح کی چیزین ہون سب کے روکنے کو حرام فرمایا ہے اور بعض کے نزدیک صرف انہین چیزون کے روکنے مین بخلاف غلہ کے قباحت نہین خیال کی گئی ہے۔

مگر ایام خشک سالی مین ان چیزون کا روک رکھنا بھی ضرر عام خیال کیا جا سکتا ہے تو یہ بھی ایک قسم ظلم کی متصور ہوتی ہے جیسے خود ضرر رسانی ممنوع ہے اسی طرح جو چیز اسکی تمہید اور آغاز پڑے ممنوع ہے۔

دوم۔ انواع ضرر عام کے نقد مین کھوٹے روپیون کا رواج دینا بھی قسم ضرر عام کے ظلم سے ایک مظلمہ ہے اور وہ روپیہ کھوٹا جس وقت تک چلتا رہیگا اور ضرر و فساد برابر پھیلتا رہیگا اوس وقت تک سب کا وبال اور بار گناہ اوسی کے گردن پر ہوگا جس نے کھوٹے دام بنایا اور جان بوجھ کے چلایا۔

قسم دوم۔ ظلم کی وہی ہو سکتی ہے جسکا ضرر خاص اہل معاملہ کو پہونچتا ہے تو جن باتون سے اہل معاملہ کا نقصان ہوتا ہو وہ ظلم مین داخل ہین۔

عدل اسکا نام ہے کہ اپنے سے کسی شخص کو ضرر نہ پہونچایا جائے قول سے ہو یا فعل سے اور اس امر مین قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ دوسرے کے واسطے بھی وہی بات چاہیے جو اپنے لئے چاہتا ہو ؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند۔

اور حصول معاش کیلئے عقلا کے نزدیک تین ذرایع اعلیٰ ہین۔

اول زراعت۔ دوم تجارت۔ سوم۔ صناعت ــ ان تینون مین سے اعلیٰ تر زراعت ہے۔ پھر تجارت اور بستر صناعت ان کے پیدا کرنے اور حصول اموال کے لیئے انسان کو تین قسم کے اموال سے اجتناب کرنا ایک امر لازمی ہے

اول - وہ مال جو حیلہ اور مکر و فریب و دغابازی اور رشوت ستانی و دزدی اور دروغ حلفی قماربازی ظلم یا امداد ظلم سے حاصل ہو -

دوم - ایسی دولت سے ہاتھ اُٹھانا چاہیئے جو حرکات تمسخر اور خدمات ارادل سے فراہم ہو -

سوم - ایسے مال کی خواہش نکرنا چاہیئے جو صنایع نالایم سے میسر آئے اور صنایع نالایم کی تین قسمین ہین -

قسم اول - کسی ایسی صنعت کا عمل مین لانا جو باعث ایذا اور ضرر رسانی عوام ہو مثلاً سحر اور پیشہ کیمیاگری و ٹہگی اور شعبدہ بازی - عربدہ جوئی وغیرہ -

قسم دوم - ایسی صنعت جو تہذیب اور متانت انسانی مین داغ لگاتی ہو مثلاً مسخرگی - اور قماربازی و مطربی اور رقاصی و زنا و لواطت وغیرہ -

قسم سوم - وہ جنکے عمل کرنے سے دل و دماغ اور طبیعت کو نفرت ہو مثلاً سینہ ہیچ فروشی و شراب و تاڑی وغیرہ جو زیادہ تر قبیح ہوسکتی ہے اور جسکا خراب اثر مخلوق الٰہی کو مضرت رسان ہوتا ہے -

اسی طرح صناعت شریفہ جو شرفا اور عقلا کیلئے ہے اسکی بہی تین قسمین ہین -

پہلی قسم - حسن فکر جس کے ذریعہ سے انسان دور اندیشی و صواب رائے سے تمام اپنے کام عمدہ طور پر نکال سکتا ہے مثلاً وزارت اور امارت وغیرہ -

دوسری قسم - حسن عقل جسکو باعتبار فضل و ادب عقل سے تعلق ہے لیکن بدن کو اسکے ظاہر کرنے مین دخل ہے مثلاً کتابت و مساحت و درس تدریس نظم و نثر وغیرہ

تیسری قسم - حسن قوت جسکو شجاعت و قوت اعضا سے تعلق ہے مثلاً

سپاہگری لشکرکشی وضبط حد مملکت وغیرہ۔

کام وہ کرتا ہے دانا اختیار جس سے کہلائے سدا وہ نیک مرد	آسکے جو دنیا و دین مین اوسکی کام نیک خوے و نیک روے و نیک مرد

اور تمامی پیشون مین بعض ضروری اور بعض غیرضروری ہین۔
غیرضروری مثل زرگری اور نقاشی ومصوری وغیرہ۔
اور ضروری مثل پارچہ بافی وطباخی اور کفش دوزی وخیاطی اور زراعت وتجارت
وآہنگری ونجاری وغیرہ یہ سب صنعتین امور عالم کے نظام کے لیئے ضروری ہین۔
بہرحال انسان اپنے ایام زندگانی خوش معاملگی سے بسر کرے۔

خوش معاملگی

انسان کی صفائی طینت کا ایک آئینہ ہے جسکی آب وتاب ایسی پایدار اور ترقی پذیر ہی
کہ روز بروز اسکی جلا بڑہانے کی کوشش کیا کرتی ہے جو انسان اپنے باہمی معاملات کو صفائی
اور ایمانداری کے ساتھہ طے کرد بنا داخل وضعداری وراستبازی سمجھتا ہے اُس کا
یہ طریقہ تمام عالم مین مشہور ہوجاتا ہے اور وہ اپنی اس نیک شہرت کی وجہ سے
ہر ایک معاملہ دار کے دل مین اپنی نیک نامی کا مسکن دیکھتا ہے اور تمام لوگ اسکی
بہبودی کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے نظر آتے ہین۔ جو شخص اپنے اہل معاملہ کو اپنی راستبازی
اور خوش معاملگی سے راضی رکھتا ہے وہ شخص اُنکی نظر مین ہمیشہ ایک بزرگ اور قابل تعظیم
نظر آتا ہے اور اپنی مصیبت کے وقت مین اسکو ایک سچے ہمدرد کے مانند اپنا شریک حال
پاتا ہی۔ خوش معاملگی ایک ایسی شیرینی ہے جسکا مزہ ہر وقت زبان ودلکو یاد رہتا ہی اور اس سے

لطف اُٹھانیوالا شخص کبھی بدمعاملگی کے جانب جھکنے کا نام ہی نہین لیتا کیونکہ ایک صفائی پسند دل کدورت آمیز خیال کی طرف جھکنا ہی نہین چاہتا جیسے صاف بہتا ہوا پانی کسی گندگی کے پڑجانے سے خود گندہ نہین ہوتا بلکہ اُسی گندہ چیز کو بہاکر دور پہنکدیتا ہے اور آپ بذات خود ویساہی صاف سُتھرا اس سے الگ ہوجاتا ہے خوش معاملگی کی قدر وہی شخص خوب جان سکتا ہے جسکا دل انصاف پسند ہے اور اہل زمانے کی بناوٹون کو اچھی طرح پہچان سکتا ہے۔ جن ملکون کے باشندے اپنے باہمی معاملات مین خوش معاملگی کا برتاؤ عمل مین لاتے ہین وہان اس دستور کی مدد سے اتفاق ملکی وہمدردی وقومی اتحاد کو روز بروز ایک نمایان ترقی حاصل ہوتی جاتی ہے اور ہمیشہ آتش رشک وحسد پر اوس پڑی رہتی ہے اور کبھی دو معاملہ دارون کے مابین صورت مناقشہ پیدا ہی نہین ہوتی۔ دیکھو خوش معاملگی ایک ایسی عمدہ چیز ہے جو آدمی کو ایک ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ پر پہونچادیتی ہے۔ دیکھا اور سُنا گیا ہے کہ اکثر کم حیثیت اور کم آمدنی والے اشخاص نے اپنے ذرا ذرا سے چہوٹے کارخانون کو ایسا عظیم الشان اور قابل تعریف بنادیا کہ سبحان اللہ آخر اسکا سبب کہان سرمایہ قلیل کی ابتدائی حالت کہان قلیل سے زمانے کے بعد نفع کثیر کی صورت سو بہ بین تفاوت رہ از کجاست تابکجا اس ترقی وکامیابی کا باعث اگر بتدبیر کوئی چیز سمجھی جاتی ہے تو صرف اونکی خوش معاملگی ہی تہی جسنے ایک عالم کو انکی طرف جھکنے کی ترغیب دی اور جسنے داد وستد کا سامان پیدا کرنیکے لیئے ایک دنیا کو رجوع کردیا۔ جس کارخانہ کی طرف ایک زمانہ جھکتے ہوے نظر پڑتا ہے پہر اوسکی بلندرتبگی وترقی مین کون شک کرسکتا ہی دیکھتے اور سُنتے ہین کہ زیادہ تر کارخانے بامید نفع کثیر قایم کئے جاتے ہین مگر جہان خوش معاملگی کو کم دخل دیا جاتا ہے

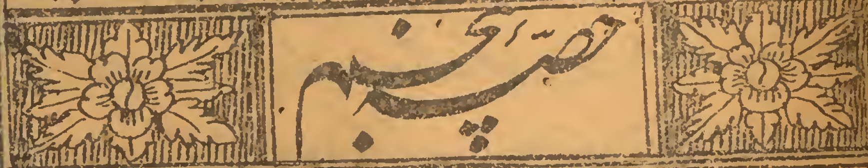
وہ آخر کو ایک کم حیثیت کارخانون مین شامل ہو جاتے ہین اور بجاے نفع کثیر
نقصان کبیر اوٹھاتے اٹھاتے کالعدم ہو جاتے ہین - فی الواقع خوش معاملگی دنیاوی
کاروبار کو ترقی کی حالت مین لانے کے لئے ایک جز و اعظم ہے - کچھہ ہی ضرور نہین
ہے کہ انسان اپنے لین دین ہی کے حساب مین خوش معاملگی کا برتاو کرے بلکہ یہ
بہی ضرور ہے کہ وہ اپنے ہر قول و فعل مین اسی عمدہ خصلت کا پیرو رہے کیونکہ
خوش معاملگی کی ہر کام مین ضرورت ہے - جو لوگ خوش معاملہ ہین وہ ہمیشہ مکر و فریب
سے دور رہنے کی کوشش کیا کرتے ہین اور اونکے مزاج مین انصاف پسندی
و حق شناسی کی پاکیزہ خصلت ہر وقت موجود پائی جاتی ہے انتظام دنیاداری
کے کام مین ایک سے دوسرے کو باہم معاملہ اور برتاو رکھنے کی ضرورت ایک
امر لابدی ہے اور جہان دو فریق مین سے ایک کو بہی بدمعاملگی کی طرف رجحان
ہوا تو سمجھہ لینا چاہیئے کہ انتہا کی بے لطفی پیش آجائیگی اور بجاے اسکے کہ انسان ایسی
معاملہ داری سے خوش ہو اپنی حالت اور اپنی تشخیص پر خود تاسف کرے گا کہ مین
نے ناحق کو ایک ناحق کوش انسان سے معاملہ پیدا کیا جسنے میری خوش معاملگی کی
بہی اولٹی قدر کی - جہان انسان کی بدمعاملگی ایک مرتبہ جانچ لی جاتی ہے پہر تا بی
اسکی طرف کوئی خیال اور لوگون کے دلون مین جو معاملے واقع ہوتے جاتے
ہین جاگزین ہو جاتا ہے اور پہر ایک وقت ایسا درپیش آجاتا ہے کہ اُس خاص
شخص کو تمام لوگ نفرت کی نگاہون سے دیکھتے ہین اور کبہی اُسکے ساتھہ کوئی معاملہ
کرنا عار سمجھتے ہین اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ انسان بدمعاملگی سے عمر بہر کیلئے نام کا
رہ جاتا ہے اور خوش معاملگی سے تمام حیات مستعار کا زمانہ بخوشی بسر کر سکتا ہے -

المختصر انسان کو چاہیئے کہ اپنی قوت تمیز اور شہوت وغضب کا استعمال جو عدل اور انصاف کے برخلاف نہ کرے۔

اور قوت خیال باتمیز کے ذریعہ سے انسان کو نیک او ربد کی تمیز اور حصول علم کا شوق ہوتا ہے اور باعتبار اسی قوت کے انسان کا نفس نفس ناطقہ کہلاتا ہے اور جسکی تحریک و ذریعہ سے انسان کھانے پینے اور نکاح کی طرف مائل ہو جاتا ہی اُسکا نام قوت شہوت یا خواہش نفسانی ہوتا ہے قوت غضبی کی حرکت سے اسکو اپنے رتبہ کے بڑہانے اور مخالف پر غالب آنے کی طرف رغبت ہوتی ہے پروردگار عالم نے ان تینوں مین سے دو قوتین خواہش وغضب کے حیوانون کو دین بجز قوت تمیز کے کہ وہ حضرت انسان کو عطا فرمائی ہے قوت تمیز کے درجہ اوسط کے استعمال سے علم کی فضیلت اور حکمت پیدا ہوتی ہے اور قوت غضبی کی اصلاح سے شجاعت اور قوت شہوت کی صفائی سے عفت حاصل ہوتی ہی اور فاضل کو شجاع اور عفیف وحکیم کہتے ہین اور ان تینون قوتون کے اصلاح کرنے والون کو عادل اور انکے فعل کو عدل یا عدالت بولتے ہین اسلئے کہ عدالت کے معنی برابر کرنیکے ہین جب تک کہ یہہ تینون قوتین برابر نہون گے تب تک عدالت کا حق پورا ادا نہو سکے گا اور عدل و انصاف کی میزان مین نہ تولا جائیگا۔

بیشک انجام پانتے ہین مدام	قوت شہوی سے تیرے کاروبار
عقل سے ہر نیک و بد کی ہی تمیز	اور غضب ہی باعث عز ووقار
لیکن استعمال انکا چاہیئے	عدل و انصاف سے ای نامدار





تاریخ جدولہ شاہان عرب و عجم و ہند و دکن

مخفی نرہے کہ بعد واقعہ شہادت امیر المومنین سیدنا حضرت علی علیہ السّلام کے مسند خلافت کو حضرت امام حسن علیہ السّلام نے رونق دی شہر کوفہ کے عام خاص بعد شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۲۲ ماہ رمضان سنہ ہجری مسجد کوفہ مین جمع ہوگے اور جناب امام حسن علیہ السّلام نے ایک خطبہ پڑھا اسی درمیان مین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اوٹھ کہڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے مسلمانو یہہ نبیرہ رسول اللہ اور فرزند خلیفہ چہارم ہین تمکو لازم ہے کہ انکی خلافت قبول کرو چار ہزار کوفیون نے جو اوسوقت موجود تھے بلاتوقف بیعت کی جنکی تعداد رفتہ رفتہ چالیس ہزار ہوگئی

مگر آپ کو اپنے نانا کی وہ حدیث یاد تھی جس مین ذکر تھا کہ خلافت حقہ تیس برس تک رہیگی آپ نے غور کیا تو چھ مہینے بعد وصال حضرت علیؑ کے باقی رہگئی تہی اسلیئے چھ مہینے خلافت کرنیکے بعد بار امارت امیر معاویہ کے سر پر رکھکر کنج عافیت و زاویہ تنہائی اپنے لئے پسند فرمایا۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جب خبر شہادت امیر المومنین سیدنا حضرت علی علیہ السّلام اور بیعت لینے حضرت امام حسن علیہ السّلام کی امیر معاویہؓ کو پہونچی امیر معاویہ نے بمقتضاے بشریت خلیفہ وقت پر لشکر کشی کی اودہر جناب امام حسن علیہ السلام مع چالیس ہزار لشکر اسلام دار الخلافت کوفہ سے باہر تشریف لاے اور اس گروہ پر شکوہ کے علاوہ حاکمان عجم و عرب کو بہی جمع کیا جانبین سے لشکر صف آرا ہوئے ہنوز آتش قتال بلند ہونے پائی تہی کہ امیر معاویہؓ نے بصلاح عمر بن عاصؓ حضرت امام حسن علیہ السّلام کی خدمت مین بوساطت سُفرا عرض کیا کہ اب زمانہ خلافت باطنی کا موجب اس حدیث رسالت پناہی کے گذر گیا الخلافۃ ثلاثون عاماً ثم یکون بعد ذالک الملک یعنے خلافت کا زمانہ تیس برس کا ہے پہر ہو جائیگا بعد اسکے ملک (یعنے سلطنت ظاہری) اسلیئے آپ حکومت ظاہریہ براہ کرم مجھکو مرحمت فرمائین جب یہہ پیام جناب امام حسن علیہ السّلام نے سُنا اوسیوقت آپکو وہ حدیث سردار عالم رسول اکرم کی یاد آگئی جو آپکی شان مین اپنے اصحابؓ سے اکثر فرمایا کرتے تہے کہ یہ میرا فرزند بزرگ گروہ مسلمانون مین صلح کرائیگا چنانچہ اوسیکے مطابق عمل فرمایا۔

جناب امام حسن علیہ السّلام نے ہنگام تفویض سلطنت ظاہری امیر معاویہؓ کو لکہا کہ اے امیر ہم نے تم سے اس شرط پر صلح کی ہے کہ تم ہمیشہ عامل کتاب اللہ و سنت رسول اللہ و سیرت خلفاء الراشدین رہنا اور بعد اپنے امر حکومت مسلمانون کی راے پر چھوڑنا

امیر معاویہ نے بطیب خاطر ان شرائط کو قبول کیا اور حضرت امام حسن علیہ السلام کوفہ سے مدینہ منورہ مین تشریف لائے اور استحکام بنیان شریعت مصطفوی اور اشاعت احکام طریقت نبوی مین سعی بلیغ فرمائی اور طریقہ معرفت وسلوک جسکو اہل حقیقت تصوف کہتے ہین کثرت سے لوگون کو تعلیم وتفہیم فرمایا ہمیشہ قرآن پاک وحدیث صاحب لولاک کے معنی بیان کرتے اور گمراہان کوی ضلالت کو ہدایت فرماتے الحاصل اللہ پاک نے واسطے برارت دامن نبوت کے لوث تہمت سے اہل بیت رسالت مین سلطنت ظاہریہ کو نرکہا کہ اہل بیت بسبب سلطنت چندروزہ دنیا کے مراتب عالیہ سے محروم رہین انکا پورا حصہ اوسی دنکے لیے رکہا گیا ہے جس دن سارے روے زمین کے بادشاہ حقیر اور یہ عزیز ہونگے چنانچہ سید الشباب اہل الجنۃ اس پر دلیل روشن ہے۔

المختصر اسلام مین سب سے پہلے جس نے تخت شاہی پر جلوس کیا اور امور سلطنت کو رونق دی وہ امیر معاویہ ہین آپ دراز قد گورے چٹے خوبصورت بہیبت ناک آدمی تہے چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی طرف دیکہکر فرماتے تہے کہ یہہ شخص عرب کا کسری ہے اور امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ اکثر فرماتے تہے کہ معاویہ کی امارت کو برا نہ جانو اگر تم نے اوسکو ہاتہہ سے کہو دیا تو بیشک لوگون کے سرون کو اونکے کہندہون سے گرتے ہوئے دیکہوگے اور معتبری کا قول ہے کہ تم ہرقل اور کسری کی زیرکی کو دیکہتے ہو اور معاویہ کو چہوڑ دیتے ہو امیر معاویہ بردباری مین ضرب المثل تہے۔ ابن عون کہتے ہین کہ آدمی امیر معاویہ سے کہہ لیتا تہا کہ واللہ یا تو تم خود ہمارے ساتہہ سیدہے ہو جاوگے یا ہم تمکو

ہم سید ہاکر لینگے آپ کہتے کس چیز سے سید ہاکر لوگے وہ کہتا لکڑی کے بل آپ کہتے ہان تو ہم ضرور سید ہے ہوجائینگے۔ الغرض جب امیرالمومنین یار غار سلطان انبیا حضرت رسول اللہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے لشکر جانب شام روانہ فرمایا تہا امیر معاویہ بہی اپنے بہائی یزید بن ابو سفیانؓ کے ہمراہ گئے جب اون کے بہائی نے انتقال کیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دمشق پر آپ ہی کو اپنے طرف سے عامل مقرر فرمایا اور زمانہ خلافت امیرالمومنین حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما مین بہی بحال و برقرار رہے۔ اور کعب الاحبار کا قول ہے کہ اس امت مین ایسا بادشاہ کوئی ہرگز نہوگا جیسے امیر معاویہ ہوے اور ذہبی کا قول ہے کہ امیر معاویہ بیس برس امیر رہے اور روی زمین پر کوئی اون کا مقابل نہ تہا۔ چنانچہ سنہ ۳۲ ہجری مین رحج وغیرہ بلاد سجستان اور روان اقلیم سرقہ اور کوزانی ممالک سوڈان فتح کیا اور سنہ ۴۳ ہجری مین قیقان اور سنہ ۴۴ ہجری مین قہستان فتح ہوا اور آپکے وفات کے بعد خاندان بنی امیّہ سے جتنے بادشاہ گذرے اور اونکی اختتام کے بعد جو خاندان آل عباس سے مسند خلافت پر متمکن ہوے اسمار بقید تاریخ ولادت و جلوس و وفات و عمر و مدفن و سبب علیحدگی وغیرہ ذیل مین ہدیہ ناظرین ہین۔



نقشہ اول نامہای خلفاء دمشق خلفاء بنی امیہ۔

نشان سلسلہ	نام ہاے شاہان	تاریخ ولادت	مدت عمر و سنہ جلوس		مدت سلطنت و تاریخ وفات		سبب مرگ	جاے دفن	کیفیت
			مدت عمر	سنہ جلوس	مدت سلطنت	سنہ وفات			
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	امیر معاویہ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف		۷۸ سال ۹ ماہ ۱ یوم	۲۵ ربیع الثانی سنہ ۴۱ ہجری	۱۹ سال ۳ ماہ	رجب سنہ ۶۰ھ	مرض الموت	دمشق مابین باب جابیہ و باب صغیر	صحابہ رسول اللہ صلعم ہیں۔
۲	یزید بن معاویہ	سنہ ۲۵ تا سنہ ۲۶	۳۷ سال	رجب سنہ ۶۰ھ	۳ سال ۱۲ یوم	۱۴ ربیع الاول سنہ ۶۴ھ	عارضہ ذات الجنب	دمشق مقبرہ باب صغیر	یہہ بڑا ظالم تہا اسکے عہد ضلالت عہد میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے شہادت پائی
۳	معاویہ بن یزید		۲۱ سال	ربیع الاول سنہ ۶۴ھ	۳ ماہ ۲۲ یوم	سنہ ۶۴ھ	مرض الموت	ایضاً بیرون باب جابیہ	مدت سلطنت میں اختلاف ہے کوئی ۴۰ یوم کوئی ۳ ماہ کہتے ہیں بڑا نیک بخت تہا
۴	مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف		۶۳ سال	رجب سنہ ۶۴ھ	۹ ماہ ۲۹ یوم	سنہ ۶۵ھ	طاعون	ایضاً	یہہ بڑا ظالم وستم گر تہا چنانچہ اسکے عہد ضلالت عہد میں خانہ کعبہ پر چڑہائی ہوئی اور عبد اللہ بن زبیر صحابہ نے شہادت پائی۔
۵	عبد الملک بن مروان	رمضان سنہ ۲۶ھ	۶۱ سال	رمضان سنہ ۶۵ھ	۲۱ سال ۱۷ یوم	شوال سنہ ۸۶ھ	"	ایضاً	اسکے عہد میں عموریہ شہر قصطوریہ ساوہ کبری اہہر میسیہ اور پوشن کے شہر وغیرہ بلاد روم فتح ہوئی اور آٹہوں بادشاہ روم مطیع ہوئے
۶	ابو العباس ولید بن عبد الملک	سنہ ۴۷ تا ۴۸	۴۹ برس	شوال سنہ ۸۶ھ	۹ سال ۸ ماہ ۱۵ یوم	۱۵ جمادی الثانی سنہ ۹۶ھ	مرض الموت	ایضاً باب صغیر	ہندوستان کے اکثر شہر اور اندلس قسطنطنیہ کے ممالک مفتوح ہوئے مسجد جامع اور مسجد نبوی کو درست کرایا حجاج بن یوسف امیر ظالم تہا جسنے حضرت سعید بن جبیر شہادت پائی

۷	ابوایوب سلیمان بن عبدالملک بن مروان		سنہ ۵۴ھ	۴۵ برس	سنہ ۹۶ھ	۲ سال ۷ ماہ ۲۰ یوم	۱۰ صفر سنہ ۹۹ھ جمعہ	مرض ذات الجنب	بہ ہمت نشین ہوتے ہی کل قیدیوں کو چھڑا دیا علی العموم لوگوں کے ساتھ سلوک کیا۔ ممالک ماژندران و جرجان طبرستان خراسان وغیرہ مفتوح ہوئے۔
۸	عمر بن عبدالعزیز بن مروان الاموی	سنہ ۶۱ یا ۶۳ھ	۳۹ سال ۱ ماہ	سنہ ۹۹ھ	۲ برس ۵ ماہ	رجب سنہ ۱۰۱ھ	زہر دیا گیا	دیر نقیرہ	بڑے ہی عادل اور عابد زاہد و متقی تھے۔
۹	یزید بن عبدالملک	سنہ ۷۱ھ	۴۰ سال	سنہ ۱۰۱ھ	۴ سال ۱ ماہ ۵ یوم	۲۵ شعبان سنہ ۱۰۵ھ	عارضہ سل	اذرعات متعلقات بیت المقدس	بعد عمر بن عبدالعزیز کے صرف چالیس روز سیرت عمر بن عبدالعزیز کی اختیار کی پھر امرائے جابرہ میں داخل ہوگیا
۱۰	ہشام بن عبدالملک	سنہ ۷۲ھ	۷۱ سال	۲۵ شعبان سنہ ۱۰۵ھ	۱۹ سال ۹ ماہ ۵ یوم	ربیع الثانی سنہ ۱۲۵ھ	موت طبعی	رصافہ جو فرات کے کنارہ پر ہے	مشرق میں ترکوں اور مغول کو شکست دی اور مغرب میں فرنگستان و عیسائیوں کو دی اور حضرت زید بن زین العابدین نے اسکے عہد میں شہادت پائی
۱۱	ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان	سنہ ۹۰ھ	۳۹ سال	ربیع الثانی سنہ ۱۲۵ھ	ایک سال ۲ ماہ	جمادی الثانی سنہ ۱۲۶ھ	خلیفہ [illegible] قتل کیا گیا	بیرون باب افرادیس	یہ شخص دائم الخمر تھا اسکے عہد میں بنی امیہ میں باہم نفاق پیدا ہوگیا اور یحییٰ بن زید بن زین العابدین نے شہادت پائی
۱۲	یزید بن ولید بن عبدالملک	سنہ	۳۶ سال	جمادی الثانی سنہ ۱۲۶ھ	۶ ماہ	۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶ھ	مرض موت طاعون	۔	اسکے وقت میں بے انتظامی کی بندوبست ہوا بالآخر بنی امیہ باہم لڑ پڑے سلطنت کو زوال آیا۔
۱۳	ابراہیم بن ولید بن عبدالملک	سنہ	۔	۲۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶ھ	۔	۔	۔	۔	اسکو استقلال نصیب نہوا اور عینی چوبیس دن مروان نے خروج کیا اور ابراہیم دارالخلافت سے بھاگ گئے۔
۱۴	مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف	سنہ ۷۲ھ	۵۹ سال	سنہ ۱۲۷ھ	۵ برس ۱۰ ماہ ۷ یوم	ذوالحجہ سنہ ۱۳۲ھ	جنگ میں مقتول ہوئے	موضع بوصیر متعلقات مصر علیا	یہ خاتم خلفاء بنی امیہ تھے جنکا استقلال ہوا تھا لڑا جو لڑا تھا۔ مگر ہر طرف سے بغاوت شروع ہوگئی بالآخر سفاح عباسی نے اسکی سلطنت لے لی۔

نقشہ دوم نامہا خلفاء اسپین

اسپین مین اہل اسلام کے چار عہد ہوے عہد اول ۱، ۲ و ۳ طارق سے شروع ہوا جو پنجم رجب سنہ ۹۲ھ مطابق ۲۳ اپریل سنہ ۷۱۱ء سے نہایت سنہ ۱۳۸ھ رہا اس عہد مین (۲۱) امیر منظوری والیان افریقہ و مصر ہوے اور انکو استحکام خلیفہ کی منظوری سے ہوتا تہا عہد دوم ڈسمبر سنہ ۷۵۶ء سے سنہ ۱۰۳۶ء تک رہا بموجب کتاب سیلکو پنڈیا جس مین حسب ذیل خلیفہ یکی بعد دیگرے جانشین ہوا کئے ہین۔

۱	عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک	.	.	ربیع الثانی ۱۳۸ھ	۳۳ سال ۵ ماہ	۲۴ ربیع الثانی ۱۷۲ھ	طبعی موت	. .	یہہ بڑا عمدہ اور منتظم تہا شہر مین بڑی جامع مسجد بنوائی اور شہر قرطبہ آباد ہوگیا علوم و فنون کی ترقی دی۔
۲	ہشام بن عبدالرحمن ملقب بہ راضی	.	.	سنہ ۱۷۲ھ	۷ برس ۹ ماہ	صفر ۱۸۰ھ	〃	.	اسنے ڈیوک ولیم کو شکست دی اور شاہ فرانس کا مال غنیمت مین لایا۔
۳	حکم بن ہشام بن عبدالرحمن کنیت ابوالعاص	.	.	سنہ ۱۸۰ھ	۲۶ برس ایکماہ ۵ یوم	سنہ ۲۰۶ھ	〃	.	یہہ بڑا سخت مزاج تہا اور رعایا تمام ناراض تھی۔
۴	عبدالرحمن بن حکم بن ہشام	.	.	سنہ ۲۰۶ھ	۳۳ سال کچھ اوپر	سنہ ۲۳۹ھ	〃	.	یہہ عمدہ انتظام کیا لباس طرح ایجاد کیا دارالضرب جاری کیا ہی علوم و فنون کو ترقی دی فلسفانہ کا رواج کیا
۵	محمد عبدالرحمن دوم بن حکم	.	.	سنہ ۲۳۹ھ	۳۴ سال ۱۱ ماہ	سنہ ۲۷۳ھ	〃	.	اسکے وقت اکثر ممالک غیر منتظم ہوگئے اور بسبب غدر و فساد اندرونی رعایا رعایا کی عیسائیونکو موقع ملا انہون نے خوب ہاتہہ پاؤن پہیلائے۔
۶	منذر بن محمد بن عبدالرحمن ثانی	.	.	سنہ ۲۷۳ھ	ایک سال ۱۱ ماہ ۱۳ روز	سنہ ۲۷۵ھ	قتل کیا گیا	.	انتظام سلطنت نہ ہوسکا۔

۷	عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن دوم	.	.	سنہ ۲۷۶ھ	۲۵ سال ۱۱ روز	سنہ ۳۰۰ھ	مرض الموت	.	بڑا عالم اور بہادر و جوانمرد تھا۔
۸	عبدالرحمن سوم بن محمد بن عبداللہ بن محمد	.	.	سنہ ۳۰۰ھ	۵۰ برس	سنہ ۳۵۰ھ	"	.	یہ بڑا بیدار مغز اور صاحب عدالت رعایا پرور تھا اور ملک کو وسعت دی اور آباد کیا۔
۹	حکم دوم بن عبدالرحمن سوم	.	.	سنہ ۳۵۰ھ	۱۵ برس کچھ اوپر	سنہ ۳۶۶ھ	"	"	ترقی علوم و فنون کی گئی اور مدرسہ بنوایا اور ایک بڑا کتب خانہ رکھا تھا۔
۱۰	ہشام دوم بن حکم دوم بن عبدالرحمن سوم۔	.	۱۲ سال	سنہ ۹۷۶ء	۳۳ سال	سنہ ۱۰۰۹ء	"	.	
۱۱	محمد دوم بن ہشام بن عبدالجبار بن عبدالرحمن سوم	.	.	سنہ ۱۰۰۹ء	۱ سال	سنہ ۱۰۱۰ء	قتل کیا گیا	.	
۱۲	سلیمان بن حکم دوم بن عبدالرحمن سوم	.	.	سنہ ۱۰۱۰ء	۶ سال	سنہ ۱۰۱۶ء	جنگ میں مارا گیا	.	
۱۳	عبدالرحمن چہارم الملقب بہ مرتضیٰ	.			ان چاروں خلفاء نے مجموعی ۲۱ سال انتظام کیا			.	
۱۴	عبدالرحمن پنجم	.						.	
۱۵	محمد سوم							.	
۱۶	ہشام سوم								

عہد سوم جو سنہ ۱۰۳۱ء سے سنہ ۱۲۳۸ء تک تھا جس میں طوائف الملوکی ہی اس عہد میں سلطنت مرابطین بھی داخل ہے

چوتھا عہد - صرف سلطنت غرناطہ سے متعلق ہے اور یہ سلطنت سنہ ۱۲۳۸ء سے سنہ ۱۴۹۲ء تک قایم رہی اور (۱۹) بادشاہ اس سلطنت مین ہوئے سنہ ۱۴۹۲ء مین تمام اندلس مین عیسائی بادشاہت ہوگئی۔

نقشہ سوم متعلق خلفاء بغداد دار السلطنت بنی عباس

نشان سلسلہ		تاریخ ولادت	مدت عمر و سنہ جلوس: مدت عمر	مدت عمر و سنہ جلوس: سنہ جلوس	مدت سلطنت تاریخ وفات: مدت سلطنت	مدت سلطنت تاریخ وفات: سنہ وفات	سبب مرگ	جائے مدفن	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	عبداللہ السفاح بن محمد بن علی بن عبداللہ عباس	سنہ ۱۰۸ھ	۲۸ سال	پنجشنبہ ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲ھ	۴ سال نو ماہ	یکشنبہ ۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶ھ	ببیماری چیچک	انبار ہاشمیہ	
۲	ابوجعفر عبداللہ منصور دوانقی بن محمد بن علی۔	سنہ ۹۵ھ	۶۳ سال	شروع مقام بغداد سنہ ۱۳۶ھ	۲۱ سال ۱۱ ماہ ۶ یوم	۶ ذی حجہ سنہ ۱۵۸ھ	قضار الہی	بیرون خارج از حد مکہ معظمہ	یہہ بڑا دور اندیش اور عالم تہا سلطنت کا عمدہ انتظام کیا شہر بغداد اسکا یادگار ہے۔
۳	ابوعبداللہ محمد المہدی بن منصور	سنہ ۱۲۶ یا سنہ ۱۲۷ھ	۴۳ سال	سنہ ۱۵۸ھ	۱۱ سال چند روز	۲۲ محرم سنہ ۱۶۹ھ			یہہ بڑا منجم تھا۔
۴	ابومحمد موسی الہادی بن مہدی	مقام رے سنہ ۱۴۷ھ	۲۵ سال ۶ ماہ	محرم سنہ ۱۶۹ھ	ایک سال ۱ ماہ ۲۳ یوم	۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۷۰ھ	مرگئے یا مارے گئے		اس نے مہدی وزنادقہ کو شکست و نابود کر دیا یہہ اول خلیفہ ہے جسکے ہمراہ ننگی تلوارین اور کمانین چلے ہوئے رہتی
۵	ہارون رشید بن مہدی۔	رے سنہ ۱۴۸ھ	۴۴ سال ۵ ماہ	سہ شنبہ ۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۷۰ھ	۲۳ سال ۶ یوم	سہ شنبہ ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۹۳ھ	مرض طبعی	طوس	یہہ عابد اور رقیق القلب غازی ہوشیار دل تھا۔

۶ ۰	محمد امین بن ہارون رشید	۰	۲۷ سال	سنہ ۱۹۳ھ	۴ سال ۷ ماہ ۲۴ یوم	شنبہ ۲۰ ماہ محرم سنہ ۱۹۸ھ	قتل کیے گئے	بستان موسیٰ متعلق بغداد۔	حکمرانی مین بدتدبیر شخص تھا۔ مگر مرد دلاور تھا ایک شیر کو تلوار سے جنگل مین مارا۔
۷	مامون بن ہارون رشید	شب جمعہ ۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۷۰ھ	۴۸ سال	محرم سنہ ۱۹۸ھ	۲۰ سال ۵ ماہ ۱۳ یوم	پنجشنبہ ۱۸ رجب سنہ ۲۱۸ھ	قضا	طرسوس	
۸	ابو اسحاق محمد معتصم بن ہارون رشید	شنبہ ۱۷ ماہ سنہ ۱۸۰ھ	۴۸ سال	سنہ ۲۱۸ھ	۸ سال ۸ ماہ ۲ یوم	۲۲ ربیع الاول سنہ ۲۲۷ھ	"	سرمن رائے	
۹	ابو جعفر ہارون الواثق باللہ بن معتصم	۲۰ شعبان سنہ ۱۹۶ھ	۳۲ سال	۲۹ ربیع الاول سنہ ۲۲۷ھ	۵ سال ۹ ماہ ۶ یوم	چہار شنبہ ۲۴ ذی الحجہ سنہ ۲۳۲ھ	۰	"	
۱۰	ابو الفضل جعفر المتوکل بن معتصم	شنبہ ۲ ماہ سنہ ۲۰۷ھ	۴۲ سال	۲۴ ذی الحجہ سنہ ۲۳۲ھ	۱۴ سال ۹ ماہ ۹ یوم	۵ شوال سنہ ۲۴۷ھ	قتل ہوئے	۰	
۱۱	ابو جعفر المنتصر باللہ بن متوکل	۰	۲۶ سال	چہار شنبہ ۵ شوال سنہ ۲۴۷ھ	۶ ماہ ۲ یوم	۵ ربیع الثانی سنہ ۲۴۸ھ	قضا	۰	
۱۲	ابو العباس احمد المستعین باللہ بن معتصم	سنہ ۲۲۱ھ	۳۱ سال	۵ ربیع الثانی سنہ ۲۴۸ھ	۳ سال ۹ یوم	۳ شوال سنہ ۲۵۲ھ	قتل ہوئے	۰	
۱۳	ابو عبداللہ محمد المعتز باللہ بن متوکل	سنہ ۲۳۲ھ	۲۴ سال	سنہ ۲۵۲ھ	۴ سال ۶ ماہ ۱۵ یوم	شعبان سنہ ۲۵۵ھ	"	دجلہ	
۱۴	ابو اسحاق محمد المہتدی باللہ بن واثق باللہ	سنہ ۲۱۹ھ	۰	۲۷ رجب سنہ ۲۵۵ھ	۱۱ ماہ ۱۷ یوم	رجب سنہ ۲۵۶ھ	"	سرمن رائے	
۱۵	ابو العباس احمد المعتمد علی اللہ بن متوکل	سنہ ۲۲۹ھ	۵۲ سال	۱۶ رجب سنہ ۲۵۶ھ	۲۳ سال ۶ یوم	۱۹ رجب سنہ ۲۷۹ھ	مرگ مفاجات	بغداد	

۱۶	ابوالعباس احمد المعتضد طلحہ موفق بن متوکل نمبر (۱۰)	ذیقعدہ سنہ ۲۴۲ھ	۴۱ سال	رجب سنہ ۲۷۹ھ	۹ سال ۹ ماہ ۲ یوم	۲۲ ربیع الاول سنہ ۲۸۹ھ	قضا	.	
۱۷	ابی محمد علی المکتفی باللہ بن معتضد نمبر ۱۶	یکم ربیع الاول سنہ ۲۶۴ھ	۲۳ سال ۶ ماہ	۱۹ ربیع الثانی سنہ ۲۸۹ھ	۶ سال ۷ ماہ ۲۰ یوم	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۲۹۵ھ	قضا	.	
۱۸	ابوالفضل جعفر المقتدر باللہ بن معتضد نمبر ۱۶	رمضان سنہ ۲۸۲ھ	۱۳ سال ۵ ماہ	ذیقعدہ سنہ ۲۹۵ھ	۲۴ سال ۱۱ ماہ	۲۷ شوال سنہ ۳۲۰ھ	جنگ میں قتل ہوا	بغداد	
۱۹	ابوالمنصور محمد القاہر باللہ بن معتضد نمبر ۱۶	.	۳۵ سال	۲۹ شوال سنہ ۳۲۰ھ	۱ سال ۶ ماہ ۸ یوم	۶ جمادی الاول سنہ ۳۲۲ھ	.	.	
۲۰	ابوالعباس الراضی باللہ بن مقتدر نمبر ۱۸	سنہ ۲۹۷ھ	۲۳ سال ۱۱ ماہ ۹ یوم	۶ جمادی الاول سنہ ۳۲۲ھ	۶ سال ۱۰ یوم	۱۶ ربیع الاول سنہ ۳۲۹ھ	مرض الموت	بغداد	
۲۱	ابواسحاق ابراہیم المتقی اللہ بن مقتدر نمبر ۱۸	سنہ ۲۹۵ھ	۶۰ سال	۲۰ ربیع الاول سنہ ۳۲۹ھ	۳ سال ۱۱ یوم	۲۰ صفر سنہ ۳۳۳ھ خلع کئے گئے	.	.	
۲۲	ابوالقاسم الفضل المطیع للہ بن مقتدر	سنہ ۲۹۲ھ	۴۵ سال چند ماہ	۲۰ صفر سنہ ۳۳۳ھ	۱ سال ۴ ماہ	۱۲ جمادی الثانی سنہ ۳۳۴ھ [illegible]	.	.	
۲۳	ابوالقاسم الفضل المطیع للہ بن مقتدر	سنہ ۳۰۱ھ	۳۳ سال	۲۲ جمادی الثانی سنہ ۳۳۴ھ	۲۹ سال ۴ ماہ ۱۱ یوم	سنہ ۳۶۳ھ میں ترک سلطنت کی	.	.	
۲۴	ابوعبدالکریم الطائع للہ بن نمبر ۲۳	.	.	۲۳ ذی قعدہ سنہ ۳۶۳ھ	۱۹ سال ۹ ماہ نو یوم	״ سنہ ۳۸۱ھ	.	.	
۲۵	ابوعباس احمد القادر باللہ بن اسحاق بن مقتدر	سنہ ۳۳۶ھ	۸۶ سال	۱۷ شعبان سنہ ۳۸۱ھ	۴۱ سال ۳ ماہ	۱۱ ذی الحجہ سنہ ۴۲۲ھ	قضا	.	

۲۶	ابوجعفر عبدالله الملقب بالقائم بامر الله پسر ۲۵	سنه ۳۹۱ھ	۳۱ سال ۳ ماه	۱۱ ذیحجه سنه ۴۲۲ھ	۴۴ سال ۸ ماه	۱۲ شعبان سنه ۴۶۷ھ	قضا		
۲۷	ابوالقاسم عبدالله المقتدی بامر الله بن محمد قائم بامر الله پسر ۲۶	سنه ۴۴۸ھ	۱۹ سال	۱۳ شعبان سنه ۴۶۷ھ	۲۰ سال ۴ ماه	شنبه محرم سنه ۴۸۷ھ	مرگ مفاجات	بغداد	
۲۸	ابوالعباس احمد المستظهر بالله بن پسر ۲۷	۲۰ شوال سنه ۴۷۰ھ	۱۶ سال ۲ ماه ۶ یوم	سه شنبه محرم سنه ۴۸۷ھ	۲۵ سال	۲۳ ربیع الاول سنه ۵۱۲ھ	قضا		
۲۹	ابوالمنصور الفضل المسترشد بالله بن نمبر ۲۸	چهارشنبه ربیع الاول سنه ۴۸۶ھ	۲۶ سال	۲۴ ربیع الاول سنه ۵۱۲ھ	۱۷ سال ۶ ماه	۱۶ ذی قعده سنه ۵۲۹ھ	قتل کیا گیا		
۳۰	ابوجعفر راشد بالله بن نمبر ۲۹	سنه ۵۰۲ھ	۲۸ سال	ذی قعده سنه ۵۲۹ھ	۱ سال	۱۶ ذی قعده سنه ۵۳۰ھ	؍؍	بیرون اصفهان	
۳۱	ابو عبدالله محمد المقتفی لامر الله بن نمبر ۲۸	سنه ۴۸۹ھ	۴۲ سال	۱۸ ذی قعده سنه ۵۳۰ھ	۲۴ سال ۳ ماه ۱۶ یوم	۲ صفر سنه ۵۵۵ھ		بغداد	
۳۲	ابوالمظفر یوسف المستنجد بالله بن ۳۱	سنه ۵۱۸ھ	۳۷ سال چند ماه	۲ ربیع الاول سنه ۵۵۵ھ	۱۱ سال ۱ ماه	۹ ربیع الاول سنه ۵۶۶ھ	قضا		
۳۳	ابو محمد الحسن المستضیٔ بامر الله بن نمبر ۳۲	سنه ۵۳۶ھ	۳۰ سال چند ماه	۹ ربیع الاول سنه ۵۶۶ھ	۹ سال ۸ ماه	۳۰ شوال سنه ۵۷۵ھ	؍؍		
۳۴	ابوالعباس احمد الناصر لدین الله بن نمبر ۳۳	۱۰ رجب سنه ۵۵۳ھ	۲۲ سال	غره ذی قعده سنه ۵۷۵ھ	۴۶ سال ۱۱ ماه ۲۱ یوم	۳۰ رمضان سنه ۶۲۲ھ	؍؍		

۳۵	ابو النصر محمد الظاہر بامر اللہ بن نمبر ۳۴	سنه ۵۷۱ھ	کچھ کم ۵۲ سال	۳۰ رمضان سنه ۶۲۲ھ	۹ ماہ ۱۴ یوم	۱۳ رجب سنه ۶۲۳ھ	قضا	.	.	
۳۶	ابو جعفر منصور المستنصر باللہ بن نمبر ۳۵	صفر سنه ۵۸۸ھ	۵۱ سال ۲ ماہ چند یوم	۱۳ رجب سنه ۶۲۳ھ	۱۶ سال ۱۰ ماہ ۷ یوم	۱۰ جمادی الثانی سنه ۶۴۰ھ	.	.		
۳۷	ابو احمد عبد اللہ المستعصم باللہ بن نمبر ۳۶	سنه ۶۰۹ھ	۴۷ سال چند ماہ	۱۱ جمادی الثانی سنه ۶۴۰ھ	۱۶ سال	سنه ۶۵۶ھ	.	.	از دست ہلاکو قتل ہوا ابن علقمی وزیر شیعہ نے براہ تعصب یہ آفت برپا کی تھی	

نقشہ چہارم متعلقہ خلفاء مصر وغیرہ جو برائے نام خلیفہ رہے جنکو سلطنت سے کچھ سروکار نہتھا صرف تبرکاً والیان مصر و شام وغیرہ کیطرف سے خلیفہ کیگئی تھی۔

۱	ابو القاسم احمد ملقب به المستنصر باللہ بن نمبر ۳۳ من خلفاء عباسیہ	.	.	۱۳ رجب سنه ۶۵۹ھ	۳ سال ۵ ماہ ۲ یوم	۳ محرم سنه ۶۶۱ھ	جنگ میں مقتول ہوا	.	.	ـــــ
۲	ابو العباس احمد الحاکم بامر اللہ بن محمد بن حسن بن علی بن ابی بکر بن مسترشد	.	.	سنه ۶۶۱ھ	۴۱ سال کچھ ماہ	شب جمعہ ۱۸ جمادی الاولیٰ سنه ۷۰۱ھ	.	.		
۳	ابو الربیع سلیمان المستکفی باللہ بن نمبر ۲	۱۵ محرم سنه ۶۸۴ھ	۵۶ سال ۶ ماہ چند یوم	۱۹ جمادی الاول سنه ۷۰۱ھ	۳۹ سال ۱۰ ماہ چند یوم	شعبان سنه ۷۴۰ھ	.	.		

۴	ابراہیم بن محمد بن نمبر ۲	.	.	شعبان سنہ ۷۴۰ھ	۱ سال ۴ ماہ	۲۳ ذی الحجہ سنہ ۷۴۱ھ	معزول ہوئے	.	
۵	احمد حاکم بامر اللہ بن نمبر ۳	.	.	یکم محرم سنہ ۷۴۲ھ	۱۲ سال چند ماہ	سنہ ۷۵۳ھ	قضا ر	.	
۶	ابو بکر المعتضد باللہ بن نمبر ۳	.	.	سنہ ۷۵۳ھ	۹ سال	جمادی الاول سنہ ۷۶۳ھ	،،	.	
۷	ابو عبد اللہ محمد المتوکل علی اللہ بن نمبر ۶	.	.	سنہ ۷۶۳ھ	۴۵ سال	شب شنبہ ۱۸ رجب سنہ ۸۰۸ھ	،،	.	
۸	ابو الفضل العباس المستعین باللہ بن نمبر ۷	.	.	چہارشنبہ ۱۲ رجب سنہ ۸۰۸ھ	۱ سال چند ماہ	سنہ ۸۱۰ھ	خلع ہوئے	.	
۹	ابو الفتح داؤد المعتضد باللہ بن نمبر ۷	.	.	سنہ ۸۱۶ھ	قریب ۲۹ سال	۴ ربیع الاول سنہ ۸۴۵ھ	قضا کئے	.	
۱۰	ابو الربیع سلیمان المستکفی باللہ بن نمبر ۷	.	۳۴ سال	۴ ربیع الاول سنہ ۸۴۵ھ	۹ سال ۱۰ ماہ	جمعہ آخر محرم سنہ ۸۵۵ھ	،،	.	
۱۱	ابو البقا حمزہ القائم بامر اللہ بن نمبر ۷	.	.	۳ محرم سنہ ۸۵۵ھ	۴ سال چند ماہ	سنہ ۸۵۹ھ	،،	.	
۱۲	ابو المحاسن یوسف المستنجد باللہ بن نمبر ۷	.	.	سنہ ۸۵۹ھ	قریب ۲۵ سال	شنبہ ۲۴ محرم سنہ ۸۸۴ھ	فالج گر سکے	جوار مشہد	

۱۲	ابوالعزیز عبدالعزیز المتوکل علی اللہ بن یعقوب بن متوکل نمبر ۷	سنہ ۹۱۴ھ	.	بعہد سنہ ۹۲۰ھ	کم ۲ سال ۵ ماہ ۲۳ یوم	بتاریخ ۱۰ ربیع الاول سنہ ۹۲۳ھ	.	.	.

تذکرہ ابتدائے سلاطین عثمانیہ ترکیہ جنہون نے سنہ ۶۹۹ ہجری سے ہند و ترکستان وغیرہ مین سلطنت اسلام قایم کیا ہے۔

مخفی نرہے کہ سلیمان شاہ ابن قیا الب بلدہ ماہان مین جو قریب بلخ کے واقعہ ہے بادشاہ تھا جب چنگیز خان نے ہند اور بلخ کو جلا کر خاک سیاہ کرکے سلطان علاءالدین خوارزم شاہ کو وہان سے نکال دیا وہان بھی چہوٹے چہوٹے سلاطین وحکام مین پراگندگی و تفرقہ پڑگیا اوسوقت سلیمان شاہ خاندان ترکمان کے پچاس ہزار آدمیون کو ہمراہ لیکر بلدہ ماہان سے ارض روم مین آئے اور وہان سے حلب ہوتے ہوئے دریائے فرات سے عبور کا ارادہ کیا اور کل ہمراہیون نے دفعتاً گہوڑے دریا مین ڈالدئے تاکہ نیرکے پار ہوجاین ولیکن باتفاق تقدیر سلیمان شاہ اپنے گہوڑے سمیت اوس مین غرق ہوگیا اور بڑی تلاش سے انکا لاشہ دریا سے نکالا گیا اور قلعہ جیر کے سامنے دفن کیا گیا اور جسقدر ترکمان اونکے ہمراہ تہے وہ چارونطرف منتشر ہوگئے اور جنکو جہان موقع ملا سکونت وبود وباش اختیار کرلی چنانچہ اون سب کی اولاد ابتک انکی اطرافون مین موجود ہے۔

سلیمان شاہ کے چار بیٹے تہے سنقر و داور لیقدار تو بلاد عجم کو لوٹ گئے مگر ارطغرل اور دونددار بلاد روم مین آئے اور سلطان علاءالدین سلجوقی سے

ملاقات ہوئی جو بلاد فرمان سے کے بادشاہ تھے اور شہر قونیہ کو اونہون نے اپنا دار السلطنت قرار دیا تھا سلطان نے انکی بے نہایت تعظیم اور توقیر کی اور یہ دونون بھائی قرہ حصار و بیکجل کے درمیان اقامت گزین ہوئے چونکہ مرد دلاور اور سپاہ منش و بہادر تھے خصوصاً جنگ و جدال مین ارطغرل نے سنہ ۶۸۰ہجری مین وفات پائی اور انکے فرزند عثمان جو سنہ ۶۵۶ہجری مین پیدا ہوئے تھے شاہ علاؤالدین سلجوقی کے یہان سپہ سرداری لشکر پر مامور ہوئے اور رفتہ رفتہ سلطنت کے جزئی و کلی امورات کا اختیار بھی انکے سپرد ہو گیا اور وہ اپنے آقا و ولی نعمت کے ہمراہ بہت بڑے معرکون مین ثابت قدم اور مستقل رہے اور اپنی شجاعت و وفاداری و قابلیت سے روز بروز سلطان کے منظور نظر ہوتے گئے اور عثمان غازی کے خطاب سے مخاطب ہوئے سنہ ۶۹۹ مین علاؤالدین سلجوقی نے تاتاریون سے شکست کھائی اور اوسی زمانہ مین وہ راہی آخرت ہوئے چونکہ سلطان کا کوئی ولیعہد نتھا اور کل رعایا و سپاہ عثمان غازی سے نہایت رضامند تھے سب نے بالاتفاق انکو تخت نشین کیا اور سلطان علاؤالدین کی دختر سے بھی انکے ساتھ شادی ہو گئی۔ چنانچہ اب تک تاج و سلطنت عثمانیہ بفضل اللہ قسطنطنیہ مین قایم اور ملجا ردیا وائے اور مرجع دین و اسلام ہے۔ جسکے اسما درج نقشہ ذیل ہین۔

نقشہ پنجم متعلقہ سلاطین عثمانیہ قسطنطنیہ

۱	عثمان بن ارطغرل ابن سلیمان ابن قیا الپ	۶۵۶ھ	۴۳ سال	سنہ ۶۹۹ھ	۲۶ سال	۲۱ رمضان ۷۲۶ھ	[illegible]	[illegible]	یہ بادشاہ بڑا دیندار خدا ترس تھا۔

۱۵	مصطفی خان اول بن نمبر ۱۳	.	.	سنہ ۱۰۳۲ھ	۲ سال	[illegible]	.			اسکو سلطنت کا حوصلہ نہ تھا امرا دولت نے قید کر دیا۔
۱۶	عثمان خان ثانی بن نمبر ۱۴	.	.	سنہ ۱۰۲۷ھ	۴ سال	سنہ ۱۰۳۱ھ	[illegible]	.		اسکی طبیعت عورتون کے طرف مائل تھی آخر شورش فوج بدلگئی اور اسکو قتل کر ڈالا۔
۱۷	سلطان مراد خان چہارم بن نمبر ۱۴	سنہ ۱۰۱۷ھ	۳۵ سال	سنہ ۱۰۳۲ھ	۱۷ سال	۱۶ شوال سنہ ۱۰۴۹ھ	بخار	.		اس بادشاہ نے شاہ عباس صفوی کو شکست دی انکو گہوڑے کی سواری کا بڑا شوق تھا۔
۱۸	ابراہیم بن نمبر ۱۴	.	.	سنہ ۱۰۴۹ھ	۹ سال	۱۸ رجب سنہ ۱۰۵۸ھ	امرائے سلطنت نے قتل کیا	.		یہہ بادشاہ عیش دوست تھا امرائے دولت بگڑ گئے آخر قتل ہو گئے۔
۱۹	محمد خان چہارم بن نمبر ۱۸۔	.	.	۱۸ رجب سنہ ۱۰۵۸ھ	۴۱ سال	سنہ ۱۰۹۹ھ خود ترک سلطنت کی	.	.		ان کے عہد مین ارکان دولت مین جنگ و جدال رہا آخر خود ہی ترک سلطنت کی۔
۲۰	سلیمان ثانی بن نمبر ۱۸	سنہ ۱۰۵۲ھ	۵۰ سال	سنہ ۱۰۹۹ھ	۳ سال ۹ ماہ	۲۶ رمضان سنہ ۱۱۰۲ھ	مرض استسقا	.		انکے عہد مین انتظام سلطنت اچہا تہا اور اسکو تعمیرات کا بھی شوق تہا۔
۲۱	سلطان احمد دوم بن نمبر ۱۹	۱۳ رمضان سنہ ۱۰۵۲ھ	تخمیناً ۲۲ سال	۲۱ سنہ ۱۱۰۲ھ	۴ سال ۸ ماہ	۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۶ھ	"	.		یہہ بادشاہ خوش نویس اور رفاہ خلق تھا سیر و شکار کا بھی شوق تھا۔

۲۲	مصطفےٰ خان ثانی بن نمبر ۱۹	•	۴۰ سال ۹ ماہ ۲ یوم	سنہ ۱۱۰۶ھ	۸ سال	سنہ ۱۱۱۵ھ میں سلطنت سے علیحدہ ہوئے	•			اس بادشاہ نے جرمنی و روسی پر فتحیاب رہا اور صلح کر لی اسیر فوج بدل گئی آخر سلطنت سے علیحدہ ہو گئے
۲۳	احمد خان ثالث بن نمبر ۱۹	•	اختلاف ۶۷ سال ۱۴ ماہ	۱۰ یوم سنہ ۱۱۱۵ھ	۲۲ سال	محرم میں فوج نے معزول کیا سنہ ۱۱۴۳ھ	•			یہ بادشاہ ہر قسم کے خطوط لکھتا تھا شعر بھی کہتا تھا فوج میں فساد ہو گیا آخر یہ تخت سے اتار دیئے گئے۔
۲۴	محمود خان بن مصطفےٰ خان ثانی نمبر ۲۲	سنہ ۱۱۰۸ھ	۵۸ سال	سنہ ۱۱۴۳ھ	۲۴ سال	سنہ ۱۱۶۷ھ	قضا	•	•	اس بادشاہ نے نادر کو شکست دی آخر صلح ہو گئی۔
۲۵	عثمان خان ثالث بن نمبر ۲۲	سنہ ۱۱۱۲ھ	:	سنہ ۱۱۶۷ھ	۳ سال	۱۵ صفر سنہ ۱۱۷۱ھ	قضا			یہ بادشاہ خلوت پسند مرد نیک تھے۔
۲۶	مصطفےٰ خان ثالث بن نمبر ۲۳	•	•	۱۵ صفر سنہ ۱۱۷۱ھ	۱۶ سال و ۹ ماہ	۱۵ ذی قعدہ سنہ ۱۱۸۷ھ	:		•	اسکے وقت سکونین لڑائی ہوئی توپخانہ دونوں لشکر کا اہل روم نے پہاڑین لائے۔
۲۷	عبدالحمید خان بن نمبر ۲۳	سنہ ۱۱۳۷ھ	اختلاف ۶۷ سال	۱۵ ذی قعدہ سنہ ۱۱۸۷ھ	اختلاف ۱۵ سال	سنہ ۱۲۰۳ھ	..			یہ بادشاہ صلح پسند تھا اور سلاطین عیسائیون سے صلح کر لی
۲۸	سلیم خان ثالث بن نمبر ۲۶	سنہ ۱۱۷۵ھ	۴۸ سال	سنہ ۱۲۰۳ھ	سنہ ۱۲۲۲ھ میں فوج ینگی چری نے	۸ سال کے بعد معزول کیا	•			اس بادشاہ نے فوج ینگی چری کو شکل تعلیم و لائیتوں کے حکم دیا وہ نہ سمجھتے تو ایک فوج نظام تیار ہوئی ان دو فوجوں میں لڑائی ہوئی آخر یہ بادشاہ معزول ہو گئے۔

۲	اردخان بن نمبر (۱)	سنہ ۶۸۰ھ	۸۱ سال	سنہ ۷۲۶	۳۵ سال	سنہ ۷۶۱	قضا کی	قلعہ برصیہ	یہہ بادشاہ نہایت شجاع و سخی عادل تھا مدارس و مسجدین بنوائین فرنگیوں سے لڑکے اکثر شہر فتح کئے۔
۳	سلطان مراد خان بن نمبر (۲)	سنہ ۷۲۶ھ	۶۳ سال	سنہ ۷۶۱ھ	۳۰ سال	سنہ ۷۹۱ھ	[illegible]	قلعہ برصیہ	یہہ بادشاہ عقیل و اولوالعزم متقی صوفی مشرب درویش سیرت تھا و نیک چری کی بھرتی کی
۴	یلدرم بایزید بن نمبر (۳)	سنہ ۷۶۱ھ	تخمیناً ۴۴ سال	سنہ ۷۹۱ھ	۱۳ سال	۱۴ شعبان سنہ ۸۰۴ھ	.	.	یہہ بادشاہ سپاہ دوست رعایا پرور تھا اسکے وقت امیر تیمور نے چڑھائی کی تھی۔
۵	محمد خان بن نمبر (۴)	.	.	سنہ ۸۱۶ھ	۸ سال	سنہ ۸۲۴ھ	اسہال دموی		اسنے جہازات جنگی و توپخانہ کا انتظام کیا اور مساجد بنوائیں مرد سخی و عادل تھا۔
۶	مراد خان ثانی بن نمبر (۵)	باختلاف روایت سنہ ۸۰۶	۵۱ سال	سنہ ۸۲۴ھ	۳۱ سال	سنہ ۸۵۵ھ	قضا	برصیہ	یہہ بادشاہ بڑا جوانمرد زور آور تھا شاہ بلغاریہ کو تیر سے مار ڈالا [illegible] روم کو مغلوب کیا۔
۷	محمد خان ثانی بن نمبر (۶)	سنہ ۸۳۴ھ	۵۲ سال	سنہ ۸۵۵ھ	۳۱ سال	۴ جمادی الاول سنہ ۸۸۶ھ	"	[illegible]	قسطنطنیہ اور قلعہ بلغراد و شہر یونان و ملک سرویہ کو غرض بارہ سلاطین پر چڑھائی کی اور فتحیاب ہوا۔
۸	بایزید ثانی بن نمبر (۷)	سنہ ۸۵۲ھ	۶۶ سال	سنہ ۸۸۶ھ	۳۲ سال	سنہ ۹۱۸ھ	بعارضہ نقرس	.	یہہ بادشاہ دیندار عابد اور تیز انداز تھا شعر و سخن کا بھی مذاق تھا بہت سے عیسائیوں کے ملک فتح کیا۔

۹	سلیم خان اول بن نمبر ۸	سنہ ۸۷۲ھ	۴۵ سال	سنہ ۹۱۸ھ	۹ سال	۸ شوال	•	•	اس نے حلب وحمص ودمشق وشام ومصر کو فتح کیا آسمیل بادشاہ ایران کو شکست دی اور بڑا صاحب غصہ تھا۔
۱۰	سلیمان خان بن نمبر ۹	سنہ ۹۰۰ھ	۲۶ سال	سنہ ۹۲۶ھ	۴۸ سال	سنہ ۹۷۴ھ	پنجشنبہ	قسطنطنیہ	یہہ بڑا عالی ہمت عادل تھا چودہ قلعہ فتح کیا بغداد پر قبضہ کیا امام ابوحنیفہ کے مقبرہ کی تعمیر کرائی
۱۱	سلیم خان ثانی بن نمبر ۱۰	ابتدا سنہ ۹۳۰ھ	۵۰ سال ابتدا	سنہ ۹۷۴ھ	۸ سال	۲۲ شعبان سنہ ۹۸۲ھ	یکشنبہ	مسجد ایاصوفیہ	یہہ بادشاہ انتظام مملکت سے غافل تھا مگر اسکا وزیر محمد سقلی بڑا نیک تدبیر تھا ملک مین فتور نہوا
۱۲	مراد خان ثالث بن نمبر ۱۱	•	•	سنہ ۹۸۲ھ	۲۱ سال	ابتدائے ربیع الاول سنہ ۱۰۰۳ھ	•	•	مرد نیک تھا گرجستان کو فتح کیا اور چار سو عیسائیون کو قید سے خلاصی دی اسکے محل مین پانسو لونڈیان تہین۔
۱۳	سلطان محمد خان ثالث بن نمبر ۱۲	سنہ ۹۷۴ھ	۲۷ سال	سنہ ۱۰۰۳ھ	۹ سال	سنہ ۱۰۱۲ھ	•	•	اس بادشاہ نے شراب خانہ اجڑوا دی۔ اور شاہ تتار کو شکست دی۔
۱۴	سلطان احمد خان اول بن نمبر ۱۳	ابتدائے سنہ ۱۰۰۱ھ	ابتدائے ۱۴ سال	سنہ ۱۰۱۲ھ	۱۴ سال	سنہ ۱۰۲۶ھ	•	—	یہہ بادشاہ جوان طبیعت تھا اسنے کوکب دری روضہ مبارک پر جڑوائی تمباکو اسکے وقت مین رواج ہوا

۲۹	مصطفیٰ خان چہارم بن نمبر ۲۷	سنہ ۱۱۹۳ھ	.	سنہ ۱۲۲۲ھ	.	سنہ ۱۲۲۳ھ مقتول ہوئے	.	.	اس بادشاہ کے وقت انتظام بگڑا ہوا تھا لہذا معزول کردیا گیا۔
۳۰	محمود خان ثانی بن نمبر ۲۷	.	۵۵ سال	۴ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۲۴ھ	۸ سال	۲ سال سنہ ۱۲۵۵ھ	قضا سے	مسجد سلطان احمد	یہہ بادشاہ اولوالعزم گذرا ہی اکثر سرکشوں کی سرتابی کی گوشمالی مصر خدیو مصر کے لقب سے مشہور ہو گیا
۳۱	عبدالمجید خان بن نمبر ۳	۱۹ شعبان سنہ ۱۲۳۷ھ	.	دو سال ۱۹ ربیع الاول سنہ ۱۲۵۵ھ	.	اختلاف ۱۵ سال سنہ ۱۲۷۷ھ	.	٭	یہہ بادشاہ کیوقت بڑے معرکہ جنگ رہی اور خدیو مصر بھی مغلوب ہوا اور بہت سے نصرانی بادشاہ مغلوب بھی ہوئے۔
۳۲	عبدالعزیز خان بن نمبر ۳	۹ جولائی سنہ ۱۸۳۰ع	.	سنہ ۱۲۷۷ھ	.	.	.	.	اس بادشاہ کے وقت سلطنت کا عمدہ انتظام ہوا مگر خزانہ کی نازک حالت تھی آخر اہلکار امانت و دیانت نامور نکلگئی اور فوجی ترتیب اچھی ہوگئی
۳۳	سلطان مراد خان خامس	.	.	۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ھ	.	.	.	.	یہہ بادشاہ علالت کیوجہہ سے شیخ الاسلام وارکان دولت کے مشورہ پر خلع کیے گئے۔
۳۴	سلطان غازی عبدالحمید خان [illegible] ملکہ و سلطنتہ	۱۵ شعبان سنہ ۱۲۶۵ھ	.	۱۰ شعبان سنہ ۱۲۹۳ھ	.	.	.	.	یہہ بادشاہ ابھی تک دنیا میں کل سلطنت اسلامیہ میں اللہ پاک انکو دشمنوں کی نظر بد سے محفوظ رکھی

ہندوستان مین سلطنت اسلامیہ کے اول زمانہ کا اجمالاً تذکرہ

اب تاریخ ہندوستان کے اوس زمانہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے جس مین مسلمانون نے ہندوستان پر حملہ کر کے سرزمین ہند مین رایات اسلامی بلند کر کے اسکو فتح کرنا شروع کر دیا۔

اہل اسلام مین سے اول ہی اول جس نے سرزمین ہند پر قدم بڑہایا وہ ابوالعاص عامل یمن تھے انہون نے خلیفہ دوم جناب رسالت پناہی امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک مہد مین سنہ ۱۵ھ مطابق سنہ ۶۳۶ عیسوی کے اندر بمبئی کے قریب مقام تہانہ پر فوج کشی کی۔ اور لوٹ کا کچہہ مال لیکر واپس چلے گئے۔

پھر خلیفہ سوم رسالت پناہی کے زمانہ مین عبداللہ بن عامر فتح خراسان کیلئے مع ایک جرار لشکر اسلام کے تعینات ہوا اس سپہ سالار لشکر نے تہوڑے ہی عرصہ مین ہرات۔ بادغیس غور۔ نیشاپور۔ بلخ۔ طوس وغیرہ فتح کر کے دین اسلام کو رواج دیا اور جابجا حاکم اسلام مقرر کئے جب عبداللہ عامر حج کیلئے چلا گیا تو قارن امیر عجم یعنے ایران نے سنہ ۳۲ھ مین چالیس ہزار فوج ہرات و غور وغیرہ سے جمع کر کے عربون سے ازادی حاصل کرنیکے لیئے بغاوت کی۔

اور سنہ ۴۴ھ مین جب مسلمانون کا کابل مین فتحیابی کا نقارہ بجا تو عرب کا ایک شخص مہلب نامی امیر نے اس راستے سے بڑہا تہا ہند مین ملتان تک قدم بڑہایا

اور بہت سے لوگون کو قید کرکے لے گیا اسکے بعد پھر کئی بار مسلمانون نے ہندوستان پر حملے کئے اور یہان کی لوٹ سے مالامال ہوکر اولٹے پھر گئے آخر سنہ ۹۳ھ کے اندر خاندان بنوامیہ کے خلیفہ ولید کے عہد مین عراق کے عامل حجاج بن یوسف کا بھتیجا محمد بن قاسم بہت سی فوج لیکر ہند پر چڑھ آیا اور سندھ کو فتح کر لیا اس حملہ کا باعث یہہ ہوا کہ راجہ داہر والی سندھ نے اہل عرب کے کچھہ جہاز لوٹ لئے تھے اسلئے مسلمانون نے سندھ پر حملہ کرکے راجہ داہر کو شکست دی اور ملک پر قبضہ کر لیا مگر سندھ کچھہ زیادہ مدت تک مسلمانون کے تصرف مین نہین رہا اسکے بعد خاندان بنی عباس سے مامون ابن ہارون الرشید نے ہند پر لشکر کشی کی اور راجپوتون سے جنگ کا ارادہ کیا اسکے بعد ڈیڑہ سو برس تک اہل اسلام کا پھر کوئی نیا حملہ نہین ہوا اس وجہ کہ انکے وفات سے خلفاء عباسیہ کی حکومت مین خود ہی ضعف آ گیا اور ہوتے ہوتے یہ نوبت پہونچی کہ ہر ایک صوبہ منحرف ہوکر خود مختاری کا دم بھرنے لگا اور آخر خلیفہ کے پاس صرف دار الخلافت بغداد ہی رہگیا۔

اسمعیل سامانی

اسی زمانہ مین اسمعیل سامانی صوبہ دار ماوراء النہر و خراسان بھی خلیفہ سے باغی ہوکر بخارا کا بادشاہ بن بیٹھا اس خاندان کے ایک بادشاہ کے یہان الپتگین نام ایک ترکی غلام[۱] تھا جس نے اپنی عقل و دانائی کی

---

[۱] تاتاریونکی آوارہ گرد گروہ جو وسط ایشیا مین بحیرہ خزر سے لیکر چین کے شمال تک رہتی ہی وہ تین بڑے بڑے قبیلون مین منقسم کئے گئے تھے۔ اول منچو جو اس خطے کے انتہائے مشرق مین یعنی چین سے شمال کی طرف رہتی تھی دوم منگول یا مغل جو اس خطہ کے وسط مین تبت کے شمال مین [illegible] سوم ترک [illegible] منگولیا سے مغرب کی طرف رہتے تھے۔

رفتہ رفتہ یہان تک عروج پکڑا کہ خراسان کا حاکم بن گیا جب بادشاہ نے وفات پائی تو اس کی جانشینی کے نسبت ارکان سلطنت مین اختلاف ہوا بعض تو یہہ چاہتے تھے کہ شاہ متوفی کے کم سن بیٹے منصور کو بادشاہ بنائین اور بعض یہہ کہتے تھے کہ بادشاہ کا چچا تخت پر بیٹھے۔ الپتگین منصور کے خلاف تھا مگر ارکان سلطنت نے اسی کو تخت نشین کر دیا اسوجہ سے بادشاہ اور الپتگین کے باہم رنجش ہوئی۔ اس بنا پر الپتگین خودسر ہو گیا اور کابل و قندہار پر قبضہ کر کے اس نے غزنی کو اپنا دارالسلطنت قرار دیا۔

ذکر سبکتگین

الپتگین کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اسحاق دو برس سلطنت کر کے مر گیا اور سبکتگین تخت نشین ہوا سبکتگین اصل مین یزدجرد شاہ فارس کی نسل سے تہا مگر زمانہ کی گردش سے بد وقت ہو کر ایک سوداگر کے ہاتھ پڑا اور وہ اوسے بخارا لے آیا۔ یہان الپتگین نے اسکو ہونہار دیکہہ کر مول لے لیا اور اس کی عقل و دانائی کے سبب ترقی کرتے کرتے امیر الامرائی کے رتبہ تک پہنچا دیا غرضکہ سبکتگین نے الپتگین کی بیٹی سے شادی کر کے غزنی کے تخت پر جلوس فرمایا۔

اسوقت لاہور مین راجہ جیپال جو ذات کا برہمن تھا راج کرتا تہا اس نے دریاے سندھ سے اوتر کر سبکتگین پر حملہ کیا اسوجہ سے سبکتگین نے پنجاب پر دو مرتبہ یورش کی اور جیپال اور اوسکے راجپوت ہمسایون کو جو دہلی و اجمیر و قنوج و غیرہ کے راجا جو اسکی مدد کے لیے جمع ہوے تہے ان تمام راجاؤن کو شکست دیکر اور بہت سامان لوٹ مین لیکر غزنی کو عود کر گیا۔

اور امیر سبکتگین اور راجہ جیپال مین جو لڑائیان ہوئین انمین سلطان محمود بہی شریک تہا اسلئے اسکو خوب یقین ہوگیا تہا کہ ہندوستان ایک بڑا دولتمند اور زرخیز ملک ہے اور وہان کے راجپوت سپاہی کیسے ہی بہادر کیون نہون مگر کوہستانی کابل کے زبردست و زحمت کش حملہ آورون کے سامنے ہرگز نہین ٹہر سکتے اسلئے سلطان محمود سنے ۹۹۶ع مین غزنی کے تخت پر جلوس فرماکر پہلے تو ماوراالنہر کا ملک جو بحیرۂ خزر سے لیکر دریاے اٹک تک پہیلا ہوا تہا اس مین اپنا سکہ بٹہایا اور پہر عنان توجہ سرزمین ہندوستان کی طرف پہیری اور اسکو آرزو تہی کہ بڑے بانکے راجپوتون کو تلوار کے زور سے دین اسلام مین داخل کرلیون اور اسکا سبب زیادہ تر یہہ ہی کہا جاتا ہے کہ خلیفہ بغداد سنے اسکے مذہبی جوش کو دیکہہ کر ایک گران بہا خلعت اسکے پاس بہیجا تہا اور امین الملۃ یمین الدولہ خطاب دیا تہا پس سلطان محمود سنے یہ عہد کرچکا تہا کہ مین دین اسلام کے پہیلانیکے لیئے ہر سال ہندوستان پر حملہ کیا کرونگا جسکا مجملاً تذکرہ حصہ اول کتاب ہذا مین کردیا گیا ہے جس سے اسکی قوت اور وسعت سلطنت کا اندازہ ہوسکتا ہے پہر سلطان محمود کے بعد ملک پنجاب ایک سو چالیس برس سے کچہہ زیادہ اسکی اولاد کے قبضہ مین رہا کیونکہ وسط ایشیا مین جو سلطنت غزنی کا علاقہ تہا وہ اس سے پہلے ہی انکے ہاتہہ سے نکل گیا تہا انجام کار غور جو افغانستان مین غزنی اور ایران کے مابین ایک کوہستانی علاقہ ہے اسکے بادشاہون سنے خاندان غزنی کو مغلوب کرلیا تہا اور جب محمد غوری سنے ہندوستان کو فتح کرلیا تہا اس

بادشاہ نے اسیوقت لشکر اسلام مین منادی کروادی کہ جب تک اس مہم کا فیصلہ
خاطر خواہ نہ ہوجائے مسلمان باایمان کو غزنی کیطرف قدم اُٹھانا حرام ہے
ساتھہ ہی لشکر کی تیاری کا حکم اور راستہ کے کاردارون کے نام سامان رسد کے
حکمنامہ جاری ہوگئے۔ لشکر جرار بمنزل یلغار کرتا جاتا تھا جو انبالہ کے ڈھیرون
مین یہہ خبر لگی کہ لشکر راجہ کا پانی پت کے مقام پر ہے مگر فیل خانہ کرنال مین آگیا
بادشاہ وہین مقام کردیا اور فوج کو پس وپیش سے درست کرکے کوچ بکوچ
آگے بڑھا۔ تلاوڑی کے میدان مین دونو لشکرون کا آمنا سامنا ہوگیا۔ دن
مورچون کے درستی مین گذرا شام کو سب نے گھوڑون کے تنگ
ڈھیلے کردیئے۔ دانہ چڑھا۔ زین پوش بچھا کر بیٹھہ گئے۔ باگ ڈورین زانوون
سے باندھہ لین اور جبر جیون سے روٹیان نکالکر کھانے لگے۔ سلطان شہاب الدین
ابہی خاصہ ہی پر تھا کہ گشت کے سوارون نے دشمن کی فوج کے گھسیارے
اور لکڑہارے جنگل سے پکڑکر حاضر کئے۔ سوارون کو انعام دیکر رخصت کیا
اور اُن لوگون کو خود ہی کے سپرد کیا کہ جو کچھہ مانگین اُنہین کھلاؤ پلاؤ۔ آدہی
بیچ سامنے بلایا۔ سب کے سب جنگلی گنوار تھے۔ مگر دو بڑے ہشیار اور تجربہ کار
نکلے۔ کہ جنسے لشکر کے اوتارے کا رخ فوج کی تعداد پیچھے کی مدد رسد کے بندوبست
غرض ڈیرے ڈیرے کا حال معلوم کرلیا تمام رات فوج کی قسمت اور مورچون کی
تقسیم مین گذری پچھلی رات تھی کہ کمر بندی کا حکم پہنچا صبح ہوتے ہوتے تمام لشکر
کیل کانٹے سے لیس ہوکر میدان مین جم گیا۔ آگے پیچھے داہنے بائین ہر ایک
سردار اپنی اپنی فوج کو سنبھالے تھا خود صاحب لشکر زرہ بکتر چار آینہ پہنے سر پر خود فولادی

اور امیر سبکتگین اور راجہ جیپال مین جو لڑائیان ہوئین اُنمین سلطان محمود بہی شریک تہا اسلئے اسکو خوب یقین ہوگیا تہا کہ ہندوستان ایک بڑا دولت مند اور زرخیز ملک ہے اور وہان کے راجپوت سپاہی کیسے ہی بہادر کیون نہون مگر کوہستانی کابل کے زبردست و زحمت کش حملہ آورون کے سامنے ہرگز نہین ٹہر سکتے اسلئے سلطان محمود نے ۹۹۶ء مین غزنی کے تخت پر جلوس فرماکر پہلے تو ماوراالنہر کا ملک جو بحیرۂ خزر سے لیکر دریائے اٹک تک پہیلا ہوا تہا اس مین اپنا سکہ بٹہایا اور پہر عنان توجہ سرزمین ہندوستان کی طرف پہیری اور اسکو آرزو تہی کہ بڑے بڑے بانکے راجپوتون کو تلوار کے زور سے دین اسلام مین داخل کریون اور اسکا سبب زیادہ تر یہہ ہی کہا جاتا ہے کہ خلیفہ بغداد نے اسکے مذہبی جوش کو دیکہہ کر ایک گران بہا خلعت اسکے پاس بہیجا تہا اور امین الملۃ یمین الدولہ خطاب دیا تہا پس سلطان محمود نے یہہ عہد کرچکا تہا کہ مین دین اسلام کے پہیلانیکے لئے ہر سال ہندوستان پر حملہ کیا کرونگا جسکا مجملاً تذکرہ حصہ اول کتاب ہذا مین کردیا گیا ہے جس سے اسکی قوت اور وسعت سلطنت کا اندازہ ہوسکتا ہے پہر سلطان محمود کے بعد ملک پنجاب ایک سو چالیس برس سے کچہہ زیادہ اسکی اولاد کے قبضہ مین رہا کیونکہ وسط ایشیا مین جو سلطنت غزنی کا علاقہ تہا وہ اس سے پہلے ہی انکے ہاتہہ سے نکل گیا تہا انجام کار غور جو افغانستان مین غزنی اور ایران کے مابین ایک کوہستانی علاقہ ہے اسکے بادشاہون نے خاندان غزنی کو مغلوب کرلیا تہا اور جب محمد غوری نے ہندوستان کو فتح کرلیا تہا اس سے

بادشاہ نے اسیوقت لشکر اسلام مین منادی کروا دی کہ جبتک اس مہم کا فیصلہ
خاطر خواہ نہ ہوجاے مسلمان باایمان کو غزنی کیطرف قدم اٹہانا حرام ہے
ساتہہ ہی لشکر کی تیاری کا حکم اور راستہ کے کاروارون کے نام سامان رسد کے
حکمنامہ جاری ہوگئے۔ لشکر جبترا منزل بمنزل یلغار کرتا جاتا تہا جوانبالہ کے ڈہیرون
مین یہہ خبر لگی کہ لشکر راجہ کا پانی پت کے مقام پر ہے مگر فیل خانہ کرنال مین آگیا
بادشاہ وہین مقام کر دیا اور فوج کو پس وپیش سے درست کرکے کوچ بکوچ
آگے بڑہا۔ تلاوڑی کے میدان مین دونون لشکرون کا آمنا سامنا ہوگیا۔ دن
مورچون کے درستی مین گذرا شام کو سب نے گہوڑون کے تنگ
ڈہیلے کر دیئے۔ دانہ چڑہا زین پوشش بچہا کر بیٹہہ گئے۔ باگ ڈورین زانون
سے باندہہ لین اور جیبون سے روٹیان نکالکر کہانے لگے۔ سلطان شہاب الدین
ابہی خاصہ ہی پر بیٹہا کہ گشت کے سوارون نے دشمن کی فوج کے گہیارے
اور لکڑہارے جنگل سے پکڑکر حاضر کئے۔ سوارون کو انعام دیکر رخصت کیا
اور ان لوگون کو مہدیہی کے سپرد کیا کہ جو کچہہ مانگین انہین کہلاؤ پلاؤ۔ آدہی
بچے سامنے بلایا۔ سب کے سب جنگلی گنوار تہے۔ مگر دو بڑے ہشیار اور تجربہ کار
نکلے۔ کہ انہی لشکر کے اوتارے کا رخ فوج کی تعداد پیچہے کی مدد رسد کے بندوبست
غرض ڈیرے ڈیرے کا حال معلوم کر لیا تمام رات فوج کی قسمت اور مورچون کی
تقسیم مین گذری پچہلی رات تہی کہ کمر بندی کا حکم پہنچا صبح ہوتے ہوتے تمام لشکر
کہیل کانٹے سے لیس ہوکر میدان مین جم گیا۔ آگے پیچہے داہنے بائین ہر ایک
سردار اپنا اپنی فوج کو سنبہالے تہا خود صاحب لشکر زرہ بکتر چار آئینہ پہنے سر پر خود فولادی

کمر مین شمشیر اصفہانی پشت پر سپر گینڈے پر کمان۔ زین پر گرز گاؤ سر دہرا۔ کمند ابریشمی فتراک بند مین آویزان۔ علم کے سایہ کے نیچے نیزہ تانے کہڑا تہا۔ اور اسپ عربی جسپر پوست پلنگ کی پاکرڑ ہی تھی زانون مین سے نکلا جاتا تہا۔ اور ادہر حریف کے لشکر مین پہلے ہاتہیون کی قطار۔ بعد اُسکے رتہین۔ اور پلٹنین۔ پیادہ اور سوار فوج سے تہے کہ جسکا شمار سواے منشی تقدیر کے کسیکو معلوم نہ تہا۔ ہان سلسلہ انتظام انکا خاص ایک شخص کی چٹکی مین تہا کہ جدہر چاہے اودہر جہونک دے۔ بیچون بیچ مین ہند کا گستیا تہی گرسے پالک اوچی بنا ہوا زرد بگلے پر چلتا اور اوپر زرہ بکتر۔ چار آینہ سجے راجپوتی ایک بچہ بہون پر رکہے کمر مین ایک طرف سروہی کی تلوار۔ دوسرے طرف کہانڈا اور کٹار۔ پشت پر گینڈے کی ڈہال۔ سورج مکہی کے سایہ مین ہاتہی پر بیٹہا دونون لشکرون پر نظر غور سے دیکہ رہا تہا۔ جسنر نہ رہ سکا۔ اور تڑپ کر ہاتہی سے کود۔ گہوڑے پر سوار ہوا ہاتہی کو ہاتہی پر ہہٹا دیا آپ۔ دکہنی گہوڑے اوڑاتا سپاہ گری کا بانکپن دکہاتا بہالے کے ہاتہہ نکالتا ہوا۔ دائین سے بائین اور بائیں سے دائین تک ایک چکر لگایا اور سامنے ایک لشکر کے کہڑے ہوکر اہل لشکر کے دلون کو اسطرح بڑہایا۔ کہ اے راجپوتون کے سپوتو۔ پہاڑون کے افغان اور تاتار کے ترکون کا سامنا یہہ سب مسلمان ہین اور ست دہرم کے بہرشٹ کرنے پر کمرین باندہ باندہ کر آتے ہین۔ ابہی تک تمہاری سرحد پر کہڑے ہین۔ اگر ہمت کرینگے تو کچہ بال تہین جسنر گوشونکی طرح جہاڑیون مین بہگا بہگا کر مار لو گے۔ اور اگر ایک قدم تمہارا اہٹا تو پاؤن اونکے تمہارے گہرون مین اور ہاتہہ گلے دہاوینگے

ہین۔ آج دہرم گیان کی لاج تمہارے تلوار کی باڑ پہ ہے۔ مارو مارو دم نہ لو اور
جان بچنے نہ دو۔ راجہ ابہی یہہ تقریر تمام نہ کرچکا تہا کہ اتنے مین لشکر شاہی کے بائین
ہاتہہ پر افغان باجماعت کہڑے تہے آگے بڑہے اور خلجیون نے
بہی باگین لین۔ اُنہین دیکہہ کر راجپوت بہادرون کے سپوت جنکی تلوارین
میانون مین بجلی کیطرح تڑپی جاتی تہین۔ ہاتہون کی صف کو چیر کر نکلکے آئے
ہتہر ساتی ہوئے دوڑے اور ایک دم مین برچہیون پر لے لیا۔ جب یہہ حال
دیکہا تو افغان پیچہے ہٹے اور خلجیون کے پرے نے بہی گہونگٹ کہایا مگر سپہ دار
بے سپاہ قلب مین اُسیطرح جما ہوا تیر مارے جاتا تہا جو ایک مصاحب نے
آکر عرض کی کہ افغان اور خلجیون نے پیٹہہ دکہائی جن نمک خواران سردارون
سے پسینے کی جگہہ خون گرانے کی امید تہی وہ جان بچا کر بہاگ گئے۔ دشمن
چڑہتا چلا آتا ہے۔ حضور اب کس کی راہ دیکہتے ہین براہ خدا گہوڑے کی باگ
پہیریئے داب لاہور مین پہنچکر بداندیشون کا بندوبست قرار واقعی ہو جائے گا
یہہ سنتے ہی بادشاہ شعلہ کیطرح بہڑک اوٹہا۔ رہی سہی فوج کو سمیٹ کر للکارا
اور گہوڑے کو ڈپٹا کر برق کی طرح دشمن پر جا پڑا نیزہ اور شمشیر سے گذر کر فقط
خنجر و کٹار کی نوبت آگئی۔ اتنے مین کہانڈے راو کی نظر بادشاہ پر پڑی
فیلبان کو آواز دی کہ خبردار جانے نپائے۔ اُسنے ہاتہی کو ریلا سلطان
شہاب الدین بہی جہک کر اسطرح جہپٹا کہ گہوڑے کے دونون ہاتہہ ہاتہی کے
مستک پر جا بیٹہے اور اوس کے مُنہہ مین ایسا نیزہ مارا کہ دانت ٹوٹ گئے۔ مگر خود
بہی زخم کاری کہایا۔ ڈگمگا کر گہوڑے سے گرا چاہتا تہا کہ ایک غلام باوفا جست کر

ہزیمت افغانان

پیچھے جا بیٹھا اور گھوڑا اڑا کر برق کیطرح نظروں سے غایب ہو گیا غرض بہاگے پیٹھکے سپاہی اور لوٹا پہوٹا لشکر لاہور مین آیا اور یہان کے ملک کا بندوبست کرکے غزنی کو روانہ ہو گیا۔ اس لڑائی مین تماشا یہہ ہو گیا کہ جن جن سرداروں کو بہادری وجانثاری کے بڑے بڑے دعوے تھے اور بادشاہ کو بہی ان پر بہروسے تھے وہی میدان جنگ سے بہاگے تہے۔ چنانچہ غزنی مین پہنچکر علمار سے فتوے طلب کیا کہ جو مسلمان جہاد سے بہاگے اُسکے لئے کیا حکم ہے۔ سبنے لکہا کہ وہ گنہگار خدا ہے۔ بادشاہ نے حکم شرع ہاتہہ مین لیا اور تمام سرداروں کو گرفتار کیا۔ جو اور چنے گہوڑوں کے توبروں مین ڈالکر اُنہین چڑہوادئے اور بازارون مین چہوڑ دیا کہ خاص وعام عبرت پکڑین اور جو نہ کہائین اُسکا سر الگ۔ پہر یہ سزا تو معاف ہو گئی مگر دربار سے بند ہو گئے۔

اسکے دوسرے برس سال نوروزی نے پلٹا کہایا۔ بادشاہ نے اندر ہی اندر سب سامان کر رکہے تہے فہرست منگا کر دیکہی اور ہر کارخانے مین حکم کوچ کا بہیجدیا۔ آٹہوین دن خود سوار ہوا جب پشاور مین پہنچا تو ایک پیرمرد سال کہ غوری کے خاندان مین سے تہا اور خلوت کی صحبتوں مین بے تکلف اُس نے عرض کی اس مہم مین سامان تو جنگ عظیم کا نظر آتا ہے مگر کہلتا نہین کہ ارادہ کدہر ہے۔ بادشاہ نے آہ سرد بہر کے کہا کہ اے مرد مسلم عجب ہے کہ اس سن وسال پر تیرا یہ سوال ہے کیا اگلے برس کی شکست سب تجہے یاد نہین زیادہ صدمہ اسلام کے شیشۂ عزت کے لئے کچہہ چہوٹا پتہر ہے۔ پہر قیاس کے

بند کہولے اور کہا کہ دیکہہ لے اُس دن سے آجتک نہ مین سنے کپڑے بدلے ہین نہ حرم سرا مین بستر پر سویا ہون۔ اُس پیر مرد نے دعاے خیر دی اور کہا کہ اگر یہہ بات ہے تو اب مصلحت وقت کے بموجب کام کرنا چاہیئے۔ یعنے جو سردار کہ غضب سلطانی مین دربار سے بند ہوئے ہین اُنہین پہر دربار مین بلاکر انعام دیجئے اور ترقی کے وعدون سے دل بڑہائیے کہ جان لڑاکر پہلے داغ کو دہوئین۔ چنانچہ ملتان مین اگرچہ چند مقام کئے۔ دربار عام کرکے سب سردارون کو بلایا اور کہا کہ اے مسلمانون سال گذشتہ مین جو داغ دامن اسلام پر آیا سب پر روشن ہے اور تدارک اسکا ہر مومن مسلمان پر واجب ہے وہ اگلی ندامت کے سبب سے کچہہ کہہ نہ سکے مگر سب نے تلوارون پر ہاتہہ رکہکر سامنے سر جہکا دئے غرض وہان سے روانہ ہوکر لاہور پہنچا اور سید قوام الملک رکن الدین کو کہ تدبیر اور تقریر مین بے مثل تہا ایلچی کرکے نامہ کے ساتہہ روانہ کیا۔ نامہ کا مضمون یہہ تہا کہ مین بموجب حکم اپنے بڑے بہائی کے کہ میرے باپ کی جگہہ ہے اور جنہ اسان سے پنجاب تک مسلمانون کا بادشاہ ہے فوج لیکر اسطرف آیا ہون رانے پرتہی راج کہ راجگان ہندوستان مین مہاراجہ ہے۔ اُسے لکہا جاتا ہے کہ اسلام کی اطاعت کرکے اتفاق کا طریقہ قایم کرلے تاکہ خلق خدا کی آسایش مین خلل راہ نہ پائے۔ نہین تو ملک خدا کا ہے اور حکم خدا کا تلوار دونون کا فیصلہ کرے گی۔ جب یہہ مراسلہ راجہ کی نظر سے گذرا تو بہت پیچ و تاب کہایا اور خفا ہوکر ادہر تو ایک جواب کہ بہتر اور لوہے سے کہرا ہتا لکہکر روانہ کیا اور ادہر راجگان ہندوستان کو جمع کرکے تین لاکہہ راجپوت

کا لشکر جنکی تلوارون سے خون ٹپکتا تہا ہمراہ لیکر چلا۔ پہلے فتح کے بہروسے پر بہت سے راجہ بہادرانہ رفاقت کے دم بہرتے مدد کو آئے سلطان شہاب الدین بھی ادہر سے آگے بڑہا اور دہر سرسوتی کو بیچمین ڈالکر دونون لشکر اوتر پڑے۔

پرتھی راج۔ نے اول ایک خط اِس مضمون کا لکہا کہ حال اِس فوج بے شمار کا شہدار لشکر اسلام کو معلوم ہوا ہوگا مگر اسکے علاوہ اور بہی ہندوستان سے برابر فوجین چلی آتی ہین۔ ایک ایک راجپوت وہ منچلا بہادر ہے جنکی تلوار کی کابل و قندہار تک پناہ نہین۔ یہ چند نامراد ترک بچے اور افغان زادے جنہین لوٹ کہسوٹ کا لالچ دے دیکر گہرون سے یہان لایا ہے۔ چاہیئے کہ اونکی جوانی اور مان باپ کے بڑہاپے پر رحم کر کے یہین سے پہر جائے۔ ہمین جان جوانمردی کی قسم ہے کہ پیچہا نکرین گے۔ اور نہین تو دیکہہ لو کہ آتشبازی کے سامان بے شمار ہین ہین اور جنگی ہاتھی کچہ اوپر تین ہزار ہین اگر اِس تحریر پر خیال کیا تو بہتر ہے نہین تو یاد رہے کہ ایک جاندار اِس میدان سے جیتا نہ جائیگا۔

ادہر سلطان شہاب الدین اِس موقع پر دہیما ہوا اور در جواب اوسکے مصلحتاً یہ لکہا کہ راجہ نے جو نیک صلاح دی عین شفقت ہے مگر سب پر روشن ہے کہ اس لشکر کشی مین مجھے کچہ اختیار نہین۔ بہائی کے حکم سے اِس مہم کا بوجہ سر پر لیا ہے جبتک وہان سے حکم نہ آئے مین کچہ نہین کر سکتا اِس قدر مہلت ہو کہ وہانسے جواب آجائے اسوقت صلح اِس عہد پر ہو جائے گی کہ

ملک پنجاب سرہند تک ہمارے پاس رہے۔ باقی کل ہندوستان تمہارا
جب یہ نرم ترین جواب راجہ کے پاس پہنچا۔ تمام اہل دربار ہنسنے لگے۔ اور
اور لشکریون مین فتح کی سی خوشیان ہوگئین بلکہ بخت ہوکر ڈیرے ڈیرے
مین ناچ رنگ شروع کر دیئے یہان سلطان شہاب الدین نے سرشام فوجکو کمربندی کا
حکم دیکر خیمے ڈیرے سب قائم رکھے۔ اور راتون رات کئی کوس کا چکر دیکر دریا
پار اوتر گیا صبحکو راجہ کے لشکر مین ابھی کوئی بستر پر تھا کوئی اشنان کو گیا تھا
کہ دفعۃً پہلو مین آ دامہ جنگی پر چوٹ لگا اس دنانٹے سے کرنا سے پہونکی کہ سوئے
جاگتے اوچھل پڑے اور تمام فوجمین کھلبلی پڑگئی وہ لشکر بے شمار ایسا دریا
تھا کہ ایک طرف کی ہل چل کی دوسری طرف خبر بھی ہوتی تھی مگر راجہ نے
اسوقت ہوش وحواس کو جمع کیا ذرا نہ گھبرایا ایک فوج تو تیار کرکے سامنے
کی اور باقی ساقی لشکر انبوہ کو سمیٹ کر پھر میدان مین لا جمایا۔ ادہر سلطان
شہاب الدین نے فوج کے چار حصے کرکے چار سپہ سالارون کے ماتحت
قائم کر دیئے کہ باری باری سے جائین اور اِس لشکر کثیر کے مقابل مین جان
لڑائین۔ راجپوت بہادر بھی اس میدان مین دائین بائین سے درست
ہوکر اس خوبصورتی اور بند وبست سے لڑے کہ مسلمانون کے جی چھوٹ
چھوٹ گئے۔ تب سلطان شہاب الدین بمصلحت وقت صورت شکست
بناکر پیچھے ہٹا دشمن نے پیچھا کیا اور جب جمعیت اونکی بے انتظام ہوئی تو دستے
غول سے تازہ دم حملہ کیا مگر جمعیت ہندوون کی بے شمار تھی اسلئے اوس سے
بھی مطلب نہ حاصل ہوا۔ جب ٹھیک دوپہر ہوئی تو رای پتھی راج

ایک سو پچاس راجہ اور مہاراجہ کو لیکر ایک درخت کے سایہ مین آیا سب نے
تلوارون کے قبضون پر ہاتہہ رکھکر قسم کہائی اور ایک ایک پیالہ شربت کا
پی - پان کا بیڑہ مُنہ مین تُلسی کی پتّی زبان پر رکہہ - کیسر کے ٹیکے پیشانیون پر
دئے - اودہر سلطان شہاب الدین بھی بارہ ہزار غلام خاص جنکے سرون پر
فولادی خود جواہرات کے مرصع دہرے ہوئے تھے اونہین لیکر جدا ہوا -
اول خود تاج شاہی اوتار کفن سر سے باندہا - پہر شمشیر اصفہانی نگہسیٹ میان
اوسکا توڑ کر پہینک دیا - بادشاہ کا یہ حال دیکھتے ہی سب نے خود خود جیبون
مین ڈال کفن سرون پر لپیٹ لئے اور الماس تلوارین کہینچے داڑہیان مُنہ
مین لے اسطرح جوش مین آکر تکبیر بلند کرکے حملہ کیا کہ یا تو اپنی جگہہ جمے کہڑے
تہے یا پلک مارتے ہی خاص راجہ کے قلب لشکر مین جا کر دہمان دہار ہو گئے
اور جو جو سردار لشکر ادہر اودہر لڑ رہے تہے وہ بہی دائین بائین زور دیکر
گرے - اِس گہمسان کا رن پڑا کہ دم کے دم مین ہزارون کا کہیت پڑ گیا -
اگرچہ راجپوت تلواریون نے بڑا ساکہا کیا مگر انجام شکست کہائی - کہانڈی راؤ
میدان جنگ مین بہادری کا حق ادا کرکے زندگی کے بوجہ سے سبکدوش
ہوا - راے پتہورا دریاے سرسوتی کے کنارے گرفتار لشکر سلطانی
ہوکر مارا گیا - تمام فوج دشمن پریشان ہو گئی فتحیاب سپاہی شام تک قتل و
غارت مین ہاتہہ رنگتے رہے بادشاہ نے راتون رات لاہور - اور غزنی
فتحنامہ روانہ کرکے اوسکے دوسرے دن لشکر کا انتظام کیا اور آگے روانہ
ہوا بعد ازان اجمیر کو جو دار السلطنت راجہ کا تہا فتح کرتا ہوا دہلی مین آیا

مگر ادہرہی کے راجاؤن کو تاج بخشیان کرتا کچہ اپنی حاکم اسلام بٹہاتا ہوا دہلی مین آکر
اپنی طرف سے قطب الدین ایبک جو غلام باوفا اور اسوقت فوج شاہی کا
سردار اعظم تہا اسکو نائب سلطنت کرکے دہلی سے لاہور اور لاہور سے
غزنی پہونچا۔ اسکے بعد کوہ جود کے مفسدون نے فساد برپا کیا سلطان بذات خود
وہان گیا اور اونکو سزادی جب وہان سے واپس آیا راستے مین بمقام دمیک
چند مفسد قوم کہکر رات کے وقت شاہی خیمہ مین قابو پاکر چہپ رہے
اور سلطان کو بحالت خواب جام شہادت پلادیا تیس سال سلطنت کی
سنہ ٦٠٢ مین شہادت پائی ہندوستان کی تاریخون مین اسکا نام علاؤالدین غوری
ہی درج ہے مگر دراصل معزالدین نام تہا اور شہاب الدین خطاب۔
غرض کہ اس ایک ہی لڑائی سے سلطنت اسلامیہ ہندوستان مین قائم اور
اور مستحکم ہوگئی۔
اور خاندان غزنویہ و خاندان غوریہ کے جتنے بادشاہ گذرے ہین اور اونکے
بعد جتنے بادشاہ ہند مین گذرے ہین اونکے اسمای ذیل مین ہدیہ ناظرین
کروئے جاتے ہین۔

نقشہ ششم اسمائی سلاطین خاندان غزنویہ

نشان سلسلہ	اسمای سلاطین	تاریخ ولادت	مدت عمر و سنہ جلوس		مدت سلطنت تاریخ وفات		نسب	جائے مدفن	کیفیت
			مدت عمر	سنہ جلوس	مدت سلطنت	سنہ وفات			
١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠

۱	امیر الپتگین								
۲	امیر ناصر الدین سبکتگین				[illegible]	[illegible]			
۳	امیر اسمٰعیل بن ناصرالدین سبکتگین				[illegible]				
۴	سلطان محمود بن ناصرالدین سبکتگین		[illegible]				[illegible]	[illegible]	
۵	سلطان محمد سلطان محمود								
۶	سلطان مسعود سلطان محمود								
۷	مودود بن سلطان مسعود								
۸	عبدالرشید بن مسعود بن محمود								
۹	فرخ زاد بن مسعود بن محمود								
۱۰	ابراہیم بن مسعود بن محمود ۔								
۱۱	مسعود بن ابراہیم بن محمود								
۱۲	ارسلان شاہ بن مسعود بن ابراہیم								
۱۳	بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم بن مسعود								
۱۴	خسرو شاہ بن بہرام شاہ بن مسعود بن ابراہیم ۔								
۱۵	خسرو ملک بن خسرو شاہ بن بہرام شاہ								یہ آخری فرمانروای خاندان غزنین تھا ہانسی و حصار تھانیسر وغیرہ اسنے لیا ۔ سلطان محمود کے زمانہ سے اسکے آخری انتہا تک غزنوی سال شمار میں آئے [illegible]

نقشہ ہفتم سلاطین غوریہ کے متعلق جنہوں نے ہندوستان و غزنی وغیرہ میں سلطنت کی ہے

١	سلطان علاؤالدین جہانسوز حسین بن سام								اسنے غزنین میں قتل عام کیا شہر کو آگ لگا دی اور بعوض خون سید محمد وزیر جو قتل ہوا تھا کئی ایک علما قید میں لایا۔
٢	ملک محمد المخاطب سیف الدین بن علاؤالدین جہانسوز				٢ سال		قتل ہوا		یہ بادشاہ رحم دل نرم مزاج تھا مگر دو ہی سال کی حکومت کے بعد ابوالعباس سپہ سالار نے کم آم قتل کیا۔
٣	ملک غیاث الدین ابوالفتح بن محمد سام					٥٩٩ھ	مرض الموت	ہرات	علاقہ غرجستان زاور و گرم سیر و بادغیس ہرات و سیستان و خراسان تک قبضہ کیا اور سپہ سالار شنکرام کو قتل کر دیا۔
٤	سلطان معزالدین بن سام الملقب شہاب الدین				٣٢ سال	٦٠٢ھ	شہادت پائی [illegible] ٦٠٢ھ		اسنے ہندپر چڑھائی کی پہلے ملتان پر قابض ہوا پھر لاہور اور پرتھی راج عرف رائے پتھورا سے لڑا اور قنوج والا راجہ مطیع ہوا۔ اور ہندوستان میں سلطنت اسلامیہ قایم ہوئی۔
٥	سلطان محمود بن غیاث الدین محمد سام			٦٠٢ھ		٦٠٩ھ	شہادت پائی		بعد انتقال شہاب الدین فیروزکوہ کے تخت پر بیٹھا تھا غور و خراسان و غزنین و ہندوستان میں خطبہ و سکہ اسکا جاری رہا۔
٦	سلطان بہاؤالدین بن محمد بیت بن غیاث الدین محمد سام								والئے ہرات نے پکڑ کے خوارزم شاہ کے پاس بھیجا تھا وہاں دریا میں غرق کرایا گیا۔

٧	علاؤالدین بن سلطان علاؤالدین بن حسین جہانسوز								خوارزم شاہ کی مدد سے سلطنت پائی چار سال حکومت کی تاج الدین یلدز غوری سے لڑائی مین قتل ہوا اور غور کا ملک خوارزمیون نے لے لیا۔
٨	سلطان تاج الدین یلدوز غوری								یہ زرخرید غلام شہاب الدین غوری ہے اور کرمان و دیگر ادیوران وغیرہ علاقہ جات غزنی تا دریائے سند پر حکمران تہا اور رسد رسانی سفر ہند اسکے ذمہ ہے اسکے بعد غزنی میں عملداری خوارزمی ہو گئی۔

نقشہ ہشتم سلاطین غوریہ کا جو بامیان مین سلطنت کرتے رہے

١	فخرالدین مسعود غوری								یہ سلطان غیاث الدین محمد بن سام کا چچا تہا اور طخارستان کا علاقہ بھی اسکے تحت تہا شمس الدین محمد و تاج الدین زنگی و حسام الدین علی اسکے بیٹے تھے
٢	ملک شمس الدین محمد بن فخرالدین مسعود۔								اسنے ملک کو وسیع کیا بلخ و طالقان و بدخشان کو لیا جب غوریونکی مہم سلطان شاہ بن ایل ارسلان پر ہوئی تو مرو مین جا کر بہاؤالدین طغرل کو جو سنجری امرا مین تہا قتل کیا غیاث الدین سے خطاب سلطانی لیا
٣	ملک بہاؤالدین ملک شمس الدین محمد				[illegible]	.	[illegible]	×	یہ بادشاہ مہربان علما و فضلا کا قدردان تہا امام فخرالدین رازی نے علم صرف مین رسالہ بہائیہ اسکے نام پر لکہا جسکو صرف بہائیہ کہتے ہین۔

۴	ملک علاء الدین علی بن شمس الدین محمد غوری۔				۱ سال				بہاؤالدین کے لڑنیکے بعد یہ بادشاہ ہوا اور بعد انتقال شہاب الدین غوری جو غزنین کا خزانہ غوری خان نے زندان میں تقسیم ہو تو نیجاہ شتر بار اشرفیوں جواہرات کے اسکے حصہ مین آئے پہر اسنے غزنین پر لشکرکشی کی و شکست کہاکر پکڑا گیا اور اسکا بہتیجا مسعود بامیان مین آیا اور تمام خزانہ اوٹھا لیگیا چند ماہ کے بعد جب چہوٹا تو مسعود پر حملہ کیا اور اسکو قتل کیا پہر انکے باپ کے وزیر کا پوستہ او نزول آخر سلطان محمود خوارزم شاہ نے گرفتار کرلیا اور مقتول ہوا

نقشہ نہم سلاطین غلامان غوریہ کے متعلق جو ہندوستان میں فرمانروا رہی ہین

۱	ملک ناصر الدین قباچ	۔	۔	۔	۔	۶۲۳ھ	[illegible]	۔	غلام زرخرید سلطان شہاب الدین غوری ہی بعد انتقال شہاب الدین پہلے ملتان پر قابض ہوا اور سندھ کا علاقہ بہی لیا پنجاب و دریائے ستلج تک قبضہ پایا تہا اور دہلی پر چڑہائی کی تہی آخر شکست کہا کر چلا آیا۔
۲	سلطان قطب الدین ایبک	۔	۔	سنہ	۴ سال	۶۰۷ھ	۔	بمقام لاہور	یہ بادشاہ غلام زرخرید شہاب الدین غوری ہی پہلا بادشاہ دہلی کا ہوا چوگان کہیلتا ہوا گہوڑے سے گرکے مرگیا۔
۳	ارام شاہ قطب الدین ایبک	۔	۔	[illegible]	[illegible]	۔	۔	۔	بوجہ نالیاقتی معزول کیا گیا۔
۴	سلطان شمس الدین التمش	۔	۔	۔	۲۶ سال	۶۳۳ھ	[illegible]	دہلی	بعد معزولی ارام شاہ یہ تخت نشین کیا گیا قطب الدین ایبک کا غلام داماد تہا اور خواجہ قطب صاحب کا مرید تہا چنگیز خان ہم عہد تہا قطب منار بہت اونچا بنایا مگر بجلی کی صورت مہاکل سے توڑا۔

۵	سلطان رکن الدین فیروز بن شمس الدین التمش	.	.	۶۳۳ھ	۶ ماہ	.	.	.	بدعلین عیاشی و شرابی کے معزول ہوکر رضیہ بیگم بنت سلطان شمس الدین کی قید مین مرگیا۔
۶	سلطانہ رضیہ بیگم	.	.	.	۳ سال ۶ ماہ ۶ دن	۶۳۷ھ	.	دہلی	یاقوت نامی حبشی کے ممتاز کرنے سے امراء دولت ناخوش ہو گئے لہذا مقتول ہوئی۔
۷	معزالدین بہرام شاہ بن سلطان شمس الدین	.	.	.	۲ سال ۱ ماہ ۱۵ دن	.	.	.	مہذب الدین نظام الملک نے جنگ حرام نے بطمع سلطنت قتل کروا ڈالا۔
۸	سلطان علاؤالدین مسعود بن رکن الدین فیروز شاہ	.	.	.	۴ سال ۱ ماہ ۱ دن	.	.	.	بعد مادوت پنجاب کے عیاشی مین ایسا مستغرق ہو گیا کہ سلطنت سے بے خبر ہو گیا آخر مقید ہوکر معزول کیا گیا
۹	ناصرالدین محمود بن سلطان شمس الدین التمش	.	.	۶۴۴ھ	۲۰ سال ۳ ماہ	۶۶۴ھ	بمرض الموت		چونکہ فقیر مزاج تہا۔ تاتاریون کے حملہ کی عمدہ عمدہ تجویزیں کی غزنی کا تخت بذریعہ بوسیلہ وزیر کے فتح ہوئی ۔
۱۰	سلطان الغ خان الملقب بسلطان غیاث الدین بلبن۔	.	۸۰ سال	.	۲۰ سال ۱ ماہ	جمادی الاول ۶۸۶ھ	بمرض الموت	دہلی	غیاث الدین بن شمس الدین التمش کا غلام و داماد تہا سلطنت کو رونق دی نرم مزاج و نرم دل نمازی علم دوست تہا اسکے عہد مین طغرل خان باغی مارا گیا چند بار مغلون پر فتحیاب ہوا۔

	معزالدین کیقباد بن بغراخان بن سلطان غیاث الدین				سہ سال				بلبن کی وصیت کے برخلاف امرا نے کیقباد بن بغراخان کو بادشاہ بنایا مگر یہ عیش و عشرت مین پڑ گیا اسلئے اسکا باپ جو دکن کا حاکم تہا دہلی مین آیا اور اسکا انتظام کرنا چاہا مگر اسنے باپ کو دخیل ہونے نہ دیا بلکہ اسکو قتل کر دینے پر آمادہ ہوا اسلئے وہ واپس چلا گیا دو برس کے بعد کیقباد کو فالج ہو گیا اور امرای مغل نے کیومرث اسکے بیٹے کو تخت نشین کیا اور امرائے خلجی نے اسکو مع بیٹے کے مار ڈالا۔

نقشہ دہم سلاطین خلجیہ کے متعلق جو ہندوستان مین فرمانروا رہے

۱	سلطان جلال الدین فیروز شاہ خلجی			۶۸۹ھ	۷ سال	۶۹۵ھ	شہید ہوا		کیقباد آخری بادشاہ غوریہ غلاموں کی سلطنت کا جب قتل ہوا تو سنہ ۶۹۰ھ مین دہلی کے تخت پر ستر برس کی عمر مین بیٹھا۔ پہلے یہ شمالی کا نائب ناظم تہا ملک چھجو دیوگڑھ کا راجہ دہلی پر چڑھ آیا تہا شکست کہا کر بہاگ نکلا سنہ ۶۹۳ھ مین چنگیزی لشکر نے تاتار مین آکر غارت شروع کی بادشاہ خود جا کر انکو شکست دی مغلون کا سردار سلطان پاس آکر مسلمان ہوا علاؤ الدین اپنے داماد کو دیوگڑھ کی مہم پر بہیجا وہ جا کر بہت راجونکو لوٹا ایک راجہ کے خزانہ سے بارہ من موتی و الماس زمرد و یاقوت بیشمار سونا چاندی ملا۔ آخرش علاؤ الدین نے بطمع سلطنت بحالت تلاوت قرآن شریف اسکو شہید کر ڈالا مرنیک بخت حلیم و رحیم تہا۔

٢	سلطان علاؤالدین خلجی	.	.	٦٩٥ھ	٢٠ سال	٧١٥ھ	دہلی		یہ دست پرورده و برادرزاده و داماد جلال الدین تہا۔ گجرات پر لشکر کشی کی اور فتح پاکر سوم ناتہ کا بت دہلی میں لاکر داب دیا۔ راجہ ہمیر والئے رنتہبور گرفتار ہو کر قتل ہوا اور راجہ رتن سین والئے چتور کی رانی پر عاشق ہو گیا تو اوسکا خاوند مارا گیا اور رانی آگ میں جل کر مر گئی۔ ملک تلنگانہ و دکن کا علاقہ سمندر کے کنارہ تک فتح کیا کرناٹک کے بڑے بڑے بتخانہ گرائے۔ ملک کا انتظام اچہا کیا کافور نام امیر نے زہر دیکر مار ڈالا۔
٣	سلطان شہاب الدین عمر بن سلطان علاؤالدین	.	.	٧١٥ھ	٣ ماہ	.	.	.	یہ بادشاہ خردسال تہا اسلئے کافور مدار المہام بنا اسنے شہزادہ مبارک کو قید کر لیا خضر خان اور شادی خان دو شہزادوں کو اندہا کر دیا تین مہینے کے بعد تمام امرا کافور سے ناراض ہو گئے اور اوسکو قتل کر کے سلطان کو معزول کر دیا۔
	قطب الدین مبارک شاہ بن علاؤالدین خلجی۔	.	.	٧١٦ھ	٤ سال ٤ ماہ	.	.	دہلی	یہ قید سے چہوٹکر بادشاہ ہوا سلطنت کے قیام کے بعد اپنے حسن نام ایک رذیل آدمی کو خسرو خان خطاب دیکر وزیر بنایا گجرات اور دکن کی حکومت اوسکو دی اوسکی ترغیب سے شہاب الدین شاہ معزول و خضر خان و شادیخان بہائیوں کو قتل کرادیا مگر اس غلام نے کافر ہوکر بغاوت پر کمر باندہ لی اور چاہا کہ بادشاہ کو قتل کر کے خود بادشاہ ہو اس ارادہ پر غرہ رجب کی رات کیوقت اپنے بہائی جاہز خان برادر خود کو شک ہزارستون میں لایا اور بادشاہ کو قتل کیا اور اوسی رات تمام امراء دولت کو بہی مار ڈالا بادشاہ کی ملکہ سے نکاح میں لایا فرید خان منگو خان شہزادوں کو قتل کر دیا۔ پہر بایکہ غازی الملک حاکم پنجاب باتفاق بہرام خان حاکم ملتان چڑہ آیا اور اس نمک حرام کو قتل کر دیا۔

نقشہ یازدہم سلاطین تغلقیہ کے متعلق جو دہلی کے تخت پر فرمانروا ہوئے

۱	غازی الملک غیاث الدین تغلق شاہ				۴ سال ۲ ماہ	۷۲۵ ہجری	کوشک کے نیچے دبکر مرا		یہ بادشاہ غیاث الدین بلبن کا ترکی غلام تھا خسرو خان مبارکشاہ کے قاتل پر غالب آکر اسنے سلطنت پائی جب بنگال کے سفر سے واپس آیا ایک کوشک تو تیار کی چھت کے نیچے دبکر مرگیا۔ بد دعا سے حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کے۔
۲	الغ خان محمد شاہ الموسوم جونا بن فخر الدین سلطان تغلق			۷۲۵	۲۷ سال	۷۵۲ ہجری		دہلی	یہ مسرف فضول خرچ متزلزل مزاج تھا دکن وغیرہ ملک پر قابض رہا اور چین پر بھی چڑھائی کی تھی۔ دہلی کو ویران کر کے دکن میں دیوگیر آباد کیا اور اسکا نام دولت آباد رکھا۔
۳	نائب فیروز ... حبیب المخاطب بسلطان فیروز شاہ تغلق		۵ سال		۳۸ سال ۷ ماہ	۷۹۰ ہجری		دہلی	سلطان محمد تغلق کا برادر زادہ لبیب لاولدی سلطان کے یہ بادشاہ ہوا۔ قلعہ فیروز آباد و حصار وغیرہ تیس قلعہ بنوائے۔ جامع مسجد ۴۴ مدرسہ ۳۰ خانقاہین ۲۰۰ پل ایکسو نہرین ایکسو کوشک۔ ایکسو پچاس حمام پانچ دار الشفاء (۱۵۲) قیصری (۵) بڑی مینار (۲۰۵) مسجد (۱۰۰) کوئین ڈھائی سو باغ بنوایا۔
۴	سلطان تغلق خان بن فتح خان بن فیروز شاہ تغلق المخاطب بغیاث الدین								یہ فیروز شاہ کا پوتا حسب الوصیت اسکے بادشاہ ہوا محمد خان اپنے چچا پر مغرور ہو فوج کسی ابوبکر اپنے بھائی کو قید کر لیا مبارک وزیر پر کل مدار حکومت چھوڑ دیا خود عیش عشرت میں پڑ گیا اسلئے امراء دولت ناراض ہوگئے اور سب نے ملکر سنہ ۷۹۱ میں اسکو قتل کر ڈالا۔

۵	ملک ابوبکر بن ظفر خان بن فتح خان بن فیروز شاہ بادشاہ برادر غیاث الدین تغلق								رکن الدین امیر الامرا نے قید سے نکالکر بادشاہ کیا مگر اسنے چند روز کے بعد ہی رکن الدین کو قتل کردیا اسپر امیر صدہا حاکم سامانہ نے اسکے برخلاف ملک محمد فیروز کو جالندہر مین تخت نشین کیا اور دہلی مین آکر محاصرہ کرلیا یہ اوسکے مقابلہ سے شکست کہاکر بہاگ گیا
٦	محمد شاہ بن فیروز شاہ باربک تغلق	•	•	•	۶ سال ۷ ماہ	[illegible]	[illegible]	•	ملک صدہا وغیرہ غلامان فیروز شاہی کے سعی سے اسنے سلطنت پائی مگر چند ماہ کے بعد انکے ساتہہ اسکی رنجیدگی ہوگئی اور بہت سے امیر بہاگ کر کوٹلہ مہوات مین ابوبکر کے پاس چلے گئے باقیماندونکے لئے حکم دیا کہ تین روز مین چلے جائین ورنہ قتل ہونگے چنانچہ اکثر چلے گئے اور باقیماندہ قتل ہوئے اور شہزادہ ہمایون ابوبکر کے مقابلہ کو روانہ ہوا عندالمقابلہ ابوبکر پکڑا گیا فوج کے مفسدونکو اسنے بہی اسنزادی پنجاب کے مفسدنکی سرکوبی کی ۔
۷	سلطان ہمایون المخاطب بعلاؤ الدین سکندر شاہ بن محمد شاہ	•	•	•	۱ ماہ ۱۶ روز	•	ایضاً	•	اس بادشاہ نے تخت نشین ہوکر صرف ایک ہی ماہ سولہ روز سلطنت کی پہر انتقال ہوگیا ۔
۸	سلطان ناصر الدین محمد شاہ بن سلطان محمد شاہ تغلق	•	•	•	۲۰ سال ۲ ماہ	۸۱۵ھ	//	•	۸۱۵ھ مین سلطان محمود مرگیا تو اوسکا بیٹا دولتخان تخت نشین ہوا اور پہر خضر خان ناظم دیبالپور وغیرہ غالب آیا اوسکو تخت سے اوتار کر خود بادشاہ ہوگیا اور سلطنت تغلقیہ کی ختم ہوگئی ۔

نقشہ دوازدہم شاہان خضر خانیہ کے متعلق جو دہلی مین بادشاہ رہے تھے

۱	خضر خان بن سلیمان	.	.	.	۷ سال ۲ مہ ۲ یوم	[illegible]	[illegible]	.	یہ بادشاہ قوم کا سید تہا ملک مردان خان امیر بار فیروز شاہی نے اسکو متبنی بنا کر پالا امیر تیمور نے اوسکی حسن خدمات پر خوش ہوکر پنجاب کا ملک اوسکو دیا آخر یہ دولتخان بن محمود شاہ تغلق پر غالب آیا اور دہلی کے تخت پر بیٹہا خطبہ وسکہ شاہرخ میرزا بن تیمور کے نام جاری کیا اسکے وقت انتظام سلطنت اچہا رہا۔
۲	مبارک شاہ بن خضر خان	.	.	.	۱۳ سال ۳ مہ ۱۶ یوم	[illegible]			اسکے وقت جسرت کہگہر سکہا کہگہر کے بہائی نے پنجاب کا ملک لے لیا دہلی کا ارادہ کیا سلطان شاہ لودی حاکم سرہند کو مغلوب کر کے آگے بڑہا سلطان خود بر سر مقابلہ گیا اور شکست دیکر کہگہڑونکے علاقہ مین پہونچا وتمام وکمال اوجاڑ دیا پہر لاہور مین آیا اور دوبارا آباد کیا چونکہ جسرت کے غارت سے شہر ویران ہوچکا تہا سلطان کے جانیکے بعد جسرت پہر آیا اور راجہ بہمون کو مارڈالا لاہور و دیپالپور پر قابض ہوگیا شیخ علی مغل حاکم کابل بہی مع لشکر جرار لیکر آیا اور تمام علاقہ پنجاب کو لوٹکر برباد کردیا سلطان پہر آیا اور شیخ علی کو شکست دی اور جسرت بہاگ گیا اور بعد انتظام دہلی کو معاودت کی مگر جاتے ہی پہر امیر و جسرت دونون پہر آئی تو سلطان پہر آیا امیر علی کی تعاقب میں بلیتان تک گیا اور پہر اوس شیخ علی کو تلونبا مین قید کردیا اور اُسکے لڑکے کو ہمراہ لیکر دہلی آیا آخر جمعہ کے روز مبارک آباد کی جامع مسجد مین ملک سرور وزیر کے ہاتہ سے قتل ہوا۔

٣	سلطان محمد شاہ بن فرید خان بن جعفر خان	.	.	.	.	۸۴۹ھ	.	.	ابتداء سلطنت مین یہ بادشاہ برائے نام تہا ملک سرور زیر بدر المہام اور مختار عام تہا اور بہت سے امرا قتل کئے اکثر قید کر لئے آخر سب نے ملکر اوسکو مار ڈالا اور سلطنت کا اختیار سلطان نے پایا ۸۳۷ھ سلطان پنجاب مین جا کر جسرت کہکر کی تخریب مین سخت کوشش کی اور علاقہ لوٹا اُسکی قوم کو مار ڈالا انہیں دنون نمین قوم لنگاہ مین ملتان مین خروج کیا اور سلطنت علیحدہ قائم کر لی اور سلطان محمود والی مالوہ لشکر دہلی پر چڑہ آیا بہلول لودی کے مقابلہ سے شکست کہائی چلا گیا اس خدمت کے عوض سلطان نے نظامت پنجاب کی بہلول لودی کو دی اوسنے جسرت کہکر سے صلح کر لی اور افغانی فوج بہرتی کرکے بطمع سلطنت دہلی پر حملہ آور ہوا ناکامیاب رہا مگر کل صوبہ سلطنت منحرف ہو گئے بادشاہ ۸۴۹ھ مین مرگیا۔
٤	سلطان علاؤالدین شاہ عالم بن سلطان محمد شاہ	.	.	.	.	۸۵۵ھ	.	.	اس بادشاہ کی سلطنت نے کچہ رونق نپائی بجز دہلی اور چند اضلاع کے اسکے قبضہ مین کوئی ملک نرہا حسام الدین و حمید الدین وزرا کی نفاق سے آپ دہلی کو بہی چہوڑ دیا بداون مین سکونت کی اسکے پیچہے اونہون نے بادشاہ کا خزانہ لیا شہزادیونکو ننگے سر قلعہ سے نکالدیا حمید خان نے بہلول لودی کو پنجاب سے بلایا جب وہ آیا چندروز حمید خان کی متابعت مین رہا پہر اُسکو قید کر لیا اور بادشاہ کو دہلی مین آنیکے لئے لکہا اوسنے جواب دیا کہ مجکو پرگنہ بداون ہی کافی ہے سلطنت جانے اور تم جانو چنانچہ بادشاہ اپنے زیست تک بداون مین رہا ۸۸۳ھ مین مرگیا۔ سلطنت خاندان سادات خضر خانیہ ختم ہو گی۔

نقشہ سیزدہم سلاطین افغان لودیہ کے ذکر مین جو دہلی مین تخت نشین تھے

۱	سلطان بہلول لودی			دہم ربیع الاول [illegible] ۸۵۵	[illegible]	[illegible]	فیروز شاہ مارے گئے وقت اسکا دادا بہرام ملک مردان حاکم ملتان کے پاس نوکر تہا اوسکے پانچ بیٹے تہے سلطان کالا محمد فیروز خواجہ۔ بہرام کے مرنے کے بعد ملک سلطان خضر خان کے پاس نوکر ہوا اور اسلام خان خطاب پاکر سرہند کا حاکم بنا اوسکی عورت جب بہلول کے حمل سے حاملہ ہوئی نوین مہینے چہت کے نیچے دبکر مرگئی اور اور ملک کالا نے اوسکا پیٹ چاک کرکے بچہ نکالا بہلول نام رکہا جب کالا شیخ امیر علی کی لڑائی مین مارا گیا تو بہلول یتیم رہگیا اور اپنے چچا کے پاس پرورش پائی اور اپنی لیاقت سے پنجاب کا حاکم بنگیا پہر دہلی کا بادشاہ ہوا چند مرتبہ سلاطین شرقی کے ساتہ لڑا اور فتحیاب ہوا جونپور کی سلطنت بہی اسنے لی۔ اورتیس سال سلطنت کی ۸۹۴ھ مین مرگیا۔
۲	نظام خان الملقب سلطان سکندر لودی بن بہلول لودی			[illegible]	۸۹۴	[illegible]	بہلول کے بعد یہ تخت نشین ہوا اور اپنے بڑے بہائی باربک سے جو جونپور مین حاکم تہا فوج کشی کی اور مطیع کرکے پہر وہ ملک اوسکو دیدیا اور بکمال استقلال اٹھائیس سال سلطنت کی آخر ۹۲۳ھ مین مرگیا۔

۲	سلطان ابراہیم بن سلطان سکندر لودی۔								سکندر کے بعد یہہ بادشاہ ہوا اور جونپور کی حکومت اپنی چھوٹی بھائی جلال خان کو دی مگر پھر ناراض ہو گیا اور اوسپر فوج کشی کی وہ بکرماجیت والی گوالیار کے پاس بھاگ گیا اعظم ہمایون معہ لشکر اوسکے گرفتار ہو گیا تو اوس نے مالوہ کا رستہ لیا آخر سالم گونڈوانہ نے اوس کا سر کاٹ کر بھیجدیا جب کوئی مدعی نرہا تو سلطان بڑے غرور مین آیا پہلے اپنے خیر خواہ وزیر میان تہوا کو قتل کیا اور چند امرا کو قید کر دیا اعظم ہمایون کو گوالیار سے بلایا اسپر اسلام خان بن اعظم ہمایون نے مانکپور اور بہادر خان ولد دریا خان نے بہار مین اور دولت خان لودی نے پنجاب مین بغاوت کی اور حسب الطلب دولت خان کے شاہ بابر والی کابل نے پہلے پنجاب پر تصرف کیا پھر دہلی کو آیا سلطان ابراہیم ایک لاکھ فوج کے ساتھ پانی پت کے میدان مین بابر کے مقابل ہوا اور باوجود کثرت فوج شکست کھائی اور قتل ہوا سنہ ۹۳۲ مین اس خاندان کی سلطنت تمام ہوئی

نقشہ چہادہم شاہان افغانی کے ذکر مین جو ہند مین بادشاہ رہے

۱	شیر شاہ سور افغان			۱۵ سال امارت - ۵ سال بادشاہت ۔	سنہ ۹۵۲	[illegible]	قلعہ کالنجر [illegible]	پہلے اس نے پنجاب مین جاکر قلعہ رہتاس کا بنوایا پھر راجہ پورن چند پر لشکر کشی کی پھر راجہ مالدیو و حاکم اجمیر و جودہ پور و رنتھبور پر فوج لے گیا اور غالب آیا چوری اور رہزنی کی بیخ نکلوادی ہند مین سرائین بہت بنوائین مہمان خانے تعمیر کرائے مسافرون کیلئے اخراجات خزانہ شاہی سے مقرر کئے ملک کو رونق دی ۔ پندرہ سال امارت ۔ پانچ برس بادشاہت کی ۔
۲	جلال خان طب الملقب سلیم خان بن شیر شاہ افغان		سنہ ۹۵۲	۹ برس - ۱۰ ماہ	سنہ ۹۶۰			شیر شاہ کے مرنیکے بعد عادل خان بڑا بیٹا اوسکا رنتھور مین تہا امراؤ نے مصلحتاً اس کو کہ چھوٹا بیٹا تھا تخت نشین کردیا جب وہ آیا تو اوس نے بھی اسکے تخت نشینی پر رضامندی ظاہر کر کے بیانہ کیطرف چلا گیا مگر اسکے تسلی نہوئی اوسکی گرفتاری کی فوج مامور کی عادلخان نے خواص خان حاکم میوات کو مدد پر بلایا اور جنگ کیا آخر شکست پائی ۔ اسبات پر امرای شاہی اس سے ناراض ہوگئے پہلے ہیبت خان و اعظم ہمایون حکام پنجاب کے بغاوت کی

								اور معرکہ وقوع مین آتے بہہ شجاعت مسان مالوہ مین ہنگامہ پرداز ہوا سلطان آدم خان رئیس کہکروں کا بھی بہر سر بغاوت آیا۔
۳	فیروز شاہ بن شیر شاہ افغان			۹۶۰				بہہ بادشاہ خورد سالی مین تخت پر متمکن ہوا لیکن تین روز کے بعد مبارز خان المخاطب بعادل شاہ بن نظام خان افغان اسکے ماموں نے اس کو پکڑ کر قتل کر ڈالا۔
۴	مبارز خان المخاطب بعادل شاہ بن نظام خان افغان							بہہ شخص اپنے ہمشیرہ زادہ کو قتل کر کے خود بادشاہ ہوا اور شمشیر خان غلام زادہ کو وزارت دی۔ ہیمون ایک ہندو کو مدار المہام بنایا اسپر امراء دولت و حکام اس طرز عمل سے ناخوش ہو گئے تھے۔ پہلے احمد خان برادر زادہ و داماد شیر شاہ کا تہا پنجاب مین سکندر شاہ خطاب پاکر بادشاہ ہوا ابراہیم خان خسر پورہ عادل شاہ کا بھی متمرد ہو گیا اور بہہ نوبت پہونچی کہ سکندر شاہ دہلی پر قابض ہو گیا اور یاسے سندھ سے لیکر گنگ تک اسکی عملداری ہو گئی اور آگرہ پر بہی دخل ہوا بالآخر ہمایون بادشاہ نے کابل سے پندرہ ہزار سوار کے ساتھ آکر ہند پر قابض ہو گیا۔

ہندوستان مین اسلام کے دوسرے زمانہ کی خاندان مغلیہ کا اجمالاً تذکرہ

مغلون کے مورث اعلیٰ کا مختصر حال

مورث اعلی اس قوم کا مغل خان اولاد یافث ابن حضرت نوح علیہ السلام سے گذرا ہے۔ مغلون کی سلطنت کی ابتدا اور اوس قوم کا جلد ترقی پذیر ہوکر بہت پہیل جانا تاریخی واقعات مین سے ایک بڑا ماجرا عجیب ہے جس زمانہ مین کہ غزنیکی سلطنت پر زوال قدم بڑہاسے چلا آتا تہا اوسی عرصہ مین ملک تاتار سے جو تدما مین اوسکا نام تہبا مشہور تہا اس جنگجو قوم سے نے خروج کیا اوسی مین سنہ ١٢١٠ء مین تموز خان جسکو کہ انام بڑے پہیر اوس قوم نے چنگیز خان یعنی خان اعظم تمغے شہنشاہ کا خطاب دیا تہا اپنی دانائی اور شجاعت سے قوم کا سردار ہوا اور تمام تاتار مین اوس کا تسلط ہوگیا اوس نے بارادہ تسخیر دوسرے ملکون کے اپنے فوج کو سپاہ گری کے فنون سے واقف اور آگاہ کیا جب فوج کی تعداد چھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوگئی تب فتوحات ملک پر کمر باندھی بعد فتح ملک خطا جو چین کی شمالی قطاع مین ملی ہے اس سبب سے کہ محمد شاہ خوارزم مالک افغانستان کا ورنہ خراسان سے مغلون کے وکیل اور چند سوداگران تاتاری کو قتل کیا تہا چنگیز خان اپنی فوج لیکر انتقام لینے آیا شاہ خوارزم نے ہمراہی ایک لشکر قلیل کے سرحد پر پہونچکر بہ سر مقابلہ ہوا باہم سخت لڑائی ہوئی اور دیر تک دونون پلے مساوی ارہے آخر جب چنگیز خان کے حکم سے فوج مغلون کی ایک تازہ دم گروہ نے جو کمک کیواسطے رکہا تہا غنیم کے بازو سے راست پر حملہ کیا تب خوارزمی مقابلہ مین تا ہم ٹہر سکے الا پہر بھی با انتظام صف بندی پیچہے کو ہٹے اور بہت سپاہ کام آئے اس شکست کے

بعدہ سلطان محمد شاہ کی ہمت ٹوٹ گئی تھوڑی تھوڑے مقابلہ کے بعد چنگیز خان چھوٹے مقامات مفتوح کرتا ہوا شہر بخارا کے قریب جا پہونچا۔

حال قتل غارت بخارا

اور سنہ ۶۱۶ھ ماہ محرم الحرام مین چنگیز خان اور تولے خان فرزند خود نے بخارا کا محاصرہ کیا اور شہر والون نے اس شرط پر امان پائی کہ وہ کل اپنا مال چنگیز خان کو دیدین مکانات چھوڑ جاوین خوارزم شاہی نوکرون کو پکڑ دین مگر بوقت دریافت ظاہر ہوا کہ لوگون کے تہہ خانون مین خوارزمی چھپے ہوتے ہین اس لئے تمام شہر مین آگ لگادی گئی جب جل چکا تو خاکستر کھود کر دفینے نکلواتے گئے قلعہ گھرا یا گیا کوک خان وغیرہ امرائے خوارزم شاہی قتل ہوئے اس صدمہ کے بعد بخارا مدت تک ویران رہا اور اوگتائی خان اس کے فرزند کے عہد مین دوبارہ آباد ہوا۔

حال قتل دغارت جند خجند

اور گتائی خان وچغتائی خان فرزندان چنگیز خان انزار پہونچکر شہر کا محاصرہ کیا غایر خان جس نے تاتاری سوداگر قتل کئے تھے محصور ہوا جب دس ہزار سوار اور قراجہ حاجب خوف کے مارے تاتاریون سے جاملا اور قتل ہوا جب شہر فتح ہوا پانچ لاکھ آدمی شہر کے قتل ہوئے مکانات جلائے گئے غایر خان بیس ہزار فوج کے ساتھ قلعہ مین محصور رہا اون مین سے ہر روز پچاس پچاس ہزار آدمی قلعہ سے باہر آتے اور لڑکر جام شہادت پیتے جب سب مر گئے تاتاری قلعہ مین داخل ہوئے اور غایر خان ایک برج کی چھت پر گھر گیا عورتین وکنیزکین اوسکی اینٹون اور پتھرون کے ساتھ کئی روز تک لڑتی رہین آخر غایر خان گرفتار ہو کر جام شہادت پلایا گیا اور قلعہ گرادیا پھر تاتاری سمرقند کو گئے۔

حال وقتل دغارت جند وخجند جوجی خان جب لشکر لیکر اسنتاق مین پہونچا پہلے ہی

حسن حاجی سوداگر کو شہر والون کے فہمایش کے لئے بہیجا اونہون نے حسن کو بلوا کر مارڈالا
اسپر چنگیز خان غضب مین آیا اور بہت جلد شہر کو فتح کر کے شہر والون کو مار کر عمارتین
جلادین اسباب لوٹ لیا پہر یہہ لشکر آذر کند کو بڑہا انہون نے اطاعت مان لی تواونکی
پائی پہر تاتاری اشناس کو گئے قتلق خان حاکم جند کا بہاگ گیا شہر والے باوجود دبے
حاکمی کے متمرد ہوے تاتاریون نے شہر لے لیا اور اہل شہر کو ایک جنگل مین لیجا کر
قتل کر کے مکانات کو آگ سے پہونک دیا اسی مقام سے الاق نویان خجند کو مامور
ہوا اور پہلے فناکت پہونچا ملک ملنکو وہان کا حاکم تہا تین روز لڑتا رہا چوتہے روز
شہر فتح ہوا مکانات جلائے گئے اہل شہر قتل مین آگئے پہر الاق نویان خجند مین
آیا یہان تیمور ملک بڑا پہلوان خوارزم شاہی دربار کا حاکم تہا دریا کے قلعہ مین جو
دریا کے دو شاخون کے اندر بنا ہوا تہا قلعہ بند ہوا مغلون کی ستر ہزار فوج نے
قلعہ کو گہیر لیا تیمور ملک کشتیون مین جنپر نمد کے پردہ تہے بیٹہ کر مغلون سے لڑا
کرتا مغلون کی گولیان اور تیر بہیگے ہوے نمدون مین کارگر نہوئے اوس نے
ہزارون ہی مغل قتل کئے آخرش تہک گیا اور دریا کے رستے سے بہاگ گیا اور جان بسلامت
لے گیا اوس کے پیچہے مغلون نے شہر کو جلا دیا رعایا کو قتل کر ڈالا مال لوٹ لیا

حال قتل و غارت سمرقند۔ چنگیز خان جب بذات خود سمرقند پہونچا ایک لاکہ دس
ہزار ترکمانی خوارزم شاہی فوج وہان موجود تہی دو روز تک وہ میدان مین
لڑتے رہے تیسرے روز شہر مین محصور ہو کر لڑنے لگے اہل شہر اسوقت تین
فریق تہے ایک خواہان جنگ تہے دوسرے اطاعت پسند تہے تیسرے بدحواسی
مین مبتلا تہے آخر قاضی و شیخ الاسلام دونو ملکر چنگیز خان کے روبرو گئے اور

اطاعت ظاہر کیے اور اپنے تابعینون کی جان بخشی کرائے اوسوقت محمد الپ خان
حاکم سمرقند کا ایکہزار آدمیون کے ساتھہ چل نکلا اور مغلون کا لشکر داخل شہر ہوگیا
بائیس لاکھہ آدمی قتل مین آیا اور مکانات جلاکر خاک کر دئے گئے صرف پنجاہ ہزار
آدمی قاضی و شیخ الاسلام کے تابعین جان بر ہوے دو لاکھہ روپیہ نذرانہ دیا قلعہ
ڈہا دیا گیا تیس امراء خوارزم شاہی گرفتار ہوکر قتل کئے گئے ۔

حال تاتاری لشکر کا جو ایران وغیرہ کو مامور ہوا ۔ بعد فتح مہم سمرقند امیر جتہ نویان
وسویدا ے بہادر و امیر قوتچر کی ماموری ایران کو ہوئی اور حکم ہوا کہ وہ سلطان
خوارزم شاہ کو پکڑین اور رعایا مین سے جو با طاعت پیش آوے امان پاوے
ورنہ قتل کیا جاوے پس یہہ فوج بلخ و اسحاق ہوتی ہوئی ہرات مین آئی حاکم ہرات
بمتابعت پیش آیا جتہ نویان و سویدا ے بہادر نے نذرانہ لیکر امان دی جب وہ
چلے گئے تو قوتچر آیا اور اوس نے ہرات لوٹنے کا حکم دیا ناچار لوگ مستعد بجنگ
ہوے اور لڑائی مین قوتچر مارا گیا فوج اوسکی بہاگ گئی جتہ نویان کے لشکر مین جا ملی
پہر یہہ لشکر نیشاپور گیا اور نذرانہ معقول لیکر امان دی پہر جتہ نویان اجوین کے
راستے مازندران گیا اور سویدا ے نے طوس کا رستہ لیا طوس مین پہونچکر اوسنے
قتل و غارت سے ایک دقیقہ نہ چہوڑا پہر رادگان گیا اور سرسبزی ملک دیکہہ کر
امان دی پہر جبوشان مین پہونچا اور خوب لوٹا پہر اسفرائین کو تہہ و بالا کیا پہر دمغان
جاکر قتل و غارت کی اور جتہ نویان نے مازندران پہونچکر لاکہون آدمیون کو مار ڈالا
آملی شہر کو لوٹا اور جس قلعہ مین خوارزم شاہ کی والدہ اور اہل و عیال تہا وہ فتح کیا مع بیگم
مع والدہ و اہل و عیال بادشاہی قبضہ مین لے آیا بے انتہا تاتاریون نے خزانہ پایا

علما و مشایخ کے تھے بلخ والون نے اطاعت مان لی مگر بطمع غارت کے وہ اطاعت نامنظور ہوئی آخر چوبیس لاکھ آدمی مارے گئے شہر لوٹا اور جلایا گیا اس مقام سے تولے خان خراسان کے قتل پر مامور ہوا اور خود چنگیز خان طالقان کو گیا چونکہ وہ قلعہ کوہ نقرہ پر بڑا مضبوط قلعہ تھا پانچ مہینے تک فتح نہوا وہان خبر پہونچی کہ سلطان جلال الدین کے جنگ مین مغلون نے شکست کھائی اور ہزارون مارے گئے ہین اسلیے چنگیز خان غزنین کو روانہ ہوا پہلے اندراب مین پہونچا اور شہر والون سے ایک متنفس کو نچھوڑا پھر بامیان مین آیا شہر کے لوگ بمقابلہ پیش آئے جسمین ایک شہزادہ چغتائی خان کے بیٹون مین سے مارا گیا اسپر چنگیز خان سخت غضبناک ہوا اور شہر کو فتح کر کے حکم دیا کہ اس شہر مین سے کوئی ذی روح باقی نچھوڑا جاے بکری کتی بلی چوہے وغیرہ تک سب مارے جائین جب یہ تعمیل ہو چکی شہر کو گرا کر میدان کر دیا اور جب وہ وہان سے غزنی کیطرف مراجعت کی اور سلطان جلال الدین کو شکست دی وہ دریاے سندھ سے اتر کر ہند کو چلا گیا چنگیز خان نے بلا نوبان امیر کو اسکی تعاقب مین بھیجا اوس نے دریا سے اتر کر پنجاب و لاہور وغیرہ کو خوب لوٹا اور معاودت کی

حال قتل و غارت خراسان ۔ تولے خان خراسان مین داخل ہو کر پہلے مرو مین آیا فخر الملک وہان کے حاکم نے ایک لڑائی مین شکست کھا کر اطاعت منظور کی مگر منظور نہوئی اور اتنے بڑے شہر مین سے صرف چار سو آدمی اہل ہنر و کمال منتخب کر کے باقی ایک کروڑ تین لاکھ آدمی قتل کیے گئے پھر شہر مین بذریعہ منادی ندا کی گئی کہ اب باقیماندون کی جان بخشی ہے یہ ندا سنتے ہی ہزارون آدمی جو چھپے تھے نکل آئے اور چالیس ہزار کے قریب دوبارا قتل ہوئے جب مغلون کا لشکر وہان سے چلا گیا امیر کوشتکین خوارزمی جو اپنی جان چھپائے پھرتا تھا اپنی جمعیت کے ساتھ اوس اجڑے ہوے شہر مین آ رہا یہ خبر سنکر ہزارون آدمی اور شہرون کے بھاگے ہوے بھی وہان آموجود ہوے اور شہر دوبارا آباد ہو گیا یہ حال سنکر مغل پھر مرو پر چڑھ آئے اور ایک لاکھ آدمی پکڑ کر مار ڈالے گئے اہل تواریخ کا قول ہے کہ مرو کی کل رہنے والون مین سے صرف چار ہزار آدمی جانبر ہوے باقی سب قتل ہوئے ۔

واقعہ قتل وغارت نیشاپور ۔ اس بڑی شہر کے تخریب کے لئے تغاچار داماد چنگیز خان کا مامور ہوا تھا عند المقابلہ وہ مارا گیا اور تولے خان مرو سے نیشاپور مین آیا اور آتے ہی قیامت برپا کی اگرچہ اہل شہر مدت تک لڑتے رہی آخر تنگ آکر اطاعت منظور کی قاضی رکن الدین علی بن ابراہیم کو بہت مال دیکر بھیجا تولے خان نے مال لے لیا قاضی کو شہید کر دیا پہرن ہی خندق بھر کر بذریعہ نردبان شہر کی دیوارون پر چڑھائے اور داخل شہر ہو کر کسی ذیجان انسان یا حیوان کو قتل سے نہ چھوڑا چنانچہ بتعمیل حکم کل قتل کر دیگئے اور شہر ڈہا دیا گیا اور پانی چھوڑا گیا غلہ کاشت کرایا گیا بارہ روز تک نیشاپور کے کشتون کا شمار ہوتا رہا سوائے عورت اور بچہ کے ایک کڑوڑ سینتالیس ہزار آدمی مرد بالغ شمار مین آئے

واقعہ قتل ہرات ۔ شمس الدین محمد جرجانی خوارزم شاہی ایک لاکھ فوج کے ساتھ ہرات مین تھا تولے خان جب یہان آیا پہلے لڑائیمین اکیہزار سات سو مغل قتل ہوئے دوسرے لڑائیمین خود شمس الدین نے شہادت پائی اہل اسلام شہر مین محصور ہو کر لڑتے رہے آخر تولے خان لڑائی سے تنگ آیا اور اہل شہر کو امان دی مگر شہر پر قابض ہو کر صرف بارہ ہزار آدمی ملازمان خوارزم شاہی قتل کئے گئے اور شہزادہ ابو بکر کو اوس نے حاکم شہر بنایا اور منگتائی تاتاری کو شحنہ مقرر کیا اور خود چلدیا چند ماہ بعد جب تاتاریون نے سلطان جلال الدین کے معرکے سے شکست کھائی اہل ہرات کا خون پھر جوش مین آیا حاکم اور کوتوال دونو کو قتل کرڈالا اور باغی ہو گئے چنگیز خان نے ایلچکدائی امیر کو پھر ہرات پر بھیجا شہر کا محاصرہ ہوا چھ ماہ تک برابر جنگ ہا لاکھون مسلمان ہزارون تاتاری کام آئے آخر فصیل شہر پچاس گز لانبی ایک طرف سے گر گئی مگر محصوران شہر نے اوسطرف سے مغلون کو شہر مین دخل نہ دیا پھر پندرہوین جمادی الثانی ۶۱۹ھ جمعہ کے روز خاکستری برج تاتاریون نے اوڑا دیا اور شہر لے لیا سات روز مین ایک کڑوڑ چھ لاکھ مسلمان شہید ہوئے شہر کو آگ لگا دی اس کام سے فارغ ہو کر ایلچکدائی قلعہ کالیون کو گیا اوسکے پیچھے شہر کے بھاگے ہوئے لوگ پھر آ موجود ہوئے اور صورت آبادی نمودار ہوئی چھ نفر پاکر

ایلچیکدائی سنے پھر دس ہزار فوج کا دستہ ہرات پر بھیجا اونہون نے آکر کچھہ شہری اور کچھہ
دہقانی لوگون کو گرفتار کر کے ایک لاکھ کی نوبرادہ بنائی اور قتل کردیا غرض کہ ہرات کے رہنے
والون مین سے صرف سولہ آدمی کہین چھپے چھپائے بچے جنہون نے پندرہ سال تک
اوسی ویرانہ شہر مین سکونت رکھی اور کل شہر کے مکانات سے صرف سلطان غیاث الدین کا
مقبرہ مسماری سے بچا ہوا تھا اور اسی مین وہ رہتے تھے سولہ برس کے بعد اس شہر کو اوگتائی خان
چنگیز خان کے پوتے نے پھر آباد کیا ۔

ذکر معاودت چنگیز خان بتاتار

خوارزم شاہیون اور اونکی سلطنت کو جب چنگیز خان ویران کر چکا
چاہا کہ اب وطن کو جاوے معاودت کے وقت چغتائی خان و اگتائی خان دونون شہزادون کو حکم
دیا کہ تم غزنین و کابل و قندہار و سیستان و کیچ مکران وغیرہ شہرون کو جو سلطان جلال الدین
کی جاگیر مین تھی ویران کردو پس اوگتائی خان غزنین و کابل و ماوراء النہر و سیستان وغیرہ مین دوڑا
گیا صدہا شہر ہزارون قصبہ گرا دئے لاکھون آدمیون کے خون بہائے اور چغتائی خان ملتان
کو جا کر کالنجر تک پہونچا تمام ملک اوجاڑ دیا قیدیون کے اوسکے لشکر مین یہہ کثرت ہوئی کہ
ایک ایک سپاہی کی تحویل مین بیس بیس قیدی تھے آخر وہ لاکھون قیدی بحکم چنگیز خان قتل
کئے گئے سنہ ٦٢١ کے آغاز مین چنگیز خان اپنے وطن مین پہونچا اور سنا کہ شتدرزو حاکم تنگت
و قاشین نے پانچ لاکھ فوج جمع کر کے مستعد جنگ ہے یہہ خبر پاتے ہی چنگیز خان ناگہان اوس پر
جا پڑا اور تین لاکھ آدمی قتل کئے اوسکا ملک لوٹ لیا پھر خود تنکتاش کو گیا اور وہان کے حاکم کو
مطیع کیا اس مہم مین جوجی خان شہزادہ مر گیا چغتائی خان و اوگتائی خان باقی رہے اونمین سے
اوگتائی خان کو ولی عہد بنایا اور خود ماہ رمضان سنہ ٦٢٤ مین مر گیا تہتر برس کی عمر پائی پچیس ٢٥ سال
سلطنت کی یہہ بادشاہ کسی دین یا مذہب کا پابند نہ تھا شہر قراقرم و کلداران تاتار مین اوسکی ۔

دارالحکومت تھی خونریزی وسفاکی مین اسنے وہ نام پایا کہ قیامت تک اسکی خونریزی کا داستان اہل جہان کے وردزبان رہیگا۔

فائدہ۔ شوکانی نے عقد الجمان مین لکھاہی کہ سب سے پہلی جس نے قوانین کفریہ ممالک اسلامیہ مین داخل کیا ہی وہ چنگیز خان پادشاہ تتار تھا۔ یہہ لوگ کوئی دین یا مذہب کے پابند نہ تھے انہی جی سے ایک کتاب بنائی اور اوسکا نام یاسا رکھا اور اوسمین بہت سے تدبیرات خاصہ عامہ مراسم ملوک و رعیت کے ذکر کیا اور خلق کو مار مار کر اون قوانین پر چلایا پھر بعض ذریت اوسکی مسلمان ہوگئے پھر چراکسہ وغیرہ بطون تتار مالک بن بیٹھے اگرچہ مسلمان ہوگئے مگر امور متعلقہ مملکت مین اسی کتاب یاسا پر عمل کرتے رہے اور باقی امور مین شریعت پر چلتے تھے پھر اہل مصر نے یاسا پر ایک سین بڑھا کر سیاسا نام رکھا پھر بعض نے الف آخر کو حرف ہا سے بدلکر سیاسہ رکھا پھر اس سیاسا کا یہ زور ہوا کہ کوئی قطر و ملک باقی نرہا جہان اس قانون کا رواج نہوا ہو۔

یورش شیرخان۔ بعد وفات چنگیز خان کے ایک نوہ شیر خان نے جو سلطان محمود بن شمس الدین التمش شاہ ہند کا امیر الامرا ملتان و سندہ کا صوبہ دار تھا یورش کر کے تھوڑے عرصہ کیواسطے غزنیکو مغلون کے قبضہ سے نکال کر سکہ و خطبہ بنام شاہ ہند جاری کیا الّا ابھی کامل استقلال ہونے ہی نہین پایا تھا کہ ہلاکو خان نبیرہ چنگیز خان نے بزور شمشیر واپس لی مغلون کے خاندان سے وہ شخص جس نے پہلے دین اسلام قبول کیا ہلاکو خان تھا اور اسی نے خلفاء عباسیہ المستعصم باللہ خلیفہ اخروی کو تخت بغداد سے خارج کر کے اوسکی سلطنت پر بھی قبضہ کر لیا ہلاکو خان کی نبیرہ ارغوان کے عہد سلطنت مین تیمور خان امراء اعظم چنگیزی صوبہ افغانستان نے ملتان پر حملہ کیا محمد خان شہید فرزند رشید غیاث الدین بلبن شاہ دہلی نے جو ملتان کا حاکم تھا اوس کے لشکر کو شکست دی الا خود بھی تعاقب کرنے مین مارا گیا اوسکے بعد سلطنت افغانستان و ہند پانسو برس تک مغلونکی

قبضہ مین رہے جو قابل ذکر و لایق تحریر ہے۔

تیمور شاہ گورگانی ۔ اسکا شجرہ نسب چنگیز خان کے شجرہ کے ساتھ تومنائے خان کے نام پر ملتا ہے اس طرح پر کہ تیمور بن ترا غائی نویان بن توکل نویان بن ایلنگز نویان بن ایچل نویان بن قراچار نویان بن امیر سوغان چیچن بن قاچولی نویان بن تومنائی خان اور قراچار نویان چغتائی خان بن چنگیز خان کے دربار مین امیر الامرا تھا جب چغتائی خان کی اولاد کی حکومت بسبب عداوت باہمی کے جاتی رہی قراچار کی اولاد شہر سبز اور کش مین آباد رہے اور تھوڑے سے علاقہ مین اپنا گذارہ رکھا ۔ شب کی رات پانچوین شعبان ۷۳۶ھ مین تیمور پیدا ہوا بچپن کی عمر مین اسکا باپ مرگیا یتیمی کی حالت مین ماں سے پرورش پائی ۷۶۱ھ مین تو غلق تمور ماورالنہر پر دخیل ہوا تو اوس نے شہر سبز و علاقہ کش اسکا وطن و مولد اس کو دیدیا پھر یہ امیر حسین پاس گیا اور سامان امارت کا بہم پہونچایا پھر اوسکے قتل کے بعد بارہوین رمضان ۷۷۱ھ مین یہ تخت نشین ہوا شہر سمرقند دارالحکومت بنایا جب سلطنت اسکے ہاتھ لگی تو چنگیز خان سے بڑھ کر کشت و خون مین قدم رکھا اگر اسکے جملہ واقعات شرح لکھے جاوین تو طوالت کا خوف ہے مختصر یہ کہ اس نے اپنی اولوالعزمی اور دلاوری سے افغانستان ایران کو زیر کرکے اصفہان مین قتل عام کیا اور بغداد مین قتل کرکے غارت کیا اور روس کے ملک مین لشکر لے گیا بعد ہفت فتوحات کی اوس نے ہندوستان کے تسخیر پر کمر باندہی اور کابل و پشاور کے رستہ افغانستان کا راستہ سیدھا کرتا ہوا ہند مین داخل ہوا ملک کو لوٹتا جلاتا ہوا ۱۳۹۸ع مین دہلی تک پہونچا سلطان محمود بادشاہ دہلی نے مغلوب ہوکر قلعہ خالی کردیا فوج تیمور نے خاطر خواہ شہر کو تاراج کیا اور ضعف سے زیادہ پھونک دیا تیمور تخت دہلی پر اجلاس کرکے اپنے تئین بادشاہ ہند مشہور کیا صرف پندرہ روز دہلی مین رہکر شمالی اقطاع کو تاراج کرتا ہوا اور میرٹھ کے قلعہ کو

خاک سیاہ کرکے مع قیدیان اہل ہند دار السلطنت کو روانہ ہوا دسوین شعبان سنہ ۸۰۷ھ

امیر بیمار ہوا سترہوین شعبان کو وفات پائی اس بیماری مین امیر نے شہزادہ پیر محمد کو ولیعہد کیا

چھبیس ۲۶ بیٹے اور پوتے باقی چھوڑے مگر اونمین اتفاق نرہا جہان کوئی تھا وہان ہی قابض ہو

بیٹھا اس امیر نے اکہتر برس کی عمر پائی چھتیس ۳۶ سال سلطنت کی سمرقند مین دفن ہوا اسکے انتقال کے

بعد اسکا فرزند شاہرخ جو ہرات کا مالک تھا افغانستان وخراسان وسیستان کو شامل کرکے مندارا ہوا

جب وہ بھی اپنی نوبت بھگت کر عالم آخرت کو سدھارا تب افغانستان کے علیحدہ ملکونمین چند بڑے

بڑے سردار خود سر حاکم ہوگئے جیسا کہ ہرات مین مرزا بالسنقر فرزند شاہرخ اور پھر شاہ حسین مالک ہوا

اور قندہار مین امیر ذوالنون حاکم تھا وہ کابل وغزنی پہلے مرزا عمر شیخ کے تحت مین تھا ان بعد مرزا الغ بیگ

بیٹا ابوسعید مرزا کا تخت نشین کابل ہوا اسکے عہد مین قوم یوسف زی اور دیگر اولاد خشی افغان کابل کے

علاقہ سے خارج ہوکر پشاور کیطرف آئے سنہ ۹۰۶ھ مین مرزا الغ بیگ فوت ہوا جسکے بعد مرزا عبد الرزاق

فرزند خورد سال اوسکا تخت نشین کابل ہوا اور ایک شخص زکی نام اوسکے ملازمون سے

صاحب اقتدار ہوگیا لیکن زکی کے نخوت وتکبر سے امراؤ نے تنگ آکر عید الضحیٰ کے روز قتل ہی

اوسکے تواضع کی گئی بعد اسکے بھی بباعث بے اتفاقی ارکان ریاست وکمسنی حاکم احوال کابل کا

نہایت پریشانی پر تھا ایسے وقت مین محمد مقیم چھوٹا بیٹا امیر ذی النون کا جو سلطان حسین بادشاہ

خراسان کے جانب سے حاکم ملک گرمسیر تھا بمعیت لشکر ہزارہ وتکدر متوجہ کابل ہوا مرزا عبد الرزاق

طاقت لڑائی نہ سمجھکر افغانون مین بعلاقہ لغمان بھاگ گیا اور وہ کابل پر محمد مقیم نے قبضہ کرکے

دختر مرزا الغ بیگ سے نکاح کرلیا مگر رعایا کو راضی نرکھ سکا یہ حال سنکر محمد بابر بادشاہ جو سنہ ۸۹۹ھ مین

بابر کا حال بعد وفات اپنے والد کے بارہ برس کی عمر مین فرغانہ اور اندجان کے تخت کا مالک ہوا تھا مگر شیبانی

خان اوزبک کے تسلط اور اپنی بھائیون کی بے اتفاقی سے باوجود محنت اور ہوشیاری کے آخر

سلطنت مین استقلال نہین رکھتا تھا آخر اوس طرف سے مایوس تو تھا ہی حسب صلاح امیر محمد باقر
بامید حصول قبضہ افغانستان کو ہندوکش سے گذر کر کابل کیطرف روانہ ہوا محمد مقیم تاب مقابلہ
نہ لاکر اول حصاری ہوا اور آخر کو طالب امان ہوکر قلعہ خالی کر دیا ظہیر الدین محمد بابر نے تخت نشین
افغانستان ہوکر کابل مین قبل از فتح ہندوستان بائیس برس حکومت کی چند سال قندہار کے
مہم پر صرف ہوئے جہان شاہ بیگ ارغوان اور محمد مقیم نے شکست کھاکر قندہار سے ہاتھ اوٹھایا
قوم ہزارہ اور مغربی افغانستان کو جہان تک ہوسکا درست کر کے مشرقی حصہ کیطرف توجہ کی
افغانان میہمند اور یوسف زئی سے لڑائیان ہوتی رہین ملک باجوڑ فتح کر کے قوم یوسف زئی
پر خراج مقرر کیا پھر ہندوستان کے واقعات موجودہ کو خیال مین لاکر حسب اشارہ دولتخان
لودہی بمعیت پندرہ ہزار سپاہ دہلی کی سلطنت پر دعوی کر کے روانہ ہوا دوسری طرف سے ابراہیم شاہ
لودہی ایک لاکھ سوار اور ایکہزار ہاتی لیکر بمقام پانی پت مقابلہ کیا سخت لڑائی ہوئی چونکہ ابراہیم
فن جنگ سے واقف نہ تھا ایک ہی جگہہ فوج کھڑی کر دی تھی اور بابر ایک جری سپہ سالار سے بھی بہتر خود
اپنی لشکر کو کمان دیتا تھا معقولیت سے فوج غنیم کے انبوہ کثیر سے اپنی فوج کو لڑایا فوج مغلیہ کے اون دو
دستون نے جن کو تیولقمہ کہتے تھے ہر دو جانب سے نکلکر سپاہ مخالف پر جا پڑے اور اونکا تعاقب
مارا جب اونکی فوج مین تزلزل ہوا تب بازوۓ راست وچپ والون نے بھی ہلہ کیا اُس خونخوار جنگ
مین ابراہیم شاہ مع پانچ چھ ہزار سپاہ خاصہ ایک موقع معرکہ مین مارا گیا اور باقی فوج منتشر ہوگئی بابر
فتح کے جھنڈے اڑاتا ہوا آگرہ تک پھونچا سنہ ۱۵۲۶ء مین اوس نے دار السلطنت ہندوستان
پر قبضہ کر کے تخت نشین دہلی کا ہوا اٹھائیس سال متفرق ملکو نمین سلطنت کر کے سنہ ۹۳۷ھ مطابق
سنہ ۱۵۳۰ء مین بعمر پنجاہ سال کی آگرہ مین فوت ہوا اور اسکی نعش بموجب وصیت کابل مین لاکر
دفن کیگئی باپ کیطرف سے سلسلہ نسب تیمور شاہ تک اور مان کیطرف سے چنگیز خان تک

پہونچتا ہے۔ بابر کو ابتدائے جوانی مین شراب کا بہت شوق تہا چنانچہ کابل سے بابر سیونے کے سبزہ زار مین ایک چہوٹا ساحوض بہترین گہدوایا گیا اور وہ مے ارغوانی سے بہر دیا جاتا تہا اور بابر اوسجگہ بزم نشاط کیا کرتا تہا چنانچہ یہ بیت اوسکی طبعزاد حوض کے کنارہ پر کندہ کرائی تہی۔

نوروز نوبہار و مے دلبر خوش است	بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

مگر ہندوستان کی تخت نشینی کے بعد بابر نے شرابخواری سے توبہ کی اور سب نے چاندی کی پیالیان جنمین بابر شراب پیا کرتا تہا اونکو گلوا کے فقرا و مسکینونکو خیرات کردین گئیں۔ بابر ہمیشہ کے لیئے تائب رہا اور اسکے انتقال کے بعد اسکے خاندان مین شاہان مغلیہ کے بادشاہ جو ہندوستان مین تخت نشین رہے اونکے اسما نقشۂ ذیل مین ہدیہ ناظرین ہین۔

نقشۂ پانزدہم سلاطین مغلیہ خاندان بابریہ چغتائی جو ہند مین فرمانروا ہے

نشان سلسلہ	نام سلاطین اسلام ہندوستان	تاریخ ولادت	مدت عمر و سنہ جلوس: مدت عمر	سنہ جلوس	مدت سلطنت مع تاریخ وفات: مدت سلطنت	تاریخ وفات	[illegible]	[illegible]	نامہاے ہمعصر شاہان انگلشیہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	نصیر الدین محمد ہمایون بن ظہیر الدین بابر بادشاہ	[illegible] ذیقعدہ ۹۱۳ھ	۴۹ سال [illegible]	[illegible] جمادی الاول ۹۳۷ھ	۲۵ سال ۱۰ ماہ [illegible]	۱۱ ربیع الاول ۹۶۳ھ	[illegible]	[illegible]	پہلے ہنری ہشتم دوسرے ایڈورڈ ششم تیسرے ملکہ میری کے عہد شاہان انگلستان مین تھے
۲	جلال الدین محمد اکبر بن ہمایون	۵ رجب ۹۴۹ھ [illegible]	۶۳ سال [illegible]	[illegible] ربیع الثانی ۹۶۳ھ	۵۱ سال ۲ ماہ ۵-۱۱ روز	۱۳ جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ	[illegible]	[illegible]	پہلے ملکہ میری دوسرے ملکہ الزبتھ تیسرے جیمس اول معاصر شاہان انگلشیہ تھے

۳	محمد سلیم نور الدین محمد جہانگیر بن جلال الدین اکبر بادشاہ	۱۷ ربیع الاول سنہ ۹۷۷ھ	۵۹ سال ۱۱ ماہ ۔ ۲ یوم	۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۰۱۴ھ	۲۲ سال ۱۱ ماہ ۲۳ یوم	۲۷ صفر سنہ ۱۰۳۷ ہجری	ضیق النفس	شاہ درہ لاہور	پہلے جیمس اول ۔ دوسرے چارلس اول ۔ معاصر شاہان انگلشیہ تھے ۔
۴	ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہجہان بن نور الدین جہانگیر بادشاہ	غرہ ربیع الاول سنہ ۱۰۰۰ھ	۷۶ سال ۳ ماہ ۔ ۲۰ یوم	۸ جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۷ھ	۳۱ سال ۴ ماہ ۲۲ یوم	۲۶ رجب سنہ ۱۰۷۶ھ	مرض الموت بقید عالمگیر	اکبر آباد	پہلے چارلس اول دوسرے جمہوریہ ۔
۵	ابو مظفر محی الدین اورنگزیب عالمگیر بن شاہجہان	۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۰۲۷ھ	۹۰ سال ۷ یوم	غرہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸ھ	۵۰ سال ۲۷ یوم	۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ	مرض الموت	اورنگ آباد در خلد آباد	پہلے جمہوریہ دوسرے چارلس دوم تیسرے جیمس دوم چوتھے ولیم سوم پانچویں ملکہ این ؛
۶	محمد اعظم شاہ بن اورنگزیب عالمگیر	در سنہ ۱۰۶۳ھ در دکن	۵۵ سال ۴ ماہ [illegible]	۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۸ھ	ایکسال ۲۰ روز	در سنہ ۱۱۱۹ ہجری	جنگ میں زخمی ہوکر	قرولی متصل ندی [illegible]	ملکہ این
۷	محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگزیب عالمگیر	سلخ رجب سنہ ۱۰۵۳ھ در دکن	۷۰ سالی ۶ ماہ	غرہ ذیحجہ سنہ ۱۱۱۹ھ [illegible]	۵ سال ایک ماہ	۲۶ محرم سنہ ۱۱۲۴ھ		دہلی بدرگاہ قطب [illegible]	ملکہ این
۸	معز الدین جہاندار شاہ بن بہادر شاہ	۱۰ رمضان سنہ ۱۰۷۲ھ در دکن	۵۲ سال ۳ ماہ	۷ محرم سنہ ۱۱۲۴ھ	۱۰ ماہ ۔ ۸ یوم	۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۴ھ و بقول دیگر محرم سنہ ۱۱۲۵ھ		مقبرہ ہمایون در دہلی	ایضاً
۹	جلال الدین محمد فرخ سیر بن عظیم الشان بن بہادر شاہ	۱۷ رجب سنہ ۱۰۹۵ھ در دکن	۳۵ سال ۸ ماہ ۲۰ یوم	۲۳ ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۴ھ	۶ سال ۳ ماہ ۱۱ یوم	۹ ربیع الاول سنہ ۱۱۳۱ھ		ایضاً	پہلے ملکہ این دوسرے جارج اول ۔
۱۰	رفیع الدرجات محمد ابو البرکات بن شاہزادہ رفیع الشان بن بہادر شاہ	۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۱۱ھ دہلی	۲۰ سال ایکماہ ۱۳ یوم	۹ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ھ	۳ ماہ گیارہ یوم	۲۰ رجب سنہ ۱۱۳۱ھ		ایضاً	جارج اول
۱۱	شمس الدین رفیع الدولہ بن شاہزادہ رفیع الشان بن بہادر شاہ بادشاہ	۵ صفر سنہ ۱۱۱۳ھ در دہلی	۱۸ سال ۹ ماہ ۔ ۱۲ یوم	۲۰ رجب سنہ ۱۱۳۱ھ	۳ ماہ ۲۸ یوم	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ھ		ایضاً	ایضاً

۱۲	فردوس آرامگاہ ابوالفتح روشن اختر محمد شاہ بادشاہ بن خجستہ اختر بن محمد معظم	۲۶ ربیع الاول ۱۱۱۴ھ [illegible]	۱۷ سال ایکماہ ایک یوم	۱۰ ذیقعدہ ۱۱۳۱ھ در دہلی	۲۹ سال ۵ ماہ ۸ یوم	۲۳ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ	•	دہلی بدرگاہ محبوب الٰہی رح	جارج دوم
۱۳	خلد آرامگاہ مجاہد الدین ابونصر احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ	۲۷ ربیع الثانی ۱۱۳۸ھ	۲۳ سال ۳ ماہ ۱۳ یوم	۲۷ ربیع الثانی ۱۱۶۱ھ	۶ سال ۷ ماہ ۲۰ یوم	۹ شعبان ۱۱۶۷ھ	•	دہلی	ایضاً
۱۴	عرش منزل عالمگیر ثانی بن معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۰۹ھ در ملتان	۵۷ سال چند ماہ	۱۰ شعبان ۱۱۶۷ھ [illegible]	۵ سال ۸ ماہ ۲ یوم	۸ ربیع الثانی ۱۱۷۳ھ	•	مقبرہ ہمایون	ایضاً
۱۵	محی السنۃ شاہ جہان ثانی بادشاہ بن محی الملۃ بن مرزا کام بخش	•	•	سنہ ۱۱۷۳ھ	۱۱ ماہ ایکیوم	سنہ ۱۱۷۴ھ میں خلع کیا گئی	•	•	جارج دوم و جارج سوم
۱۶	فردوس منزل عالی گوہر محمد شاہ عالم بادشاہ بن عزیز الدین عالمگیر ثانی	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۰ھ	۳۰ سال ۹ ماہ ۲ یوم	۴ جمادی الاول سنہ ۱۱۷۳ھ	۴۸ سال ۴ ماہ ۳۰ روز	۱۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ	•	بدرگاہ خواجہ قطب صاحب رح	پہلے جارج سوم دوسرے جارج چہارم
۱۷	بیدار شاہ بن احمد شاہ	سنہ ۱۱۹۰ھ در دہلی	۳۲ سال	سنہ ۱۲۲۱ھ در دہلی	۲ ماہ ۵ یوم	سنہ ۱۲۲۱	•	دیوڑھی نو محلہ	جارج چہارم
۱۸	عرش آرامگاہ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ عالم بادشاہ	۵ شعبان سنہ ۱۱۷۲ھ [illegible]	۴۹ سال دو ماہ ۱۰ یوم	۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ در دہلی	۳۱ سال ۹ ماہ ۲۱ یوم	۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ھ	•	بدرگاہ قطب صاحب رح	ولیم چہارم
۱۹	ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بن اکبر شاہ بادشاہ	۲۸ شعبان سنہ ۱۱۸۹ھ	باستثنائے [illegible] سلطنت [illegible]	۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ھ	سال خروج سنہ ۱۲۷۳ھ	سنہ ۱۲۷۹ھ	مرض الموت در رنگون		ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند تا سانحہ غدر ہندوستان
					•	•			سنہ ۱۲۷۳ھ سے انگلستان میں [illegible] اور [illegible] سے انکے [illegible] ہندوستان میں حکمران ہیں

دار الخلافت دہلی کے معاصر سلاطین اسلامیہ کا مختصر حال

اب ہم تاریخ دکن کی اوس زمانہ کو پیش نظر کرتے ہین جسمین دار السلطنت دہلی کے سلاطین افغانیہ کے عہد مین کسی جگہ اور اسلامیہ خود مختار سلطنتین قائم ہوگئین تھین -

چنانچہ ظفر شاہ گجراتی کے خاندانکی بنیاد سلطنت ۷۹۳؁ھ کو ملک گجرات مین اور سلطان حسین المخاطب بہ دلاور خان شاہان خلجیہ کے خاندانکی سلطنت ملک مالوہ اور منڈو مین اور محمد بختیار خلجی کی سلطنت بنگال و سنارگانون و لکھنوتی و بہار وغیرہ مین اور ملک سرور خان جہان المخاطب بسلطان الشرق کے خاندان کی سلطنت جونپور مین اور امیر شجاع بیگ ارغون بیٹا امیر ذو النون کی سندھ و ٹھٹھہ مین اور شاہ میرالمخاطب بہ سلطان شمس الدین کی کشمیر مین خود مختار سلطنتین قائم تھین -

سلطنت بہمنیہ کے بانی اور اوسکا
ابتدائی حال -

ان سب مین دکن کی سلطنت ملقب بہ بہمنیہ بڑی مشہور تھی جسکا بانی ایک افغان سردار ظفر خان نامی گذرا ہے جو محمد تغلق کے عہد مین تھا - دار الخلافت دہلی سے جو حاکم فوج لیکر اس سے لڑنے آیا اون سبکو اس خود سر سردار نے مغلوب کیا اور گلبرگہ اپنا تختگاہ قرار دیکر اوسکا نام حسن آباد مقرر کرکے سلطنت دکن کا خود سر بادشاہ بنگیا -

یہ شخص پہلے ایک مفلس و نادار آدمی تھا کانگو نامی ایک برہمن منجم ملازم شاہزادہ محمد تغلق کے پاس دار الخلافت دہلی مین رہا کرتا تھا اور اوسی زمانہ مین ایک روز سلطان المشائخ حضرت نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ شریف مین عام و خاص کی دعوت تھی شاہزادہ محمد تغلق بھی اس دعوت مین شریک تھا

جب یہہ شاہزادہ رخصت ہوا تو ظفر خان بھی اوسی مفلسانہ حالت مین بیرون خانقاہ آکر کھڑا ہو گیا حضرت محبوب الٰہی سلطان المشایخ رح نے ارشاد فرمایا کہ (سلطانی رفت وسلطانی آمد) اور ایک روٹی جو افطار خاص کیلئے طاق مین رکھی ہوئی تھی انگشت مبارک پر رکھکر اسکو دی اور فرمایا کہ یہہ چتر شاہی ہے غرضکہ اس اشارت کامل البشارت کے تھوڑے ہی زمانہ بعد خان موصوف کانگوے برہمن کے ذریعہ سے جو اس پر مہربان رہا کرتا تھا شاہزادہ محمد تغلق کی سرکار مین اپنی امانت و دیانت داری کے باعث ملازمان شاہی مین شریک ہو گیا اور جب شاہزادہ محمد تغلق مالک تاج و تخت ہوا تو اوس نے تغلق خان حاکم دکن کے ماتحت اسکو بھیجدیا تغلق خان کے قتل کے بعد بادشاہ خود اسطرف متوجہ ہونیوالا تھا مگر اسکو خبرداروں نے خبر دی کہ گجرات مین طغی نام غلام نے بغاوت کی اور وہان فساد برپا ہو گیا ہے اسلئے بادشاہ نے پہلے گجرات کیطرف رُخ کیا اور عماد الملک ترکمان کو لشکر دیکر دکن کے مہم پر مامور کیا آخر گروہ متمردین نے اسمعیل فتح خان کو بادشاہ بنا کر عماد الملک کا سخت مقابلہ کیا نتیجہ جنگ شاہ دہلی کے خلاف ہوا اور ملک دکن شاہی تصرف سے نکل گیا اور اسکے بعد اسمعیل فتح خان امور سلطنت سے خود ہی علاحدہ ہو گیا اور باتفاق اعیان دکن بادشاہت ظفر خان کو ملی ہو

اس نے بعد تخت نشینی سلطنت دکن کو زینت دی اور اپنے پرانے آقا کے یادگار مین اپنا لقب حسن علاء الدین کانگوی بھمنی مقرر کر کے تخت شاہی پر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے یہی حکم دیا۔ کہ پانچ من طلا اور دس من نقرہ حضرت مولانا برہان الدین غریب قدس سرہ کے معرفت ترویح روح پرفتوح حضرت سلطان نظام الدین محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کے یہان پہونچا دین المختصر گیارہ سال دو ماہ نیکنامی سے سلطنت کر کے ۷۵۹ھ ہجریہ مین دنیا اہل دنیا کو چھوڑ کر عالم عقبیٰ کا راستہ لیا سرسٹھ سال کی عمر پائی ہو

سلطان محمد شاہ بن سلطان حسن کانگوے بھمنی کا حال

اور اسکے انتقال کے بعد سلطان محمد شاہ اسکا بیٹا تخت نشین ہوا یہ شخص حنفی مذہب کا پابند تھا۔ اس نے احکام شرع کو رونق دی اور اپنے باپ کے وقت کا تمام خزانہ خیرات کیو اسطے اپنی والدہ کے ہمراہ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ زاد اللہ شرفا و تعظیما مین بھیجدیا اور راے تلنگ اور بیجانگر کے ساتھ اس نے بڑے بڑے معرکے کئے اور فتحیاب رہا اور انکو فرمان بردار و باجگذار بنایا دکن کے تبخانون کو توڑدیا اور بت پرستی موقوف کیا اور عبادت حق کے واسطے مسجدین بنوائین حضرت شیخ زین الدین چشتی قدس سرہٗ کا مرید تھا سترہ برس اس نے بکمال دینداری و استقلال سلطنت کی آخر نوین ذیقعدہ ۷۷۶ھ مین وفات پائی۔

سلطان مجاہد شاہ بن محمد شاہ بھمنی کا حال

اور اسکے وفات کے بعد انیس برس کی عمر مین سلطان مجاہد شاہ اسکا بیٹا سریر آرا ہوا اس نے مملکت کو وسعت دی اور راے بیجانگر کو مطیع کیا مگر آخر سترہوین ذیحجہ ۷۷۹ھ مین اسکو داود خان اسکے چچا نے قتل کرڈالا کل تین سال سلطنت کی۔

سلطان داود شاہ بن علاء الدین حسن بھمنی کا حال

اور بعد قتل سلطان مجاہد شاہ کے داود شاہ تخت نشین ہوگیا لیکن اسکو تخت شاہی نامبارک ہوا کل ایک ہی مہینے اس نے حکمرانی کرنے پایا آخر اسکو مجاہد شاہ کے غلام نے قتل کرڈالا۔

اور اس واقعہ کے بعد سلطان محمود بن حسن بھمنی تخت شاہی کا مالک ہوا۔

سلطان محمود بن حسن بھمنی کا تذکرہ

یہہ بادشاہ سلیم النفس حلیم الطبع کم آزار خوش طبع خوشخط خوش الحان و شاعر تھا اس نے اپنی تمامی عمر مین ایک ہی نکاح کیا علما کی صحبت مین رہا اور خواجہ حافظ شیراز کو ہزار اشرفیان روانہ کرکے بپیغام طلب بھیجا

وہ ہین آسکے آخر اونیس سال نیکنامی کے ساتھ سلطنت کرکے تپ محرقہ سے اکیسوین رجب سنہ ۷۹۹ھ مین یہہ نیکنام بادشاہ رحلت کرگیا اور سیف الدین غوری اسکا وزیر تھا ایک سو سات برسکی عمر پاکر یہہ بھی اوسی روز وفات پائی۔

حال سلطان شمس الدین بن محمود شاہ۔

محمود کے وفات کے بعد اول غیاث الدین اوسکا بیٹا بادشاہ بنا اوسکو تغلچین امیر الامرا نے اندھا کرکے سلطان شمس الدین کو تخت نشین کردیا اور خود وزیر بنا اس بات سے فیروز خان اور احمد خان شہزادگان داود شاہ ناراض ہوگئے اور سیمی سدہو ساغر کے حاکم سے مدد لیکر اس پر چڑھ آئے اور معرکہ آرا ہوئے آخر صلح ہوگئی مگر اسکے دو ہفتہ بعد ہی اونھون نے اسکو گرفتار کرکے اندھا کردیا اور یہہ مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ زاد اللہ شرفہا وتعظیمہا کو چلا گیا اور وہین رہا آخر سنہ ۸۱۶ھ مین انتقال کیا۔

سلطان فیروز شاہ بن داود شاہ کا حال

اور اسکے بعد فیروز شاہ تخت نشین ہوا۔ یہہ بادشاہ بڑا مالدار اور صاحب حشمت وجاہ وجلال گذرا۔ اسکے عہد مین سلطنت ترقی پر آئی اور راے بیجانگر کو اس نے شکست فاش دی اور اوسکی لڑکی نکاح مین لی اور چوبیس جنگ اسنے ہندوؤن کے ساتھ کئے اور اون سب مین یہہ فتحیاب رہا قرآن شریف یہہ شخص خوشخط لکھتا اور فارسی شعر موزون ور پر مضمون کہتا اور ایک ہفتہ مین تین روز یہہ بذات خود مدرسہ مین جایا کرتا تھا اور طلبا اونکو پڑھاتا اسکو ہر ایک زبان کا لغت یاد تھا زبان دانی مین استاد تھا اس نے سنا کہ حضرت سید محمد گیسو دراز بندہ نواز چشتی قدس سرہ نے اسکے بھائی احمد خان کو از روئے کشف بشارت سلطنت دی ہے اسلئے یہہ برہم ہوگیا اور اپنے فرزند حسن خان کو ولیعہد کیا اور بھائی احمد خان کا دشمن بن گیا اور اوسکے قتل مین کوشش کی مگر کوئی تدبیر اسکے پیش رس نگئی اور دیکھا کہ کل امرا و دولت اور رعایا احمد خان کی حکومت پر راضی ہین

آخر بیچ مجبور ہوگیا اور بروز دوشنبہ بست و پنجم[۲۵] شوال کو پچیس سال سلطنت کرکے انتقال کیا جنت آشیانی اسکی تاریخ ہے ملا داود بیدری نے کتاب تحفۃ السلاطین اسکے نام پر لکھی ہے

سلطان احمد شاہ بن داود شاہ بھمنی کا حال

اور فیروز شاہ بھمنی کے انتقال کے بعد سلطان احمد شاہ نے بادشاہت پائی اور حضرت سید محمد گیسو دراز اپنے مرشد کیلیے اس نے لاکھوں روپیہ خرچ کرکے خانقاہ و گنبد وغیرہ بنوایا اور راے کرناٹک پر لشکر کشی اور اوس کو مغلوب کیا و ہوشنگ والی مالوہ کے ساتھ جنگ کرکے فتحیاب رہا اور شاہ نعمت اللہ ولی رح کے فرزند میر نور الدین کو اس نے اپنے پاس بلایا اور اپنی لڑکی اونکے نکاح میں دی آخر تیرہ برس بالاستقلال سلطنت کرکے ۲۲ ماہ رجب ۸۳۰ھ میں وفات پائی انکو درویشوں و خدا پرستوں سے کمال محبت تھی اسلئے سلطان احمد شاہ ولی البھمنی سے مخاطب ہوا۔

سلطان علاء الدین بن احمد شاہ بھمنی کا حال

اور اوسکے وفات کے بعد اسکا فرزند علاء الدین بادشاہ ہوا یہ شخص عالم اور فاضل و خدا پرست گذرا دیو راوے راجہ کرناٹک نے بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا تھا اوسپر لشکر کشی کی اور غالب آیا تمام بت خانہ توڑ دیا اور عبادت خانہ بنوایا اور دار الشفا ہین و مدارس اشاعت علم کے لیے تعمیر کروایا بڑا متقی و پرہیزگار دیندار شخص تھا اتفاق کے سبب سے یہ بادشاہ مشرک سے ہم کلام نہین ہوا تیئس[۲۳] سال اس نے بکمال دینداری سلطنت کی آخر ۸۶۲ھ مین وفات پائی۔

سلطان ہمایون ظالم بن علاء الدین بھمنی کا حال

اور اسکے وفات کے بعد سیف خان اور ملو خان امرا اور شاہ حبیب اللہ ولد نعمت اللہ ولی کے پوتون کی تجویز سے حسن خان اس کا چھوٹا شہزادہ تخت نشین ہوا مگر امیر ہمایون نے یورش کی اور حسن خان کو قید و جلال خان و سکندر خان سلطان مرحوم کے پوتے اور سیف خان اور ملو خان امیر الامرا اور حبیب اللہ

ورشاہ خلیل کو قتل کرکے خود تخت نشین ہوگیا اور حسن خان کے ملازمون کو پکڑ کے زندہ آگ
مین جلا دیا اور بعضون کو اوبلتے ہوئے پانی مین ڈالکر مار دیا اسکی زبان سے بجز قتل کے اور کوئی
حکم خیر جاری نہین ہوتا تہا آدمیون کے سرون سے بیہ گیند کہلتا اور جب تیر اندازی کا اس کو
شوق ہوتا تہا تو دو سو بیچارے رستے کے چلنے والے لوگ پکڑوا منگاتا اور تیرون سے اون کا
نشانہ بناتا تہا اہل دربار جب اسکے پاس جاتے تو پہلے اپنے گہر والون سے رخصت ہوتے
اور اوسکے رُوبرو دم بخود رہتے کہ ہر ایک اپنے دم کو دم آخری تصور کرتے اور زنا و بدکاری کا
یہ حال تہا کہ جو کوئی شادی کرتا اوسکی دولہن پہلے اسکی خوابگاہ مین بہجوائی جاتی اور خود جس
عورت سے نکاح بہی کرتا تہا تو چار روز کے بعد اوسکو مار ڈالتا آخر یہ ایک رات شراب
کی نشہ مین مست و بیخود سو رہا تہا ایک لونڈی اسکے سر پر آئی اور بیخبر پاکر ایک بڑی لکڑی
اوٹہا لائی اور ایسی زور سے ماری کہ اسکا سر پہٹ کر مغز نکل پڑا آخر تین سال ظلم کے ساتھ
سلطنت کرکے ۸۶۵ھ مین مرگیا۔

نظام شاہ بن ہمایون کا حال

اور اسکے بعد سلطان نظام شاہ اسکا فرزند چودہ برس کی عمر مین تخت نشین
ہوا اور ملک التجار محمد گاوان اسکا وزیر مقرر ہوا اس نے راجہ اوڑلیسہ
اور سلطان محمود خلجی بادشاہ مالوہ سے جنگ آرا رہا اور فتحمند ہوا اور گیارہوین شوال ۸۶۷ھ
مین اسکی شادی ہوئی اور یہ بسبب زفاف وفعتاً مر گیا۔

ذکر شمس الدین محمد بن ہمایون۔

اور بعد انتقال سلطان نظام شاہ کے شمس الدین محمد نو برس کی عمر مین تخت نشین
ہوا اور خواجہ جہان ترک اسکا وزیر بنا اور ملک التجار محمود گاوان نے
امیر الامرائی پائی اور چند روز کے بعد خواجہ جہان بادشاہ کی والدہ کے اشارہ سے قتل ہوا
پہر محمود گاوان نے وزارت پائی اور بادشاہ نے جب سن بلوغ کو پہونچا اور ہوش سنبہالا

بڑے بڑے راجاؤن کے ساتھ جنگ کرتا رہا اور محمود شاہ بادشاہ مالوہ کو شکست دی مگر باوجود اسکے اتقا اور دینداری کے اس نے اہل غرض کے عرض معروض پر محمود گاوان جیسے وزیر باتدبیر کو قتل کروایا اور یہی باعث زوال سلطنت بہمنیہ کا شروع ہوا اور آخر یہہ بادشاہ بیس سال سلطنت کرکے غرہ صفر ۸۸۶ھ ہجری مین بیمار ہوکر مر گیا۔

سلطان محمود شاہ بن شمس الدین کا حال

اور سلطان محمود شاہ بارہ سال کی عمر مین تخت نشین ہوا نظام الملک بحری اور قوام الملک صغیر و کبیر دونون اور یوسف عادل شاہ و سید حبیب اللہ محب اسکے امرا تھے لیکن بسبب نفاق باہمی امراء دولت کے سلطنت کا کام درہم برہم ہوگیا آخر اس نفاق باہمی کے باعث تمام صوبہ دار منحرف ہوکر خود سر ہوگئے اور آخر کار یہہ بادشاہ بکمال بیخبری اور عیاشی مین ۳۶ سال سلطنت کرکے سنہ ۹۲۴ ہجری مین مر گیا۔

سلطان احمد شاہ بن محمود بن محمد شاہ بن محمد شاہ بن ہمایون شاہ کا حال۔

اور اسکے انتقال کے بعد احمد شاہ تخت نشین ہوا مگر اسکے عہد مین کل صوبجات خود مختار ہوگئے تھے اسکا نام صرف خطبہ و سکہ مین جاری تھا اسکو سلطنت سے کچھ سروکار نہ تھا شاہی فوج کی تعداد چار ہزار سواروں سے زیادہ نہ تھی اور امیر برید مختار کل ہوگیا تھا اور جب اس بادشاہ کو تنگی خرچ ہوئی تو تخت فیروزہ کا ... جواہر نیر و تخت کو ... کیا آخر اسپر امیر غضب مین آیا اور اس کو زہر دیکر سنہ ۹۲۷ مین مار ڈالا

سلطان علاء الدین بن احمد شاہ کا حال

اور جب اسکا کام تمام ہوا تو سلطان علاء الدین تخت نشین ہوکر چاہا کہ امیر برید کا کام تمام کرکے خود مختار بنے پاوے جب یہہ راز کھل گیا اور امیر برید مطلع ہوا تو اس نے اسکو سنہ ۹۲۹ ہجری مین قتل کر ڈالا۔

شاہ ولی اللہ بن سلطان محمود کا حال۔

اور اسکے قتل کے بعد شاہ ولی اللہ بن سلطان محمود برائے نام تخت سلطنت پر بیٹھا مگر اسکی منکوحہ کے ساتھ امیر برید نے

آشنائی پیدا کرلی تھی اس لئے امیر برید نے اس کو مار ڈالا۔

شاہ کلیم اللہ بن محمود شاہ کا حال

اور اس کے بعد ۹۳۰ھ ہجری میں شاہ کلیم اللہ سریر آرا ہوا اور یہہ آخری بادشاہ سلاطین بہمنیہ کا ہے اسنے محتاجی و ناداری میں ماخوذ ہوکر شاہ بابر کو عرضی لکھی جب یہہ حال امیر برید کو معلوم ہوا تو اسکے قتل پر آمادہ ہوکر اوس کے درپے ہوا یہہ سنکر برہان نظام شاہ کے پاس چلا گیا اوس ناخدا ترس نے اس کو زہر دیکر ۹۳۶ھ میں اس کا کام تمام کر ڈالا اور سلطنت بہمنیہ اس پر ختم ہو گئی۔

اور سلطنت بہمنیہ کے خاتمہ پر دکن میں پانچ سلطنتیں علحدہ علحدہ قایم ہو گئیں اور جب تک ان سب کو شاہان مغلیہ نے خاطر خواہ فتح نکر لیا برابر حکمرانی کرتے رہے۔

ان پانچوں سلطنتوں کی اجمالی کیفیت یہہ ہے۔

بریدیوں کا حال۔

کہ بریدیوں نے بعد ختم سلطنت بہمنیہ کے اپنا دارالحکومت محمود آباد بیدر قرار دیا اس کا بانی محمد قاسم برید نامی ایک شخص گذرا ہے جو پہلے شاہان بہمنیہ کے غلاموں سے تھا اس نے محمد شاہ بہمنی کے وقت امارت اور سلطان محمود شاہ کے عہد میں وزارت پائی اور یہہ تنگ اختیار حاصل کرلیا کہ رفتہ رفتہ اس نے اپنے نام کا خطبہ جاری کیا اور جب یہہ مر گیا تو اس کا بیٹا امیر برید جانشین ہوا یہہ ایک رات کہیں شراب پی رہا تھا گیدڑوں کی آواز آئی اپنے ہمنشینوں سے پوچھا کہ گیدڑ کیا کہتے ہیں عرض کیا کہ حضور جاڑے کے صدمہ سے فریاد کرتے ہیں حکم دیا کہ صبح کو تین ہزار کمبل روئی بھرے اگر صحرا میں ڈالدیو کہ اونمیں گیدڑ رہا کرینگے ایسکے چند روز بعد بحالت شراب خوری میں اونکی آواز آئی پوچھا کہ اب یہہ کیا کہتے ہیں حاضرین نے عرض کیا اب یہہ حضور کے عنایات کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور جب یہہ مر گیا تو امیر علی برید اس کا قائم مقام ہوا اس کو جانشین ہوکر کچھہ عرصہ گذرنے نہیں پایا تھا کہ اس پر نظام شاہ بحری نے یورش کی

اور قلعہ اوسہ اور قلعہ کلیان اور قندھار اس سے چھین لیا اور اس کے بعد اس کا جانشین علی بن علی برید مسند حکومت پر بیٹھا اس کی حکومت آخر سنہ ۱۰۱۸ ہجری مین بیوقعتی کے ساتھ رہے آخر عادل شاہ کا کل ملک پر تسلط ہو گیا اور حکومت بریدون کا خاتمہ ہوا۔

خاندان عادل شاہیوں کا مختصر حال۔

دوم سلطنت عادل شاہیون کا بالاجمال تذکرہ جن کا پایۂ تخت بیجاپور تھا خاندان عادل شاہیہ کا بانی یوسف عادل شاہ نامی ایک شخص گذرا ہے مذہب اسکا شیعہ تھا پہلے یہ بہمنیہ سلطنت کا امیر تھا بیجاپور کی نظامت اسکے سپرد تھی جب سلطنت بہمنیہ مین ضعف آیا تو یہ منحرف ہو کر خودمختار بادشاہ بن گیا اس نے اپنا دارالسلطنت بیجاپور مقرر کر کے ملک کو وسعت دی اور راے بیجانگر و امراء نظام شاہیہ سے معرکہ آرا رہا اور فتحیاب ہوا آخر ۲۰ برس حکومت کر کے سنہ ۹۱۶ ہجری مین مر گیا۔

سلطان اسمعیل عادل شاہ کا حال۔

اور اسکے بعد اوسکا بیٹا سلطان اسمعیل شاہ کم عمری مین بادشاہ ہوا اور کمال خان دکھنی اس کا وزیر تھا اس نے چاہا کہ بادشاہ کو قتل کر کے خود تخت نشین ہو مگر یہ منصوبہ اوسکا پیش نگیا اور سلطان اسمعیل شاہ عادل کی مان کو یہ حال معلوم ہو گیا تو اوس نے ایک غلام کے ہاتھ سے وزیر کا کام تمام کروا دیا اور اسکے بعد صفدر خان وزیر کا بیٹا برسر فساد ہوا آخر یہ بھی مارا گیا اور ان واقعات کے بعد سلطان اسمعیل عادل شاہ کے راے بیجانگر و نظام شاہ سے کئے بار جنگ آرا ہوا اور فتحمند رہا آخر سنہ ۹۴۱ ہجری مین چوبیس سال سلطنت کر کے مر گیا

ابراہیم عادل شاہ بن اسمعیل عادل شاہ کا حال

اور اوسکے انتقال کے بعد پہلے ملو عادل بڑا بیٹا دعویدار سلطنت ہو کر بادشاہ بنا مگر امراء نے اوسکو عیاش نکما جانکر اندھا کر دیا۔ پھر ابراہیم عادل شاہ چھوٹا بیٹا تخت نشین ہوا اور اس نے تخت سلطنت پر جلوس کر کے ملک کا انتظام کیا اور راے بیجانگر سے معرکہ آرا ہوا اور اوسکو شکست دی ۲۱ سال سلطنت کر کے آخر سنہ ۹۶۵ ہجری مین مر گیا۔

علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ کا ذکر۔

اور اسکے انتقال کے بعد اس کا بیٹا علی عادل شاہ مالک تاج و تخت ہوا اس نے رام راج والی بیجانگر سے ارتباط بہم پہونچایا اوس سے دوستی قایم کی اور اوسکو اپنے کمک کیلئے بلوایا اور باتفاق اوس کے سلطنت نظام شاہیہ پر یورش کی اور فتحیاب ہوا مگر اس معرکہ جنگ مین طرفہ تر یہ ہوا کہ ہندو لشکریون نے اپنے مذہبی جوش مین آکر اہل اسلام کے مقابر مقدس اور مساجد کی سخت بےحرمتی کی اور توڑ پھوڑ ڈالا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بیسوین[۲] جمادی الآخر سنہ ۹۷۳ ہجری برہ رحمیۃ علی عادل شاہ نے باتفاق اور سلاطین دکن یعنے ابراہیم قطب شاہ والی گلکنڈہ و نظام شاہ و علے برید شاہ وغیرہ ریاست بیجانگر پر یورش کی اور رام راج کے راج کو غارت کر دیا آخر راجہ بمقام تلی کوٹ واقع دریار کرشنا قتل ہوا اور اوس کا کل مال و دولت فتح نصیب غازیان ہوا المختصر اس بادشاہ نے سنہ ۹۸۸ مین ایک خوبصورت غلام لیا اور ایک روز شراب کی مستی مین اوسکو خلوت مین بلا کر اُس سے وطی فی الدبر کا ارادہ کیا چونکہ وہ نیک سیرت صاحب غیرت تھا اُس نے اسکو چھری سے مار ڈالا

سلطان ابراہیم عادل شاہ ثانی بن طہماسپ بن ابراہیم عادل شاہ اول کا حال۔

اور اس کے قتل کے بعد سلطان ابراہیم عادل شاہ نو برس کی عمر مین سریر آرا ہوا اور وزارت کامل نامی دکھنی نے پائی اور تربیت و پرورش اسکی چاند بی والدہ علی عادل شاہ کے سپرد تھی اسکے چند سال کے بعد وزیر نے چاہا کہ اسکو مار کر تخت نشین ہو مگر یہ تجویز اسکی پیش نہ گئی اور وزیر کے اس بد ارادہ پر آگاہ ہو کر امیر کشور خان نے وزیر کو قتل کر ڈالا آخر اس پر سلاطین نظام شاہیہ و قطب شاہیہ چڑھ آئے اور ایکسال تک

محاصرہ رہا بالآخر ابوالحسن بن شاہ طاہر کے حسن تدبیر سے اس نے دشمنوں کے پنجہ سے رہائی پائی اور اسکے بعد اس نے جلال الدین اکبر بادشاہ دہلی سے حمایت لی اور اوسکے متابعت مین رہا اور آخر سنہ ۱۰۳۳ مین مر گیا اور اسکے انتقال کے بعد محمود عادل شاہ تخت نشین ہوا اگرچہ شاہجہان بادشاہ

محمود عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ اور اوسکے بیٹے کا حال

ہندوستان کے زیر حمایت فرمان بردار رہا آخر سنہ ۱۰۶۹ ہجری مین انتقال کیا اور اسکے انتقال کے بعد سکندر عادل شاہ اسکا بیٹا سریر آرا ہوا اس کی بے عنوانیان دیکھکر عالمگیر نے اسکے طرف متوجہ کی چنانچہ لشکر عالمگیری بسر کردگی شاہزادہ محمد اعظم معہ غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ سنہ ۱۰۹۷ مین اسپر چڑھ آیا آخرچہ چند ماہ محاصرہ مین رہکر سلطنت سے بیدخل ہوکر قلعہ دولت آباد مین قید کر دیا گیا اور سلطنت عادل شاہیہ کا اسپر خاتمہ ہوا اور ملک بیجاپور شاہی تصرف مین آگیا اور بندوبست ملک کے لیے روح اللہ خان بخشی و سید عبداللہ خان مقرر ہوئے۔

سوم سلاطین نظام شاہیہ کا مختصر حال جنکا دار السلطنت احمد نگر تھا

نظام الملک احمد شاہ بحری کا حال

بانی اسکا نظام الملک احمد شاہ بحری گذرا ہے۔ اسکا دادا بھیرو نام قوم کا برہمن تھا سلطان احمد شاہ بہمنی جب بیجانگر پر حملہ کیا اور راجہ کو مغلوب کرکے کئی ایک ہندون کو قید کرکے لایا اون اسیرون مین اسکا باپ بھی تھا اور حسن نام پاکر غلامان شاہی مین داخل ہوا اور یہہ شاہزادہ کا ہم عمر تھا شاہزادہ کی خدمت مین رہکر اس نے لیاقت پیدا کی اور جب شاہزادہ مالک تاج و تخت ہوا تو اس کو نظام الملک حسن بحری کا خطاب بخشا اور تلنگ کا انتظام اسکے سپرد کیا۔ اور محمود شاہ بہمنی کے عہد سلطنت مین جب بے انتظامی ہوئی تو اس نے جادہ اطاعت سے قدم باہر رکھا اور منحرف ہوگیا اور خود مختار بادشاہ بنکر بہت سے قلعہ گرد نواح کے مفتوح کیا اور ایک شہر آباد کیا اوسکا نام احمد نگر رکھا اور اسکو اپنا دار السلطنت قرار دیا آخر اس نے سلطنت کا ٹھاٹھ جما کر سنہ ۹۱۴ مین اس جہان فانی سے ملک عقبیٰ کا رستہ لیا۔

سلطان برہان نظام الملک بحری کا حال

اور اس کے بعد سلطان نظام الملک بحری تخت نشین ہوا یہہ شخص پہلے سنیہ مذہب پر تھا لیکن اسکے عہد مین ملا شاہ طاہر زودی اسمعیلی ایران سے آیا اور اُس نے اسکے پاس حکمت علی سے رسائی پیدا کی اور رفتہ رفتہ اسکی مزاج مین در آیا اور اس کو شیعہ مذہب کی طرف رجوع کر لیا اور یہہ شیعہ ہوکر اہل تسنن کا دشمن جانی بن گیا طرفین سے لڑائی جھگڑی رہی آخرش سنہ ۹۶۱ ہجری مین مرگیا۔

سلطان حسین نظام شاہ بن برہان نظام شاہ کا حال

اور اسکے بعد سلطان حسین نظام شاہ اسکا بیٹا تخت سلطنت پر متمکن ہوا۔ اسکے وقت مین شاہزادہ عبد القادر اور خداوندہ شاہ علی اور شاہ حیدر دعویدار سلطنت ہوئے آخر معرکہ جنگ مین اسیر ہوگئے۔ اور ان کے بعد سلطان علی عادل شاہ اور رام راج والی بیجانگر نے اسپر یورش کی اور شاہی اسباب و خزانہ لٹ گیا تاہم اس نے اون سے ایک مدت تک جنگ و پیکار کیا بالآخر صلح ہوگئی اور لڑائی کا خاتمہ ہوگیا آخر یہہ بادشاہ بیماری مین ماخوذ ہوگیا اور سنہ ۹۷۲ مین مرگیا۔

مرتضیٰ نظام شاہ بن مرتضے نظام شاہ کا ذکر۔

اور باتفاق امرا دولت مرتضیٰ نظام شاہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا اسکے عہد مین اسکے بھائی برہان الدین و جمال الدین دعویدار سلطنت ہوئے آخر قید کر دئے گئے۔ اور یہہ بھی خلل مزاجی کے باعث دیوانہ مشہور ہوا بالآخر اس کو سنہ ۹۹۶ مین اسکے بیٹے میران حسین نے قتل کر ڈالا۔

میران حسین بن مرتضے نظام شاہ کا ذکر

اور باپ کو قتل کرکے میران حسین تخت نشین ہوا یہہ شخص زانی بدکار اور دائم الخمر پرلے سرے کا تھا۔ اسلئے مرزا جان امیر الامرا نے چاہا کہ شاہ قاسم اسکے چچا کے سر پر تاج شاہی رکھے یہہ خبر پاکر اس نے شاہ قاسم کو مار ڈالا بالآخر بلوہ عظیم ہوا آخرش کل امرا دولت نے ملکر باتفاق مرزا جان کے اس کو قتل کر دیا کل دو مہینے تین روز اس نے بادشاہت کی۔

برہان نظام شاہ بن حسین نظام شاہ کا حال

اور اسکے بیٹے اسمعیل شاہ کو امرا نے ملکر بارہ برس کی عمر مین تخت نشین

کردیا اور جمال خان اس کا وزیر بنا۔ اور یہہ وزیر ہو کر مھدویہ مذہب کو رواج اور شیعہ مذہب والون کو نیست و نابود کر دیا۔ مگر برہان نظام شاہ مرتضی نظام شاہ کے وقت سے اکبر بادشاہ پاس چلا گیا تھا اور اس نے یہہ خبر سُنکر اکبر بادشاہ سے مدد لیکر اسپر لشکر کشی کر کے احمد نگر مین آیا اور فتحیاب ہو کر اول جمال خان کو قتل کر دیا اور خود بادشاہ بن کر شیعہ مذہب کو سرسبز کیا اور ہزارون مہدوی مذہب والون کو قتل کر دیا آخر اس نے چار سال سلطنت کر کے سنہ ۱۰۰۳ مین مر گیا

ابراہیم نظام شاہ بن برہان نظام کا حال

اور بعد انتقال برہان نظام شاہ کے ابراہیم نظام شاہ مالک تاج و تخت ہو کر سلطنت عادل شاہی پر فوج کشی کی اور سلطنت عادل شاہیہ پر چڑھ آیا طرفین سے مقابلہ ہوا اور لڑائی شروع ہوئی آخر اس یورش مین یہہ پسپا ہو گیا اور عند المقابلہ قتل ہوا کل چار ماہ سلطنت کی۔

بہادر شاہ اور احمد نظام شاہ و علیشاہ وغیرہ کا بالاجمال حال

اور اس واقعہ کے بعد احمد نظام شاہ جو ایک شاہزادہ نظام شاہی خاندان کا تھا میان منجھو امیر کی سعی سے قلعہ اوسہ مین تخت نشین ہوا۔

اور دوسرے چاند بی بی شاہزادی نے بہادر شاہ نام ایک شہزادہ کو قلعہ احمد نگر مین بادشاہ بنایا تیسرے امیر اخلاص خان موتی شاہ نامی ایک لڑکے کو دولت آباد مین بادشاہت دی جو تھے ابہنگ خان حبشی نے پرنڈہ کے علاقہ مین شاہ علی بن نظام شاہ اسّی سالہ کے سر پر حکومت کا تاج دھرا۔ ان چارون مین فساد پڑا اور انھین ایام مین عبد الرحیم خان خانان اکبر بادشاہ کے حکم سے احمد نگر مین آیا اور چاند بی بی نے اسکے ساتھ مردانہ جنگ کی بالاخر صلح ہو گئی اور بہادر شاہ بادشاہ قرار پایا اسکے بعد سنہ ۱۰۰۸ ہجری مین شاہزادہ دانیال بن اکبر بادشاہ نے احمد نگر پر چڑھ آیا اور یورش کی اور قلعہ کا محاصرہ کر لیا جب محصورین تنگ آئے تو چاند بی بی کا یہہ منصوبہ ہوا کہ اس قلعہ کو چھوڑ کر دولت آباد جانا عین مصلحت ہے لیکن یہہ تجویز

